ای نام تو بہترین سر آغاز
بی نام تو نامہ کی کنم باز

Abul Hasan

ترجمہ اردو ریاض رضوان

شرح فارسی گلستان

سعدی شیرازی

از:-

مولوی محمد ابوالحسن صاحب

بعون صانع تمکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

شرح ندرت خطاب گنجینۂ
فوائد بیحساب حل لغات و معانی
میں لاجواب ابتدائی تعلیم
اطفال کے لئے نایاب مفید
طلبا و معلمان یعنی

ترجمہ اردو ریاض غزلان
شرح فارسی گلستان

جسکو جناب فضیلت مآب زبدۂ فصحائے زمن مولوی
محمد ابو الحسن صاحب غم فیضی نے حسب
تحریک مالک مطبع عام فہم اردو
سلیس روزمرہ مین ترجمہ فرمایا

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین دوسری بار طبع ہوا

مُعزز ناظرین و خریداران!

خدا کے فضل سے کتب خانہ تجارتی مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں ہر قسم کی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود رہتا ہے اور برابر نئی کتابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے ہر علم و فن کی کتابین ہر مذاق کے شایقین کیلیئے موجود ہین مفصل فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ ہوتی ہے اگر آپ ہمارے قدیم خریدار ہین تو آپ سے کسی گذارش کی چندان ضرورت نہین ہے اور اگر کبھی آپکو ہمارے یہان سے کتب طلب فرمانیکا اتفاق نہین ہوا تو ایکمرتبہ فرمایش بھیجکر ہمارے مطبوعہ کتب کی صفائی طبع خوشخطی تصحیح اور سب سے زیادہ قیمت کے تناسب کا اندازہ فرماکر کارخانہ کی ہمت افزائی فرمائین۔

المشتہر منیجر نولکشور پریس صیغۂ بک ڈپو۔ لکھنؤ

کتب اخلاق فارسی

گُلستان ۔ جلی قلم کاغذ سفید گندہ محررۂ منشی شمس الدین صاحب اعجاز رقم مرحوم ۔ عہ

گلستان مع فرہنگ ۔ متوسط قلم آخر مین مشکل معانی کی فرہنگ کاغذ حنائی و سفید ۔ ۱۲؍

گلستان باتصویر ۔ کاغذ حنائی و سفید رسمی ۲۰/۲۶ ۹؍

گلستان مع فرہنگ ۔ متوسط قلم رسمی محررۂ منشی شمس الدین صاحب مرحوم ۔ ۸؍

گلستان محشی اُردو ۔ اسپر طلبا کی آسانی کے لئے اُردو کے حواشی دیے گئے ہین ۔ ۱۴؍

شرح گلستان ۔ از شیخ ولی محمد صاحب اکبرآبادی شارح مثنوی مولانا روم اس مین تصوف کے نکات کو خوب حل کیا ہے ۔ ۱۳؍

گلستان مترجم ۔ فارسی باترجمہ اُردو ۔ ۱۲؍

گلستان خرد ۔ فارسی ۔ ۵٠؍

تضمین گلستان سعدی ۔ منشی ہرگوپال صاحب تفتہ سکندرآبادی نے اس صفائی سے گلستان کے اشعار کو تضمین کیا ہے کہ سعدی اور تفتہ کے کلام مین فرق کرنا بھی دشوار ہے ۔ ۶؍

بہارستان جامی ۔ اخلاق و نصائح مین قابل قدر کتاب ہے از مولانا جامی ۔ ۵؍

خارستان ۔ حکایات پند و نصائح بطرز گلستان سعدی از ملا مجد الدین ۔ ۸؍

عقد گل و عقد منظوم ۔ یعنی انتخاب گلستان و بوستان ۹؍

بوستان جلی قلم ۔ محررۂ منشی شمس الدین صاحب اعجاز رقم مرحوم کاغذ سفید حنائی ۔ عہ

بوستان محشی کلان ۔ اس مین ضروری حواشی درج ہین ۱۳؍

بوستان محشی متوسط قلم ۔ چھاپہ مطبع علوی نہایت ہی صحیح اور صاف چھپی ہے ۔ ۸؍

بوستان محشی خرد ۔ ۵٠؍

بوستان مترجم منظوم ۔ معمولی ترجمہ نہین ہے بلکہ کمال یہ ہے کہ بوستان کی بحر مین ہر شعر کا شعر مین ترجمہ کیا ہے از منشی گوبند پرشاد فضا ۔ ۱۳؍

بہار بوستان ۔ بوستان کی جامع شرح از منشی ٹیکچند بہار صاحب بہار عجم کی بیمثل شرح ہے ۔ عبہ

اخلاق جلالی محشی ۔ منشی فاضل کے کورس مین ہے اور عموماً طلباء کے درس مین داخل ہے ۔ عہ

اخلاق ناصری ۔ منتہیان فارسی کے درس مین داخل ہے ۔ اور اخلاق مین بڑے پایہ کی کتاب ہے از علامہ نصیر الدین طوسی کاغذ سفید گندہ ۔ عہ

اخلاق محسنی ۔ داخل درس از ملا حسین واعظ کاشفی ۵؍

مثنوی سلسبیل ۔ اخلاق و موعظت مین ایک دُر بے بہا

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

شرح زرتہ خطاب گنجینہ فوائد بحساب حل لغات و معانی میں لاجواب ابتدائی تعلیم اطفال کے لیے نہایت مفید طلبا و مدرسان

ترجمہ اردو ریاض رضوان شرح فارسی گلستان

جسکو جناب فضیلت مآب زبدۂ فصحائے زمن مولوی محمد ابو الحسن صاحب فقیہ نے حسب تحریک مالک مطبع عام فہم اردو و تفصیل زبدہ میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن و زیبائی طبع ہوا
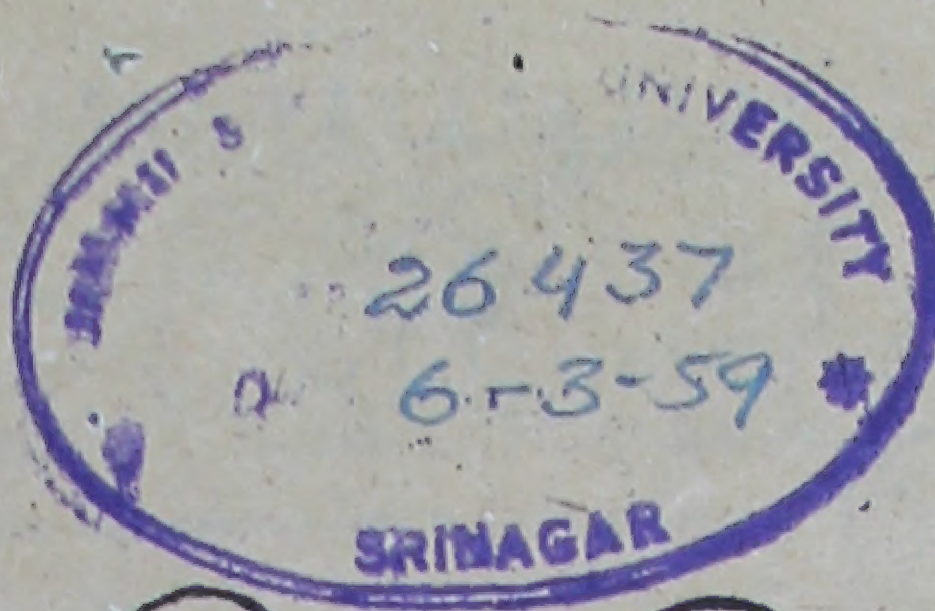
بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت خدائرا عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است وبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است وچون برمی آید مفرح ذات پس در ہر نفسی دو نعمت موجود است وبرہر نعمتے شکری واجب۔ منت میم کے زیر اور نون کی تشدید سے شکر نعمت کا اور نیکی اور احسان کرنا کسی کے ساتھ۔ عز عین خالی کے زبر اور نقطہ دار زے کی تشدید سے فعل ماضی معروف ہی بزرگ اور قوی اور غالب کے معنی ہین۔ جل جیم کے زبر اور لام کی تشدید سے فعل ماضی معروف یعنی بزرگ ہی۔ طاعت بندگی۔ موجب میم کے پیش اور جیم کے زیر سے اسم فاعل ہی یعنی واجب اور لازم کرنے والا۔ قربت قاف کے پیش سے مصدر ہی کرم یکرم کے باب سے نزدیکی کے معنی ہین۔ شکر پیش کے ساتھ ترجمہ اسکا سپاس ہی اور ثنا نعمت دینے والے کی تعریف کرنی نعمت کے سبب سے از صراح۔ مزید میم کے زبر او نقطہ دار زے کے زیر سے افزونی اور افزون یعنی بڑھایا گیا۔ نعمت نون کے زیر سے لاڈ اور مقدور اور مال۔ نفس پہلے اور دوسرے حرف کے زبر سے دم یعنی وہ ہوا کہ منھ اور ناک سے نکلے۔ ممد میم اول کے پیش اور میم دوم کے زیر اور دال کی تشدید سے مدد کرنے والا ذات نقطہ دار ذال سے حقیقت ایک چیز کی اور خداوند ہستی۔ حیات حاے بے نقط اور یاے تحتانی کے زبر سے زندگانی۔ مفرح میم کے پیش اور فے کے زبر اور خالی رے کی تشدید اور زیر سے خوش کرنے والا۔

قولہ پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است یعنی ہر وقت دو نعمتین موجود ہین ایک مدد حیات
اور دوسری تفریح ذات اور مصنف رحمہ نے نفس کے لفظ سے اس مقام پر مجازاً آن یعنی زمان قلیل کا
ارادہ کیا اور اسکو مجاز مرسل کہتے ہین اسواسطے کہ مجاز مرسل سے مراد وہ لفظ ہی کہ اپنے معنی مقررہ سے دوسرے
معنی مین استعمال کیا جاے اور معنی حقیقی اور مجازی کے درمیان علاقہ تشبیہ کے سوا دوسری چیز ہو جس طرح
روزمرہ ہی کہ فلانی در این کار دستے دارد یعنی قدرتے دارد ہیان پر علاقہ حال کا محل کے ساتھ ہی اسواسطے کہ
دست قدرت کا محل ہی مگر اس مقام پر نفس حال ہی اور زمانہ محل پس یہ قسم آٹھوین مجاز مرسل سے ہوئی جس سے
مراد یہ ہی کہ محل کا نام اسکے حال سے رکھین قول ہی اللہ تعالی کا واما الذین ابیضت وجوہہم ففی رحمۃ اللہ یعنی وہ لوگ
کہ قیامت مین اُنکے مُنہ سفید ہون رحمت خدا مین ہونگے اور رحمت سے مراد جنت ہی کہ محل رحمت ہی

بیت از دست و زبان کہ برآید + کز عہدہ شکرش بدر آید + زبان نقطہ دار زے کے
پیش اور ایک نقطہ کی بے کے زبر سے ترجمہ لسان لام زیر سے جو مشہور ہی اور بناے ہوے لفظون کے معنی مین۔ کاف پہلے
مصرعہ مین کلامیہ ہی۔ عہدہ پیش کے ساتھ ہی کرنا امر کا کسی کو کہ اسکی صلاح اور غمخواری کرے۔ اور جاننا چاہیے کہ نعمت کے
مقابل مین ہاتھ پاؤن سے کوئی کام کرنا اور زبان سے تعریف کہنا شکر ہی یعنی ایسا کون شخص ہی کہ ہاتھ اور زبان کی
مدد سے حق سبحانہ تعالی کی سپاسداری کے امر سے نکل سکے + م اور قول اللہ تعالی کا اعملوا آل داؤد شکراً
وقلیل من عبادی الشکور + یعنی عمل کرو اے اولاد داؤد شکر کا اور حالانکہ میرے بندون سے شکر گزار
تھوڑے ہین۔ قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد ورنہ سزاوار
خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد قطعہ زیر کے ساتھ وہ شعر جسکا مطلع نہو اور بعضے مختصر شعر کو بھی
کہتے ہین۔ تقصیر کوتاہی کرنا۔ عذر خالی عین کے پیش اور نقطہ دار ذال کے سکون سے بہانہ یعنی کسی کی مجال
نہین کہ حق سبحانہ تعالی کی خداوندی کے لائق شکر ادا کر سکے اس وجہ سے کہ نعمت اسکی شکر سے بڑھکر ہی پس
یہی بہتر ہی کہ بندہ ضعیف اپنی کوتاہی سے بہانہ درگاہ مین پیش کرے اور اپنے تئین معذور شمار کرے۔

باران رحمت بیحسابش ہمہ را فرا رسیدہ و خوان نعمت بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموس بندگان
بگناہ فاحش ندرد و وظیفۂ روزی بخطای منکر نبرد۔ ناموس ننگ اور عصمت۔ فاحش فے کا
زبر اور خالی حے کے زیر سے وہ برائی جو حد سے گذر جاے اور مردوبات کا سنت اور کام اسکا برا ہو۔
پردہ دریدن کنایہ ہی شرمندہ کرنے سے۔ وظیفہ وہ چیز ہی جو کسی کے لیے روز کی مقرر ہوئی ہو۔ روزی

مشہور ہی منکر میم کے پیش اور کاف کے زیر سے ناشایستہ اور خلاف شرع اور کاف کے زیر سے انکار کرنے والا۔
یعنی حق تعالی کی رحمت بے انتہا کہ مینہ کی طرح فیضرسان ہی سب کو پہونچی اور اُسکی نعمت بے دریغ کا دسترخوان سب جگہ
بچھایا گیا اور بندون کو بعید گناہ کے سبب شرمندہ نہین کرتا اور نالائق خطا سے روزی مقرری موقوف نہین
فرماتا اور پوشیدہ نرہے کہ رحمت کی تشبیہ مینہ کے ساتھ وجہ شبہ فیض اور سخاوت ہی اور اس قسم کی تشبیہ کو
تشبیہ موکدہ کہتے ہین اسواسطے کہ جس تشبیہ مین حروف تشبیہ مذکور نہ ہون اُسکو تشبیہ موکدہ کہتے ہین اور جسمین
حروف مذکور ہون اُسکا نام مرسل ہی اور موکدہ کی دو قسم ہین ایک یہ کہ حروف تشبیہ کو حذف کرین فقط جیسے
اس مصرعہ مین ؏ می آفتاب زرفشان جامش باورین آسمان + یہان شراب کو آفتاب زرفشان سے اور جام کو
آسمان سے تشبیہ دی اور حروف تشبیہ کہ لفظ چون اور مانند وغیرہ ہین حذف کیے آور دوسری قسم یہ کہ حروف
تشبیہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو مشبہ کی طرف اضافت دین اور اُسکو اضافت تشبیہی کہتے ہین جسطرح اس بیت مین ہر
بیت عبہر چشمش گرفتہ سرخی لالہ + لالہ رویش گرفتہ زردی عبہر + یعنی آنکھ اُسکی کہ عبہر یعنی نرگس کے مانند ہی اور منھ
اُسکا کہ لالہ کے مانند ہی پس باران رحمت ایک قسم کی تشبیہ موکدہ ہی کہ حروف تشبیہ کو حذف کر کے مشبہ بہ یعنی باران کو
مشبہ کی طرف کہ رحمت ہی اضافت دی قطعہ ای کریمی کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خورداری +
دوستان را کجا کنی محروم + توکہ با دشمنان نظر داری + خزانہ نقطہ دار خے کے زیر سے خزینہ داری
اور گنجینہ اور خے کے زبر سے غلط ہی۔ غیب ضد شہادت ہی اور شہادت زبر کے ساتھ ظاہر کے معنی ہین۔ گبر
فارسی کاف کے زبر سے آتش پرست۔ ترسا نصرانی اور آتش پرست اور بعض کا قول ہی کہ ترسا عابد نصاری ہی
جسکو عربی مین راہب کہتے ہین محروم بے نصیب۔ فراش باد صبا را گفتہ تا فرش زمردین بگستر و دو دایہ
ابر بہاری را فرمودہ تا بنات نبات را در مہد زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبای
سبز ورق در بر کردہ و اطفال شاخ را بقدوم موسم بہاری کلاہ شگوفہ بر سر نہادہ عصارہ تاکی
بقدرتش شہد فائق شدہ و تخم خرما بتربیتش نخل باسق گشتہ۔ فراش فے کے زبر اور خالی رے کی
تشدید سے بساط اور فرش بچھانے والا۔ زمرد نقطہ دار زے اور میم دونون کے پیش اور خالی رے کی
تشدید اور زیر سے ایک قیمتی پتھر ہی کہ رنگ اُسکا سبز ہوتا ہی اور ایک گروہ نے زبرجد کو اُسکا مترادف یعنی ہمعنے
سمجھا ہی مگر صحیح تر یہ ہی کہ زبرجد دوسرا پتھر ہی اور زمردین مین یے اور نون نسبت کے لیے ہی جیسے زرین اور رنگین
اور لفظ گستر و اور بپرورد کو خالی رے کے سکون سے پڑھنا چاہیے اس سبب سے کہ ماضی مطلق ہی۔ بنات

جمع بنت کی یعنی لڑکیان - نبات جو کچھ زمین سے اُبجے - مہد زیر کے ساتھ گہوارہ - نوروز نیا دن اور وہ دو ہین ایک نوروز عام اور دوسرا نوروز خاص نوروز عام پہلا دن فروردین مہینے کا ہی کہ اُس دن آفتاب برج حمل سے اول نقطہ پر آوے اور آفتاب کا اُس نقطہ پر آنا ابتدا سے بہار ہی اور فروردین کا چھٹا دن نوروز خاص ہی - قدوم قاف اور خالی دال کے پیش کے ساتھ سفر سے آنا - موسم میم کے زبر اور خالی سین کے زیر سے وقت اور ہنگام - شگوفہ نقطہ دار شین کے زیر اور عربی کاف کے پیش اور فے کے زبر سے بغیر کھلا پھول اور پھول میوہ دار درخت کا ہی - عصارہ خالی عین کے پیش اور خالی صاد کے زبر سے جو کچھ نچوڑنے سے نکلے جیسے پانی اور نچوڑی ہوئی چیز کا پھوک - نامی جسکا مخفف ذہی گنّے کو کہتے ہین - نخل نون کے زبر اور نقطہ دار خے کے سکون سے درخت کھجور کا - باسق ایک نقطہ کی بے اور خالی سین کے زیر سے درخت بلند اور بڑھنے والا - **قطعہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند + تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری + ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار + شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری +** خورشید شین نقطہ دار کے زیر سے مشہور اور ہندوستان کے عوام زبر سے پڑھتے ہین اور وہ غلط ہی کف زبر اور تشدید سے پنجہ اور تخفیف ضرورت کے سبب سے اور یہ قطعہ اس بنیاد پر ہی کہ آفتاب کی گرمی سے زمین کے بخارات بلند ہو کر زمہریر کے کرہ تک پہونچتے ہین اور وہان بندھ جاتے ہین ہوا اُسکو جنبش دیکر برساتی ہی کہ وہ مینھ تازگی اور نشو و نما نباتات اور حیوانات کی حیات کا سبب ہوتا ہی اور آسمان اور آبار علوی کی تاثیرات سے کہ وہ سات ستارے آفتاب چاند مشتری زہرہ اور عطارد وغیرہ ہین زمین اور زمین پر کے باشندے اثر قبول کرتے ہین اور جہان کی آبادی اُسکے سبب سے اس واسطے فرمایا ہی کہ آفتاب اور چاند اور ہوا اور مینھ وغیرہ ہمیشہ کام پر مستعد ہین کہ روٹی تجھے ملے اور تیری زیست کی موجب ہو اور تو برابر ذکر الٰہی مین مشغول رہے اور اپنی عمر کو غفلت مین بسر نکرے جیسے یہ مصرعہ ع خوردن برای زیستن و ذکر کردن است + پس اے غافل ناعاقبت اندیش سب کوئی تیری خاطر سرگردان اور تیرے کام بنانے کے لیے مقرر ہین انصاف کی یہ شرط نہین کہ تو پیدا کرنے والے کے حکم کو نمانے - **در خبر ست از سرور کائنات و مفخر موجودات و رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تتمۂ دور زمان محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎ شفیع مطاع نبی کریم + قسیم جسیم نسیم وسیم +** خبر منقوطہ خے اور ایک نقطہ کی بے کے زبر سے برے بھلے سے خبرداری اور اصول حدیث کی اصطلاح علما مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہ علیہم الرضوان کے فرمائے ہوئے کو کہتے ہین اور منطقیون کے محاورے مین وہ جسمین جھوٹ
اور سچ کا احتمال ہو۔ کائنات موجودات جمع کائن کی صفوت صاد بے نقطہ کے تینون حرکت زیر زبر
اور پیش اور فے کے پیش اور واو کی تشدید اور زبر سے منتخب اللغات مین برگزیدہ ہے۔ تتمہ پہلی تے کے
زبر اور دوسری تے کے زیر اور میم کی تشدید سے جو کہ ایک چیز کی تمامی اور تکملہ ہو اور کام کا انجام۔ دور پھیرنا
صلوٰۃ دعا اور رحمت اور بخشش چاہنا۔ شفیع شین نقطہ دار کے زبر اور فے کے زیر سے صراح مین ہے
چاہنے والا اور بیع کے معاملہ مین حق دار شفعہ اور لوگون کے گناہ کا بخشانے والا۔ مطاع پیش کے ساتھ
مصدر اطاعت کا اسم مفعول ہے یعنی حکم جسکا بجا لایا گیا ہو۔ نبی نون کے زبر اور ایک نقطہ کی بے کے زیر
اور نیچے دو نقطہ والی یے کی تشدید سے پیغمبر اور خبر دینے والا۔ قسیم قاف کے زبر سے شفیع کے وزن پر
خوبصورت اور جوبن والا اور پیٹ کسی کا کہ قسمت سے نکلا ہے۔ اور قسیم بانٹنے والے کے معنی کے لیے
عربی مین نہین آیا۔ جسیم بھاری ڈیل کا اور بڑا۔ بسیم ایک نقطہ کی بے اور خالی سین سے مسکرانے والا
اور نسیم نون کے ساتھ تحریف ہے۔ وسیم۔ مشتق وسامت سے حسین اور شکیل ٭ چہ غم دیوار
امت را کہ دارد چو نتو پشتیبان + چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان + پشتیبان
مددگار اور پشت پناہ۔ کشتیبان ملاح قولہ چو نتو پشتیبان خطاب ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف اور اسطرح کے کلام کو التفات کہتے ہین اس واسطے کہ التفات کے معنی لغت مین پھر کر دیکھنے کے ہین
اور شاعرون کی اصطلاح مین اسکو کہتے ہین کہ پہلے کلام مین ضمیر غائب ممدوح کی طرف رجوع کر کے بعد ازان
خطاب کرین اور پوشیدہ نرہے کہ دیوار امت تشبیہ موکد نہین ہے بلکہ استعارہ بالکنایہ اور استعارہ تخییلیہ ہے اور
اسکا طریقہ یہ ہے کہ مشبہ کا ذکر ہو اور مشبہ بہ کو گرا دین پس مشبہ کا ذکر اور مشبہ بہ کا حذف استعارہ بالکنایہ ہے اور
مشبہ بہ محذوف کے بعضے لوازم کا ثابت مشبہ کے واسطے کرنا استعارہ تخییلیہ ہے اور لوازم جو مشبہ بہ کے ساتھ
مخصوص ہین تین حال سے باہر نہین یا مشبہ بہ کا قوام اسکے ساتھ ہے یا اسکی تکمیل اسپر موقوف ہے یا آنکہ قوام اور
تکمیل مین اسکو دخل نہین پس یہان پر تشبیہ امت کی گھر اور اسکے مشابہ کے ساتھ ہے اور یہ استعارہ بالکنایہ ہے
نہ کہ تشبیہ امت کی دیوار کے ساتھ اور ثابت کرنا دیوار کا جو مشبہ بہ گھر کے لوازم غیر مقدمہ سے ہے مشبہ مذکور یعنی
امت کے لیے استعارہ تخییلیہ ہے جسطرح کہین حکم کی مہار فلانے کے ہاتھ مین ہے اس جگہ حکم کی تشبیہ اونٹ کے
ساتھ جو محذوف ہے استعارہ بالکنایہ ہے اور مہار کا جو مشبہ بہ کے لوازم غیر مقومہ سے ہے مشبہ کے لیے ثابت کرنا

استعارہ تخییلیہ ہو۔ بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ + کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ + حَسُنَتْ جَمِیْعُ
خِصَالِہٖ + صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ + یعنی پیغمبر علیہ السلام اپنی کمالیت کے سبب بزرگواری کو پہونچے اور اندھیرے
کو اپنے جمال سے دور کر دیا اور تمام عادتین آپ کی خوب ہین اُسپر اور اُسکی اولاد پر درود بھیجو۔ ہر گاہ یکے
از بندگان گنہگار پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاہ حق جل وعلی برارد
ایزد تعالی در وی نظر نکند بازش بخواند باز اعراض کند بازش بتضرع وزاری بخواند حق
سبحانہ وتعالی گوید۔ انابت ہمزہ کے زیر سے خدا تعالی کی طرف پھرنا برے کامون سے۔ اعراض ہمزہ
کے زیر سے منہ پھیرنا۔ تضرع وزن تفعل پر رونا۔ سبحان پیش کے ساتھ مصدر معنی پاک کرنا اور پاکی کے ساتھ
خدا تعالی کو یاد کرنا اور اصل اُسکی ہر سبحت سبحان یَا مَلَائِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ
رَبٌّ غَیْرِیْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَہٗ یعنی اے میرے فرشتو ہر آئینہ شرمایا مین اپنے بندے سے اس حال مین
کہ میرے سوا کوئی پروردگار اُسکے نہین ہر پس تحقیق بخشدیا مین نے اُسکو۔ دعوتش را اجابت کردم وحاجتش را
بر آوردم کہ از بسیاری دعا وزاری بندہ شرم دارم بیت کرم بین ولطف خداوندگار + گنہ بندہ
کردہ است واو شرمسار + دعوت زبر سے معنی یاد کرنا۔ دعا دال کے پیش سے یاد کرنا اور رحمت کا مانگنا۔
خداوندگار فارسی کاف سے برہان قاطع مین ہر معنی بادشاہ بزرگ۔ عاکفان کعبۂ جلالش بتقصیر عبادت
معترفند کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ
عاکف گوشہ نشین۔ کعبہ خانہ خدا مشہور۔ جلال بزرگی۔ واصف سراہنے والا۔ حلیہ بے نقطہ ح کے
زیر سے صورت اور شکل اور پیش سے گہنا کہ جواہرات اور سونے وغیرہ سے بناتے ہین۔ تحیر مصدر تفعل کا معنی
دنگ ہونا اور ہکا بکا ہونا۔ معرفت میم کے زبر اور بے نقطہ عین کے سکون سے اور خالی رے کے کسرہ سے
پہچاننا یعنی اُسکی بزرگی کے کعبہ کے گوشہ نشین کوتاہی عبادت کے سبب مقر ہین کہ ہمنے تیری پرستش نہین کی
جو حق پرستش کا ہر اور اُسکے جمال کے زیور کے تعریف کرنے والے حیرانی کے ساتھ منسوب ہین کہ ہمنے نہین
پہچانا تجھے جو حق تیرے پہچاننے کا ہر قطعہ گر کسی وصف او زمن پرسد + بیدل از بی نشان چہ گوید باز
عاشقان کشتگان معشوقند + بر نیاید ز کشتگان آواز + پہلا مصرعہ اس قطعہ کا شرط ہر اور جزا اُسکی
محذوف یعنی اگر کوئی اُسکے وصف کی کیفیت مجھسے پوچھے اُسکے جواب سے مین عہدہ برا نہین ہو سکتا
اس سبب سے کہ عشق مین دل کا ہارا ہوا اور اُسکے حسن عالم آرا کا حیرت زدہ ہون اور بیدل بے نشان کا وصف

کیا گر سکتا ہو اور دوسری بیت دلیل ہو دوسرے مصرع بیت اول کی اور یہ ہو سکتا ہو کہ جزا شرط محذوف نہو
بلکہ مصرعہ ثانی جزاء شرط واقع ہوا ہو یعنی اگر کوئی اُسکا وصف مجھ سے پوچھے تو یہ بیدل بے نشان کا ذکر کیا کرے
اس صورت مین بھی بیت دوم دلیل ہوگی - یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ
مستغرق شدہ آنگاہ کہ ازان حالت باز آمد یکی از اصحاب بطریق انبساط گفت ازین بوستان
کہ تو بودی مارا چہ تحفہ کرامت آوردی گفت بخاطر داشتم کہ چون بدرخت گل برسم دامنے پُر کنم
ہدیۂ اصحاب را چون برسیدم بوی گلم چنان مست کرد کہ دامنم از دست برفت قولہ مارا چہ تحفہ
کرامت آوردی یعنی ہمارے واسطے کیا تحفہ نوازش اور بزرگی کا تو لایا قولہ ہدیۂ اصحاب را یعنی اصحاب کے
ہدیہ کے لیے - صاحبدل وہ ہو کہ دل کی حقیقت کو پہونچا ہو اور مراد اُس سے ولی اللہ ہو جیب جیم کے
زبر اور یائے تحتانی کے سکون سے پیراہن کا گریبان - مراقبہ میم کے پیش اور قاف کے زبر سے ایک دوسرے کو
نگہبان کرنا اور اصطلاح مین دل کا حضور خدا تعالی کے ساتھ اور غائب ہونا ماسوے اللہ سے - مکاشفہ
وزن مراقبہ پر ظاہر کرنا اور اصطلاح متصوفہ مین اُسے کہتے ہین کہ کھلجاے ناسوت ملکوت جبروت اور لاہوت
یعنی نفس اور دل اور روح اور سِر سے واقف حال ہو اور جو واقعہ اور حادثہ کہ دنیا مین ہو اُسکو جانلے مستغرق
مفعول ہو باب استفعال سے معنی فرا گرفتہ شدہ اور گھرا ہوا - انبساط زیر سے دلاوری کرنی - تحفہ پیش کے
ساتھ پیشکش - کرامت مہربانی اور بزرگواری - ہدیہ ہے کے زیر اور بے نقطہ دال کے زیر اور یاے
تحتانی کی تشدید سے تحفہ اور فارسی مین دال کے سکون اور یے کی تخفیف سے آتا ہو قطعہ ای مرغ سحر
عشق ز پروانہ بیاموز + کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد + این مدعیان در طلبش
بیخبرانند + کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد + مرغ سحر بلبل ہو اور قمری اور مرغ کو بھی کہتے ہین سوختہ
مشہور یعنی جو چیز کہ اُسمین آگ لگے اور اُسکو جلا دیا ہو اور وہ شخص بھی جسکا جگر حرارت سے خراب ہو گیا ہو -
مدعی دعوی کرنے والا - یعنی اے بلبل عشق کا انداز پروانہ بیدل سے حاصل کر کہ اُس عشق کے جلنے
معشوق کی طلب مین جلکر جان دیدی اور دم نہ مارا اور یہ مدعی یعنی سالک بن ہیے کی آنکھون کے جو اُسکی
طلب کے دعویدار ہین بیخبر محض ہین یعنی معرفت الٰہی سے اُنکے دل کی آنکھین اندھی ہوئی اور بند ہین اور جسکو خبر ہوئی
یعنی عرفان الٰہی سے اُسکو حصہ ملا اُسکی پھر خبر نہ لگی یعنی فنا فی اللہ ہو گیا اور ماسوی اللہ کے طرف نہین جھکا
قطعہ ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم + وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم +

مجلس تمام گشت و بپایان رسید عمر + ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم + خیال۔ زبر کے ساتھ دھیان اور خیال جو خواب مین نظر آوے یا جاگنے کی حالت مین بندھ جاوے اور جو صورت کہ آئینے مین دکھی جاوے اور خیال عالم مثال کو بھی کہتے ہین اور وہ برزخ ہی عالم اجسام اور عالم ارواح کے درمیان اور برزخ دو چیز کے درمیان کا نام ہی اور زمان موت کا زمان قیامت تک - قیاس زیر کے ساتھ اندازہ کرنا دو چیز کے درمیان اور برابر کرنا کسی کے ساتھ قیاس مین - گمان متقابل یقین ہی کہ عربی مین اُسے ظن کہتے ہین وہم زبر کے ساتھ دل کا جانا ایک چیز کی طرف حالانکہ اُسکا قصد نہو - مجلس لام کے زبر سے نشستگاہ اور بیٹھک اور لام کے زبر سے بیٹھنا - **قولہ** مجلس تمام گشت الخ یعنی مجلس مہمانداری اور دعوت کی کہ میزبان جہان نے ہمارے واسطے تیار کی تھی ختم ہوگئی اور عمر بھی آخر ہوئی **ذکر محامد بادشاہ اسلام آتابک ابوبکر سعد بن زنگی** - ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عوام افتادہ است وصیت سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ وقصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر میخورند ورقعہ منشآتش کہ چون کاغذ زر می برند - محامد اول میم کے زبر اور حے بے نقطہ اور دوسری میم کے زیر سے جمع محمدت کی معنی بہت تعریف اور ستایش - جمیل خوب اور خوبصورت - افواہ جمع فوہ کی زبر کے ساتھ بمعنی منھ - عوام خالی عین کے زبر سے جمع عامہ کی معنی سب آدمی - صیت خالی صاد کے زیر سے یاے تحتانی کے ساتھ آواز - بسیط کشادہ جگہ - قصب الجیب قاف اور خالی صاد اور جیم کے زبر سے ایک قسم کی کھجور اور بعض کے قول سے ایک قسم کی شکر یا شیرینی - حدیث زبر سے بات - رقعہ خالی رے کے پیش سے ٹکڑا اور عرف مین لکھے کاغذ کا ٹکڑا - منشآت میم کے پیش اور نون کے سکون سے پیدا کیا ہوا اور نثر اُس سے مراد ہی - کاغذ زر روپیہ وغیرہ نقد کی پوڑیا اور ہنڈوی اور سونے کے ورق کو بھی کہتے ہین - بر کمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد بلکہ خداوند جہان قطب دائرۂ زمان قائم مقام سلیمان ناصر اہل ایمان شاہنشاہ معظم آتابک اعظم مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی ضمیر او کی سعدی کی طرف پھرتی ہی - بلاغت کلام کے لانے مین کمال کے مرتبہ کو پہونچنا اور حال کے تقاضے کے موافق اسکو لانا جہان پہلے حرف کے زبر سے عالم ظاہر اور زیر کے ساتھ بھی آیا ہی - قطب پیش کے ساتھ کیلے چکی کے اور عرف اور روزمرہ مین ایک چیز کے مدار کو کہتے ہین - مقام زبر سے کھڑے ہونے کی جگہ - ناصر مددگار ایمان گرویدہ ہونا اور ماننا - آتابک فارسی کاف سے نگہبان اور ادب دینے والا اور شیراز کے بادشاہون کو اتابک اس سبب سے کہتے ہین کہ سلطان سنجر نے ایک رات نشہ کی حالت مین سعد زنگی کو جو سلطان سنجر کا

اتالیق تھا اور تمین شمس اورکو بادشاہی دی اور سلطان سنجر کی وفات کے بعد انھون نے خطاب اتابک
اپنے اوپر قائم اور بحال رکھا اور اتابک ترکی لفظ ہے اسلیے کہ اتا باپ کو کہتے ہین اور بک امیر جو باپ کے بجاے
ہو اور شعر کے قافیہ مین عربی کاف سے استعمال کیا ہے۔ ظل اللہ فی ارضہ رب ارض عنہ و ارضہ یعنی
خدا کا سایہ ہے خدا کی زمین مین اے میرے پروردگار اس سے خوش رہ اور اسکو خوش رکھ۔ بیت بعین عنایت
نظر کردہ وتحسین بلیغ فرمودہ وارادت صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام از خواص وعوام بمحبت او
گرائیدہ اند کہ الناس علی دین ملوکہم۔ یعنی خلقت بادشاہون کے طور اور طریق پر ہین۔ بلیغ حد سے
زیادہ۔ صادق سچا۔ لاجرم جیم اور خالی رے کے زبر سے ناچار۔ کافہ فے کی تشدید سے معنی اسکے
سب اور فارسی مین بلا تشدید بھی مستعمل ہے۔ رباعی زانگہ کہ ترا بر من مسکین نظر است + آثارم
از آفتاب مشہور تر است + گر خود ہمہ عیبہا بدین بندہ در است + ہر عیب کہ سلطان بپسندد
ہنر است + آثار بالمد جمع اثر کی معنی نشان۔ عیب ضد ہنر کی۔ قطعہ گلی خوشبوی در حمام روزی +
رسید از دست محبوبی بدستم + بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری + کہ از بوی دلاویز تو مستم + بگفتا من گلے
ناچیز بودم + ولیکن مدتی با گل نشستم + جمال ہمنشین در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم +
عبیر ایک قسم کی خوشبو۔ مشک حرف اول کے کسرہ اور دوسرے کے سکون سے مشہور اور کہتے ہین
کہ ملک خطا کے ہرن کی ناف ہے اور اہل عرب مسک خالی سین سے بولتے ہین۔ دلاویز وہ شے کہ جسکے
ساتھ دل کو تعلق ہو۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَۃَ اَوِدَّائِہٖ وَوُلَاتِہٖ
وَدَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَشُنَاتِہٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیَاتِہٖ اَللّٰھُمَّ اٰمِنْ بَلَدَہٗ وَاحْفَظْ وَلَدَہٗ شعر لَقَدْ
سَعِدَ الدُّنْیَا بِہٖ دَامَ سَعْدُہٗ + وَاَیَّدَہُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَۃِ النَّصْرِ + کَذٰلِکَ یَنْشَأُ لِیْنَۃٌ ھُوَ عِرْقُھَا + وَحُسْنُ
نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ + یعنی خداوندا بھلا پھولا کر مسلمانون کو اسکی بڑی عمر سے اور اسکی نیکی کا
عوض المضاعف کر اسکے دوست اور حکام کا مرتبہ بلند کر اور اسکے دشمن اور بدخواہون کو ہلاکی مین ڈال
بحرمت آیات قرآنی جو تلاوت کی جاتی ہین۔ اور خدایا اسکے شہر اور ملک کو امن و امان مین رکھ اور اسکے
فرزند کی حفاظت کر ہر آئنہ دنیا کو اس سے سعادت ملے ہمیشہ کو رہے اسکی سرسبزی اور نیکبختی اور خداے تعالی
اسے فتح کے نیزون سے قوت دے اور اسی طرح وہ درخت بالیدہ ہو کہ بادشاہ اسکی بیخ ہے اور زمین سے
جو پیدا ہوا اسکی خوبی تخم کی عمدگی سے ہے۔ ایزد تعالی وتقدس خطۂ پاک شیراز را بہیبت حاکمان

عادل و ہمت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگاه دارد - ایزد ہمزہ اور
نقطہ دار زے کے زیر سے نام اللہ تعالی کا - تقدس ماضی معروف باب تفعل کا یعنی پاک ہے - خطہ نقطہ دار
خے کے زیر سے بے نقطہ ط کی تشدید سے علیحدہ ٹکڑا زمین کا - شیراز شہر مشہور ایران کے ملک مین - ہیبت
زبر کے ساتھ ڈرنا - ہمت پہلے حرف کے زیر اور دوسرے حرف کی تشدید اور زبر سے قصد اور آہنگ -
عامل میم کے زیر سے کام کرنے والا - امان زبر سے پناہ - سلامت زبر کے ساتھ چھٹکارا - **قولہ** بہیبت حاکمان
عادل و بہمت عالمان عامل الخ یعنی حاکمان منصف کے خوف کی برکت سے جو خدا سے کرتے ہین اور اُس قصد
اور آہنگ کی برکت سے کہ عالمان عامل کو حاصل ہے اللہ تعالی خطۂ پاک شیراز کو رستگاری کی پناہ مین رکھے -

**قطعہ اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست + تا بر سرش بود چو توئی سایۂ خدا + امروز کس نشان
ندہد در بسیط خاک + مانند آستان درت مامن رضا + بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر +
بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا + یارب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس + چندانکہ خاک را بود و
باد را بقا +** آسیب مد کے ساتھ اور یاے مجہول سے صدمہ - نشان پہلے حرف کے زیر سے علامت اور
حصہ اور نصیب کو بھی کہتے ہین - دہر زبر سے روزگار اور زمانہ - بسیط چوڑی جگہ اور بچھائی ہوئی - مامن
پناہ کی جگہ - رضا خالی رے کے زیر سے خوشنودی - پاس نگاہ رکھنا - جزا نیکی اور بدی کا بدلا - مگر فارسی مین
فرق کیا ہے کہ نیکی مین جزا بولتے ہین اور بدی مین سزا - بقا زبر کے ساتھ رہنا اور فنا نہونا - **قولہ** بر تست پاس
خاطر بیچارگان و شکر الخ یعنی تیرے اوپر بیچارون کی خاطر کی نگہداشت لازم ہے اور ہمارے اوپر شکر اُسکا ضرور ہے

**در سبب تالیف - یک شب تامل ایام گذشتہ میکردم و بر عمر تلف شدہ تاسف میخوردم
و سنگ سراچۂ دل را بالماس آب دیدہ می سفتم و این بیت مناسب حال خود میگفتم** - سبب
اول و دوم کے زبر سے جو چیز کہ اُسکے ساتھ دوسرے سے ملے اور ایک چیز کے حصول کا وسیلہ ہو - تالیف
جمع کرنا اور علما کے کلام مین تصنیف کے مقابل آتا ہے اور تصنیف وہ شی ہے کہ اپنی طرف سے کہی جاے جیسے
اشعار وغیرہ اور تالیف دوسرون کے سخن کو جمع کرنا - تامل سوچنا - ایام زیر اور یاے تحتانی کی تشدید سے
جمع یوم کی اور معنی بہت دن - تلف دو زبر سے نیست ہونا - تاسف افسوس اور غم کھانا - سراچہ سنگ خانہ
یا سنگ لاخہ چنانچہ ملا سعد نے بھی یہی لکھا ہے - **مثنوی ہر دم از عمر میرود نفسے + چون نگہ میکنم
نماند بسے +** عمر پیش سے زندگی اور جینا - نفس دو زبر سے مجازاً لمحہ اور تھوڑا وقت یعنی ہر لمحہ ہماری زندگی سے

تھوڑا تھوڑا گذر جاتا ہی جب ہم خوب سوچتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ بہت گذر گیا اور تھوڑا وقت باقی ہی -
بیت ای کہ پنجاہ رفت و در خوابی + مگر این پنج روز دریابی + پنجاہ ترجمہ پچاس سون کا اشارہ بہت دنون
کی طرف ہی اور پنج روز کنایہ تھوڑے دنون سے اور برہان قاطع مین آیا ہی کہ خصوصیت پانچ دن کی اسلیے ہی کہ
آدمی دنیا مین ایام ہفتہ سے ایک دن آتا ہی اور ایک دن مین دنیا سے جاتا ہی اور پانچ دن ہفتہ سے باقی
رہ گئے جو زندگی کے دن ہین - مگر پہلے اور دوسرے حرف کے زبر سے ترجمہ الا کا جو استثنا کے واسطے آتا ہی
اور شک اور گمان کے مقام پر استعمال کرتے ہین نہ یقین اور تحقیق کی جگہ اور کبھی تمنا کے موقع پر آتا ہی پس اس
بیت مین مگر تمنا کے لیے ہوگا - اور دریابی مضارع مخاطب ہی مشتق دریافتن سے معنی حاصل کو کرے یعنی
ای شخص جسکی عمر گرانمایہ بے مثل سے پچاس سال گذر گئے اور ضائع ہوے ویسے ہی خواب غفلت مین تو
پڑا ہی کاشکے یہ پانچ یعنی تھوڑے دن جو تیری عمر سے باقی ہین تو حاصل کرے اور ضائع نکرے غرض یہ کہ
خالق کی طاعت اور بندگی مین تو مشغول رہے اور باقی احتمالات بے دلیل ہین - **خجل آنکس کہ رفت و
کار نساخت + کوس رحلت زدند و بار نساخت** + خجل نقطہ دار خے کے زبر اور جیم کے زیر سے شرمندہ
اور شرمیلا مرد اور دو زبر سے سرگشتگی اور بیخودی شرم سے - **کار نساخت** یعنی پورا کام کرنے مین مشغول
ہوا - کار برہان قاطع مین کھیتی کیاری اور پیشہ کے معنی ہین آیا ہی - **رحلت** زیر کے ساتھ کوچ کرنا - بار یعنی
گٹھری اور گون اور جو کچھ پیٹھ پر اٹھا سکین اور یہان عمل نیک سے مراد ہی اور چونکہ اس قول کے موافق
کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہی کہ جزا اور سزا برے بھلے اعمال کی مرنے کے بعد ہر ایک کو پہونچتی ہی اسپر نظر کرکے
فرمایا کہ جسنے ادھورا کام اپنا چھوڑا اور اس جہان سے چل بسا اسکو شرم کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوگا - اور
وہ شخص جسکے کوچ کا وقت آ پہونچا اور اسنے گٹھری اپنی نہ باندھی بجز ندامت اور پشیمانی کے اسکا انجام کا نہوگا
بیت **خواب نوشین و بامداد رحیل + باز دارد پیادہ را ز سبیل + نوشین شیرین -**
رحیل کوچ - باز کے معنی رہجانا اور جدا کے معنی مین بھی آیا ہی اور اس بیت مین نفس کی تنبیہ ہی یعنی اے
نفس سرکش کل جو صبح تیرے کوچ کی ہی غفلت مین نہ رہ اور ہر دم خدا کے ساتھ رہ نہین تو نجات کی راہ سے
تو جدا رہیگا اور منزل مقصود کو نہ پہونچیگا اسواسطے کہ میٹھی نیند کا کوچ کی صبح کے وقت خیال کرنا مسافر کو
راستہ چلنے سے باز رکھتا ہی **بیت** ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت و منزل بدیگری پرداخت +
عمارت زیر سے آبادی اور آباد کرنا اور عرف مین حویلی اور مکان کو کہتے ہین - **قولہ منزل بدیگرے**

پرداخت یعنی اُس مکان کو دوسرے شخص کے لیے خالی کیا **بیت** وان دگر پخت ہمچنان ہوسی + وزین عمارت بسر نبرد کسی + بسر بردن کنایہ ہی تمام کرنے سے اور دن کاٹنے اور موافقت کرنے سے **بیت** نیک وبد چون ہمین بباید مرد + خنک آنکس کہ گوے نیکی برد + خنک پہلے اور دوسرے حرف کے پیش اور عربی کاف کے سکون سے سرد اور اچھا اور خوشا اور خوش کے معنی مین بھی آیا ہی اور یہان خوشامد کے معنی مین مستعمل ہی - گوی بردن کنایہ ہی زیادتی کرنے اور فائق ہونے سے یعنی ہر گاہ ہر ایک بھلے کو اس جہان فانی سے جانا ضرور ہی اور اس عالم کی پایداری کسی کے لیے ممکن نہین خوش وہ شخص ہی کہ اس حیات بے ثبات کے وسیلہ فائدہ اس مقام مستعار سے حاصل کرے اور نیکی اور نیکنامی مین فائق ہو - **بیت** برگ عیشی بگور خویش فرست + کس نیارد ز پس تو پیش فرست + برگ سامان عیش خالی عین کے زیر سے زندگانی - یعنی زندگی کے ایام مین طاعت اور سخاوت کے ساتھ مشغول رہ کہ یہی سامان عیش کا تیرے لیے قبر مین ہوگا اور تیرے مرنے کے بعد کسی کی مجال نہین کہ تیرے پاس بھیجے **بیت** عمر برفست و آفتاب تموز + اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز + تموز پہلے حرف کے زیر اور دوسرے کے پیش سے گرمی سخت اور گرمی کے پہلے مہینے کا نام ہی اور آفتاب کا برج سرطان مین ہونا اور دسوان مہینا رومیون کے سال سے ہی - خواجہ گھر کے رئیس اور سردار کو کہتے ہین اور بزرگ کے معنی مین بھی آیا ہی اور یہان خواجہ سے مراد آدمی ہی - غرہ غین منقوطہ کے زبر اور خالی رے کی تشدید سے مغرور اور فریفتہ یعنی عمر برف کی طرح ہمیشہ زوال کے اندر ہی اور آفتاب تموز یعنی زمانے کے حادثے اسکی مسماری کے درپے ہین - اور باوجودیکہ تھوڑی عمر باقی رہ گئی میان بھولے ہوے ہین کہ ابھی بہت ہی پس لفظ خواجہ کا اس مقام پر بطور استہزا محکم ہی اور استعارہ حوادث کا آفتاب تموز کے ساتھ استعارہ بالتصریح کی قسم سے ہی اسلیے کہ استعارہ مین اگر مشبہ کو ترک کرین اور مشبہ بہ کا ذکر ہو اور دونون مین تشبیہ کا علاقہ ہو نہ کہ سبب یا لزوم وغیرہ کی وجہ سے اُسکا نام استعارہ بالتصریح ہی پس یہان حوادث کو جو مشبہ ہی متروک کیا اور مشبہ بہ یعنی آفتاب کو مذکور اور آفتاب اور حوادث مین علاقہ تشبیہ کا اشتراک دونون کا ضرر رسانی مین ہی واللہ اعلم بالصواب (از مترجم توجیہ شارح مین تکلف ہی اور صاف معنی بیت کے یہ ہو سکتے ہین کہ عمر جو سرعت زوال مین حکم برف اور آفتاب تموز کا رکھتی ہی تھوڑی رہ گئی اور خواجہ اب تلک دھوکے مین ہی کہ ابھی بہت باقی ہی) **بیت** ای تہیدست رفتہ در بازار + ترسمت پر نیاوری دستار + تہیدست مفلس اور خالی ہاتھ

یعنی پہلے حرف کے پیش اور دوسرے حرف کے سکون سے ضد خالی کا اور یہان مراد سلامت رہنے سے ہی
قولہ ترسمت پُر نیاوری دستار ای ترسم کہ دستارت پر نیاوری اسواسطے کہ ضمیر کا ایک کلمہ سے جدا کرنا اور دوسرے
کلمے کے ساتھ ملانا فارسی عبارت مین جائز ہی جیسے شعر محمد سلیم متخلص بسلیم کا اس قسم سے ہی ۔ زحیرتہا خرد
گردید آبش + کہ با قاصد نمی ماند جوابش + یعنی حیرتون سے عقل اُسکی آب ہوگئی اور بھی مصنف قدس سرہ
کی بیت اسکی شاہد ہی ۔ نماندہ ہست بادامن گوہرم + ہنوز از خجالت سر اندر برم + یعنی نماندہ است بدامنم
گوہری ای یعنی باوجودیکہ دامن گوہر میرے پاس تھا کچھ میرے دامن مین نرہا سب اس کتاب مین خرچ کردیا
اور اب تلک شرمندہ ہون پس بیت کے معنی اسطرح ہونگے کہ ای خالی ہاتھ نقد کامل عیار عقیدت اور خلاص
سے یعنی ای عاشق بوالہوس مجھے ڈر ہی کہ عشق کی بازار سے جاکر پگڑی اپنی سلامت تو نہ لائیگا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے
ہوجائیگی اسواسطے کہ پگڑی کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا مارپیٹ سے موجب ذلت اور خفت کا ہی یعنی رقیبان
دیوسیرت کے ہاتھ سے کہ مراد اُنسے نفس آمارہ غول راہ معرفت ہی تو ذلیل اور رسوا ہوگا اور ہر ایک نمایش
دکھلاوٹ ہین کسلئے بقیعہ یحسبہ الظمآن ماءً - راہ سے بھٹک کر جنون کے ساتھ متہم ہوگا اور بعضے
فاضل اور سلف سے منقول ہی کہ تہیدست جانا کنایہ بیراہ جانے اور بے فائدہ سفر کرنے سے ہی - برعرب
بے کے زبر اور خالی رے کے سکون سے کنارا اور آغوش یعنی گود اور بغل ہی یعنی اے بے راہ چلے اور
بے فائدہ سفر کیے ہوے دنیا کے بازار مین مجھے خوف ہی کہ پگڑی اپنی قیامت کے دن کنارا اور آغوش مین تو
محفوظ نہ لائیگا بلکہ وہ لٹ جائیگی اور اعمال کی سزا کے صدمے اور دھکا ئی سے ٹکڑے ہوگی اور یہ اشارہ
رسوا اور ذلیل ہونے کی طرف چشم خلائق مین ہی اور خان آرزو نے بجاے پر نیاوری کے بازناوری
لکھا ہی اور بازار کے لفظ سے مراد بازار قیامت لیا ہی اور معنی اسطرح بیان کیے ہین کہ ایک شی کا نام
رکھنا اُس کام کے ساتھ جو آیندہ کے زمانے مین ہوگا مجازاً جائز ہی - کقولہ تعالی انی ارانی اعصر خمراً مراد
خمر سے یہان شیرۂ انگور ہی کہ بعد ازین خمر یعنی شراب ہوجائیگا پس قول مصنف قدس سرہ کا ای تہیدست
رفتہ در بازار باآنکہ وجود بازار قیامت کا اور جانا بازار مین اسوقت ثابت نہین مجازاً اس قبیل سے ہی کہ
ایک شی کا نام آیندہ کے نام سے لیا جاے (از مترجم) توجیہ خان آرزو راجح ہی اسواسطے کہ اولاً نسخہ مشہور
بازناوری کو اختیار کیا ہی ثانیاً گذشتہ اشعار اُسی کی تائید کرتے ہین اور مجاز مذکورۂ شرح اکثر مستعمل ہی
اور عبارت بازناوری دستار سے بے حرمتی مراد مجازاً اس طور پر ہی کہ جب خریدار کے پاس نقد موجود

نہو تو زر نقد کے عوض دکاندار دوسری شے از قسم ملبوس لے لیتا ہی اور دستار مابہ الاعتزاز ہی نہ یہ کہ خریدار پر بار پیٹ ہو) **بیت** ہر کہ مزروع خود خورد بخوید + وقت خرمنش خوشہ باید چید + مزروع حرف اول کے زبر اور تیسرے حرف کے پیش سے بویا ہوا۔ خوید پہلے حرف کے زبر اور دوسرے کے زیر سے ہرے گیہون اور جو کو کہتے ہین جسکی بالی ابھی خام ہو اور غلہ زار کے معنی مین بھی مستعمل ہی اور خوید حرف اول کے زیر سے بھی غلہ اور جو خام کے معنی مین ہی اور بے کا حرف بخوید مین ظرفیت کے واسطے ہی۔ خرمن حرف اول کے زیر سے ڈھیری غلہ کی جسکو ابھی نہ بٹیا ہو اور نہ بھوسے سے علیحدہ کیا ہو اور استعارہ کے طریق پر ہر چیز کی ڈھیری کو کہتے ہین۔ خوشہ چیدن کنایہ بھیک مانگنے سے۔ مطلب یہ ہی کہ جس شخص نے کھیت اپنا پکنے سے پہلے کھا لیا جب کھیت کاٹنے اور کھلیان ڈالنے کا وقت آوے اسکو بھیک مانگنی چاہیے **بیت** پند سعدی بگوش جان بشنو + رہ چنین است مرد باش و برو + مایۂ عیش آدمی شکم است + تا بتدریج میرود چہ غم است + گر بہ بندد چنانکہ نکشاید + گر دل از غم بری کند شاید + ور کشاید چنانکہ نتوان بست + گو بشو از حیات دنیا دست + چار طبعے مخالف و سرکش + چند روزے بوند باہم خوش + گر یکے زین چہار شد غالب + جان شیرین بر آید از قالب + لاجرم مرد عارف و کامل + ننہد بر حیات دنیا دل + عیش زندگانی اور فاعل میرود کا عیش ہی اور فاعل بندد و کشاید کا شکم ہی (مترجم کے نزدیک فاعل میرود کا بھی شکم ہی)۔ تدریج ایک چیز کو درجہ بدرجہ آہستہ دوسری چیز کی طرف لیجانا۔ چار طبعے مخالف اربع عناصر کہ ایک دوسرے کے ضد ہین (مترجم کے نزدیک چار طبع کسرۂ توصیفی کے ساتھ مناسب ہی اور یاے تحتانی بیکار ہی اور چند روزے مین یاے تحتانی تحقیر کے لیے ہی) سرکش فرہنگ مغرور اور روبرآشنا۔ لاجرم جیم اور خالی رے کے زبر سے ناچار اور پوشیدہ نرہے کہ معدہ مین چار قوت ہین۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ جاذبہ غذا چاہتی ہی اور ماسکہ غذا کو ٹھہراتی ہی اور جگر اُس سے قوت حاصل کرتا ہی اور ہاضمہ غذا کو توڑتی اور چور چور کرتی ہی اور جگر کی آگ سے پکاتی ہی اور پیٹ مین ڈالتی ہی اور دافعہ پیشاب اور غلیظ کو دور کرتی ہی اور اعضاے رئیسہ کو اُسکے بگاڑ سے بچاتی ہی اسواسطے مصنف قدس سرہ نے کہا کہ آدمی کی زندگی کی جمع پونجی پیٹ ہی اگر آہستگی اور اعتدال کے ساتھ زندگی بسر ہو کچھ ڈر نہین (از مترجم اگر آہستگی اور اعتدال کے ساتھ پیٹ جاری رہے تو کچھ ڈر نہین) اور جو پیٹ قوت ماسکہ کے سبب غذا کو ضبط کرے

اوررو کے اسقدر کہ قوۃ دافعہ اُسکے دور کرنے اور کھولنے سے تھک جاے تو زندگی کی امید نہیں اور اگر قوۃ دافعہ سے اسقدر کھولے کہ قوۃ ماسکہ اُسکے روکنے سے عاجز ہو اس صورت مین بھی جینا دشوار ہی اور سواے اسکے اربع عناصر ایک دوسرے کے مخالف ہین چندروز آپس مین موافق رہتے ہین کہ اُسکے سبب زندگی ہی اور اگر ایک دوسرے پر غالب آوے جان شیرین بدن سے نکلجاے پس دو دن کی زندگی کا اعتبار نہین کہ اُسپر بھروسا کیا جاے اسلیے جو مرد عارف اور کامل ہین دنیا کی زندگی پر دلدادہ نہین ہوتے ہین۔ **بعد از تامل انمعنی مصلحت آن دیدم کہ در نشیمن عزلت نشینم و دامن صحبت فراخود چینیم و دفتر از گفتنہاے پریشان بشویم و دیگر پریشان نگویم بیت زبان بریدہ بکنجی نشستہ صم بکم بہ از کسیکہ نباشد زبانش اندر حکم** + تامل میم کے پیش اور تشدید سے سوچنا اور غور سے دیکھنا۔ **مصلحت** میم کے زبر اور خالی صاد کے سکون اور لام کے زبر سے کام کی صلاح ضد مفسدہ کی **نشیمن** اول اور دوسرے کے زیر اور چوتھے حرف کے زبر سے نشستگاہ اور خلوتخانہ۔ **عزلت** خالی عین کے پیش اور منقوطہ زے کے سکون سے گوشہ نشینی اور تنہائی **صحبت** پیش کے ساتھ یاری (یاری اور ملازمت از بہار عجم) **دامن فراخود چیدن** مُنھ پھیرنے اور چھوڑ دینے سے مراد ہی۔ **زبان بریدہ** چپ چاپ۔ **کنج** عربی کاف کے پیش اور نون کے سکون سے گوشہ **صم** خالی صاد کے زبر اور میم کی تشدید سے نہ سننا اور پیش سے نہ سُننے والے۔ **بکم** ایک نقطہ کی بے کے پیش اور عربی کاف کے سکون سے جمع ابکم کی یعنی گونگے اور اول دوم کے زبر سے گونگا ہونا۔ **حکم** اول کے پیش اور دوم کے سکون سے فرمان اور فرمان دینا۔ زبان در حکم نبودن پریشان باتون کا کہنا۔ **تا یکے از دوستان کہ در کجاوہ محنت انیس من بودے و در حجرۂ محبت جلیس برسم قدیم از در در آمد چندانکہ نشاط ملاعبت کرد و بساط مراعبت بگسترد جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد بر نگرفتم رنجیدہ بمن نگہ کرد و گفت**۔ **کجاوہ** وہ جگہ کہ لادنے اور آدمی کے بیٹھنے کو اونٹ پر باندھتے ہین۔ **انیس** بروزن رئیس یار اور ہمسخن **حجرہ** خالی حے کے پیش اور جیم کے سکون سے کوٹھری۔ **جلیس** ہمنشین۔ **قدیم** قاف کے زبر اور خالی دال کے زیر سے پُرانا **نشاط** نون کے زبر سے خوشی کرنی۔ **ملاعبت** میم کے پیش اور خالی عین کے زبر سے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلنا۔ **مراغبت** ملاعبت کے وزن پر ایک دوسرے سے رغبت کرنی۔ **تعبد** پہلے دوسرے حرف کے زبر اور ایک نقطہ کی بے کے پیش اور تشدید سے بندگی کرنی۔ **قطعہ کنونت کہ امکان**

گفتار ہست + بگوای برادر بلطف وخوشی + کہ فردا چو پیک اجل در رسد + بحکم ضرورت زبان درکشی +
امکان ہوسکنا اور جائز ہونا۔ لطف پیش کے ساتھ کام اور عمل میں نرمی۔ پیک اول کے
زبر اور دوسرے حرف کے سکون اور فارسی کاف سے پیغام اور خبر کا لانے والا۔ اور عربی کاف سے
بھی آیا ہے اور پیک اجل سے مجازاً اضافت بیانی کے ساتھ اجل ہے اور احتمال ہے کہ فرشتے روح کے قبض کرنے کے
اجل کا پیغام لانے والے مراد ہوں۔ زبان درکشیدن خاموش ہونے سے مراد ہے۔ یکی از متعلقان منش
بر حسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلان عزم کردہ است ونیت جزم کہ بقیہ عمر معتکف نشیند وخاموشی گزیند تو
نیز اگر توانی سر خویش گیر وراہ مجانبت پیش گرفتا بعزت عظیم وصحبت قدیم کہ دم بر نیارم
وقدم بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بر عادت قدیم وطریق مالوف کہ آزردن دوستان جہل است
وکفارت یمین سہل وخلاف راہ صواب است وعکس رای اولی الالباب کہ ذوالفقار علی در نیام
وزبان سعدی در کام۔ حسب اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے گنتا اور دونوں کے
زبر سے اندازہ اور ایک چیز کی شمار اور اس معنی میں خالی سین کے سکون سے بھی آیا ہے۔ واقعہ قاف کے
زیر سے حال اور کام اور حادثہ۔ نیت نون کے زیر اور یائے تحتانی کی تشدید اور زبر سے دل میں حاجت
اور مراد لی ہوئی۔ جزم جیم کے زبر سے اور نقطہ دار زے کے سکون سے کاٹنا اور راست کرنا اور
کھجور کا کاٹنا۔ بقیہ بچا ہوا۔ معتکف میم کے پیش اور خالی عین کے سکون اور تے اوپر نقطہ والی کے
زبر اور کاف کے زیر سے گوشہ نشین۔ مجانبت میم کے پیش اور نون اور بے کے زبر سے الگ ہونا
بعزت میں بے قسمیہ ہے۔ دم بر نیارم یعنی بات نہ کہوں میں۔ قدم بر ندارم یعنی کہیں نہ جاؤں میں
طریق راہ۔ مالوف الفت جسکے ساتھ ہو۔ کفارہ کاف کے زبر اور فے کی تشدید سے وہ چیز کہ قسم
ٹوٹنے سے لازم آوے اور گناہ کا ناچیز کرنا۔ یمین تحتانی ے کے زبر سے قسم۔ اولو اور اولی ہمزہ کے
پیش اور واو غیر ملفوظ اور لام کے پیش سے اولو میں اور زیر سے اولی میں خداوندان جمع ذوکی اور اسکو جمع غیر لفظی کہتے ہیں
الباب ہمزہ کے زبر سے عقلین جمع لب مفرد پیش اور تشدید کے ساتھ۔ ذوالفقار تلوار حضرت علی مرتضی کی
نیام نون کے زیر سے غلاف تلوار وغیرہ کا۔ قطعہ زبان در دہان خردمند چیست + کلید در گنج صاحب ہنر +
چو در بستہ باشد چہ داند کسے + کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور + کلید وفون زیر سے ترجمہ مفتاح کا ہے یعنی
کنجی اور چابی۔ قطعہ اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است + بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی +

دو چیز طیرۂ عقل است دم فرو بستن + بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی + ادب دونون حرف
اول و دوم کے زبر سے دانش اور تہذیب اور ہر چیز کی حد نگاہ رکھنی ۔ مصلحت میم کے زبر اور خالی
صاد کے سکون سے صلاح کار کی ۔ طیرہ خالی طا کے زبر اور یاے تحتانی کے سکون سے سُبکی اور
ہلکاپن یعنی دو چیز خفیف العقل ہونے کی دلیل ہین ایک کہنے کے موقع پر چُپ ہونا اور دوسرے چُپ
رہنے کی جگہ پر بول اٹھنا فی الجملہ زبان از مکالمت در کشیدن قوت نداشتم و روی از محاورت او گردانیدن
مروت نداشتم کہ یار موافق بود و محب صادق ۔ مکالمت میم کے پیش اور لام کے زبر سے آپس مین
باتین کرنا ۔ زبان درکشیدن کنایہ چپ ہونے سے ۔ محاورت میم اور خالی حے کے زیر سے واو کے
زبر کے ساتھ جواب دینا ۔ مروت اول اور دوم حرف کے پیش اور واو کی تشدید اور زبر سے مردانگی اور
مردمی ۔ بیت چو جنگ آوری با کسے در ستیز + کہ از وی گزیرت بود یا گریز + ستیز اول دوم حرف کے
زیر اور یاے تحتانی مجہول کے سکون سے صیغہ امر کا ہے ستیزیدن سے یعنی لڑائی اور دشمنی کر ۔ گزیر
فارسی کاف کے پیش یا زیر نقطہ دار زے کے زیر سے علاج اور چارہ اور ضرورت کے معنی بھی دیتا ہے اور یہان
فتح سے مراد ہے ۔ گریز صیغہ امر کا ہے گریختن سے اور یہان بمعنی حاصل بالمصدر کے ہے اور جاننا چاہیے کہ
پہلے مصرعہ مین لفظ با کسی کا جنگ آوری کے متعلق نہین ہے بلکہ متعلق ستیز کے ہے اور زائد ہے یعنی اگر لڑائی
جھگڑا کرنا تجھے منظور ہے تو اُس شخص سے کر کہ اُس سے فتح کا چارہ ہو کہ اُس چارہ کی وجہ سے تو اُس پر غالب
آسکے یا فرصت سے اُسکے سامنے سے بھاگ سکے اور جو ان دونون مین سے لڑائی مین ممکن نہ ہو تو لڑائی کرنا
خطا ہے بلکہ رضا و تسلیم اختیار کر خلاصہ یہ کہ جب بڑا اپنے دوست سے مین کسی طرح منھ نہ پھیر سکا ناچار رضا اور
تسلیم اختیار کی اور گفتگو کی اور کہہ سکتے ہین کہ یہ بیت ایک تاکید ہے استفادہ کرنے والون کے ثابت قدم
ہونے کے لیے اپنے قول اور فعل پر اور ہدایۃً خطاب کیا کہ پاس دوستی بالطریق اولی ضرور ہے یہان تک
کہ اگر کسی کے ساتھ لڑائی پر تو مستعد ہو تو لڑائی اور خصومت پر ثابت قدم رہ جب تک کہ فتح نہ حاصل ہو
یا اُس سے بھاگ نہ جاے ۔ بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان بیرون رفتیم و فصل ربیع کہ آثار
صولت برد آرمیدہ بود و آوان دولت ورد رسیدہ بیت پیراہن سبز بر درختان + چون
جامۂ عید نیکبختان + تفرج اول دوم کے زبر اور خالی رے کی تشدید اور پیش سے
کھلے بندون ہونا اور تنگی اور دشواری سے باہر ہونا اور تماشا فصل فے کے زبر اور خالی صاد کے

سے

سکون سے وقت اور موسم - ربیع خالی رے کے زبر اور بائے موحدہ کے زیر سے بہار - صولت
زبر کے ساتھ حملہ کرنا اور کودنا - بر د بائے موحدہ کے زبر اور خالی رے کے سکون سے جاڑا -
آوان وقت - دولت زمانہ کی گردش نیکی اور فتح اور اقبال کے ساتھ - ورد زبر سے گلاب
قطعہ اول اردی بہشت ماہ جلالی + بلبل گوینده بر منابر قضبان + بر گل سرخ از نم اوفتاده لآلی +
ہمچون عرق بر عذار شاہد غضبان + اُردی بہشت حرف اول کے پیش سے آگ اور نام مہینے کا ہے
سال شمسی سے اور برج ثور میں آفتاب کا ہونا اور اول اردی بہشت روز اول دوسرے مہینے کا ہے
بہار سے کہ اول ثور ہے اور ماہ فروردین کو بھی کہتے ہین کہ اول برج حمل ہے جلال الدین ملک شاہ کے
حساب سے باین اعتبار کہ وہ اول اسکا ہے بعد ازان اردی بہشت ہے منابر جمع منبر کی یعنی اونچی جگہ کہ
اسپر خطیب خطبہ پڑھے - قضبان حرف اول کے پیش اور دوسرے حرف کے سکون سے درختوں کی شاخین اور
وہ جمع قضب کی ہے قاف کے زبر اور منقوطہ ضاد کے زیر سے - لآلی لام کے زبر اور ہمزہ کی مد اور دوسرے لام کے
زیر سے جمع لولو کی معنی موتی - عرق دو زبر کے ساتھ مشہور - عذار خالی عین کے زیر سے گال - شاہد
سین کے زیر سے محبوب - غضبان نقطہ دار غین کے زبر اور منقوطہ ضاد کے سکون سے غصہ میں بھرا ہوا - اشعار
بہ بوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد و موضعی خوش و خرم و درختان دلکش درہم گفتی
خردہ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ - مبیت میم کے زبر اور بائے موحدہ کے زیر اور یائے
تحتانی کے سکون سے رات کے بسیرے کی جگہ - موضع میم کے زبر اور نقطہ دار صاد سے ایک چیز رکھنے کی جگہ - خرم
نقطہ دار خے کے پیش اور خالی رے کی تشدید اور زبر سے تر و تازہ اور خوب - دلکش وہ چیز جسکی طرف دل کو
رغبت ہو - درہم حرف اول کے زبر اور دوم حرف کے سکون سے بکھرا بکھرا - خردہ نقطہ دار خے کے پیش اور
خالی رے کے سکون سے ریزہ اور ٹکڑا - مینا میم کے زیر اور یائے تحتانی کے سکون سے شیشہ کو کہتے ہین اور
زنگار رنگ شیشہ کو بھی کہ یاقوت اور زمرد اور دوسرے جواہرات کا رنگ اسمین ہوا اور جڑاؤ کام مین لگایا جاوے -
عقد خالی عین کے زیر اور قاف کے سکون سے موتیون کی لڑی - ثریا ثائے مثلثہ کے پیش اور
خالی رے کے زیر اور یائے تحتانی کی تشدید سے چاند کی منزل ہے اور پروین ستارے کا نام اور وہ
چھ یا سات ہین اور ایک عورت کا نام ہے - تاک انگور کا درخت قطعہ روضۂ ماء نہرہا سلسال +
دوحۂ سجع طیرہا موزون + آن پر از لالہ ہاے رنگارنگ + وین پر از میوہ ہاے

گوناگون + باد در سایۂ درختانش + گسترانید فرش بوقلمون + یعنی ایک باغ ہی کہ پانی
اُسکی نہر کا صاف اور شیرین ہی اور ایک درخت اُس باغ مین ہی کہ آواز اُسکے جانورون کی سنجیدہ اور رنجیدہ
ہی - روضہ زبر سے باغ - ماء پانی - نہر نون کے زبر اور ہے کے سکون سے پانی کی ندی - سلسال
خالی سین کے زبر اور لام کے سکون سے اُجلا اور مزہ دار پانی - دوحہ زبر سے بڑا درخت - سجع خالی سین کے
زبر اور جیم کے سکون سے قافیہ دار کلام کرنا اور قمری کبوتر کی آواز اور اُمنی کی چلاہٹ - طیر اول کے
زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے طائر کی جمع معنی جانوران اور کبھی ایک پر بھی بولتے ہین - موزون
سنجیدہ اور تُلا ہوا - بوقلمون رومی کپڑے کی ایک قسم ہی کہ ہر دم رنگ دوسرا اُسمین ظاہر ہوتا
اور آن اور این کا اشارہ روضہ اور دوحہ کی طرف ہی بامدادان کہ خاطر باز آمدن بر رای نشستن
غالب آمد دیدمش دامن گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراہم آوردہ و عزیمت شہر
کردہ گفتم گل بوستان را چنانکہ دانی بقائی نباشد و عہد گلستان را وفائی نہ و حکما گفتہ اند
ہرچہ نپاید دلبستگی را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برای نزہت ناظران و فسحت
حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن کہ باد خزان را بر ورق او دست تطاول
نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند - ریحان نازبو جسے
ہندی مین تلسی کہتے ہین اور ہر ایک پھول کہ خوشبو و سرسبز بہار مین پیدا ہو - اور منتخب اللغات مین
لکھا ہی کہ ریحان ایک گھانس ہی خوشبودار اور نیز ایک خوشبودار گھانس کو کہتے ہین - سنبل خالی سین
اور باے موحدہ کے پیش سے ایک خوشبودار گھانس ہی جسکو سنبل الطیب کہتے ہین کہ خط و زلف
محبوبون سے مشابہ ہوتا ہی - ضیمران منقوطہ ضاد کے زبر سے نازبو جسے سیسنبر بھی کہتے ہین - عزیمت
خالی عین کے زیر اور منقوطہ زے کے زیر سے قصد کرنا اور کسی چیز کو دل مین ٹھان لینا - نپاید
نون اور فارسی پے سے معنی نہ ٹھہرے - نشاید لائق نہو - نزہت نون کے پیش اور نقطہ دار زے
کے سکون سے اور ہے کے زبر سے پاکی اور پاکیزگی اور ستھراپن - فسحت فے کے پیش اور سین خالی کے
سکون سے پھیلاوٹ - تطاول حرف اول کے زبر اور پیش واو کے ساتھ دست درازی اور زیادتی
کرنی - عیش خوشی - طیش خالی طا کے زبر سے حملہ کرنا اور گرفت سخت - خریف خزان - مثنوی
بچہ کار آیدت ز گل طبقی + از گلستان من ببر ورقی + گل ہمین پنج روز و شش باشد +
وین

وہیں گلستان ہمیشہ خوش باشد۔ طبق و زبر سے ہر چیز کا پردہ اور وہ چیز کہ اُسپر کھانا کھاویں اور صحنک (اور ہندی میں تھال اور تھالی اور طباق بولتے ہیں) حالیکہ من این سخن بگفتم دامن گل بریخت ودر دامنم آویخت کہ الکریم اذا وعد وفی۔ یعنی بزرگ اور فیاض نے جب وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ کریم کاف عربی کے زبر اور خالی رے کے زیر سے بخشنے والا اور بزرگ۔ وَعَدَ واو اور خالی عین کے زبر سے فعل ماضی معروف وفی فعل ماضی معروف جزا ہے شرط کی یعنی انجام کو پہونچایا قول و قرار کو۔ دامن ریختن آبرو ریزی اور درد امن آویختن مصر ہونا اور ہٹ کرنا یعنی پھولون کو ڈالدیا اور اُسکی آبرو گرائی اور مجھسے ہٹ کی۔ فصلے دو دران روز اتفاق در بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسے کہ متکلمان را بکار آید و مترسلان را بلاغت افزاید فی الجملہ از گل بوستان بقیتے موجود بود کہ کتاب گلستان تمام شد وتمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہ جہان پناہ سایہ کردگار پرتو لطف پروردگار ذخر زمان کہف امان۔ فصل جو کچھ کہ کتابون میں لکھتے ہیں اور وہ چند مطالب ہوتے ہیں کہ علیحدہ لائے جاتے ہیں۔ اتفاق باہم ایک چیز میں موافقت کرنا۔ بیاض بائے موحدہ کے زبر اور یائے تحتانی سے سفیدی یعنی چند فصلیں کاغذ کی بیاض میں مین نے لکھیں۔ حسن پیش سے خوبی۔ معاشرت میم کے پیش سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرنی۔ آداب مد کے ساتھ جمع ادب کی اور ادب دو زبر سے طور پسندیدہ اور ہر ایک چیز کی حد کو نگاہ رکھنا۔ محاورت میم کے اور خالی حے کے زبر سے جواب دینا۔ لباس زیر سے پوشاک۔ متکلم میم کے پیش اور لام کی تشدید اور زیر سے بات کہنے والا۔ مترسل وزن پر متکلم کے خط لکھنے والا۔ فی الجملہ یعنی سب میں اور فی الجملہ قدما کے محاورے میں الغرض اور حاصل کلام کے بجائے واقع ہوتا ہے۔ ذخر منقوطہ ذال کے پیش اور منقوطہ خے کے سکون سے ایک چیز کو نگاہ رکھنا اور بچائے گئے۔ کہف زبر سے پناہ۔ لطف پیش کے ساتھ مہربانی اور حمایت اور نگہبانی اور حفاظت کرنی۔ امان مد کے ساتھ امنی اور زنہار۔ المؤید من السماء المنصور علی الاعداء عضد الدولۃ القاہرہ سراج الملۃ الباہرہ جمال الانام مفخر الاسلام سعد بن اتابک الاعظم شہنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم سلطان البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی ادام اللہ تعالیٰ اقبالہما وجعل الی کل خیر مآلہما۔ یعنی تائید آسمان سے پایا ہوا اور دشمنون پر فتح دیا ہوا دولت غالب کا بازو طریق روشن کے چراغ خلق کی خوبی اور رونق اسلام کے لیے باعث نازش و افتخار اتابک بزرگ بادشاہون کا بادشاہ بزرگ

گروہوں کا خداوند اور شاہان عرب اور عجم کا مالک سلطان خشکی اور تری کا وارث ملک سلیمان کا مظفر الدین ابوبکر
بیٹا سعد زنگی کا خدا ے تعالی ہمیشہ رکھے اُن دونون کی دولت کو اور ہر نیکی کی رجوع اُن دونون کی طرف رکھے۔
مؤید میم کے پیش اور یاے تحتانی کی تشدید اور زبر سے اسم مفعول تائید کا یعنی مدد دیا ہوا۔ اعدا حرف
اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے جمع عدو کی معنی دشمنان اور عدو خالی دال کے پیش اور واو کی تشدید سے
ہے۔ عضد خالی عین کے زبر اور منقوطہ ضاد کے پیش سے بازو اور ضاد کے سکون سے مدد دینا اور
دونون کے زبر سے باہم مدد کرنا۔ قاہرہ ہاے ہوز کے زیر سے غالب ہونے والا۔ باہر قاہر کے
وزن پر معنی روشن۔ انام زبر سے تمام خلقت جن وانس سمیت اور ہمزہ کے ساتھ بھی آیا ہے۔ مفخر میم اور منقوطہ
خے کے زبر سے بزرگی اور نازش۔ اسلام ہمزہ کے زیر سے صلح مین آنا اور اسلام لانا۔ مالک لام کے
زیر سے خداوند۔ رقاب خالی رے کے زیر سے گردنین جمع رقبہ کی جو دو زبر سے ہے۔ امم ہمزہ کے پیش
اور میم کے زبر سے امت کی جمع معنی گروہ۔ مولی میم کے زبر سے خداوند۔ بر باے موحدہ کے زبر اور خالی
رے کی تشدید سے جنگل۔ بحر باے موحدہ کے زبر اور خالی حے کے سکون سے دریا۔ وارث ورثہ لینے والا
ادام فعل ماضی معروف باب افعال کا۔ اقبال زیر کے ساتھ پیش آنا اور عرف مین دولت کے معنی مین ہے
اور مفعول ہے فعل ادام کا۔ جعل فعل ماضی معروف دو مفعول کے ساتھ متعدی۔ الی کل خیر مفعول اول تا آل
مفعول دوم۔ قطعہ گر التفات خداوندیش بیاراید + نگارخانۂ چینی و نقش ارژنگی ست + امید
ہست کہ روی ملال درنکشد + ازین سخن کہ گلستان نہ جای دلتنگی ست + علی الخصوص کہ دیباچۂ
ہمایونش + بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگی ست + التفات زیر سے اُلٹ کر دیکھنا اور عرف مین توجہ اور میل کے
معنی۔ ارژنگ ہمزہ کے زبر اور خالی رے کے سکون سے اور فارسی ژے کے زبر کے ساتھ مانی نقاش کا
نگارخانہ۔ اس لغت کی اصل اس معنی مین ارثنگ ثاے مثلثہ سے تھی جسکو فارسی ژے سے بدل کر دیا۔
چین ایک شہر ہے خوبصورتون کے ساتھ منسوب۔ قولہ سعد ابوبکر سعد الخ پہلا سعد نیک کے معنی مین
ہے اور ابوبکر کنیت ممدوح کی اور دوسرا سعد نام ہے ابوبکر کے باپ کا اور زنگی نام اُسکے دادا کا ہے۔ ذکر امیر
کبیر فخر الدین ابوبکر بن ابو نصر۔ دیگر عروس فکر من از بی جمالی سر برنیارد و دیدہ از
پشت پای خجالت برندارد و در زمرۂ صاحبدلان متجلی نشود مگر آنگہ کہ متحلی گردد بزیور قبول
امیر کبیر عالم عادل مؤید مظفر ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت۔ امیر زبر کے ساتھ سردار۔

کبیر بڑا۔ **فخر** ناز کرنا۔ ابونصر کنیت ہی امیر کی باپ کی۔ **عروس** اول کے زبر اور دوسرے حرف کے پیش سے عورت اور مرد نئے بیاہے ہوے تین رات دن تک۔ اور عورتون کے معنی مین جمع اسکی عرائس اور مردون کے معنی مین اسکی جمع عُرُس ہی جسکے پہلے اور دوسرے حرف کو پیش ہی۔ **متجلی** اسم فاعل تجلی کا جو مصدر باب تفعل کا ہی اور معنی جلوہ کرنے والا اور ظاہر۔ تحلی حاے حطی کے ساتھ مثل متحلی زیور پہننے والا ظہیر ہمپشت اور مددگار۔ **مشیر** میم کے پیش اور منقوطہ شین کے زیر سے اسم فاعل یعنی اشارت کرنے والا تدبیر انجام کار سوچنا۔ **مملکت** میم اول کے زبر اور دوسری میم کے سکون اور لام کے پیش سے وہ موضع کہ ملک مین آوین یعنی مقام بادشاہی۔ **کہف الفقرا ملاذ الغربا مربی الفضلا محب الاتقیا افتخار آل پارس یمین الملک ملک الخواص فخر الدولۃ والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدۃ الملوک والسلاطین ابی نصر اطال اللہ عمرہ واجل قدرہ وشرح صدرہ وضاعف اجرہ کہ ممدوح اکابر آفاق ست ومجمع مکارم اخلاق**۔ یعنی پناہ فقراء غربا اور مربیت فاضلون کا اور دوست پرہیزگارون کا باشندگان پارس کے پیرون کا موجب نازش بہترین ملک بادشاہ خواص اور ناز دولت اور دین کا مسلمانون کی فریاد کا پہونچنے والا بادشاہون مین عمدہ ابوبکر بیٹا ابی نصر کا اللہ تعالی اسکی عمر دراز کرے اور مرتبہ اسکا بزرگ گردانے اور کشادہ کرے اسکے سینہ کو اور دوچند اسکے اجر کو کرے۔ **کہف** اول حرف کے زبر اور دوسرے کے سکون سے پناہ۔ **فقرا** فے کے پیش اور قاف کے زبر سے جمع ہی فقیر کی۔ **ملاذ** زبر سے پناہ۔ **غربا** جیسے فقرا جمع غریب کی۔ **مربی** میم کے پیش اور خالی رے کے زبر اور باے موحدہ کی تشدید اور زیر سے پالنے والا اسم فاعل تربیت کا۔ **فضلا** جیسے فقرا فاضل کی جمع **محب** میم کے پیش اور حاے حطی کے زیر اور باے موحدہ کی تشدید سے دوست رکھنے والا۔ **اتقیا** ہمزہ کے زبر اور قاف کے سکون سے پرہیزگار لوگ۔ **افتخار** مصدر باب افتعال کا ناز کرنے کے معنی مین **آل** مد کے ساتھ پیرو لوگ اور گھروالے ایک شخص کے اور دین والے اور باشندے **خواص** منقوطہ خے کے زبر اور خالی صاد کی تشدید سے خاصہ کی جمع ہی۔ **غیاث** غین منقوطہ کے زیر سے فریاد کو پہونچنے والا۔ **ملوک** اول و دوم کے پیش سے بادشاہ لوگ۔ **اطال** فعل ماضی معروف باب افعال کا اللہ فاعل اسکا۔ **اجل** لام کی تشدید سے ماضی معروف باب افعال کا یعنی بزرگ کرے۔ **شرح** شین منقوطہ اور خالی رے کے زبر سے ماضی معروف یعنی کشادہ کرے اور کھولے۔ **صدر** اول حرف کے زبر اور دوسرے کے سکون سے سینہ

ضاعف ماضی معروف یعنی دوچند کرے - مکارم میم کے زبر اور خالی رے کے زیر سے کرامت کی جمع معنی
بزرگی - آفاق مد کے ساتھ جمع ہے اُفق کی جو دو پیش سے ہے اور پیش اور سکون سے اطراف کے معنی ہین
بیت ہر کہ در سایۂ عنایت اوست ٭ گنہش طاعت ست و دشمن دوست ٭ بر ہر یکی از سائر
بندگان و حواشی خدمتی معین ست کہ اگر در اداى برخى تہاون و تکاسل روا دارند ہر آئینہ در معرض خطاب
آیند و محل عتاب مگر برین طائفۂ درویشان کہ شکر نعمت بزرگان واجب ست بر ایشان و ذکر
جمیل و دعاى خیر و اداے چنین خدمتی در غیبت اولی ترست کہ در حضور این بتصنع نزدیک ست و
آن از تکلف دور - حواشی خالی حے کے زبر اور شین منقوطہ کے زیر سے حاشیہ کی جمع جو کنارہ کے معنی مین ہے
یعنی وہ خدمتگار جنکا مقام اطراف بساط ہے اور حاشیہ کے معنی کشف اللغات مین کمینہ کے بھی آئے ہین اس صورت
مین حواشی سے مراد ادنی درجہ کے خدمتگار ہونگے - برخ باے موحدہ کے زبر اور خالی رے کے سکون سے
ٹکڑا اور حصہ اور اس معنی مین اول کے پیش سے بھی آیا ہے - تہاون اول کے زبر اور واو کے پیش سے سہل
اور حقیر جاننا - تکاسل وزن پر تہاون کے سستی کرنا - معرض میم کے زبر اور خالی رے کے زیر سے
ظاہر اور پیش ہونے کی جگہ - خطاب خاے منقوطہ کے زیر کے ساتھ سامنے بات کہنی اور عرف مین غصے کے
معنی مین مستعمل ہے - محل میم کے زبر سے اور لام کی تشدید سے اُترنے کی جگہ - عتاب وزن پر خطاب کے
سرزنش اور ملامت - غیبت غین منقوطہ کے زبر سے ناپیدا اور غائب ہونا - اولی تر ہمزہ کے زبر اور
الف مقصورہ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے معنی صواب تر اور تر کا لفظ جو اُسکے آخر مین واقع ہوا زائد ہے - تصنع
تاے قرشت اور خالی صاد کے زبر اور نون کے پیش کے ساتھ معنی اپنی طرف سے اچھی روش دکھلانی جسکو
ہندی مین بناوٹ کہتے ہین - تکلف تصنع کے وزن پر اپنی طرف سے ایک چیز دکھلانی کہ جو نہ ہووے
اور صراح مین اسکے معنی اپنے ذمہ بغیر کہے دوسرے کے ایک کام لینا اور اپنے اوپر تکلیف اُٹھانا - قولہ مگر
برین طائفہ درویشان الخ یعنی گروہ فقرا پر کہ اُنپر شکر نعمت بزرگان کا واجب ہے اور ذکر جمیل اور دعاے
خیر اُنکی ضرور ہے اور ایسی خدمت کا بجا لانا پیٹھ پیچھے اور غائبانہ بہتر ہے نہ حضوری مین اسواسطے کہ حضوری مین
ایک قسم کی بناوٹ ہے اور غائبانہ تکلف سے دور با وجودیکہ کسی طرح کا کسل اور الکس اُنکی طرف سے اداے
شکر نعمت اور ذکر خیر مین ہوجاے لیکن عتاب اور خطاب کا اُنپر روا دار نہین ہے (یعنی اُس قاعدے اور
قانون سے جسکا ذکر ابھی ہوا خارج اور مستثنی ہین) **قطعہ** پشت دو تاے فلک راست شد از خرمی

تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را + حکمت محض ست اگر لطف جہان آفرین + خاص کند بندۂ مصلحت عام را + دولت جاوید یافت ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را + وصفت ترا گر کنند ور نکنند اہل فضل + حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را +
تا علت کے واسطے ہی۔ مادر ایام اضافت بیانی کے ساتھ مجازاً اُسی ایام سے مراد ہی۔ لفظ را کا معنی براے ہی اور ہو سکتا ہی کہ را زائد ہو۔ زاد ماضی زادن لازم اور متعدی دونون معنی مین آیا ہی۔ حکمت زیر کے ساتھ سچی بات اور ٹھیک کام۔ اور صاحب قاموس نے کہا کہ حکمت علم اور حلم اور عدل قرآن و انجیل ہی محض زبر سے خالص اور کھرا۔ مصلحت عام را یعنی کار عوام کی اصلاح پر۔ مشاطہ دلہن کی آراستہ کرنے والی۔ دلارام محبوب۔ اور ظاہر یہ ہی کہ وہ ہری پیٹھ آسمان کی سیدھی ہوئی اور عاے مخمص ہو اور یہ فارسی اشعار مین اکثر واقع ہوتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ فلک کی پشت دوتا سے مراد پشت اُن لوگون کی مقصود ہو جو فلک کے ظلم سے جھک گیئن وہ خوشی کے سبب سیدھی ہوگیئن اس واسطے کہ تجھ سا فرزند مادر ایام سے پیدا ہوا یا یہ کہ مادر زمانہ نے تجھ سا فرزند جنا۔ **عذر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت**۔ تقصیر و تقاعدی کہ در مواظبت خدمت بارگاہ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طائفہ حکماے ہند در فضیلت بزرجمہر سخن میگفتند آخر جز این عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی است یعنی درنگ بسیار میکند مستمع را بس منتظر باید بود تا وی تقریر سخن کند بزرجمہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم۔ تقاعد اول دوم حرف کے زبر اور خالی عین کے پیش سے معنی بیٹھنا۔ مواظبت میم کے پیش اور نقطہ دار ظا کے زیر سے باب اجد کے ساتھ ایک کام پر ہمیشہ قائم رہنا۔ بارگاہ خیمہ بادشاہون اور سلاطین کا اور جاے رخصت اور اجازت عام۔ فضیلت افزونی اور بڑھتی۔ بزرجمہر پہلے اور دوسرے حرف کے پیش فارسی جیم کے سکون سے بزرگ مہر کا معرب یعنی عربی بنایا ہوا نام ہی نوشیروان عادل کے وزیر کا۔ بطی باے ابجد کے زبر اور خالی طا کے زیر سے ڈھیل اور تاخیر کرنے والا۔ مستمع اسم فاعل ہی استماع کا معنی سننے والا۔ منتظر نگاہ لگایا گیا۔
مثنوی سخندان پرورده پیر کہن + بیندیشد آنگہ بگوید سخن + مزن بے تامل بگفتار دم + نکو گوے گر دیر گوئی چہ غم + بیندیش وانگہ برآور نفس + وزان پیش بس کن کہ گویند بس + ز نطق آدمی بہتر ست از دواب + دواب از تو بہ گر نگوئی صواب + **قولہ** سخندان پرورده

واو عطف دونون لفظ مین مقدر ہی اور غرض سخندان وسخن پرورده ہی یعنی سخن مین پرورش پایا ہوا اور مراد اُس سے فہمیدہ اور کامل آدمی ہی۔ نطق پیش سے بات۔ دواب خالی دال کے زبر اور بائے ابجد کی تشدید سے اور نیز تخفیف سے بضرورت ہی جمع آدبہ کی معنی چوپایہ۔ **فکیف در نظر اعیان حضرت عزنصرہ کہ مجمع اہل دل است و مرکز علمائے متبحر کہ اگر در سباقت سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعت مزجات بحضرت عزیز آوردہ و شبہ در بازار جوہریان جوی نیرزد چراغ پیش آفتاب پرتوے ندارد و منارۂ بلند در دامن کوہ الوند پست نماید۔** فکیف زبر سے یعنی پھر کیونکر۔ اعیان زبر کے ساتھ جمع عین معنی بزرگ۔ عزنصرہ یعنی غالب ہی یاری دینی اُسکی۔ علمار جمع عالم پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر ہی۔ متبحر میم کے پیش اور خالی تے کی تشدید اور زبر سے اسم فاعل ہی تبحر کا یعنی بڑا غور کرنے والا علم مین۔ سباقت زیر سے چلانا۔ بضاعت سرمایہ اور پونجی مزجات میم کے پیش اور نقطہ دار زے کے سکون سے کم اور تھوڑی۔ عزیز بزرگ اور غالب اور نیز عزیز لقب ہی بادشاہ مصر کے وزیر کا۔ شبہ اول دوم حرف کے زبر اور ہائے مختفی کے سکون سے پوتھ۔ پرتو عکس اور روشنی مراد ہی۔ منارہ میم کے زبر سے اونچی اور اذان دینے کی جگہ۔ الوند شہر ہمدان کے پہاڑ کا نام ہی اور کہتے ہین کہ الوند پہاڑ سے بارہ ہزار چشمے نکلتے ہین اور بلندی اُسکی آٹھ کوس کی ہی۔ **قولہ** بضاعت مزجات بحضرت عزیز آوردہ یہ اشارہ ہی یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے قصہ کی طرف کہ تھوڑا اسباب کنعان سے کال کے دنون مین یوسف علیہ السلام کے پاس لائے تھے جبکہ وہ وزیر بادشاہ مصر کے تھے **مثنوی** ہر کہ گردن بدعوی افرازد + دشمن از ہر طرف بر و تازد + سعدی افتادہ است آزادہ + کس نیاید بجنگ افتادہ + اول اندیش و آنگہے گفتار + پای پیش آمدست پس دیوار افتادہ عاجز اور خراب شدہ اور زبون۔ آزادہ وہ شخص جسنے تعلقات ظاہری اور باطنی سے خلاصی پائی ہو۔ پای پائے حطی کے سکون سے جائے کے وزن پر معروف ہی پانون کے معنی مین اور ہر چیز کے حصہ زیرین کو کہتے ہین جیسے پائے کوہ و پائے حصار و پائے دیوار وغیرہ اور یہان دیوار کی نبیاد مراد ہی۔ اندیشہ فکر اور خیال اور خوف ڈر کے معنی مین بھی آیا ہی **قولہ** اول اندیش الخ خلاصہ کلام یہ کہ بات کی درستی اندیشہ پر موقوف ہی اور اندیشہ بات کی نبیاد ہی اس صورت مین بات کہنے والے کو چاہیے کہ پہلے سوچے اور فکر کرے اور پھر بات کہے تاکہ بات اُسکی لغزش اور ڈگمگاہٹ سے محفوظ رہے جسطرح کہ نیو دیوار کی

دیوار سے مقدم ہی اور اُسکی مضبوطی کی سبب ہی بیت نخلبندی دانم ولی نہ در بستان + شاہد سے
میفروشم ولی نہ در کنعان + لقمان حکیم را گفتند کہ حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایان
کہ تا جای نہ بینند پاے نہ نہند۔ نخلبند باغبان۔ کنعان اول حرف کے زبر سے خالی عین کے
ساتھ مرجان کے وزن پر ایک شہر کا نام ہی کہ مسکن یعقوب اور مولد یوسف علیہما السلام کا تھا اور نوح
علیہ السلام کے بیٹے کا نام بھی تھا (از مترجم۔ اس شعر کا وزن اشعار گذشتہ سے باہر ہی اسواسطے کہ اشعار
ماسبق کا وزن ہی فاعلاتن مفاعلن فعلن اور اس شعر کا وزن ہی فاعلاتن مستفعلن مفاعیلن جو کسی بحر سالم اور
محذوف سے مطابق نہین اور نسخہ مشہور مطابق بحر اشعار گذشتہ یہ ہی ع نخلبندم ولے نہ در بستان +
شاہدم من ولے نہ در کنعان) قدم الخروج قبل الولوج۔ قدم قاف کے زبر اور خالی دال کی تشدید
اور زیر سے امر حاضر ہی باب تفعیل کا معنی آگے رکھ۔ خروج منقوطہ خے اور بے نقطہ رے سے مصدر ہی
باب نصر کا معنی نکلنا۔ قبل زبر سے ظرف زمان ہی اور ظرفیت کی وجہ سے منصوب۔ ولوج دونوں پیش سے
اندر آنا۔ مصرع ع مردیت بیازمای وانگہ زن کن نظم گرچہ شاطر بود خروس بجنگ + چہ زند
پیش باز روئین چنگ + گربہ شیرست در گرفتن موش + لیک موش است در مصاف
پلنگ + قولہ مردیت بیازمای الخ یعنی اپنا مرد ہونا پہلے آزما پھر عورت کر۔ شاطر چست اور چالاک۔
خروس پیش اور واو مجہول سے مرغ۔ روئین منسوب بہ روی اور روی ایک دھات [illegible] فلزات کے
ہوتا ہی اور وہ تانبا قلعی کے ساتھ گلایا ہوا ہی قولہ چہ زند پیش باز روئین چنگ۔ یعنی باز کے سامنے کیا
ہاتھ پانوں مارے اور شجاعت دکھاوے جسکے پنجے روئین سے بنے ہوے ہون۔ مصاف فے کی تشدید سے
جمع ہی مصف کی جو دو زبر اور فے کی تشدید سے ہی معنی لڑائی مین کھڑے ہونے کی جگہ اور فارسی مین فے کی
تخفیف سے مستعمل ہی۔ اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان کہ چشم از عوائب زیردستان پوشند
و در افشای جرائم کہتران بکوشند کلمہ چند بر سبیل اختصار از نوادر و آثار و حکایات و اشعار
و سیر ملوک ماضی درین کتاب درج کردیم و برخے از عمر گرانمایہ برو خرچ موجب تصنیف
گلستان این بود و باللہ التوفیق۔ اما ہمزہ کے زبر اور تشدید میم سے عربی مین شرط کا کلمہ ہی اور فارسی
مین استدراک کے لیے لیکن کی جگہ آتا ہی۔ اعتماد دو زیر اول اور سوم سے تکیہ اور بھروسا کسی چیز پر
کرنا۔ وسعت پیش سے فراخی۔ عوائب خالی عین کے زبر اور ہمزہ کے زیر سے جمع عیب کی ہی

افشا اول کے زبر اور دوسرے حرف کے سکون سے بکھیرنا اور پریشان کرنا۔ اختصار زیر سے گھٹانا۔ آثار مد سے اثر کی جمع جو دو زبر سے ہے معنی نشان و بات کا نقل کرنا۔ حکایات زیر سے معنی بات نقل کرنے کی ہے جمع حکایت کی۔ سیر خالی سین کے زیر اور یائے تحتانی کے زبر سے جمع ہے سیرت کی معنی عادتین۔ درج زبر سے معنی اندر لانا۔ گرانمایہ قیمتی۔ قطعہ بماند سالہا این نظم و ترتیب + زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے + غرض نقشیست کز ما یاد ماند + کہ ہستی را نمی بینم بقائے + مگر صاحبدلی روزی برحمت + کند بر حال درویشان دعائے + نظم نون کے زبر اور منقوطہ ظا کے سکون سے موتیون کو ڈورے مین ڈالنا اور کلام کو وزن اور ترتیب دینا اور شعر اور موتیون کی لڑی ترتیب ہر چیز کو اسکی جگہ پر رکھنا۔ **قولہ** مگر صاحبدلے الخ لفظ مگر یہان پر شک اور گمان کے معنی مین مستعمل ہوا یعنی شاید کہ کوئی صاحبدل ایک دن مہربانی سے درویشون کے کام مین نگاہ کرے۔

امعان نظر در ترتیب کتاب و تہذیب الابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا مر این روضہ رعنا و حدیقہ غلبا چون بہشت ہشت باب اتفاق افتاد ازین سبب مختصر آمد تا بملالت نہ انجامد۔ امعان زیر سے نظر کا دور جانا۔ تہذیب پاک کرنا اور اصلاح کرنا۔ ایجاز ہمزہ کے زیر سے کم کرنا۔ رعنا عورت سست اور احمق مگر فارسی مین آراستہ اور خوشنما کے معنی مین استعمال کیا ہے روضہ رعنا یعنی چراگاہ خوشنما اصل لغت مین رعنا زن بے عقل ہے بعضے نسخون مین رعنا کی جگہ غنیا غین منقوطہ کے پیش سے واقع ہے وہ مؤنث اغنی کا یعنی بے پروا زیادہ۔ غلبا اول کے زبر دوسرے کے سکون اور تیسرے حرف کے زبر سے وہ جگہ جسکے باغات ملے جلے ہون اور بعضے نسخون مین بجاے غلبا کے علیا دیکھا گیا پس علیا زبر سے آسمان اور پہاڑ کی چوٹی اور اونچی جگہ اور ہر چیز کہ بلند ہو دوسری چیز سے اور کام کاج۔ **باب اول در سیرت بادشاہان۔ باب دوم در اخلاق درویشان باب سوم در فضیلت قناعت۔ باب چہارم در فوائد خاموشی۔ باب پنجم در عشق و جوانی۔ باب ششم در ضعف و پیری۔ باب ہفتم در تاثیر تربیت۔ باب ہشتم در آداب صحبت۔ در آنمدت کہ مارا وقت خوش بود + ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود + مراد ما نصیحت بود و گفتیم + حوالت با خدا کردیم و رفتیم + قولہ** مارا وقت خوش بود یعنی کتاب گلستان کے حسن انصرام سے ہمارا وقت خوش تھا چونکہ ایام کی اچھی گردش

امور کے حسن انصرام کی موجب ہر اور ایام کی عدم مساعدت موجب تفرقہ امور کی لہذا مصنف قدس سرہ نے گلستان بے خزان کے حسن انجام کو وقت خوش کہا از مترجم یہ اشعار جو سنہ تصنیف کو ظاہر کرتے ہین اکثر نسخون مین دیباجہ کے آخر اور فہرست ابواب سے اول پائے گئے اور دہی مقام موزون ہی

باب اول در سیرت بادشاہان

حکایت بادشاہی را شنیدم کہ بکشتن اسیری اشارت کرد بیچارہ دران حالت نومیدی بزبانی کہ داشت ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن کہ گفتہ اند **بیت** ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید + کشتن اول حرف کے پیش سے مار ڈالنا بیچارہ وہ شخص کہ تدبیر اور حیلہ کچھ نہ رکھتا ہو۔ زبان زائے ہوز کے پیش سے مشہور اور الفاظ موضوعہ کے معنی مین بھی آیا ہی اور یہان مراد معنی اخیر ہی۔ دشنام خالی دال کے پیش اور منقوطہ شین کے سکون سے برا کہنا اور یہ لفظ مرکب ہی دش اور نام سے دش برا اور نام ترجمہ اسم کا جیسے دشمن کہ بنا ہی دش اور من سے اور من دل ہی سقط دو زبر خالی سین اور قاف سے جھاڑن اور جو کچھ کسی چیز سے گرے اور خراب اسباب اور سہو اور غلط مراد اُس سے بری بات ہی اور دست از جان شستن کنایہ جان کے ترک کرنے اور جان سے ناامید ہونے سے ہی از مترجم ہر کہ دست از جان بشوید + ہر چہ در دل دارد بگوید + وزن اسکے اول مصرع کا ہی فاعلاتن فاعلاتن اور بحر مربع فارسی مین غیر مستعمل ہی اور دوسرے مصرع کا بھی یہی وزن ہو سکتا ہی اگر دو حرف ساقط کیے جائین اور یہ درست علم عروض کی رو سے نہین ہی شاید یہ دو جملہ ہونگے جیسا کہ اکثر نسخون مین ہی **شعر** اذا یئس الانسان طال لسانہ + کسنور مغلوب یصول علی الکلب + بائے کلب کو کسرہ کے اشباع سے پڑھنا چاہیے اسطرح کہ وہ کسرہ تلفظ یائے تحتانی کا یاد دے (عبارت شرح مین اشباح حائے حطی سے سہو ناسخ ہی) پس معنی یہ ہونگے کہ جس وقت انسان ناامید ہو زبان اُسکی دراز ہو جاتی ہی جسطرح عاجز بلی کتے پر حملہ کرے۔ **بیت** وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز + ضرورت زبر سے حاجت من منتخب اللغات۔ گریز امر ہی گریختن سے مگر یہان حاصل بالمصدر کے معنی کا فائدہ دیتا ہی یعنی گریزش اسواسطے کہ فارسی محاورہ مین جب امر بعد مضارع کے واقع ہوتا ہی تو

مصدر کے معنی میں ہوتا ہی مثلاً گم گیری شمشیر اور امثال اُسکے اور اگر امر بعد اسم کے واقع ہو معنی فاعلیت کے پیدا کرتا ہی جیسے دستگیر اور دستگیر اور مثل اسکے دراز مترجم اور بمعنی اسم مفعول کے جیسے خدا ساز اور بمعنی مصدر کے جیسے پابوس اور بمعنی ظرفیت کے جیسے جامہ کن م سر اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے معروف اور اوپر کے معنی میں بھی آیا ہی اور معانی اُسکے اور بھی بہت ہین جو لغات کی کتب مین ہین مگر یہان غیر مراد ہین اسواسطے کہ ظاہر معنی الفاظ سے حتی المقدور اگر بیان مطلب بن سکے غیر ظاہری معنی لینا اور بیفائدہ تاویلات کی طرف جانا فضول ہی پس جاننا چاہیے کہ جملہ چو نماند گریز شرط ہی اور دوسرا مصرع اسکے ظرف زمان کے ساتھ کہ وقت ضرورت ہی خبر اُسکی ہی یعنی جس وقت ہاتھ جان سے دھوئے ہوئے کو بھاگنے کی راہ نہ ملے اور لڑائی کا ہاتھ اوچھا ہو وسے تو حاجت اور لاچاری کے وقت شمشیر برندہ کا ہاتھ مین پکڑے اور تیزی اور کاٹ سے تلوار کی دھار کی پروا نہ کرے حاصل یہ کہ مایوسی کے وقت خوف دل سے جاتا رہتا ہی اور بے پروائی ہو جاتی ہی چنانچہ گذشتہ عبارت اسکو تبلاتی ہی۔ ملک پرسید کہ چہ میگوید یکے از وزرای نیک محضر گفت ای خداوند میگوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔ وزرا واو کے پیش اور منقوطہ زے کے زبر سے جمع ہی وزیر کی معنی ہمنشین اور مضبوط کرنے والا۔ محضر میم کے اور ضاد منقوطہ کے زبر اور حاے حطی کے سکون سے وہ شخص کہ غائب اور غیر حاضر کو بھلائی سے یاد کرے صراح مین ہی فلان حسن المحضر اذا کان ممن یذکر الغائب بخیر پس آیت کے معنی اسطرح ہین کہ جو لوگ غصہ کے کھانے والے ہین اور لوگون کے گناہ سے درگذر کرنے والے اور خدا دوست رکھتا ہی احسان کرنے والون کو۔ کاظمین جمع ہی کاظم کی جو منقوطہ ظا زیر کے سے اسم فاعل ہی کظم کا باب ضرب سے اور وہ کاف کے زبر سے غصہ پی جانے کو کہتے ہین۔ غیظ فتحہ غین منقوطہ اور سکون یاے تحتانی سے غضب اور غصہ اور ترکیب مین مفعول ہی کاظم کا۔ عافین جمع عافی کی ہی کہ اُسکے آخر سے حرف یاے تحتانی دو ساکن کے جمع ہونے سے یا اور تنوین کے ساقط ہو گئے اور وہ مشتق عفو سے ہی معنی گناہ سے درگذر نا اور کسی کی تقصیر سے منہ پھیرنا۔ عن حرف جر اور ناس مجرور۔ واو حرف عطف۔ اللہ مبتدا۔ یحب فعل مضارع باب افعال کا ضمیر پوشیدہ فاعل اُسکی ہی محسنین مفعول یحب کا ہی اور کاظمین اور عافین کے جمع ہونے کی وجہ یا دنون کے ساتھ یہ ہی کہ کلام سابق مین جو للمتقین مجرور لام کے ساتھ مذکور ہی اُسپر معطوف ہین اور عبارت سابق اُسکی یہ ہی کہ اعدت

للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ یعنی آمادہ اور تیار کیا گیا اُن پرہیزگارون کے لیے کہ اپنے مالون کو خوشی اور فائدہ اور سختی اور نقصان مین خرچ کرتے ہین اور اُن لوگون کے لیے جو غصہ اور غضب کے پی جانے والے ہین آخر تک - ملک را بر وی رحم آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر کہ ضد او بود گفت ابنای جنس ما را نشاید در حضرت بادشاہان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ملک روی ازین سخن درہم کشید و گفت مرا آن دروغ پسندیدہ تر آمد ازین راست کہ تو گفتی کہ آنرا روی در مصلحتے بود و این را بنا بر خبث و حکما گفتہ اند دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز - از سر خون او در گذشت یعنی اُسکے قتل کرنے کی فکر اور خیال سے در گذرا اسواسطے کہ خون قتل کرنے کے معنی مین آیا ہے - ضد ضاد منقوطہ کے زبر اور خالی دال کے تشدید سے مقابل اور مخالف یعنی دوسرا وزیر کہ پہلے وزیر کے خلاف اُس بر عکس بُرائی اور بُرا کہنے کے ساتھ موصوف تھا اُسنے کہا - ابناء زبر کے ساتھ لڑکے جمع بنو کی دو زبر سے نہ جمع ابن کی ہے اسواسطے کہ ابن اصل مین بنو تھا واو کو اُسکے آخر سے حذف اور ساقط کیا جیسے اب اور اخ سے بعدہ ہمزہ وصل کا لائے اس سبب سے کہ کم سے کم وزن معرب کا تین حرف سے کم نہین آتا ابن ہوا - جنس جیم کے زیر سے سکون نون کے ساتھ ایک قسم ہر ایک چیز کی جسمین بہت قسمین ہون اور منطقین کی اصطلاح مین وہ امر کہ بہت چیزون پر دلالت کرے جسکی حقیقت علحدہ علحدہ ہو جیسے حیوان اور یہان ابناء جنس سے مراد ملازمان اور لواحقان بارگاہ بادشاہی ہین کہ ایک دوسرے کی جنس ہین جسطرح مسافرون کو ابناء سبیل کہتے ہین - حضرت امیرون اور بادشاہون کی درگاہ - روے درہم کشیدن عبارت ہے مُنھ پھیرنے سے - مصلحت میم کے زبر اور خالی صاد کے سکون سے صلاح کام کی ضد مفسدہ - خبث پیش سے پلید ہونا اور کسی کی بُرائی کہنی اور ناخوش ہونا - فتنہ فے کے سکون اور تاے قرشت کے سکون سے بلا اور آفت - قولہ آنرا روی در مصلحتی بود و این را بنا بر خبث یعنی وزیر کے قول کا رُخ صلاح کار کی طرف تھا اور تیرے کلام کی نبیاد بُرا کہنے اور ناخوش ہونے پر - بیت ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید + حیف باشد کہ جز نکو گوید + حیف خالی حے کے زبر اور یاے تحتانی کے سکون سے ظلم اور زیادتی یعنی جو شخص اُس مرتبے کا ہے کہ جو وہ کہے وہی بادشاہ کرے ظلم اور زیادتی ہے کہ وہ شخص نیکی اور بھلا کہنے کے سوا اور کچھ کہے - بر طاق ایوان

فریدون نوشتہ بود - طاق عمارت جو ترچھی اور خمدار بنائین جیسے محراب اور فرہنگ مین نشستگاہ کے معنی مین آیا ہی - ایوان زبر کے ساتھ بڑی چھت اور مکان بلند اور کشادہ صحن - **مثنوی** جہان اے برادر نماند بکس + دل اندر جہان آفرین بند و بس + مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت + کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت + چو آہنگ رفتن کند جان پاک + چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک + جہان حرف اول کے زبر سے عالم ظاہر اور مال و اسباب دنیاوی اور جو چیز چاند کے آسمان کے نیچے ہو اور اس معنی مین حرف اول کے زیر سے بھی آیا ہی - نماند بکس مین بے مصاحبت کی ہی - ملک میم کے پیش اور لام کے سکون سے صراح مین معنی بادشاہ ہونا اور بادشاہی ہی اور میم کے زبر اور لام کے سکون سے ایک چیز کا مالک ہونا پشت فارسی با کے پیش سے مشہور ہی کہ عربی مین ظہر کہتے ہین اور بھی پناہ اور پشتی بان - تکیہ کردن و پشت کردن بھروسا کرنا اور فاعل پرورد اور کشت کا دنیا ہی - آہنگ مد کے ساتھ قصد اور ارادہ اور توجہ اور جلدی اور طرز اور روش کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی مال و اسباب دنیوی کسی کے ساتھ پایداری نہین کرتا اور نہ آیندہ کریگا اپنے دل کو جان کے پیدا کرنے والے سے باندھ کر دہ قدیم ولازوال ہی اور دنیا کی بادشاہی پر بھروسا نہ کر اسواسطے کہ اس دنیا نے تجھسے بہت پالے اور پرورش کیے اور پھر مار ڈالے اور جس وقت جان پاک جانے کا قصد کرے یعنی حالت نزع مین قالب خاکی سے باہر جانے کا ارادہ کرے خاک پر مرنا اور تخت پر جان دینا برابر ہی - اس سبب سے کہ نہ تخت موجب نجات اور درجات کا ہی اور نہ خاک سبب عذاب اور درکات کا ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ وقعی مال اور سلطنت فقر اور افلاس پر فضیلت نہین رکھتی - **حکایت** یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید بعد از وفات او بصد سال کہ جملہ وجود او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمان او کہ در چشم خانہ میگردید ند و نظر میکرد سائر حکما از تاویل آن عاجز ماندند مگر درویشی بجا آورد و گفت ہنوز نگرانست کہ ملکش با دگران ست - سبکتگین حرف اول کے زبر اور دوسرے کے پیش اور تاے فوقانی کے زیر اور فارسی کاف سے سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام ہی جسکا لقب ناصر الدین تھا - مگر استثنا کے لیے - تاویل اس چیز کا بیان کرنا جسکی طرف سخن عائد ہو - **قولہ** مگر چشمان او استثنا ہی کلام سابق سے اور یہین تلک کلام

ختم ہوا اور آیندہ کی عبارت سے اسکو تعلق نہین ہی یعنی سو برس بعد اسکے مرنے سے کہ تمام جسم اسکا گل سڑکر خاک ہوگیا مگر آنکھین اسکی یعنی سوا اسکی آنکھون کے کہ وہ جون کی تون آنکھ کے خانے مین پھر رہی اور چو طرفہ دیکھ رہی تھین آخر تک **قطعہ** بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند + کز ہستیش بروی زمین بر نشان نماند + آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند + زندہ ہست نام فرخ نوشیروان بخیر + گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند + خیرے کن ای فلان وغنیمت شمار عمر + زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند + نامور اور نام آور نام و شہرت والے کو کہتے ہین - زیر حرف اول کے زیر اور دوم کے سکون سے نیچے ضد اونچے کی اور چھپے ہوے کے معنی مین بھی آیا ہی - دفن کردہ دفنائے ہوے اور گاڑے ہوے - ہستی خود بینی اور انانیت اور ذات محض ہی اور یہان دونون معنی لگتے ہین - ہستیش مین شین کی ضمیر نامور مدفون کی طرف راجع ہی نہ کل نامورون کی جانب اور یہ فارسی مین شائع ہی جیسے نظامی علیہ الرحمہ نے اپنے سکندر نامہ مین لکھا ہی **بیت** چنین تا بمقدار ہفتاد مرد + بہ تیغ آمد از روسیان در نبرد + اس بیت مین ضمیر فاعل آمد کی مرد کی طرف راجع ہی نہ کہ ہفتاد مرد کی جانب - لاشہ مرا ہوا آدمی اور سب حیوانات کے مردہ کو کہتے ہین اور دُبلے بوڑھے عاجز گدھے کے معنی مین بھی آیا ہی - آن پیر لاشہ اشارہ سلطان محمود غزنوی کی طرف ہی - سپردن حرف اول کے زیر اور دوم کے پیش سے ایک شی کسی کے پاس امانت رکھنا اور پامال کرنے کے معنی مین بھی آیا ہی اور یہان آخری معنی مراد ہین - غنیمت جو مال کہ کافر سے لیا جائے اور عرف مین وہ چیز کہ بلا عوض ہاتھ آئے - **حکایت** ملکزادہ را شنیدم کہ کوتاہ قد بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی - بارے پدرش بکراہت و استخفاف دروی نظر کرد و پسر بفراست و استبصار دریافت و گفت ای پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند نہ ہرچہ بقامت مہتر بقیمت بہتر - کراہت اور کراہیت ناپسند کرنا - حقیر حائے حطی کے زبر سے چھوٹا - استخفاف زیر کے ساتھ ہلکا اور ذلیل سمجھنا - استبصار اول و سوم کے زیر سے دل کا بینا ہونا - فراست فے کے زیر اور خالی سین کے زبر سے دانائی چترائی اور پہچان اور علامت اور نظر - کہ نادان بلند مین کاف استفہام نفی کا ہی یعنی نہ نادان بلند اَلشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالفِیلُ جِیفَۃٌ یعنی بکری اور بن گنبی پاک ہی اور ہاتھی ناپاک شاۃ بکری اور بن گنبی مذکر

اور دوسرے کے پیش سے آیا ہو۔ نظیفہ نون کے زبر اور ظاے منقوطہ کے زیر سے معنی پاک خبر مبتدا کی ہو۔ فیل عربی لفظ بنایا ہوا ہیل کا ہو۔ جیفہ زیر کے ساتھ مردار سڑا ہوا اور مراد اُس سے ناپاک ہو **شعر** اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّاِنَّہٗ + لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا یعنی زمین کے سب پہاڑون مین سے چھوٹا پہاڑ طور ہو اور بحیثیت خداے تعالیٰ کے نزدیک وہ مرتبے مین سب سے بڑا ہو۔ **اقل** دو زبر سے ہمزہ اور قاف کے اور لام کی تشدید سے بہت چھوٹا اسم تفضیل ہو۔ **جبال** میم کے زیر اور باے ابجد کے زبر سے جمع جبل کی معنی پہاڑ۔ طور ایک پہاڑ کا نام ہو جسپر موسےٰ علیہ السلام حق سبحانہ وتعالیٰ سے باتین کیا کرتے تھے۔

قطعہ آن شنیدی کہ لاغرے دانا + گفت روزی بابلہے فربہ + اسپ تازی اگر ضعیف بود + ہمچنان از طویلۂ خر بہ + ہمچنان اصل مین ہمچون آن تھا یعنی جیسا کہ معلوم ہے اور ہو سکتا ہو کہ کہین ہم چنان ای بدستور نوع اسپ تازی۔ طویلہ خالی طا کے زبر اور واو کے زیر سے کشف اللغات مین لانبی موٹی رسی یعنی اگاڑی کہ جس سے گھوڑے باندھے جائین۔ الاعرف مین چوپایون کے مکان اور اصطبل کو کہتے ہین اور اصطبل ہمزہ کے زیر اور خالی طا کے زبر سے ہو کہ چوپایون کے کھڑے ہونے کی جگہ ہو اور مصنف قدس سرہ نے طویلۂ خر سے یہان پر مجازاً گلہ خر ارادہ کیا ہو اور یہان علاقہ حال کا محل کے ساتھ ہو اسلیے کہ دواب حال ہو اور مکان محل اسکا۔ یہ قسم ساتوین مجاز مرسل کی ہو کہ وہ تسمیہ شی باسم محل ہو جیسے کہ اس آیہ مین فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ ای اہل نادیہ والنادی المجلس اور اسی قبیل سے ہو جاری ہونا نہر اور میزاب وغیرہ کا۔ اور مخفی نرہے کہ اضافت مین مقصود صرف مضاف ہوتا ہو نہ مضاف الیہ جیسے غلام زید سے صرف غلام مراد ہو اور زید اسکی قید ہو پس طویلۂ خر سے مراد طویلہ ہو کہ مقید بقید خر ہو اور مجازاً اُس سے مقصود گلۂ خر ہو۔ پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند برادران بجان رنجیدند۔

رباعی تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب وہنرش نہفتہ باشد + ہر بیشہ گمان مبر نہالیست + باشد کہ پلنگ خفتہ باشد + ارکان ہمزہ کے زبر اور خالی رے کے سکون سے ایک چیز کے اطراف مستحکم جمع رکن کی جو پیش کے ساتھ ہو اور ارکان دولت سے مراد ارکان بلند یعنی وزیر اور امیر اور مہتممان مہمات سلطنت ہین۔ نہفتہ پہلے حرف کے زیر اور دوسرے کے پیش سے اور کشف اللغات مین دو پیش اول و دوم سے معنی پوشیدہ اور چھپایا ہوا بیشہ فارسی بے کے زیر اور یاے حطی کے سکون سے معنی سیاہ وسفید باہم ملا ہوا اور نیز ہر ایک رنگ

کہ سفید سے ملا ہوا ہو اور عربی مین ابلق کہتے ہین۔ نہال نون کے زیر سے وزن پر وبال کے درخت نو
موزون نیا اگا ہوا جسے پودہ اور نودہ کہتے ہین اور شکار کے معنی مین آیا ہی اسواسطے کہ شکارگاہ کو
نہال گاہ بھی کہتے ہین اور یہان مراد معنی اخیر ہی۔ پلنگ پہلے حرف کے زیر سے جانور مشہور اور ایک
جانور دوسرا بھی ہی کہ وہ شیر کا دشمن ہی اور ہر چیز جسمین دوسری رنگت کے نقطے ہون۔ دانست مترجم
شارح نے بیت دوم کے لغات حل کردیے اور توجیہ اسکی چھوڑ دی شاید اس خیال سے کہ بعد حل
لغات معنی شعری وضاحت کے سبب سے محتاج بیان نہین حالانکہ علماء خاص اسکی طرف بہت متوجہ ہوتے
ہین اور ایک دوسرے کے نسخہ اور معنی پر رد و قدح کرتا ہی۔ شارح کے نسخہ مختار کے معنی یہ پیدا ہوتے
ہین کہ ہر ایک چیت کبرے جانور کو شکار سمجھکر دست اندازی اسپر مت کر اسواسطے کہ ممکن ہی کہ وہ سوتا ہوا
پلنگ درندہ ہو جس سے تجھے گزند پہونچے فقط میرا قول یہ ہی کہ سیاق کلام اسکا مقتضی ہی کہ بیت دوم
بطور مدعا مثل کے بیت اول کے واسطے ہو اور باوجود اسقدر تکلف اور اختیار نسخہ غیر مشہور کے
مقصود اصلی مصنف کا حاصل نہین ہوا یعنی اس توجیہ سے شعر ثانی شعر اول کے لیے مثال نہین بن سکتا
اسواسطے کہ ابلق رنگ کو صورت انسانی سے مناسبت نہین پس کیا محذور لازم اور کیا قباحت ہی
نسخہ مشہور مین جسکو شارح نے ترک کیا اور وہ یہ ہی کہ ؎ در بیشہ گمان مبر کہ خالیست + شاید کہ پلنگ
خفتہ باشد + اسمین صرف دو لغت ہین بیشہ اور پلنگ اور دونون اپنے معنی مین مشہور ہین۔ اور توجیہ یہ ہی
کہ ہرگاہ صورت انسانی کو باعتبار جامعیت اور ہر قسم کی قابلیت کے عالم صغیر کہتے ہین اور عالم کو
انسان کبیر تو اسکو بیشہ کے ساتھ جسمین ہر قسم کے جانور شکار بزدل کمزور اور شکاری دلیر جری اور
طاقت ور رہتے ہین اور عالم کا ایک جزو مختصر ہی تشبیہ دینا بعید نہین جسطرح ہندی مین بڑے
آباد شہر کو کہتے ہین کہ آدمی کا بن ہی یعنی آدمی کو جو اپنی جامعیت کی وجہ سے ہر قسم کی لیاقت اور شجاعت
کا محتمل ہی قبل از امتحان بحالت خاموشی بے مغز اور بے معنی تصور نہ کرو جسطرح ایک جنگل کہ اسکو قبل
از گردآوری سمجھ لین کہ اسمین کوئی ایسا نہین کہ شجاع اور جری اور ضرر رسان ہو اسواسطے
کہ ممکن ہی اُس جنگل مین پلنگ ہو جو اپنی ذات مین قوی دلیر اور غیور شکار گیر سوتا ہوا اور اسکے وجود کی
اطلاع خفتگی کے سبب نہ پہونچی ہو یعنی چپ آدمی کو قبل از گفتگو بے معنی اور بے مغز خیال نہین کرنا چاہیے
جیسا کہ قبل از امتحان بادشاہ نے شہزادہ کوتاہ کو حقارت اور کراہت کے ساتھ دیکھا تھا اور

انجام کو خلاف اُسکے ظاہر ہوا اور اپنی لیاقت اور شجاعت اور غیرت اور ہمت سے سب بھائیون پر فوقیت لیگیا۔ شنیدم کہ دران مدت ملک را دشمن صعب روے نمود چون دو لشکر روی بہم آوردند اول کسیکہ در میدان در آمد وی بود و گفت۔ صعب خالی صاد کے زبر اور خالی عین کے سکون سے دشوار تیز اور سرکش۔ روے آوردن توجہ کرنا اور متوجہ ہونا۔ قطعہ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من + وین منم کاندر میان خاک وخون بینی سرے + کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند + روز میدان آنکہ بگریزد بخون لشکرے + این بگفت و بر سپاہ دشمن زد وتنی چند از مردان کار بینداخت چون پیش پدر آمد زمین خدمت بوسید و گفت

قولہ بینی پشت من۔ یعنی میرا بھاگنا اور منھ پھیرنا آپ دیکھین۔ سرے اول کے زبر اور خالی رے کے زیر اور یاے معروف سے سرداری اور سپہ سالاری۔ درمیان خاک وخون یعنی قتل عام اور بڑے گھمسان مین۔ کانکہ مین کاف یعنی ہر کہ واقع ہوا اور ایسا کاف قدما کے کلام مین بہت آیا ہی مثلاً بیت کرا دانش وجود وتقوی نبود + بصورت درش ہیچ معنی نبود + یعنی جس کسی مین دانش اور بخشش اور پرہیزگاری نہین ہی ایک صورت بے معنی نقش دیوار کے مانند ہی اور ہو سکتا ہی کہ کاف زائد ہو۔ بخون خویش بازی کردن اپنے تئین ہلاک مین ڈالنا۔ روز میدان لڑائی کا دن یعنی مین وہ شخص نہین ہون کہ لڑائی کے روز میرا منھ پھیرنا اور بھاگنا دیکھو اور مین یہ ہون کہ قتل عام اور جنگ عظیم کے درمیان میری سپہ سالاری آنکھون کے سامنے ملاحظہ کرو۔ جو شخص میرے ساتھ لڑتا ہی اپنے تئین لڑائی کے دن ہلاکت مین ڈالتا ہی اور جو شخص کہ بھاگتا ہی سپاہی اپنے کو قتل کراتا ہی قولہ بر سپاہ دشمن زد یعنی دشمن کی سپاہ پر تلوار ماری اسواسطے کہ کتب لغات مین لکھا ہی کہ زد اور خورد جنگ کے مقام پر استعمال کرتے ہین تو زد بمعنی زدن شمشیر اور خورد بمعنی خوردن زخم کے آتا ہی۔ مردان کار یعنی مردان جنگی اسلیے کہ کار بمعنی جنگ وجدال آیا ہی۔ (از مترجم قطعہ کے مصرع اول مین جو لفظ پشت کا واقع ہوا چاہتا ہی کہ مصرع دوم مین سرے یاے مجہول کے ساتھ ہو اور اسوقت چوتھے مصرع کے لشکرے مین بھی یاے مجہول ہو گی اور میرے نزدیک بیت ثانی علت بیت اول کی اور کاف سر بیت پر علت کا ہی اور معنی قطعہ کے اُسوقت یہ ہونگے۔ مین وہ شخص نہین ہون کہ لڑائی کے دن بھاگ جاؤن اور تو میری پیٹھ دیکھے اور مین وہ ہون کہ خاک اور خون مین پڑا سر دیکھے اور سر سے

بیان صاحب سر مجازاً مراد ہی یا مبالغۃً اپنے تئین سر خاک و خون غلطیدہ سے تعبیر کیا۔ اور یہین متصف
اس صفت اور حالت کے ساتھ اس سبب سے ہون کہ یہ قضیہ مسلم الثبوت ہی کہ جو شخص لڑتا ہی اور
داد جنگ دیتا ہی وہ تو لڑائی کے وقت صرف اپنے تئین معرض ہلاک مین ڈالتا ہی اور جو شخص کہ بھاگتا ہی
وہ ایک لشکر کو قتل کراتا ہی اور تباہ کرتا ہی کیونکہ ایک بھاگنے والے کو دو سرا دیکھکر اور وہ سرے کو تیسرا
دیکھکر علی ہذا الکل لشکر لڑائی سے منھ پھیرتا ہی اور غنیم کے ہاتھ سے مقتول و مجروح ہوتا ہی فقط اور اس
نسخہ اور اُسکی توجیہ مین اولاً سر کا تقابل ساتھ پشت کے قائم رہتا ہی جیسا کہ طرز اساتذۂ قدیم ہی دوسرے
لشکر کے لفظ سے بجاے لشکری یعنی سپاہی کے جودت معنی زیادہ ہی گو شرح کے نسخہ مین شہزادہ
کے لیے رعایت سرے بمعنی سرداری لیا ہی اور اُسکا تقابل ساتھ لشکر سے سکے ہی **قولہ** این بگفت
و بر سپاہ دشمن زد الخ یعنی یہ بات کہی اور دشمن کی سپاہ پر حملہ کیا اور جا پڑا۔ بہار عجم مین ہی بر چیزے زدن
بمعنی رسیدن و رسانیدن نور الدین ظہوری ع خوانده در دور رضوان ریحان و سنبلش را + بودہ قیچی
کاکل او زر بر دماغ مردم ۲ **قطعہ** اے کہ شخص منت حقیر نمود + تا درشتی ہنر نپنداری + اسپ
لاغر میان بکار آید + روز میدان نہ گاو پرواری + اے ندا کا حرف ہی اور منادی محذوف ہی
شخص شین منقوطہ کے زبر اور خے منقوطہ کے سکون سے آدمی کا کالبد اور تناور ہونا از صراح یعنی اے قبلہ
کالبد میرا کہ آپ کو حقیر معلوم ہوا اور یہ اشارہ اُس سرگذشت کی طرف ہی کہ باپ نے اُسکی طرف حقارت کی
نظر سے دیکھا تھا۔ تا کلمۂ تحذیر ہی یعنی زنہار اور ہرگز اور ممکن ہی کہ لفظ تو انی کا تا کے بعد مقدر ہو جیسا کہ بعض
فضلا نے لکھا ہی یعنی جب تک ہو سکے اعضا کی سختی کو ہنر نہ جاننا۔ پرواری فارسی بے کے زبر سے
منسوب پروار کے ساتھ اور وہ خسخانہ گرمی کے موسم کا ہی اور بالاخانے کو بھی کہتے ہین جو گھر کے اوپر بنایا جاے
اور اُسکے ہر طرف کھڑکیان رکھتے ہین تا کہ ہوا ہر طرف سے آوے اور بھی پروردہ جانور ہوتا ہی جسکو
ٹھنڈی جگہ مین باندھتے ہین اور اچھی خوراک دیتے ہین کہ تازہ اور تیار ہو جائے **آوردہ اند کہ
سپاہ دشمن بسیار بود و اینان اندک طائفۂ آہنگ گریز کردند پسر نعرہ برد و گفت اے
مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید سواران را بگفتن او تہور زیادت گشت بیکبار
حملہ کردند شنیدم کہ دران روز بر دشمن ظفر یافتند ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت
و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش گردانید برادران حسد بردند و زہر در طعامش**

کردند خواہرش از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد پسر دریافت و دست از
طعام باز کشید و گفت محالست کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جای ایشان بگیرند
بیت کس نیاید بزیر سایۂ بوم + ور ہما از جہان شود معدوم + نعرہ زبر کے ساتھ آواز
بلند۔ تا کلمہ تحذیر ہی یعنی زنہار اور ہوسکتا ہی کہ لفظ توانید بعد تا کے مقدر ہو۔ جامۂ زنان پوشیدن
سے مراد اظہار شجاعت کرنا اور نامردی سے پرہیز کرنا ہی۔ تہور اول و دوم کے زبر اور واو کی تشدید
اور پیش سے ایک چیز مین نڈر ہو کر گرنا اور چیر پھاڑ کرنی۔ ولی عہد کسی کے کام کا ذمہ دار اور قائم مقام۔
قولہ ہر روز نظر بیش کردتا ولیعہد خویش کرد یعنی ہر روز رحمت کی نظر زیادہ کی یہانتک کہ صاحب وقت اور اپنے کام کا
اُسے کفیل کردیا اور ہوسکتا ہی کہ یہ کہا جائے ہر روز نظر شفقت کی زیادہ کرتا تھا اپنے کام کے ذمہ دار اور
ولیعہد اُس شہزادہ کے ہونے تلک اور اول صورت مین تا بمعنی حتے یعنی اُس حد تک کہ ہووے اور
دوسری توجیہ مین تا انتہا مگر نفس الامر مین دونون تا ادوات غایت سے ہین اور فرق اسی قدر ہی کہ اول
بتلاتی ہی کہ فاعل فعل کی یہ انتہا ہی اور دوم انتہائے زمانہ کو۔ حسد دو زبر سے بدخواہی۔ غرفہ غین
منقوطہ کے پیش سے بالاخانہ چھت کے کنارے کا جسے فارسی مین پروار کہتے ہین اور غرفات غین مع رے کے
پیش اور خالی رے کے سکون اور پیش سے جمع اُسکی ہی۔ محال میم کے پیش سے وہ چیز کہ اُسپر قدرت
نہ ہو۔ بُوم پیش کے ساتھ ایک جانور ہی کہ نحوست مین مشہور ہی اور فارسی مین اُسے جغد کہتے ہین اور
ہندی مین اُلّو۔ ہما پیش سے ایک جانور ہی مبارک کہ جسپر اُسکا سایہ پڑے سلطان اور دولتمند ہو جائے
قولہ محال است کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران جاے ایشان بگیرند۔ یعنی ممکن نہین ہی کہ ہنر والون کے
مرنے کے بعد بے ہنر اُنکے قائم مقام ہون اور اُنکی طرح کام انجام دین۔ پدر را ازین حالت آگاہی
دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس ہر یکی را از اطراف بلاد حصۂ مرضی
معین کرد تا فتنہ بنشست و نزاع برخاست و گفتہ اند کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو
بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔ گوشمال دادن ادب دینے اور آگاہ و متنبہ کرنے سے کنایہ ہی حصۂ مرضی
حصۂ پسندیدہ۔ فتنہ فے کے زیر اور تاے قرشت کے سکون سے شر و فساد اور بلا اور شر مین گرنا۔
نزاع نون کے زیر سے لڑائی اور دشمنی اور کنز اللغات مین آرزومند ہونا اور کسی کے ساتھ ایک چیز مین
کوشش کرنا۔ گلیم حرف اول اور دوم کے زیر سے مشہور ہندی مین اسے کملی کہتے ہین۔ **قولہ**

فتنہ بنشست و نزاع برخاست یعنی شر و فساد فرو ہوا لڑائی اور عداوت مرتفع ہوئی اور یہ دو فقرے
مصنف علیہ الرحمہ کے بطریق مقابلہ معنوی کے ہین اور وہ یہ ہے کہ دو یا زیادہ باتین کہ آپس مین مقابل
نہ ہون ذکر کرین بعد ازان اُنکے مقابل اور متضاد کا اُسی ترتیب سے مذکور کرین جسطرح قول الٰہی ہے
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا اول ضحک اور قلت کو مذکور کیا اور ان دونون کے درمیان عدم تقابل
ہے اور دوسرے فقرے مین بکا اور کثرت لائے اور یہ مقابل ضحک اور قلت کے ہے مصنف علیہ الرحمہ نے
اول فتنہ اور نشستن انکو ذکر کیا ان دونون مین عدم تقابل ہے اور دوسرے فقرے مین نزاع اور
برخاستن جو لایا یہ مقابل فتنہ اور نشستن کے ہے اسواسطے کہ نزاع زیر سے آرزومند ہونا اور کسی کے
ساتھ ایک چیز مین کوشش کرنا بھی آیا ہے اس صورت مین فتنہ اُس معنی کے اعتبار سے مقابل نزاع ہے۔
(از مترجم ممکن ہے کہ برخاستن بمعنی رسیدن اور پیدا شدن کے ہو۔ خواجہ شیراز سے نوبت زہد فروشان
گرانجان بگذشت + وقت شادی و طرب کردن رندان برخاست + اور توجیہ اسکی یہ ہو کہ فتنہ اور شر
جاتا رہا اور تنازع سرحدی اور ملحقات کا پیدا ہوا جو لوازم ہم سوانہ ہونے یا لگان زمین سے ہے اور یا ایام
شہزادگی موجود نہ تھا بلکہ اُسوقت شر اور حسد باہمی حالت شہزادگی کا تھا اور میرے نزدیک اس توجیہ
مین دونون فقرے اپنے معنی مین چسپت اور موزون ہین اور توجیہ اول مین دوسرا فقرہ اول
فقرے کا موضح ہے) قطعہ نیم نانی گر خورد مرد خدای + بذل درویشان کند نیمی دگر + ملک
اقلیمے بگیرد بادشاہ + ہمچنان در بند اقلیمے دگر + نیم نانے میم کے زیر سے پڑھنا چاہیے اسواسطے
کہ مضاف ہے اور نان مضاف الیہ اور یا لفظ نانے مین وحدت کے لیے ہے یعنی ایک نان (از مترجم
نیم نانے مین یا زائد ہے جسطرح لفظ یکے مین پس اضافت نیم خلاف مشہور ضرور نہین) مرد خدا
طالب خدا اور عاشق اللہ کو کہتے ہین۔ بذل اول حرف کے زبر اور دوم کے سکون سے دینا اور
ہارنا۔ ملک میم کے پیش اور لام کے سکون سے بادشاہی۔ اقلیم زیر کے ساتھ ایک حصہ زمین کا۔
اور اصطلاح مین ساتوان حصہ دنیا کا اقلیم ہے اور حکما کے نزدیک تمام دنیا سات حصہ ہے اور ہر حصہ ایک
ایک سیارہ کے حوالہ ہے۔ حکایت طائفہ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بودند و منفذ
کاروان بستہ و رعیت بلدان از مکائد ایشان مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذی
منیع از قلہ کوہی بدست آوردہ بودند و ملجا و ماوای خود ساختہ۔ مدبران ممالک آن طرف در دفع

مضرت ایشان مشورت کردند کہ اگر این طائفہ برین نسق روزگاری مداومت نمایند مقاومت با ایشان ممتنع گردد- طائفہ ہمزہ کے زیر سے ایک گروہ ہر شی سے- منفذ میم کے زبر اور نون کے سکون، اور فے کے زبر سے گذرگاہ اسم ظرف ہی باب نصر ینصر سے- کاروان مشہور ہی یعنے قافلہ اور راہگیر اور مسافر کو بھی کہتے ہین کہ سوداگری کے لیے باہر جائے- رعیت خالی رے اور عین کے زبر سے اور تشدید یاے تحتانی سے عامہ آدمی- بلد دو زبر سے شہر اور جمع اسکی بلدان مکائد میم کے زبر اور ہمزہ کے زیر سے جمع مکیدہ کی معنی مکر جسطرح مصالح جمع ہی مصلحت کی- مرعوب میم کے زبر سے ڈرایا گیا کہ مصدر اسکا رعب پیش کے ساتھ ہی معنی اُسکے ڈرانا- ملاذ ی یاے مجہول کے ساتھ پناہ کی جگہ- منیع میم کے زبر اور نون کے زیر اور سکون یاے تحتانی سے روکنے والا اور عزیز اور استوار مقام- قلہ قاف کے پیش اور لام کی تشدید سے پہاڑ کی چوٹی اور ہر شی کی بلندی از کشف اللغات ملجا میم کے زبر اور سکون لام سے پناہ کی جگہ- ماوی الف مقصورہ سے رہنے کی جگہ- مدبر اسم فاعل تدبیر کا اور معنی کام کا انجام سوچنے والا- ممالک میم کے زبر اور لام کے زیر سے بادشاہی کے مقامات جمع مملکت کی- مضرت میم کے زبر اور منقوطہ ضاد اور خالی رے کی تشدید سے نقصان و گزند- مشورت میم کے زبر اور شین منقوطہ کے سکون سے کسی کام کی صلاح کا سوچنا- نسق- نون اور سین خالی کے زبر سے دانتون کی باڑ یا قطار جو برابر اور ہموار ہو اور کلام ترتیب دیا ہوا اور آراستہ اور مسلسل- اور سین حرف دوم کے سکون سے بات کو قاعدے سے کہنا اور ترتیب سے لانا اور یہان مراد طرز اور روش ہی- مداومت میم اول کے پیش اور واو کے زبر سے برابر کرتے رہنا- مقاومت بروزن مداومت برابری کرنی- مثنوی درختی کہ اکنون گرفتہ است پاے + بہ نیروے مردی بر آید ز جاے + وگر ہمچنان روزگارے ہلی + بگردونش از بیخ بر نگسلی + سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل + چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل + پاے گرفتن جڑ کا مضبوط پکڑنا اور رہنا اور ٹھہرنا- نیرو نون کے زیر سے زور اور قوت- از جا بر آمدن اُکھڑ انا اور اُکھڑنا- ہلی دو نون زیر سے صیغہ مضارع مخاطب کا ہشتن سے یعنی تو چھوڑ رہے- گردون ایک قسم کی گاڑی کہ بھاری بوجھ اور تو پین اُسپر لاد کر بیلون سے کھینچین اور دولاب چرخی جس سے پانی کنوئین سے نکالین- قولہ از بیخ برنگسلی صیغہ مضارع مخاطب منفی مصدر گسستن سے اور معنی توڑنا ڈوہتا گے وغیرہ کا یعنی جڑ سے

اُسکو تو نہ اُکھاڑے اور گردن سیدھی تو نہ کرسکیگا جبکہ تو اُسکو جگہ سے اُٹھانا چاہے (از مترجم اعما
بزرگ شیرازی سے مسموع بمقام اکبرآباد ہوا کہ بگردونش اصل مین بگردانش ہے گردان جمع گرد کی معنی
اُسکے پہلوان ہین مراد یہ کہ تھوڑے دن کا جما ہوا درخت ایک مرد کے زور سے اُکھڑ آتا ہے اور جب اُسنے
جڑ پکڑی تو بہت سے پہلوانون سے نہ اُکھڑیگا اور الف گردان کا واو کے ساتھ اس سبب سے بدل کر مشہور
ہوگیا کہ ولایتی لوگ اپنے لہجہ مین تلفظ ایسے الف کا واو کی طرح کرتے ہین) چشمہ وہ جگہ جہان سے
پانی اُبلتا اور نکلتا ہے اور جاری ہوتا ہے - پُر شدن عبارت بہت لانے اور بڑے ہونے سے ہے جیسے کہ
مصنف علیہ الرحمہ نے لکھا ہے مصرع پشہ چو پر شد بزند پیل را + یعنی مچھر جب کثرت سے ہوے تو ہاتھی
کو مارتے ہین - میل میم کے زیر سے لوہے کا قلم اور سلائی جس سے سرمہ آنکھون مین لگاتے ہین
اور وہ قلم کہ تختی وغیرہ پر اُس سے نقش بناتے ہین اور مراد اُس سے چھوٹی چیز ہے - سخن برین
مقرر شد کہ یکے را بتجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاہ داشتند تا وقتیکہ بر سر قومی
راندہ بودند و بقعہ خالی ماندہ تنے چند از مردان واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند
تا در شعب جبل پنہان شدند دزدان شبانگاہ باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ
سلاح بکشادند و غنائم بنہادند نخستین دشمنے کہ بر ایشان تاخت خواب بود چندانکہ
پاسی از شب بگذشت - تجسس اول دوم کے زبر اور خالی سین کے پیش اور تشدید سے
کُریدنا اور ڈھونڈھنا اور خبر کا پوچھنا - بر سر قومے راندہ بودند یعنی ایک قوم کے سر پر دوڑ گئے تھے
اسواسطے کہ تاختن دوڑانے اور چلانے کے معنی مین بھی آیا ہے - واقعہ حادثہ اور بڑا کام - شعب شین
منقوطہ کے زیر اور خالی عین کے زبر سے درہ اور راستہ جو پہاڑ مین ہو - جبل دو زبر سے اول اور دوم
پہاڑ - شبانگاہ رات کے وقت - غارت لوٹ - سلاح سین خالی کے زیر سے لڑائی کا اوزار
جیسے تلوار وغیرہ - پاس فارسی بے سے مشہور ہے کہ رات دن کے آٹھ حصہ سے ایک حصہ کو کہتے ہین
اور ہندی مین پہر اسکا ترجمہ ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مطلق حصہ کا نام ہے خواہ رات اور دن ہو یا اور
کسی شیء کا اور عربی شرح مین پاسے از شب کو رات کے ٹکڑے کو لکھا ہے اور یہ بھی کہا کہ اسی طرح مین نے
سنا ہے اور لغت مین نہین پایا لیکن یہی معنی مقتضائے مقام ہے - بیت قرص خورشید در
سیاہی رفت + یونس اندر دہان ماہی رفت + برہان قاطع مین ہے کہ قرص خورشید در

سیاہی از رفتن سے مراد آفتاب کے ڈوبنے سے ہی یونس در دہان ماہی رفتن کنایہ ہی دن کے جانے اور
رات کے آنے سے یعنی سورج ڈوب گیا اور دن آخر ہوا اور رات آن پہونچی اور سلف کے بعضے فاضلون
سے منقول ہی کہ اس بیت کا دوسرا مصرع تلمیحی ہی بطور نظیر مصرع اول کے اسواسطے کہ قرص خورشید سے
جو اضافت بیانی کے ساتھ ہی مراد آفتاب ہی اور یونس پیش کے ساتھ نام ہی ایک پیغمبر کا جنہے اپنے تئین
دریا مین ڈال دیا اور مچھلی کے پیٹ مین گیا یعنی آفتاب کا گوشۂ غروب مین جانا مشابہ اسکے تھا کہ یونس
علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ مین - دوسرا مصرع اُس شب کی شدت تاریکی کو چورون کے حق مین
بتلاتا ہی یعنی یونس علیہ السلام کو تین تاریکیان پیش آئی تھین ایک دریا کی تاریکی دوسرے مچھلی کے
پیٹ کی تاریکی تیسرے رات کی تاریکی اسی طرح اُس رات کا آنا چورون کے حق مین ہنایت تاریکی کے ساتھ
تھا اس سبب سے کہ وہ شب موجب اُنکی گرفتاری اور اُنکی حیات کے قطع کی سبب ہوئی - حبیب السیر مین
لکھا ہی کہ یونس علیہ السلام اس وہم سے کہ قوم کے لوگ اُنکو جھٹلا ئینگے دریا کنارے گئے اور ناؤ مین
بیٹھے ناؤ بھنور مین آگئی اور چلتے چلتے ٹھہر گئی ناؤ کے لوگ گھبرائے یونس علیہ السلام نے کہا اگر تم
چاہتے ہو کہ کشتی تمھاری زندگی کی نہ ڈوبے اور نجات کے کنارے پہونچے تو مجھے دریا مین گرادو
لوگون نے انکار کیا کہ معاذ اللہ یہ کام ہم لیون سے غیر ممکن ہی تب قرعہ یعنی پانسا ڈالا کہ جسکے نام
وہ قرعہ پڑے اُسکو دریا مین ڈالدین تین دفعہ قرعہ ڈالا اور یونس علیہ السلام ہی کے نام آیا اُسوقت
یونس علیہ السلام نے اپنے تئین آپ دریا مین ڈال دیا اور ایک مچھلی اُنکو الہام آلہی سے نگل گئی اور
آپ چالیس روز تلک مچھلی کے پیٹ مین بند رہے اور معذرت اور مغفرت چاہتے رہے اور کلمۂ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ زبان پر جاری تھا بعد ازان توبہ اُنکی درجۂ قبول کو پہونچی
مچھلی نے دریا کے کنارے جا کر یونس علیہ السلام کو مُنھ سے اُگل دیا اور اُسی وقت ایک ہرنی آپکے
دودھ پلانے کے لیے مقرر ہوئی کہ آپ نے چلنے پھرنے کی طاقت حاصل کی انتہے کلامہ یعنی تمام ہوا
کلام صاحب حبیب السیر کا - از مترجم اس بیت مین آفتاب کے غروب کو تشبیہ دی گئی یونس علیہ السلام
کے جانے سے مچھلی کے پیٹ مین تو وجہ شبہ مین شارح نے صرف شدت تاریکی کے بیان پر اکتفا کی
اور صاحب برہان قاطع نے یونس اندر دہان ماہی رفتن کو بطور اصطلاح کے غروب آفتاب کو لکھا لیکن
میرے نزدیک اس اصطلاح اور اس وجہ شبہ تاریکی کے علاوہ اور بھی وجہ شبہ پائی جاتی ہی اور وجہ

کہ جب تلک آفتاب مثل یونس علیہ السلام روے زمین پر روشن اور نور افشان رہا چورون کا گروہ محفوظ اور مصئون مثل قوم یونس علیہ السلام کے رہا اور جبکہ آفتاب غروب ہوگیا جسکی شعاع نور روے زمین پر سے اٹھ گئی جسطرح کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ مین گئے اور شعاع رسالت اور نور ہدایت قوم کی زمین اور مساکن سے دور ہوئی تو جسطرح قوم پر عذاب نازل ہوا اسی طرح چورون کے گروہ پر بھی عذاب پہونچا جیسا کہ صاحب تفسیر بیضاوی نے لکھا ہے۔ روی ان یونس علیہ السلام بعث الی نینوی من الموصل کذبوہ واصروا علیہ فوعدھم بالعذاب الی ثلث وقیل الی اربعین فلما دنی الموعد اغامت السماء غیما اسود ذا دخان شدید فھبط حتی غشی مدینتھم فھابو فطلبو یونس فلم یجدوہ فایقنوا صدقہ فلبسوا المسوح وبرزوا الی الصعید بانفسھم ونسائھم وصبیانھم ودوابھم وفرقوا بین کل والدۃ وولدھا فحن بعضھا الی بعض وعلت الاصوات والعجیج واخلصوا التوبۃ واظھروا الایمان وتضرعوا الی اللہ فرحمھم وکشف عنھم کان یوم عاشورا یوم الجمعۃ انتہی کلامہ اسکا ترجمہ یہ ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ یونس علیہ السلام موصل سے نینوی کی طرف ہدایت کے لیے بھیجے گئے تو وہان کے باشندون نے انکو جھٹلایا اور تکذیب پر اصرار کیا تو یونس علیہ السلام نے انسے وعدہ عذاب کا تین روز یا چالیس دن کی میعاد کا کیا پھر جب وقت اسکا قریب پہونچا تو آسمان پر ابر سیاہ چھا گیا جسمین دھوان شدت سے تھا اور وہ اترنے لگا یہان تک کہ انکے شہر کو ڈھک لیا تب وہ لوگ ڈرے اور یونس علیہ السلام کو ڈھونڈھا مگر انکو نہین پایا پس انکے سچے ہونے کو یقین کیا یعنی کہ یہ وہی عذاب ہے جسکا وعدہ آپ نے کیا تھا پھر انھون نے راہبون کے لباس پہنے اور شہر سے صعید کی طرف نکلے مع عورات اور اطفال اور مویشی کے اور چھڑا دیے اور الگ کر دیے بچے انکے ماؤن سے اسوقت فریاد پکار مچ گئی بعضون کی بعضون کی طرف اور شور وغل اور چیخ اور چلاہٹ بلند ہوئی اور خالص دل سے توبہ کی اور ایمان کو ظاہر اور جناب الہی عز اسمہ مین عاجزی کی پس رحم کیا اللہ تعالی نے اس قوم پر اور عذاب منزلہ کو انسے دور کیا اور یہ واقعہ عاشورا کو جمعہ کے دن تھا ختم ہوا یہان تک ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی کا۔ اور اسپر نہین ایراد ہوتا کہ تشبیہ تام اسوقت ہوتی کہ جسطرح قوم یونس علیہ السلام سے عذاب آیا ہوا دور ہوا چورون سے دور نہین ہوا اسواسطے کہ قوم نے توبہ کی وہ خلاصی پاگئی چورون نے نہ توبہ کی نہ خلاصی پائی اسکے سوا اگر تسلیم اعتراض بھی کیا جاسکے تب بھی اس

سیدھی سیاہی وجہ شبہ ہے جو شدت سیاہی شب سے بیان کی گئی اس وجہ شبہ مزید مین عذاب کا
نازل ہونا بعد اسکے کہ آفتاب مثل یونس علیہ السلام پوشیدہ ہوا تشبیہ مین بہت قوت حاصل ہوتی ہی
اگرچہ تشبیہ تامہ کے مرتبہ کو نہ پہونچے تب بھی صرف وجہ شبہ تاریکی محض ہر اکمل اور اتم ہی مردان
دلاور از کمینگاہ بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف بستند بامدادان بدرگاہ
ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن اشارت فرمود اتفاقا درآنمیان جوانے بود کہ
میوۂ عنفوان شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستان عذارش نو دمیدہ یکے از وزرا پای تخت
ملک را بوسہ داد و روے شفاعت بر زمین نہاد و گفت این پسر ہنوز از باغ زندگانی
برنخوردہ و از ریعان جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم اخلاق خداوندی آنست کہ بہ بخشیدن
خون این بر بندہ منت نہی ملک روے ازین سخن درہم کشید و گفت۔ کمین گاہ پوشیدہ
ہونے کی جگہ جیسے ہندی مین گاڑ کہتے ہین اور یکان یکان جدا جدا۔ کتف اول حرف کے زیر
اور دوم کے سکون سے چوڑی ہڈی مونڈھے کی پیچھے کی جسکو فارسی مین شانہ کہتے ہین اور حرف
اول کے زبر اور دوم کے زیر سے بھی اس معنی مین آیا ہی اور اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے
دونون ہاتھ کو پیٹھ پیچھے باندھنا۔ بامدادان صبح کے وقت۔ عنفوان خالی عین کے پیش سے
اول اور ابتدا ہر چیز کی۔ شباب زبر سے جوانی۔ دمیدہ شرح عربی مین مشتق دمیدن سے معنی
نبات یعنی اگی ہوئی چیز اور پیدا شدہ۔ شفاعت زبر سے چاہنا۔ ریعان اول کے زبر سے
ہر چیز کی بہتری اور ریعان شباب اول شباب۔ تمتع بروزن تفعل برخوردار ہونا۔ روے درہم
کشیدن منھ پھیر لینا اور اعراض کرنا۔ بیت پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است +
تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است + پرتو فارسی بے سے عکس اور شعاع مراد خو
اور عادت سے ہی۔ بنیاد اول حرف کے پیش اور دوم کے سکون سے جڑ اور بیخ اور مادہ اور
مراد یہان سرشت سے ہی۔ تربیت پرورش کرنا اور عرف اور محاورہ روزمرہ مین علم اور ادب
سکھلانا۔ نا اہل ناسزا اور نالائق۔ گردگان فارسی کاف کے زیر سے ایک میوہ ہی کہ عربی مین
اسکو جوز کہتے ہین اور شرح عربی مین گردکان پہلے کاف عربی کے زیر اور دوسرے فارسی کاف کے
زبر سے دیکھا گیا۔ یعنی جو شخص کہ اسکی سرشت بری ہو نیکون کی عادت اور خو نہین قبول کرتا اسواسطے

کہ علم اور ادب ناقابل کو سکھلانا ایسا ہی کہ جوز یعنی اخروٹ کو گنبد پر رکھنا۔ خلاصہ مطلب یہ ہی کہ گول جسم دوسرے گول جسم پر جیسے کرہ کرہ پر نہین ٹھہرتا اسی طرح ناقابل کی طبیعت کہ مادہ کی کثافت اور میلے پن کے سبب علم اور ادب کی قابلیت نہین رکھتی اور قرارگاہ اسکا نہین ہو سکتا کیونکہ علم شی لطیف ہی اور طبیعت ناقابل کی کثیف ہی اور لطیف اور کثیف دونون باہم نقیض ہین اور پوشیدہ نرہے کہ اس قسم کی نظم کلام کو مذہب کلام کہتے ہین اور اسکا طریقہ اسطرح پر ہی کہ شعر دلیل اور برہان پر مشتمل ہو بطور اہل کلام یعنی متکلمین کے جو مد مقابل فلسفہ کے ہین کہ انکا کلام مدلل اور مبرہن یعنی دلیل اور برہان کے ساتھ ہوتا ہی جیسے رباعی ابو الفرج رومی کی **رباعی** گفتم کہ ز خردی دل من نیست پدید + اندوہ بزرگ تو در و چون گنجید + گفتا کہ ز دل بدیدہ باید نگرید + خرد است بدیدہ گرچہ بزرگہا بتوان دید + دلیل کی شکل بیان پر اسطرح ہی کہ دل کو آنکھون پر قیاس کرنا چاہیے کہ آنکھ باوجودیکہ چھوٹی ہی بڑی بڑی چیزون کو دیکھتی ہی پس دل بھی ایسا ہوتا ہی۔ شکل دلیل مصنف قدس سرہ کی ظاہر ہی جیسا کہ پیشتر مین نے ذکر کیا۔ نسل و تبار ایشان منقطع کردن اولی تر است و بیخ و بنیاد ایشان بر آوردن بہتر کہ آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ نگاہداشتن کار خردمندان نیست **قطعہ** ابر گر آب زندگی بارد + ہرگز از شاخ بید بر نخوری + با فرومایہ روزگار مبر + کز نی بوریا شکر نخوری + نسل حرف اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے بچا اور جننا۔ تبار زبر سے گھرانا اور کنبا اور اصل و پیدایش کے معنی مین بھی آیا ہی۔ منقطع اسم مفعول انقطاع کا معنی کٹا ہوا۔ آتش نشاندن یعنی آگ کو بجھانا۔ اخگر فارسی کا لفظ ہے آگ کے چمکتے ٹکڑے یعنی انگارہ اور چنگاری کو کہتے ہین۔ افعی زبر سے سانپ اور ایک خاص سانپ کا بھی نام ہی کہ نظر سے مار ڈالتا ہی لیکن جو نظر اسکی مرد پر پڑے آنکھ اسکی پھوٹ جاوے۔ آب زندگی آبحیات۔ بارد کے معنی برسائے اور بعید نہو کہ تقدیر کلام کی اسطرح پر ہو کہ از ابر اگر آب زندگی بارد از شرح عربی۔ بید یاے مجہول سے ایک درخت ہی بن پھل کا اور وہ کئی قسم کا ہوتا ہی۔ فرومایہ اول حرف کے زیر سے بمعنی بد اصل اور بید انش کے اور اس شخص کو بھی کہتے ہین کہ نادانی کے کام کرے اور بے ہنر ہو۔ روزگار مبر یعنی ضائع مت کر اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ سعی اسکی تربیت مین مت کر۔ نے بوریا ایک قسم کی نرکل ہوتی ہی جس سے بوریا بناتے ہین۔ وزیر چون

این سخن بشنید طوعاً و کرہاً بہ پسندید و بر حسن رای ملک آفرین خواند و گفت آنچہ خداوند
ومرسود عین حقیقت ست کہ اگر در سلک صحبت آن بدان تربیت یافتی یکی از ایشان شدے
اما بندہ امیدوارست کہ بہ صحبت صالحان تربیت پذیرد و خوی خردمندان گیرد کہ ہنوز
طفل است و سیرت بغی و عناد آن گروہ در نہاد وی متمکن نشدہ و در حدیث است
طوع زبر سے چاہنا - کرہ زبر سے ناپسند کرنا - طوعاً و کرہاً یعنی خواہ نخواہ - آفرین مد کے ساتھ
اور رے کے وقف سے کلمہ تحسین کا ہے - سلک زیر سے موتی کی لڑی اور مراد اس سے گروہ ہے صحبت
پیش سے یاری - بغی زبر سے ظلم کرنا اور حق سے پھرنا - عناد زیر کے ساتھ معنی لڑائی لڑنا - نہاد
زیر سے سرشت اور پیدائش اور زبر کے ساتھ رسم اور عادت - متمکن اسم فاعل تمکن کا ہے یعنی جگہ
لینے والا - حدیث ما من مولود الا قد یولد علی الفطرۃ لکن ابواہ یہودانہ و ینصرانہ و یمجسانہ یعنی کوئی فرزند نہیں مگر یہ تحقیق
اسکی ولادت آفرینش پر ہوتی ہے لیکن ماں باپ اسکے اسکو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی اور مجوسی

قطعہ با بدان یار گشت ہمسر لوط + خاندان نبوتش گم شد + سگ اصحاب کہف
روزی چند + پی نیکان گرفت مردم شد + لوط لام کے پیش سے نام ایک پیغمبر علیہ السلام
کا جو پاک اور معصوم تھا مگر شیطان نے اسکی قوم کو بے راہ کر دیا - ہمسر زبر کے ساتھ کتاب لغات میں
ہمکنار اور ہمقرین اور ہمجنس اور ہم ملت کے معنی میں آیا ہے - اور شرح عربی میں ہمسر لوط سے زوجہ
لوط علیہ السلام کی مراد لی ہے اور بعضوں نے کہا پسر لوط علیہ السلام سے مراد ہے اور بعضے نسخوں میں
پسر نوح جو آیا ہے اسکو صاحب شرح عربی نے باطل کیا اور اپنے قول کو آیات قرآنی کی دلیل سے ثابت
کیا ہے مگر ذکر اسکا بیان پر موجب طول کلام ہے - خاندان قبیلہ اور کنبا - نبوت دو پیش اور تشدید واو سے
پیغمبری - کہف زبر سے غار گڈھا اور پناہ اور یار غار یعنی دوست موافق اور یار صادق کے ہے
اور اصحاب کہف کی تعداد اور شمار میں اختلاف ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ وے تین شخص تھے
اور ایک فرقہ اسپر ہے کہ وے پانچ آدمی ہیں مگر حق یہ ہے کہ وے سات شخص ہیں اور نام سگ اصحاب کہف
کا قطمیر ہے قاف کے زیر سے اور مشہور ہے کہ قیامت کے دن آدمی کی صورت میں اسکو اٹھائینگے
اصحاب کہف کی صحبت کی برکت سے جیسا کہ سروری میں لکھا ہے قال عشر من الحیوانات یدخلون الجنۃ
عجل ابراہیم ع و کبش اسمعیل ع و ناقہ صالح ع و بقرۃ موسیٰ ع و حوت یونس ع و حمار عزیر ع و نملۃ

سلیمان ع و ہدہد بلقیس ع و کلب اصحاب کہف ع و ناقہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی حیوانات سے وہی حیوان بہشت مین داخل ہونگے گوسالہ یعنی بچھڑا ابراہیم ع کا اور بکرا اسمٰعیل ع کا اور اونٹنی صالح ع کی اور گاے موسیٰ ع کی اور مچھلی یونس ع کی اور گدھا عزیر ع کا اور چیونٹی سلیمان ع کی وغیرہ۔ پی گرفتن پیروی کرنی اور پیچھے جانا۔ این بگفت و طائفہ از ندماء ملک باوی بشفاعت یار شدند تا ملک از سر خون او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم رباعی دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + دیدیم بسے آب ز سر چشمہ خرد + چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد + ندما اول کے پیش اور دوم کے زبر سے مصاحبان اور ہمنشینان جمع ندیم کی۔ شفاعت شین منقوطہ کے زبر سے چاہنا۔ از سر خون او در گذشت یعنی اسکے قتل کے خیال سے درگذرا۔ زال نام ہے رستم کے باپ کا جو مشہور پہلوان ہے گرد پیش سے فارسی کاف کے لڑاک اور دلاور شجاع۔ سرچشمہ وہ جگہ کہ پانی جہان سے ابلا اور جاری ہو۔ اور سر لفظ سرچشمہ مین زائد ہے جیسے سرزمین اور سرجنگ اور مثل اسکے۔ بیشتر آمد یعنی بڑھ آیا اور زیادہ ہوا۔ فی الجملہ وزیر پسر را بناز و نعمت بپرورد و استاد ادیب بتربیتش نصب کرد تا حسن خطاب و رد جواب و سائر آداب ملوکش بیاموختند تا در نظر ہمگنان پسندیدہ آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرت ملک شمہ میگفت کہ تربیت عاقلان درو اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود + گرچہ با آدمی بزرگ شود + فی الجملہ قدما کے محاورے مین الغرض اور حاصل کلام کے معنی مین آتا ہے جہان توضیح بعد اجمال ہو۔ ادیب ہمزہ کے زبر اور خالی دال کے زیر سے صاحب ادب اور دانا۔ نصب نون اور خالی صاد کے سکون سے کھڑا کرنا۔ حسن اول کے پیش اور دوم کے سکون سے خوبی اور اچھائی۔ خطاب کسی سے روبرو بات کرنی۔ آداب مد کے ساتھ جمع ادب کی یعنی اطوار پسندیدہ اور ہر ایک چیز کی حد نگاہ رکھنی۔ شمائل شین منقوطہ کے زبر اور ہمزہ کے زیر سے عادتین جمع شمال کی جو زیر سے ہے۔ شمہ شین منقوطہ کے زیر اور میم کی تشدید سے پارہ اور ٹکڑا۔ جبلت جیم اور باے موحدہ کے زیر اور لام کی تشدید سے آفرینش۔ تبسم اول اور دوم کے زبر سے خالی سین کے تشدید اور پیش کے ساتھ مسکرانا۔ عاقبت

زیر کے ساتھ قاف کے انجام کسی چیز کا۔ سالے دو برین برآمد طائفہ اوباش محلت بدو پیوستند وعقد مرافقت بستند تابوقت فرصت وزیر را با دو پسرش بکشت ونعمت بیقیاس برداشت و در مغارۂ دزدان بجاے پدر بنشست ملک دست تحیر بدندان گرفت وگفت۔ اوباش جمع بوش زبر کے ساتھ کہ واو مقدم ہے پر خلاف قیاس ہے اور معنی اسکے ہر جنس اور قسم کے بڑے بھلے آدمی۔ محلہ حرف اول و دوم کے زبر اور لام کی تشدید اور زبر سے رہنے اور اترنے کی جگہ۔ عقد زبر سے اول کے اور دوم کے سکون سے باندھنا اور گٹھیانا۔ مرافقت میم کے پیش اور فے کے زبر سے آپس مین ساتھ دینا۔ مغارہ میم اور غین منقوطہ کے زبر سے گڈھا جو پہاڑ مین ہو ہندی مین اسے کھڈ کہتے ہین۔ تحیر اول و دوم کے زبر اور تیسرے کی تشدید اور پیش سے سرگشتہ اور ہکا بکا ہونا۔ دست تحیر بدندان گرفتن سے مراد حیران اور پریشان اور متاسف ہونا۔ قطعہ شمشیر نیک زاہن بد چون کند کسے + ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس + باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس + نیک یاے مجہول سے خوب اور بہتر۔ طبع زبر سے سرشت۔ روید شرح عربی مین ہے مشتق روئیدن سے بمعنی رویانیدن کے بالاشتراک متعدی اور لازم مین مجازاً ہے۔ شورہ بوم وہ زمین جسمین نمک ہو اور ہندی مین کلر کہتے ہین یعنی عمدہ تلوار جو لڑائی مین کام آوے خراب لوہے سے کسطرح کوئی بنا سکے اسی طرح ناقابل کو تربیت سے عقلمند نہین کر سکتے اے دانا اور رہست کار مثلاً مینہ جسکی طبیعت کے پاک ہونے مین کسی کو اختلاف نہین ہے اس سے باغ مین لالہ پیدا ہوتا ہے اور کلر زمین مین گھاس یعنی جیسی زمین ہو ویسی ہی روئیدگی ہوتی ہے قطعہ زمین شور سنبل بر نیارد + درو تخم عمل ضائع مگردان + نکوئی با بدان کردن چنان است + کہ بد کردن بجاے نیکمردان۔ سنبل سین خالی کے اور باے موحدہ کے پیش سے ایک گھاس خوشبودار ہے جسکو سنبل الطیب کہتے ہین۔ قولہ سنبل بر نیارد یعنی سنبل کو نہین اگاتی امل دو زبر سے امید۔ ضائع ہمزہ کے زیر سے ناچیز ہونے والی ہندی اسکی اکارت ہے اور معنی دوسری بیت کے یہ ہین کہ برائی نیکون کے حق مین جسطرح کہ عقلاً اور نقلاً بری ہے بدون کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا وہ اثر پیدا کرتا ہے کہ نتیجہ اسکا برائی کے سوا کچھ حاصل نہین ہوتا۔

حکایت سرہنگ زادہ بر در سرای اغلمش دیدم کہ عقل وکیاستے وفہم وفراستے
زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا ابیت بالای سرش
ز ہوشمندی + میتافت ستارہ بلندی + سرہنگ کاف فارسی کے ساتھ سردار اور پیشرو
لشکر اور سپاہ کا اسواسطے کہ ہنگ سپاہ کے لیے آیا ہے- اغلمش ہمزہ اور لام کے پیش سے اور میم کے
زبر اور شین منقوطہ کے سکون سے ایک بادشاہ عجم کا نام ہے اور لفظ ترکی ہے- کیاست عربی کاف کے
زیر سے دانائی اور جو فارسی گاف سے پڑھتے ہین غلط ہے- زائد الوصف یعنی صفت کرنے سے
کسرہ ۱۲
زیادہ- ناصیہ بال کہ پیشانی اسکی محل ہے اور فارسی مین پیشانی ہے- قولہ بالای سرش الخ یعنی اُس
لڑکے کے سر پر عقل کے سبب ستارہ بلندی کا کہ وہی بلندی ہے روشن ہوتا تھا یعنی اسکی صورت اور
شکل سے بلندی مرتبہ اور رفعت منزلت کی عیان تھی- فی الجملہ مقبول سلطان آمد کہ جمال صورت
وکمال معنی داشت وحکما گفتہ اند توانگری بہنر ست نہ بمال وبزرگی بعقلست نہ بسال
ابنای جنس بر وحسد بردند وبخیانتی متہم کردند ودر کشتن او سعی بیفائدہ نمودند مصرع
دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست + ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشان در حق تو
چیست گفت در سایہ دولت خداوندی ہمگنان را راضی کردم مگر حسود کہ راضی نمیشود
الا بزوال نعمت من ودولت واقبال باد- مقبول پذیرفتہ اور قبول ہوا- جمال خوب اور
اچھا ہونا اور خوبی صورت اور سیرت کی کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلب الخیر عند حسان الوجوہ
کمال زبر سے پورا ہونا- قولہ کمال معنی داشت یعنی فضل وبلاغت اور دانشمندی درجہ مین
انتہا کو پہونچا تھا- توانگر حرف اول کے پیش اور فارسی کاف کے زبر سے زور آور اور قدرت والا
اور اسکے آخر مین یای مصدری ہے- ہنر ضد عیب اور توانگر مرکب ہے توان بمعنی قدرت اور گر سے
اور گر کاف فارسی سے مرادف اور ہم معنی گار کا ہے اور الف توان کا کثرت استعمال سے حذف
ہوگیا اور توانگر مالدار کو اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ مال اور روپیہ کے سبب امور دنیاوی پر قادر
ہوتا ہے پس معنی اسکے کہ توانگری بہنر ست نہ بمال اسطرح ہین کہ قادر امور دنیاوی پر ہونا مثلاً لوگون کی
نظر مین عزت اور اعتبار حاصل کرنا اور بارگاہ امرا اور سلاطین مین سرخروئی اور بار پانا اور شامل دیگر
امور کے جو ہون فضل اور کمال اور بے عیب ہونے کے سبب سے ہے نہ کہ وہ منحصر ہے مال اور زر پر

اسواسطے کہ بہت سے مالدار جو فضل و ہنر سے بے بہرہ ہین اور بخل اور بے وقوفی کے ساتھ مشہور
باوجود مال اور زر کے مفلسون کی طرح ذلت سے گوشمالی پاتے ہین اور خلائق کی نگاہ مین حقیر
دکھلائی دیتے ہین اور فضل و کمال کے لوگ بلاوساطت زر و مال کے بوجہ کمال مقبول امرا اور
سلاطین کے اور امور دنیوی پر قادر ہوتے ہین - خلاصہ معنی یہ کہ تونگری صرف مال کے سبب نہین ہی
بلکہ بسبب اسکا مال اور فضل و کمال کا جمع ہونا ہی یا صرف فضل و کمال اور فقرۂ دوم بزرگی عقل کے
ساتھ ہی نہ عمر کے ساتھ اسی طرح ہی یعنی بڑائی اور ترجیح دوسرے اشخاص پر عقل کی وجہ سے ہی نہ فقط
سال عمری کے زیادہ ہونے سے اسواسطے کہ اکثر بوڑھے آدمی ایسے ہین کہ عقل اور دانش سے
بہرہ نہین رکھتے اور خلق اللہ کی آنکھون مین حقیر معلوم ہوتے ہین اور اہل عقل ہوشیاری اور
دانشوری کے باعث باوجود قلت سن و سال کے دوسرون پر بزرگی اور فوقیت رکھتے ہین -
ابنا جنس مراد ملازمان اور لواحقان بارگاہ سلطانی ہین اور معنی لغوی اسکے پہلے بیان ہوچکے
حسد دو زبر کے ساتھ بدخواہی - خیانت دغلی اور ناراستی یعنی سیدھا سچا نہونا - متہم میم کے
پیش اور تاے قرشت کی تشدید اور زیر سے اسم مفعول ہی اتہام کا یعنی جھوٹھ لگایا گیا اور گمان بد
کیا ہوا - خصم زبر سے دشمن اور اسکے آخر مین یے مصدریت کے لیے ہی قولہ مگر حسود مین مگر استثنا
کے لیے ہی اور حسود مستثنی ہی اور ختم کلام اسی جگہ سے ہی مابعد کی عبارت سے علاقہ اسکو نہین یعنی
سایہ دولت خداوندی مین رہ کر سب کو راضی اور خوش مین نے کیا مگر حسود یعنی بخیر دشمن کے کسواسطے
کہ وہ رضامند نہین مگر میری نعمت کے نیست و نابود ہونے سے قطعہ توانم آنکہ نیازارم
اندرون کسے + حسود را چہ کنم کوز خود بہ رنج درست + بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست
کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست + بہ رنج درست یعنی رنج مین ہی اور شروع مین
باے موحدہ زائد ہی - قولہ کین رنجیست یعنی یہ حسد اور بدخواہی ایک مرض اور علت ہی -
مشقت میم کے زبر اور قاف کی تشدید اور زبر سے کسی پر دشوار کام کا ہونا - رست خالی
رے کے زبر اور خالی سین کے سکون سے ماضی مطلق رستن کا جسکے معنی رہا ہونا اور چھوٹنا ہی
مگر بیان ماضی مصدر کے معنی مین ہی اس سبب سے کہ لفظ نتوان کے بعد واقع ہی اسواسطے کہ
اہل فارسی کے محاورہ سے ہی کہ اگر ماضی بعید یہ اور شاید و توان وغیرہ امثال انکے آگے

تو مصدر کے معنی وہ فعل ماضی دیتا ہی چنانکہ نتوان گفت یعنی نتوان گفتن اور امثال اسکے اور
اخلاق ناصری مین لکھا ہی کہ صاحب حسد ہمیشہ مریض رہتا ہی اور مرض اسکا ہرگز دور نہین ہوتا
الا مرگ سے اس سبب سے کہ حاسد زوال نعمت مردم کو چاہتا ہی اور نعمت کا زوال اسکی خواہش
کے موافق ہر ایک شخص سے ممکن نہین اور اتفاقاً اگر ایک سے زائل ہو تو دوسرے کو پہونچتی ہی
اور مراد حاسد کی حسب دلخواہ پوری نہین ہوتی پس منشا قول مصنف قدس سرہ کا کہ از مشقت آن
جز بمرگ نتوان رست یہی ہی (از مترجم باید اور شاید اور توان اور تواند وغیرہ خود افعال ہین اور فعل
ساتھ دوسرے فعل کے ترکیب نہین پاتا اسواسطے جو لفظ کہ بصورت فعل ماضی مطلق انکے بعد
آتا ہی در حقیقت فعل ماضی مطلق نہین بلکہ وہ مصدر یا حاصل بالمصدر ہی اور یہ ایک قاعدہ عام ہی فارسی
زبان مین محاورہ اور استعمال اہل زبان پر حوالہ کرنا ضرور نہین بلکہ فارسی مین صیغۂ استقبال ہر ایک
مصدر کا اسی قاعدے کی بنیاد پر ہی جیسے کہ خواہد گفت اور خواہد رفت و خواہد کرد لفظ خواہد ان صیغون
مین خود صیغۂ مضارع کا ہی جسکے بعد ہر ایک مصدر بصورت ماضی مطلق کے آتا ہی اور یہ دونون لفظ
مرکب بہیئت مجموعی صیغۂ استقبال کہلاتے ہین اور لفظ خواہد کو علامت مستقبل قرار دیتے ہین)۔

قطعہ شوربختان بآرزو خواہند + مقبلان را زوال نعمت و جاہ + گر نہ بیند بروز شپرہ چشم +
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم چنان + کور بہتر کہ آفتاب سیاہ +

شوربخت بدبخت اور شرح عربی مین ہی کہ شوربخت اس مقام پر بمعنی فتنہ کے آیا ہی یعنی اہل فتنہ
و شر۔ مقبل اسم فاعل ہی اقبال کا یعنی نیکبخت۔ شب پرہ چشم اضافت کے ساتھ محمول بر قلب ہی
بمعنی چشم شب پرہ مثل جہان پہلوان اور شپرہ در اصل شب پرندہ تھا اور اسکو عربی مین خفاش
کہتے ہین (از مترجم شپر اسم فاعل ترکیبی ہی مرکب اسم و امر سے شب اسم ہی اور پر امر ہی پریدن سے
جسطرح گرہ پر مرکب ہی گرہ سے کہ اسم ہی اور پر امر ہی پریدن سے اور یہ ترکیب اسم و امر کی چار معنی کا
فائدہ دیتی ہی ایک اسم فاعل جسکا ذکر ہوا دوم معنی اسم مفعول جیسے خدا آفرین اس شعر مین سے دررا
سالکی کہ چو خاشاک شد سبک + ہر موجۂ بلی ست خدا آفرین در آب + اور خانہ ساز اور خدا ساز وغیرہ سوم
معنی مصدری کا جیسے پابوس اس شعر مین ہی سے بر تو اضعہا سے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست +
پابوس سیل از پا افگند دیوار را + اور خونریز اس شعر مین سے بخون ریز اہل وفا میری +

مرا سکندر ارسی کجا میروی + چہارم معنی ظرفیت جس طرح موج خیز اس شعر مین ؎ بریا و تو موج خیز جس نفس اند + در بقعہ بحر خرقہ پوشان حباب + پس شب پر کی اصل اور تقدیر شب پرندہ قبول کرنی ضرور نہین ہی) چشمۂ آفتاب چشمۂ خاور آفتاب کو کہتے ہین - راست مقابل کج و باطل کے ہی - راست خواہی الخ کا جملہ بتقدیم حرف اگر شرط ہی اور مابعد اسکا جزا اسکی اسواسطے کہ فارسی مین حرف شرط مقدر کلام منظوم مین کثیر الوقوع ہی جیسے نظامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ فتد زنگ بر تیغ آئینہ رنگ + من آئینہ ام کز من افتاد زنگ + تیغ آئینہ رنگ تیغ مصفا صیقل اور زنگ جو تلوار مین لگے اور زنگ دوم سے ولایت زنگبار مراد ہی یعنی اگر زنگ صیقل کی ہوئی تلوار مین لگجائے اسکو خراب اور بیکار کرتا ہی مین وہ صیقل دار تلوار ہون کہ مجسے زنگبار حاجز اور زبون ہوگیا (از مترجم شعر نظامی علیہ الرحمہ مین بدون تقدیر حرف شرط کے معنی درست ہین ؎ فتد زنگ بر تیغ آئینہ رنگ + من آئینہ ام کز من افتاد زنگ + یعنی معمولاً صاف تلوار مین زنگ لگجاتا ہی اور اسکی حالت کو خراب کرڈالتا ہی کہ وہ کاٹ اور کام اپنا نہین کرسکتی برعکس اسکے مین ایسا آئینہ ہون کہ جسنے اہل زنگبار کی حالت کو خراب اور انکو بیکار کردیا - مگر مخدوش ہونا اس سند کا صحت قاعدہ کو مخل نہین جو شارح نے لکھا اور تقدیر حرف شرط کے لیے اصل شعر ما نحن فیہ سند ہی دوسری سند کی حاجت نہین ہم پس معنی بیت اسطرح ہین کہ اگر سچ تو چاہے یعنی امر حق کے سننے کی خواہش تجھے ہو اور ناحق پسندی کو تو جائز نہ رکھے تو ایسی ہزار آنکھین جو دشمن آفتاب کی ہین اندھی بہتر ہین نہ سیاہی اور تاریکی آفتاب کی اور حاصل مطلب یہ ہی کہ مقہوری اور نامرادی حاسدان بہتر ہی نہ کہ بلاکی ارباب اقبال اور انکی نعمتون کا زوال اور انتقال اور بعضون نے بیان کیا ہی کہ اگر تو چاہے کہ ہزار چشم مثل شپر یعنی چمگادڑ کے اندھی ہون بہتر ہین آفتاب کے سیاہ ہونے سے تو سچ چاہتا ہی (از مترجم توجیہ اول بہتر ہی اسواسطے کہ توجیہ ثانی کو بہتر کا لفظ انکار کرتا ہی اور اسمین لفظ بہتر کا بیکار رہا جاتا ہی کیونکہ حاصل توجیہ ثانی یہ ہی کہ اگر تو چاہے کہ ایسی ہزار آنکھ جیسی چمگادڑ کی ہین اندھی ہون اور آفتاب سیاہ نہو تو سچ چاہتا ہی اور تو حق بجانب ہی) **حکایت** یکے از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست تطاول بمال رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز خلق از مکائد ظلمش در جہان برفتند و از کربت جورش راہ غربت گرفتند چون

رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت وخزینہ تہی ماند و دشمنان از
ہر طرف زور آوردند۔ تطاول تاے قرشت کے زبر اور واو کے پیش سے گردنکشی
اور گھمنڈ کرنا۔ اذیت ہمزہ کے زبر اور دال منقوطہ کے زیر اور یاے حطی کی تشدید اور زبر سے
تکلیف اور دکھ۔ مکائد میم کے زبر اور ہمزہ کے زیر سے جمع مکیدہ کی معنی بدسگالی اور برا چاہنا
درجہان برفتند یعنی جہان میں متفرق اور منتشر ہو گئے۔ کربت غم اور رنج۔ غربت پیش
کے ساتھ دیس سے پردیسی ہو جانا۔ ارتفاع زیر کے ساتھ جگہ سے نکلنا اور غلہ اناج کہ کھیتی
سے اٹھائیں۔ خزینہ زیر سے گنجینہ۔ قطعہ ہر کہ فریادرسے روز مصیبت خواہد + گو
در ایام سلامت بجوانمردی کوش + بندۂ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود + لطف
کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش + فریاد زبر کے ساتھ وہ آواز کہ مظلوم کرتے ہیں۔
فریادرسے مصدری یے سے مدد کے لیے فریاد کو پہونچنا اور بعض نے بجاے مصدری کے
یاے وحدت اختیار کی ہے۔ مصیبت میم کے پیش اور خالی صاد کے زیر سے جو مکروہ کہ آدمی کو
پہونچے ہندی میں اسے بپتا کہتے ہیں۔ گو امر ہے گفتن سے۔ ایام سلامت زمانہ جسمیں تکلیف
نہو۔ جوانمردی مراد سخاوت اور بخشش اور بلند ہمتی۔ حلقہ بگوش فرمانبردار جسکو عوام تابعدار
کہتے ہیں۔ قولہ لطف کن لطف تکرار لفظ لطف کی تاکید کے لیے ہے یعنی مہربانی میں کسر نرکھ اور
فروگذاشت نہ کریں معنی اسطرح ہونگے کہ جو شخص مصیبت کے دن اپنی مدد کی خواہش کرے
اس سے کہدو کہ اپنی فراغت کے زمانے میں سخاوت اور امداد غریب مصیبت زدون کی کرے
اسواسطے کہ یہ امر ظاہر ہے کہ اگر اپنے غلام فرمانبردار کو تو نہ پرورش کرے تو وہ فرار ہو جائیگا اور
مہربانی سے غیر بیگانہ فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ روزے در مجلس او کتاب شاہنامہ ہمی خواندند
در زوال مملکت ضحاک و عہد فریدون۔ وزیر ملک را پرسید کہ فریدون گنج و ملک و حشم
نداشت بادشاہی بروچگونہ متقرر شد گفت آنچنانکہ شنیدی خلقے بروے بتعصب
گرد آمدند و تقویت کردند بادشاہی یافت وزیر گفت چون گرد آمدن خلق موجب
بادشاہی ست تو خلق را چرا پریشان میکنی مگر سر بادشاہی نداری۔ شاہنامہ کتاب
مشہور سلاطین عجم کی تواریخ ہے۔ مملکت اول میم کے زبر اور دوسرے میم کے سکون اور لام کے پیش

مواضع بادشاہی۔ ضحاک ضاد معجمہ کے زبر اور خالی حے کی تشدید سے معرب دہ آک کا یعنی دس عیب والا اسلیے کہ آک مد کے ساتھ عیب کو کہتے ہین اور ضحاک مین دس عیب تھے اور وہ یہ ہین۔ بھونڈی صورت ناٹا قد۔ گھمنڈ۔ کمی حیا۔ بخیل۔ انیائی۔ کلیار۔ جلدباز۔ ڈرپوک۔ موذی ہو۔ اور بعضی کتب مین آیا کہ ضحاک چار سال ماں کے پیٹ مین رہا وہین دانت نکلے اور پیدا ہوتے ہی ہنسا اسلیئے ضحاک اسکا نام رکھا کہ بہت ہنسنے والے کو کہتے ہین۔ **قولہ** در زوال مملکت ضحاک وعہد فریدون سے وہ مقام نشان دیا کہ جہان پر شاہنامہ پڑھا جاتا تھا۔ تعصب خالی صاد کی تشدید اور پیش سے پشتی دینی اور حمایت کرنی۔ تقویت تاے قرشت کے زبر اور واو کے زیر سے قوت دینا۔ **بیت** ہمان بہ کہ لشکر بجان پروری + کہ سلطان بہ لشکر کند سروری + ملک گفت کہ موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت چیست گفت بادشاہ را عدل باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در سایہ رحمتش ایمن نشینند و ترا ازین ہر دو یکے نیست **مثنوی** نکند جور پیشہ سلطانی + کہ نیاید ز گرگ چوپانی + بادشاہے کہ طرح ظلم فگند + پای دیوار ملک خویش بکند + جور پیشہ ظالم۔ سلطانی یاے مصدری سے بادشاہی۔ طرح حرف اول کے زبر اور راء کے سکون سے ڈالنا اور فارسی لوگون نے طرز اور روش کے معنی مین استعمال کیا ہے۔ پای دیوار بنیاد دیوار کی ملک پیش سے بادشاہی یعنی ظالم بادشاہی نہین کر سکتا اسواسطے کہ درندہ بھیڑیے سے جو خونخواری کے بکریون کے گلہ کی نگہبانی نہین بن آتی۔ ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع نیامد و بر بند ان فرستاد بسے بر نیامد کہ بنی عم سلطان بمنازعت برخاستند و ملک پدر خواستند قومیکہ از تطاول او بجان آمدہ بودند پریشان شدہ بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف ایش بدر رفت و بر آنان مقرر گشت **قطعہ** بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست + دوستدارش روز سختی دشمن زور آورست + با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین + زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکرست + ناصح خالی صاد کے زیر سے نصیحت کہنے والا۔ بنی باے موحدہ کے زبر اور نون کے زیر سے لڑکے اور وہ اصل مین بنین تھا نون اضافت کے سبب گر پڑا۔ عم زبر اور تشدید سے چچا۔ منازعت میم کے پیش اور منقوط زے سے آپسمین لڑنا۔ بجان آمدن کنایہ تنگ ہونے اور عاجز ہونے سے ہے۔

قولہ پریشان شدہ بر ایشان گرد آمدند یعنی اپنے دیس سے نکلکر لشکر مین چچیرے بھائی بادشاہ کے جمع ہوے اور ہو سکتا ہی کہ پریشان بمعنی بدحال اور بیخود کے ہو۔ ایمن ہمزہ کے زیر اور یاے مجہول کے سکون سے اور میم کے زیر سے امالہ امن کا ہی جو مد اور میم کے زیر سے ہی اور معنی نڈر بے خوف۔ حکایت بادشاہے با غلام عجمی در کشتی بود غلام دیگر دریا ندیدہ بود و محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری در نہاد و لرزہ در اندامش افتاد چندانکہ ملاطفت کردند آرام نگرفت ملک را عیش ازو منغص میبود و چارہ نمی دانستند حکیمی دران کشتی بود گفت اگر فرمائی من اورا خاموش کنم بادشاہ گفت غایت لطف باشد حکیم را فرمود تا غلام را بدریا انداختند بارے چند غوطہ بخورد پس مویش گرفتند و سوے کشتی آوردند بہر دو دست در دنبال کشتی آویخت چون بر آمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد کہ درین چہ حکمت بودہ است گفت اول محنت غرق شدن نچشیدہ بود و قدر سلامتی نمیدانست ہمچنین قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبت گرفتار آید۔ ملاطفت کسی کے ساتھ بھلائی کرنی۔ منغص میم کے پیش اور غین منقوطہ کے تشدید اور زبر سے اسم مفعول ہی تنغیص کا اور معنی تنغیص کے عیش کا تیرہ اور گندلا کرنا۔ دنبال کشتی کشتی کا سکان اور دنبالہ۔ بگوشہ بنشست یعنی کشتی کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ قطعہ اے سیر ترا نان جوین خوش ننماید + معشوق من ست آنکہ نزدیک تو زشت است + حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف + از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است + سیر حرف اول کے زیر اور دوسرے مجہول کے زیر سے مشہور ہی کہ نقیض گرسنہ کا ہی ہندی مین اُسنے پیٹ بھرا اور اگھایا کہتے ہین اور لغت کی کتابون مین مستغنی اور بے پروا کے معنی مین بھی آیا ہی۔ نان جوین روٹی کہ جو کے آٹے کی پکاتے ہین اور جو کی روٹی تمام طبقات خلائق کی غذا ہی بخلاف گیہون کی روٹی کے جو خاص ہی۔ حور خاے حطی کے پیش اور واو کے سکون سے جمع حورا کی جو اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے عورات خوش چشم یعنی ایسی عورتین جنکی آنکھ کی سپیدی نہایت سپید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو مگر فارسی مین لفظ حور کا مفرد مستعمل ہی اسلیے الف نون کے ساتھ اُسکو جمع کیا۔ اعراف کسر کے ساتھ ایک موقع ہی بہشت اور دوزخ کے درمیان اور

صراح مین ہی کہ وہ ایک دیوار ہی بہشت اور دوزخ کے بیچ مین اور یہ قطعہ بطور تمثیل عبارت سابقہ کے واقع ہوا اور دوسری بیت نظیر پہلی بیت کی ہی یعنی اے پیٹ بھرے بھوکہ کی مصیبت نہ بھگتے ہوے جو کی روٹی تجھے پسند نہین آتی حال آنکہ جسکو تو برا اور مکروہ جانتا ہی مجھ بھوکے کی معشوق اور مرغوب ہی اسواسطے کہ حوران بہشت جو بہشت کی نعمتون سے پرورش یافتہ ہین اور کبھی آتش دوزخ کی گرمی نہین اٹھائی اعراف کو دوزخ جانتے ہین اور دوزخی جو ہمیشہ دوزخ مین جلتے رہے اور کبھی آرام چین کی شکل نہین دیکھی اعراف کو بہشت سمجھتے ہین - **بیت** فرق است میان آنکہ یارش در بر + با آنکہ دو چشم انتظارش بر در + مصرع اول مین بر اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے آغوش اور کنار - پوشیدہ نرہے کہ باے ابجد الف کے ساتھ ملی ہوئی برہان قاطع مین آئی ہی کہ جسطرح بمعنی مع یعنی مصاحبت کے لیے ہوتی ہی بمعنی بہ باے ابجد کے زبر سے بھی آتی ہی فقط نظر بران ظاہر ہوا کہ حرف باے اول مصرع ثانی اس بیت مین بمعنی میان کے واقع ہی اور واو عطف قبل اسکے مقدر ہی اس اعتبار سے کہ باے مفرد بمعنی در آتی ہی اور لفظ در بمعنی میان کے بھی مستعمل ہی مثلاً کہین درخواندن ونخواندن شما فرقے نیست اور مراد اس سے میان ہی پس معنی بیت کے اسطرح ہین کہ فرق حاصل ہی اس شخص کے درمیان کہ یار اسکی بغل مین ہی اور اس شخص کے جسکی دو آنکھین انتظار کی معشوق کے دروازے پر ہین یعنی اس شخص کے رنج و محنت سے جسکی چشم انتظار دروازہ معشوق پر ہی اس محنت نا آزمودہ کو جسکا یار اسکی بغل مین ہی خبر نہین ہی - (از مترجم لفظ با بمعنی واو عطف کے بھی آتا ہی علی قلی بیگ علی خراسانی ع میدود چون باد بر شیب و فراز این جہان + پیش عاشق در طریقت کوہ با صحرا یکیست + کذا فی بہار عجم پس باقی نہین ضرورت اس تکلف کی کہ جو شارح نے با کو بمعنی میان اور اسکے ساتھ واو عطف کو مقدر فرمایا ہی) **حکایت** ہرمز را گفتند از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت خطائی معلوم نکردم ولیکن دیدم کہ مہابت من در دل ایشان بیکران است و بر عہد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم کہ از بیم گزند خویش قصد ہلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند - ہرمز اول سوم کے پیش سے نوشیروان کے بیٹے کا نام ہی - مہابت میم اور باے ابجد کے زبر سے خوف اور ڈر - عہد اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے زینہار اور قول اور سوگند اور

نگاہداشت۔ قطعہ ازان کز تو ترسد بترس ای حکیم + وگر با چنو صد برائی بجنگ + نہ بینی که چون گربہ عاجز شود + برارد بچنگال چشم پلنگ + ازان مار بر پاے راعی زند + که ترسد سرش را بکوبد بسنگ + چنو اول ثانی کے پیش اور واو کے سکون سے مخفف چون او کا ہے۔ چنگال زبر سے آدمی اور جانور کا پنجہ۔ راعی خالی عین کے زیر سے چروا ہا اور شبان۔ حکیم دانشمند اور راست کار یعنی جو شخص کہ تجھسے ڈرتا ہے اے حکیم اُس سے خوف کر اگرچہ مثل اُسکے سو آدمی پر لڑائی مین غالب آئے۔ **حکایت** یکے از ملوک عرب رنجور بود در حالت پیری امید از زندگانی قطع کردہ سوارے از در درآمد و بشارت آورد کہ فلان قلعہ ابدولت خداوندی کشادیم و دشمنان اسیر شدند و سپاہ و رعیت آنطرف بجملگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسے سرد برآورد و گفت این مژدہ مرانیست دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت۔ بشارت بائے ابجد کے زیر اور پیش سے بھی خوش ہونا اور خوشخبری دینا از صراح نفس سرد دو زبر کے ساتھ آہ۔ مژدہ میم کے پیش اور فارسی زے کے سکون سے اچھی خبر۔ وارث میراث لینے والا۔ اور میراث وہ مال کہ مردہ سے کسی کو پہونچے **قطعہ** درین امید بسر شد دریغ عمر عزیز + کہ انچہ در دلم است از درم فراز آید + امید بستہ برامد ولی چہ فائدہ زانکہ + امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید + فراز نزدیک سامنے حضور اسکے سوا اور بہت معنی اُسکے ہین مگر یہان مراد نہین۔ امید بستہ وہ مراد کہ حاصل نہوئی ہو۔ **قطعہ** کوس رحلت بکوفت دست اجل + ای دو چشم وداع سر بکنید + ای کف دست و ساعد و بازو + ہمہ تودیع یکدگر بکنید + برمن اوفتادہ دشمن کام + آخر ای دوستان گذر بکنید + روزگارم بشد بنادانی + من نکردم شما حذر بکنید + ساعد خالی عین کے زبر سے آدمی کا بازو اور جانور کا اور وہ کاندھے سے کہنی تک ہاتھ کے ہے اور لفظ بازو جو ساعد کے بعد واقع ہوا تکرار لفظ واحد کی ہے اور یہ تکرار فارسی مین کثیر الوقوع ہے۔ وداع رخصت۔ تودیع رخصت کرنا۔ دشمن کام اضافت محمول بر قلب ہے یعنی کام دشمن اور مراد اُس سے مرگ ہے اسلیے کہ مقصود دشمن اسکے سوا نہین ہوتا۔ **قولہ** برمن اوفتادہ یعنی مجھ گرے ہوے پر۔ **قولہ** آخر اے دوستان گذر بکنید یعنی دوسری بار اے یارو میرے اوپر گذر کرو اور حالت تباہ میری

دیکھو اور ممکن ہی کہ آخر سے آخر کار اور نوبت آخر مراد ہو یعنی آخر نوبت کہ میرے کوچ کا وقت ہی آ
یا رو گذر کرد ، اور جو لفظ آخر کو زائد قرار دین تب بھی جائز ہی لیکن اس تقدیر پر خاے منقوطہ کے
زیر سے اور صورت اول مین اُسکے زبر سے ہو گا اور چونکہ بدن کے سب اعضا مرنے کے بعد
ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہین اور بکھر جاتے ہین اسلیے ہر ایک عضو کو اعضا سے خطاب اور
ایک دوسرے کی رخصت کرنے کے لیے امر کیا (از مترجم فارسی محاورے مین آخر کلمہ انتہائی ہی
پس توجیہ اسکی معنی لغوی کے ساتھ ضرور نہین) **حکایت** بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام
معتکف بودم در جامع دمشق یکے از ملوک عرب کہ بے انصافی موصوف بود اتفاقا
بزیارت آمد نماز کرد و حاجت خواست - بالین سر کی طرف اور جو چیز کہ اسکو سر تلے لیٹنے کے
وقت رکھین تربت پیش سے خاک یحیی زبر سے نام پیغمبر بیٹے زکریا علیہ السلام کے معتکف
میم کے پیش اور کاف عربی کے زیر سے مسجد مین عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والا - جامع
میم کے زیر سے جمع کرنے والا اور عرف مین شہر کی مسجد جسمین بہت آدمی جمع ہون یعنی مسجد جمع کرنے والی
آدمیون کی - دمشق خالی دال کے زیر اور میم کے زبر اور کبھی زیر سے ایک شہر مشہور پایہ تخت
ملک شام کا بنا کیا ہوا یعنی آباد کیا ہوا دمشاق بن کنعان کا - زیارت زیر کے ساتھ متبرک
مقام کا دیکھنا یا سخن متبرک کا سننا - **بیت درویش وغنی بندہ این خاک درند +**
وانانکہ غنی ترند محتاج ترند + غنی مالدار اور بے نیاز - درویش سے مراد مفلس اور تہیدست
خاک در سے مراد دنیا ہی اور یہ بیت ہنسی اور مزاج کے طور پر مقولہ شیخ قدس سرہ کا دنیا دار غریب
اور امیر پر ہی یعنی درویش خواہ مالدار سب کوئی بندہ اور نیازمند دنیا سے دون کے ہین
خصوصاً جو لوگ مال اور زر زیادہ اُنکے پاس ہی احتیاج بھی اُنکو زیادہ ہی اور بعضی شرح مین لکھا ہی
کہ دنیا کے بادشاہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو گوشہ نشینون کے دروازے سے مدد چاہتے
ہین اس نظر سے کہا کہ درویش وغنی بندہ اور نیازمند اس خاک در کے ہین یعنی خاک دروازہ
گوشہ نشینان کے مگر یہ تقریر ضعیف ہی اس سبب سے کہ لفظ این خاک در ور دروازہ جمیع گوشہ نشینان
ارادہ کرنا غلط ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین اور اگر لفظ این صرف تربت یحیی پیغمبر کی مراد لین
احتیاج سب لوگون کی اس خاک در کی طرف متحقق نہین (از مترجم میرے نزدیک توجیہ اسیر

جسکی تغلیط شارح نے کی صحیح ہو جسکو موقع اور محل چاہتا ہو اور وہ یہ ہو کہ دستور ادب ہو کہ جب کسی بزرگ سے کلام کرتے یا حاجت طلب کرتے ہین تو اول ثنا اور دعا اُسکی ضرور کرتے ہین اور یہ شعر مقولہ بادشاہ کا ہو جبکہ اُسنے حاجت طلب کی اُسوقت بجہت اعزاز اور اکرام صاحب تربت کے جو اولو العزم رسولون الٰہی سے ہین کہا کہ اس بارگاہ کی خاک در کا غلام ہر قسم کا آدمی ہو درویش ہو یا غنی اور چونکہ ایک شبہہ پیدا ہوتا تھا کہ اور اشخاص کو چاہی حاجت ہو بادشاہ تو خود غنی اور صاحب ملک و مال ہین اور اس وقت طالب حاجت خود بادشاہ تھا اسلیے مصرعہ ثانی مین نیازمندی انکی زیادہ تر ظاہر کی تاکہ اُسکے ذریعہ اور وساطت سے درخواست مقرون اجابت ہو اور لفظ انکہ مابعد کا بھی اسی پر دال ہو کہ یہ شعر مقولہ بادشاہ ہو- باقی رہا وہ اعتراض جسکے سبب سے شارح نے اس توجیہ سے اعراض کیا وہ نہایت ضعیف اور رکیک ہو اسواسطے کہ اولاً قضیہ مصرع اول کا کلیہ محصورہ نہین ہو جس سے جمیع افراد و اشخاص دنیا کے درویش و غنی سے اسمین داخل ہون یعنی نہ اسپر لفظ کل کا ہو نہ ہر یا ہمہ یا جملہ کا ہو پس وہ اعتراض رفع ہو اور اگر فرض کیا جاے کہ بدون حرف حصر اور سور کے یہ بھی وہ قضیہ کلیہ ہو تو ایسے مقام پر اگر بطور مبالغہ اُنکی اعزاز رسالت اور اپنی نیازمندی کے لیے ایسا کیا تو کچھ مضائقہ نہین- اور این خاک در کا لفظ اُس موقع پر جہان بادشاہ کھڑا حاجت طلب کر رہا تھا واسطے دنیا کے تجویز کرنا اور مصنف کا مقولہ گردانا غیر موزون ہو اور نہ کہین لفظ این خاک در کا دنیا کے واسطے متعارف و مستعمل پایا گیا اور نہ اُس لفظ سے دروازہ گوشہ نشینان ارادہ کرنا موزون ہو) **انگہ مرا گفت از انجا کہ ہمت درویشانست وصدق معاملہ ایشان خاطر ہمراہ من کن کہ از دشمن صعب اندیشناکم گفتم بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی-** ہمت اول کے زیر اور دوم کی تشدید و زبر سے قصد و ارادہ- صدق زیر سے سچائی اور سچاپن- معاملہ میم کے پیش اور خالی عین اور میم دوم کے زبر سے باہمدگر کام کرنا- ہمراہ ہمعنان اور ہم سیر کو کہتے ہین یعنی بدرقہ اور رفیق- **قولہ** خاطر ہمراہ من کن- خاطر لغت مین جو کچھ دل مین خطور کرین اور دل کے معنی مین مجاز ہو یعنی دعا اور ہمت کہ دل مین خطور کرنے والی ہو میرے ساتھ کرد- صعب زبر سے دشوار اور تند اور سرکش زحمت زبر سے رنج **قولہ** بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی عملاً

علی

بقول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِرحَمُوا مَن فِی الاَرضِ یَرحَمکُمُ الرَّحمٰنُ **بیت** بہ بازوان توانا
و قوت سر دست + خطاست پنجۂ مسکین ناتوان بشکست + نترسد آنکہ بر افتادگان
نہ بخشاید + کہ گر ز پاے در آید کسش نگیرد دست + ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت +
دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست + ز گوش پنبہ برون آر و داد خلق بدہ +
و گر تو می ندہی داد روز دادے ہست + قوت سر دست یعنی قوت اصابع یعنی
انگشتان چنانچہ شرح عربی مین بھی لکھا ہے اور یہہ سکتا ہے کہ سر دست بمعنی بالا دست کے ہو اسواسطے
سر بمعنی بالا کے آیا ہے یعنی قوت بالا دست - پنجہ معروف ہے کہ پنج انگشت ساتھ کف دست و پا کے
ہون - پنجہ شکستن ٹکڑے ٹکڑے اور عاجز اور منہدم کرنا پنجہ کا ہو اسواسطے کہ شکستن بمعنی منہدم اور
ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے آیا ہے اور مراد اُس سے ظلم ہے - افتادہ کنایہ خراب شدہ اور عاجز سے ہے
از پاے در آمدن کنایہ لڑکھڑانے اور گرنے سے ہے - بیہدہ اول کے زیر اور ہاے ہوز کے
پیش سے مخفف بیہودہ کا بمعنی ناحق اور باطل کے ہے اسواسطے کہ ہدہ بمعنی حق کے ہے اور بمعنی بے نفع
کے بھی آیا ہے - پنبہ از گوش برون آوردن غفلت کے دور کرنے سے مراد ہے اور پنبہ در گوش
نہادن کنایہ غفلت کرنے اور نہ سننے سے ہے - روز داد عبارت روز قیامت سے یعنی جو شخص
کہ عاجز اور خراب شدہ لوگون پر رحم نہ کرے اُسے چاہیے کہ اس بات سے اندیشہ کرے کہ اگر وہ
گرے یعنی خراب ہو جاے اور کسی مصیبت مین گرفتار ہو کوئی اُسکی مدد اور دستگیری نہ کریگا جیسے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَن لَا یَرحَم لَا یُرحَم یعنی جو شخص رحم نہین کرتا اُسپر
کوئی رحم نہ کریگا **قطعہ** بنی آدم اعضاے یکدیگر اند + کہ در آفرینش ز یک گوہر اند +
چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + تو کز محنت دیگران بیغمی +
نشاید کہ نامت نہند آدمی + بنی آدم اولاد آدم علیہ السلام - اعضا زبر سے جمع عضو کی
کہ زبر اور پیش دونون سے ہے بمعنی اندام - آفرینش خلقت اور پیدایش و طبیعت - گوہر
فارسی کاف کے زبر سے بمعنی اصل اور نژاد اور ذات کے ہے - یک گوہر اشارہ ذات آدم
کی طرف ہے یعنی فرزندان آدم علیہ السلام اعضا مین شریک ایک دوسرے کے ہین - اس
سبب سے کہ اصل پیدایش اُنکی ایک گوہر یعنی آدم علیہ السلام سے ہے بعد ازان ایک دوسرے

پیدا ہوا پس چاہیے کہ ایک کے رنج اور محنت سے دوسرا بےغم نہو کسواسطے کہ اگر ایک عضو اعضاء
جسمانی سے دُکھے چونکہ سب اعضاء جسمانی طبیعت مین ایک دوسرے کے شریک ہین دوسرے
اعضا کو قرار نہین رہتا پس اے ظالم تو جو دوسرون کے رنج اور محنت کی پروا نہین کرتا سزاوار نہین
کہ تیرا نام آدمی رکھین **حکایت** درویشی مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف
بخواندش و گفت دعای خیر بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بہر خدا این
چہ دعاست گفت دعای خیر است ترا و جملہ مسلمانان را - مستجاب میم کے پیش اور خالی
سین کے سکون سے قبول کیا گیا اسم مفعول استجابت کا کہ بمعنی جواب دینے اور قبول کرنے کے ہے۔
دعوات خالی دال اور عین کے زبر سے جمع دعوت کی بمعنی بلانا اور دعا دینا - بغداد ایک شہر کا
نام ہے عراق سے اصل اسکی باغ داد تھی اس سبب سے کہ ہر ہفتہ مین ایکبار نوشیروان عادل اس
باغ مین بار عام دیتا اور مظلومون کی داد رسی کرتا کثرت استعمال سے بغداد ہوا - حجاج خالی حے کے
زبر اور جیم اول کی تشدید اور زبر سے بہت حجت کرنے والا اور دلیل اور برہان لانے والا اور لقب
بادشاہ ظالم بن یوسف کا ہے - **قولہ** جانش بستان شین ضمیر اضافت کا بمعنی این کے ہے یعنی جان اس
شخص کی لے اور اس قسم کی ضمیر شین فارسی مین کثیر الوقوع ہے چنانچہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؂
یکے گفت این زحسرت خون مار یخت + بخون ریزیش باید حیلہ انگیخت + یعنی بخونریزی این کس حیلہ انگیختن
باید (از مترجم شین ضمیر غائب ہے اور جبکہ دعا مین خطاب بجناب باری تعالیٰ ہے تو حجاج مرجع ضمیر کا کلام مین
حکم غائب مین ہے پس ضرورت تاویل ضمیر شین کی ساتھ این حرف اشارہ کے ظاہرا نہین معلوم ہوتی)
قولہ دعاے خیر است ترا و جملہ مسلمانان را یعنی دعاے خیر تیرے حق مین اس سبب سے ہے کہ مرنے
کے بعد ارتکاب گناہ سے تو باز رہیگا اور مسلمانون کے لیے اس سبب سے کہ تیرے بعد ظلم سے خلاصی
پاوینگے اور تخصیص ذکر مسلمانون کی اس وجہ سے ہے کہ کافران حربی اختلاف ملت اور مذہب سے
مخالف اہل اسلام ہین نہ سلاطین اسلام سے امید خیر رکھتے ہین نہ انکی سزا سے خوف ہے پس یعنی
دعاے خیر کافران حربی کے لیے نہین ہین اور ذمی لوگ دین متین کے تابع ہین اسلیے ذکر انکا غیر ضروری
ہے بلکہ ذکرِ مسلمانان کافی ہے - **بیت** اے زبردست زیردست آزار + گرم تا کے بماند این
بازار + بچہ کار آیدت جہانداری + مردنت بہ کہ مردم آزاری + بازار گرم ماندن کنایہ

بحال رہنے رونق کاروبار سے ہو جہانداری یا مصدری کے ساتھ بادشاہی اور نگاہ رکھنا
جہان کا یعنی اے زبردست زیردستون کے تکلیف دینے والے کب تک تیرے کام کی رونق باقی
رہیگی اور جہانداری تیری کس کام آئیگی اس سبب سے کہ نہ تجھے اس سے نفع ثابت ہو نہ خلق اللہ کا
فائدہ متصور ہو پس تیرے زندہ رہنے سے مرنا ہی بہتر ہو اسواسطے کہ تو مردم آزار ہو اور مرنے کے بعد
تو مردم آزاری سے دستبردار ہو گا۔ **حکایت** یکی از ملوک بے انصاف پارسائی را پرسید
کہ از عبادتہا کدام فاضلتر ست گفت ترا خواب نیم روز تا دران یک نفس خلق را بیازاری
قطعہ ظالمے را خفتہ دیدم نیم روز + گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ + وانکہ خوابش
بہتر از بیداریست + آنچنان بدزندگانی مردہ بہ + نیم روز مشہور ہو یعنی آدھا دن اور وہ
آفتاب کا پہونچنا ہو دائرۂ نصف النہار پر اور ولایت سیستان کو کہتے ہین اسواسطے کہ جب حضرت
سلیمان علیہ السلام وہان پہونچے تو زمین کو پانی سے بھرا دیکھا دیوون کو حکم دیا کہ اسے خاک ڈالین
آدھے دن مین اُسے خاک سے بھر دیا بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ چین نے آدھے دن وہان پر
لشکرگاہ کیا تھا اور وجوہات بھی اسکے ہین مگر یہان معنی اول مراد ہین یعنی آفتاب کا نصف النہار
کے دائرے پر پہونچنا (از **مترجم** خواب نیم روز سے مقصود قیلولہ ہو نسبت مشہورہ)۔ **قولہ**
گفتم این فتنہ است یعنی مین نے کہا یہ شخص فتنہ اور آشوب ہو مثل زید عدل کے۔ بدزندگانی
وہ شخص کہ زندگی اُسکی سبب حصول برائی کا ہو۔ **حکایت** یکے از ملوک را شنیدم کہ
شبے در عشرت روز کردہ بود و در پایان مستی میگفت **بیت** ما را بجہان خوشتر ازین
یکدم نیست + کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست + درویشے برہنہ بسرما خفتہ بود گفت
بیت اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست + گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست + اقبال
زیر سے سعادتمندی اور پیش آنا اور کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا نقیض ادبار ہو عالم لام کے زبر سے
کل پیدایش اور جو کچھ فلک الافلاک کے درمیان ہو اے تیرے اقبال کا کوئی شخص عالم مین نہین ہو
یعنی جو اقبال تجھے حاصل ہو دنیا مین کوئی نہین رکھتا اسواسطے کہ کسی کے اقبال سے ہونا مراد اس سے
ہو کہ کسی کے مانند اقبالمند ہو قبول کرتا ہون کہ غم اپنا تو نہین رکھتا کیا ہمارا بھی تجھے غم نہین ہو (از
مترجم شارح نے غمت کو غم خویشتن کے ساتھ تعبیر کیا بطور مضاف اور مضاف الیہ کے لیکن مصرع

مقولۂ بادشاہ مین لفظ غم مطلق ہی جسکی نفی اُسنے کی اور کہا کہ بُرے بھلے سے اندیشہ اور کسی سے
غم نہین ہی پس میرے نزدیک اُسی کے مطابق مصرعِ درویش مین بھی لفظ غمت مین غم کو
مطلق رکھنا چاہیے نہ مضاف اور تاے تو رشتت اسمین بمعنی ترا اور معنی یہ ہونگے کہ قبول کرتا ہون
کہ مطلق غم تجکو نہین اور غم سے تو فارغ ہی کیا ہمارا بھی غم نہین ہی۔ ملک را خوش آمد صرۂ
ہزار دینار از روزن بیرون داشت وگفت اے درویش دامن بدار گفت دامن
از کجا آرم کہ جامہ ندارم بادشاہ را بر حال ضعیف او رحمت آمد خلعتی بران مزید کرد
و پیشش فرستاد درویش آن نقد را باندک مدت تلف کردہ باز آمد بیت قرار
بر کف آزادگان نگیرد مال + نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال + صرہ خالی صاد
کے پیش اور خالی رے کی تشدید اور زبر سے ہمیانی اور تھیلی۔ دینار مہر سونے کی جسکو ہندی مین
اشرفی کہتے ہین۔ روزن اور روزنہ پہلے اور تیسرے حرف کے زبر سے مطلق سوراخ اور چھید۔
مزید میم کے زبر اور زاے نقطہ دار سے زیادتی اور بڑھا ہوا۔ تلف زبر کے ساتھ ہلاک ہونا۔
آزاد مد کے ساتھ محققین کے نزدیک یہ ہی کہ ظاہر اور باطن کے تعلقات سے چھوٹا ہو۔ غربال
زیر سے چھلنی جس سے آٹا چھانتے ہین۔ درحالتیکہ ملک را پروائے او نبود حالش
بگفتند بہم بر آمد و روی از وے درہم کشید و ازینجا گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت
کہ از حدت و سورت بادشاہان پر حذر باید بود کہ غالب ہمت ایشان بہ معضلات
امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند۔ بہم بر آمدن کنایہ غصہ ہونے سے ہی
روے درہم کشیدن مُنھ پھیر لینا۔ فطنت نے کے زیر اور خالی طا کے سکون سے زیرکی اور
تیزی خاطر اور جاننا۔ حدت خالی حے کے زیر اور خالی دال کی تشدید اور زبر سے تیزی۔ سورت
خالی سین کے زبر سے تیزی اور غصہ بادشاہ کا۔ حذر دو زبر کے ساتھ اور اول کے زیر اور دوسرے
کے سکون سے پرہیز کرنا۔ غالب لام کے زیر سے اکثر اور بیشتر۔ معضلات میم کے پیش اور خالی
عین کے سکون اور ضاد منقوطہ کے زیر سے سختیان۔ امور جمع امر کی بمعنی کام۔ تحمل میم کی تشدید
اور پیش سے برداشت۔ ازدحام ہمزہ اور زاے کے سکون سے ہجوم کرنا اور بھیڑ۔
مثنوی حرامش بود نعمتِ بادشاہ + کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ + مجالِ سخن تا

نہ یعنی از پیش + نہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش + نعمت زیر سے ناز او ر آرام اور بخشش۔
فرصت رے کے پیش سے کام کی پروا اور ایک چیز کی نوبت۔ مجال زبر سے جولان کرنا در
جاننا چاہیے کہ حرامش مین ضمیر شین کی بطور اضمار قبل الذکر راجع کاف کی طرف ہو جو ابتداے مصرع
دوم مین بمعنی ہر کہ واقع ہی اور اضمار قبل الذکر فارسی مین شائع ہی یعنی جو کہ وقت فرصت کو نگاہ نہ رکھے
بادشاہ کی نعمت اُسپر حرام ہو۔ گفت برانید این گدائے شوخ مبذر را کہ چندین نعمت
باندک مدت برانداخت نداند کہ خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین ست نہ طعمۂ اخوان الشیاطین
بیت ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد + زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ
یکی از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آنست کہ چنین کسانرا وجہ کفاف بتفاریق
مجری دارے تا در نفقہ اسراف نکنند اما آنچہ فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب ہمت
نیست یکے را بہ لطف امیدوار کردن وباز بنومیدی خستہ گردانیدن شوخ اول
حرف کے پیش اور دوسرے کے سکون سے معنی دلیر اور بیباک فضول اور بیحیا اور چور اور بد شمار
از برہان قاطع۔ مبذر میم کے پیش اور تشدید اور زیر ذال منقوطہ سے اسم فاعل ہی تبذیر کا معنی بیہودہ
خرچ کرنے والا۔ خزینہ زیر سے گنجینہ۔ بیت المال خانۂ مال یا مالخانہ جسمین سب مسلمانون کا حق ہے
از کشف اللغات۔ لقمہ پیش سے جسقدر ایک دفعہ گلے سے اتارین۔ مساکین میم کے زبر سے جمع
مسکین کی اور مسکین زیر اور زبر کے ساتھ بھی وہ لوگ جو کچھ نہین رکھتے اور جسقدر کہ انکو کفایت کرے
یعنی اسمین پورا پڑے نہ رکھتے ہون یا وہ کہ انکو مفقیری نے کام کاج سے باز رکھا ہو اور ذلیل اور
ناتوان۔ طعمہ پیش سے خوراک۔ اخوان ہمزہ کے زیر اور خے منقوطہ کے سکون سے برادران جمع
اخو کی۔ شیاطین جمع شیطان کی سرکش آدمی وغیرہ اور مسرفون کو اخوان الشیاطین کہنا اس آیہ کی
دلیل سے ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ یعنی فضول خرچ لوگ شیاطین کے بھائی ہین اور
شیطان کے بھائی ہونے کی وجہ انکا پھر جانا معقول راہ سے ہی جسکے لیے اللہ تعالی نے حکم فرمایا جو
جو کوئی حق تعالے کی نافرمانی کرے گویا شیطان کا بھائی ہی کسواسطے کہ شیطان نافرمان برداری مین
ضرب المثل ہو گیا ہی۔ شمع اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے موم لیکن فارسی اُس چیز کے
معنی مین استعمال کرتے ہین کہ موم اور چربی سے بنائی جائے اور اُسے روشن کرین اور یہ مجاز ہی۔

شمع کافوری شمع جو مثل کافور سفید ہو۔ چراغ وہ بتی کہ چربی اور تیل کے ساتھ اُسے روشن کرین۔
کفاف روزی اور روزگزران۔ وجہ کفاف سبب روزی اور مال روزگزران کا ہے۔ تفاریق
زبر سے جمع تفریق کی معنی پراگندہ کرنا۔ مجری میم کے پیش اور جیم کے سکون اور الف مقصورہ سے
روان کرنا اور روان کیا ہوا۔ نفقہ نون کے زبر اور فے کے سکون سے روزی ما یحتاج معاش۔
اسراف ہمزہ کے زیر کے ساتھ حد سے زیادہ خرچ کرنا۔ زجر اول کے زبر اور دوم کے سکون سے
باز رکھنا اور منع کرنا۔ منع میم کے زبر اور نون کے سکون سے روکنا خستہ زخمی بیت بروی
خود در اطماع باز نتوان کرد + چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد + اطماع ہمزہ کے زیر
سے امیدوار کرنا اور لالچ مین ڈالنا۔ باز کھلا ہوا مقابل بستہ۔ فراز زبر سے بستہ و کشادہ یہان پر
بمعنی بستہ ہے یعنی لالچ اور امیدواری کا دروازہ اپنے مُنھ پر کھولنا دشوار ہے اسواسطے کہ یہ بدون
سخاوت اور جوانمردی کے وقوع مین نہین آتا اور وہ ہر ایک کی طاقت مین نہین ہے اور جب کھل گیا
تو سختی اور سخت مزاجی سے بند نہین ہوتا قطعہ کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز + بلب آب شور
گرد آیند + ہر کجا چشمۂ بود شیرین + مردم و مرغ و مور گرد آیند + حجاز زیر سے مکہ
اور مدینہ اور طائف اور شہر دوسرے جو زمین نجد اور غور کے اندر واقع ہوے ہین اور نجد اونچا
خطہ عرب کے شہرون سے ہے اور غور زمین پست نہایت عراق تک اور چونکہ بلاد عراب کے نواح مین
اکثر جنگل لمبے چوڑے بن پانی کے واقع ہین اس نظر سے تشنگان حجاز کہا۔ حکایت یکی از
بادشاہان پیشین در رعایت مملکت سستی کردے و لشکر بسختی داشتے لاجرم دشمن صعب
روی نمود ہمہ پشت دادند بیت چو دارند گنج از سپاہی دریغ + دریغ آیدش دست بردن
بہ تیغ + یکے از آنانکہ غدر کردند با منش دوستی بود ملامتش کردم و گفتم دون ست و ناسپاس
و سفلۂ ناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق نعمت سالیان
در نوردد گفت اگر بگویم معذور داری شاید کہ اسپم بے جو بود و نمد زین در گرو و سلطان
کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بجان جوانمردی نتوان کرد۔ رعایت زیر سے نگاہ رکھنا۔
لاجرم دو زبر سے ناچار۔ پشت دادن مُنھ پھیرنے اور بھاگنے سے کنایہ ہے۔ غدر زبر سے
بیوفائی کرنی۔ ملامت بُرا کہنا۔ دون فرومایہ کمینہ۔ ناسپاس خالی سین کے زیر سے

فرمایا ہے - حق سیج - تغیر دو زبر اور یاے حطی کی تشدید اور پیش سے ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا اور بدلنا - مخدوم میم کے زبر اور خالی دال کے پیش سے خدمت کیا گیا حقوق دو پیش سے جمع حق کی اور یہ وہ چیز ہے جو کسی پر ثابت ہو - سالیان بمعنی سالہا کہ جمع سال کی ہے اور ہمہ روزہ کے معنی مین بھی آیا ہے از برہان قاطع - نورد و لپیٹے **قولہ** اگر بگویم معذور داری شاید یعنی اگر بیان کرون لائق ہے کہ تو مجھے معاف کرے - نمد زین نمدا جو گھوڑے کی پیٹھ پر ڈالین اور زین اُس پر کھینچین (از مترجم نسخہ عام بکرم ہے بجاے بگویم کے) **بیت** زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بنہد + وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم + سر بنہد یعنی مطیع اور فرمانبردار ہو اور عاجزی اختیار کرے - سر بنہد در عالم یعنی نکلجاے اور جہان مین پھرے **شعر** اذا شبع الکمی یصول بطشا + وخاوی البطن یبطش بالفرار یعنی جبکہ دلاور پیٹ بھرا ہو خوب زور سے حملہ کرتا ہے اور پیٹ کا خالی بھاگتا خوب جلدی سے ہے - اذا ہمزہ کے زیر سے حرف شرط - شبع اول کے زبر اور دوم کے زبر سے ماضی معروف کا صیغہ ہے باب منع سے یعنی کھانے سے بھرا ہو کمی عربی کاف کے زبر اور میم کے زیر اور یاے تحتانی سے مرد دلاور ہتیار بند - یصول اول کے زبر اور دوم کے پیش سے مضارع معروف - صول زبر سے حملہ کرنا اور اُچھلنا کودنا باب کرم یکرم سے بطش اول کے زبر اور دوم کے سکون سے زور سے پکڑنا اور حملہ کرنا مفعول بہ - خاوی نقطہ دار خے سے خالی اور تہی - مبتدا مضاف - بطن زبر سے پیٹ مضاف الیہ - یبطش مضارع معروف ضرب کا - **حکایت** یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشان درآمد و برکت صحبت ایشان در وے اثر کرد و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر باا و دل خوش کرد و عمل فرمود قبول نکرد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی - معزول زبر سے اسم مفعول عزل کا جو اول کے زبر اور دوسرے کے سکون سے ہے یعنی بیکار کرنا اور الگ کرنا - حلقہ خالی حے کے زبر سے گروہ - برکت باے ابجد اور راے قرشت کے زبر سے افزونی اور بڑھتی - دست داد حاصل ہوئی اور ملی - عمل دو زبر سے کام - قبول قاف کے زبر سے فارسی مین پذیرفتن اور عربی مین مال لینا اور یہ مصدر زبر کے ساتھ خلاف قیاس ہے اسواسطے کہ توضیح شرح تنقیح مین کہا ہے کہ یہی ایک مصدر خلاف قیاس زبر سے آیا ہے ورنہ وزن مصدر کا فعول پیش کے ساتھ ہے - مشغول اسم مفعول

شغل کا جو اول کے زبر اور دوسرے کے سکون اور اول کے پیش اور دوسرے کے سکون سے
کار اور بے پروائی اور لفظ کہ مشغولی مین کاف استفہام نفی کا ہی یعنی نہ مشغولی **نظم** آنانکہ
بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دہان مردم بستند + کاغذ بدریدند و قلم
بشکستند + وز دست و زبان حرف گیران رستند + کنج کاف عربی کے پیش سے مشہور کہ
گھر کے گوشے اور کونے کو کہتے ہین اور عرب اُسے زاویہ - حرف گیر فارسی کاف کے زیر سے
اعتراض کرنے والے کو کہتے ہین اور کنایہ عیب جو اور خطا کے پکڑنے والے سے بھی ہی - **ملک گفت**
ہر آئینہ ما را خردمند کافی باید کہ تدبیر مملکت را شاید گفت نشان خردمند کافی آنست
کہ بچنین کارہا تن درندہد **بیت** ہمای بر ہمہ مرغان ازان شرف دارد + کہ استخوان
خورد و جانور نیازارد + کافی نے کے زیر سے بسندہ اور بس - تن درندہد یعنی راضی نہو
اور قبول نہ کرے اسواسطے کہ برہان قاطع مین تن در دادن سے مراد راضی ہونے اور مان لینے کو
لکھا ہی - ہما ایک جانور کا نام ہی کہ گلی سڑی ہڈیان کھاتا ہی اور جسپر اُسکی پرچھائین پڑے بادشاہ
ہوجائے از کشف اللغات **مثل** سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت صحبت شیر بچہ وجہ اختیار
افتاد گفت تا فضلہ صیدش میخورم از شر دشمنان در پناہ صولتش زندگانی میکنم گفتند
اکنون کہ بظل حمایتش درآمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک تر نیائی تا بحلقۂ
خاصانت درآورد و از بندگان مخلصت شمارد گفت ہمچنان از بطش او ایمن نیستم
بیت اگر صد سال گبر آتش فروزد + اگر یکدم درو افتد بسوزد + افتد کہ ندیم حضرت
سلطان زر بیابد و باشد کہ سر برود و حکما گفتہ اند از تلون طبع بادشاہان پر حذر باید بود کہ
گاہ بسلامی برنجند و گاہ بدشنامی خلعت دہند و گفتہ اند ظرافت بسیار ہنر ندیمان است
و عیب حکیمان **بیت** تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار + بازی و ظرافت بہ ندیمان
بگذار + سیاہ گوش فارسی کاف سے ایک درندہ جانور ہی کہ اُسکے سیاہ کان ہوتے ہین اور بادشاہ
اور امرا اُسکا شکار کرتے ہین - ملازمت میم کے پیش اور زاے منقوطہ کے زبر سے معنی ایک
دوسرے سے الگ نہونا - صحبت پیش سے یاری - فضلہ فے کے زبر اور ضاد منقوطہ کے زیر
اور لام کے زبر سے اور فضالہ فے کے پیش سے بچا ہوا اور زیادہ رہا ہوا اور بڑھا ہوا - حمایت

زیر سے نگاہ رکھنا۔ اعتراف زیر کے ساتھ اقرار کرنا۔ مخلص میم کے پیش اور لام کے زیر سے اسم
فاعل اخلاص کا یعنی دوست خالص کہ دوستی اور محبت کو دکھلاوٹ اور ریا کے میل سے خالص
اور کھرا رکھے اور لام کے زیر سے خالص کیا ہوا۔ بطش اول کے زبر اور دوم کے سکون سے
زور سے پکڑنا اور حملہ کرنا۔ ایمن ہمزہ کے زیر اور میم کے زبر سے امالہ امن کا یعنی نڈر اور بیخوف
ہمچنان یعنی جیسا کہ معلوم ہوا یا بدستور سابق۔ گبر کاف فارسی کے زبر اور بائے عربی کے سکون
سے آتش پرست۔ افتد یعنی اتفاق سے گرے۔ ندیم نون کے زبر سے ہمنشین امرا کا اور
حریف شراب۔ تلون تائے قرشت اور لام کے زبر اور واو کی تشدید اور پیش سے طرح بطرح کا
ہونا اور ایک طور پر قائم نہ رہنا۔ ظرافت ظائے منقوطہ کے زبر سے بمعنی زیرکی اور عرف مین خوش طبعی
وقار زبر سے گرانی اور بوجھل ہونا اور بھاری بھرکم ہونا۔ حکایت یکے از رفیقان شکایت
روزگار نامساعد نزد یک من آورد کہ کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقہ
ندارم بارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر روم تا در ہر صورت کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بد
من اطلاع نباشد بیت بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست + بس جان بلب آمد
کہ برو کس نگریست + باز از شماتت اعدامی اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند و
سعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند۔ مساعد میم کے پیش اور خالی عین کے
زیر سے یاری کرنے والا اور مددگار از صراح۔ کفاف روزی اور روزگزار۔ عیال خالی عین کے
زیر اور یائے تحتانی کے زبر سے اولاد بچے اور عورت اور وہ لوگ کہ انکے نان نفقہ اور خرچ کی
ذمہ داری ہو۔ شماتت زیر سے دشمن کی خواری پر خوشی کرنی۔ اعدا دشمنان جمع عدو کی طعنہ
بالفتح نیزہ مارنا اور کسی کا عیب کہنا۔ قفا قاف کے اور فے کے فتح سے گردن اور گدی از صراح
مروت دو پیش سے مردی اور جوانمردی۔ حمل بالفتح بار اور بوجھ قولہ سعی مرا در حق عیال بر عدم
مروت حمل کنند یعنی میری کوشش کو نالایقی اور کمینہ قبیلہ کا بوجھ نہ اٹھانے پر حمل اور گمان کرینگے
یعنی جانینگے کہ مین نے لڑکے بالون وغیرہ گھر کے کنبے کے حق مین چشم پوشی اور نامردی کی قطعہ
ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز + نخواہد دید روی نیکبختی + تن آسانی گزیند خویشتن را +
زن و فرزند بگذارد بسختی + بے حمیت خالی حے کے فتحہ اور میم کے کسرہ اور یائے

تحتانی کے تشدید اور فتحہ سے بے غیرت اور بے ننگ - تن آسانی یائے مصدری سے آسودگی
اور تندرستی اسواسطے کہ تن آسان برہان قاطع مین آسودہ اور تندرست کے معنی مین آیا ہی
را بمعنی برائے یعنی آسودگی اور تندرستی صرف اپنے تن کے واسطے قبول اور اختیار کرتا ہی -
در علم محاسبہ چنانکہ معلوم است چیزی دانم اگر بجاہ شما جہتی معین گردد کہ موجب جمعیت
خاطر باشد وبقیۂ عمر از عہدۂ شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم ای یار عمل بادشاہ
دو طرف دارد امید نان وبیم جان وخلاف رای خردمندان است بدین امید
دران بیم افتادن - محاسبہ میم کے پیش اور خالی سین کے فتحہ سے شمار کرنا - جہت بکسر
جیم اور فتح ہا بسبب صراح مین ہی کہ جہت اصل مین وجہ تھا مگر قاعدۂ صرفی سے جہت ہوگیا - عہدہ
خالی عین کے پیش سے کسی کو ایک امر صلاح اور تیمارداری کے لیے سپرد کرنا - قطعہ کس نیاید بخانۂ
درویش + کہ خراج زمین وباغ بدہ + یا بہ تشویش وغصہ راضی شو + یا جگربند
پیش زاغ بنہ + خراج خاے منقوطہ کے فتحہ سے باج اور بھیج اور لگان اور مالگزاری - تشویش
پریشانی اور اضطراب - جگربند برہان قاطع مین مجموعہ جگر اور شش اور دل کو کہتے ہین انسان کا
ہو یا حیوان کا اور عربی مین سواد البطن اسکا نام ہی اور ہر چیز جو حقیر اور ذلیل ہو اور جگربند سے مراد فرزند
سے بھی ہی - زاغ مشہور ہی اور فتنہ اور آشوب کو بھی کہتے ہین یعنی اگر تو خراج نہین دیتا تشویش اور
رنج مسافرت اور فقر وفاقہ پر راضی ہو اور وطن سے باہر نکل یا جگربند کو کہ ذات حقیر اور لاغر تیری ہی فتنہ اور
آشوب کے سامنے پیش کر یعنی بارگاہ سلطانی مین حاضر ہو کر جو تکلیف کہ سلطان پسند کرے اسکا
تحمل کر اور کہہ سکتے ہین کہ سلف کا دستور ایسا تھا کہ جب کسی کو کسی کا روپیہ یا دوسری چیز دینی ہوتی
وہ بیٹے یا بھائی اپنے کو گرو رکھدیتا اور جسکو گرو مین چھوڑتا بہ نظر بندی کے اسکا نام نوا رکھتے ہین
اس صورت مین معنی یہ ہونگے اگر تو خراج نہین دیتا قید اور ایذا کی تشویش پر راضی ہو یا لڑکا اپنا فتنہ ہی
یعنی عزاخانہ کے حوالہ کر - گفت این سخن موافق حال من نگفتی وجواب سوال من نیاوردی
نشنیدہ کہ گفتہ اند ہر کہ خیانت ورزد دستش از حساب لرزد قطعہ راستی موجب رضای
خداست + کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست + وحکما گفتہ اند چہار کس از چہار کس
بجان برنجند حرامی از سلطان ودزد از پاسبان وفاسق از غماز وروسپی از

محتسب و آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک است۔ خیانت خاے منقوطہ کے
کسرہ سے ناراستی اور کھوٹا پن۔ حرامی چور اور بٹ مار اور حرام زادہ اور ولد الحرام ہے اور یہان مراد
بٹ مار ہے۔ فاسق خالی عین کے کسرہ سے بدکار اور سیدھے راستہ سے بچنے اور ہٹنے والا۔ غماز
غین منقوطہ کے فتحہ اور میم کی تشدید سے چغلخور عیب جوے اور لوگون کی خبر دوسرے کے سامنے
لیجانے والا۔ روسپی فارسی بے اور یاے معروف سے فاحشہ اور بدکار عورت۔ محتسب میم کے
پیش اور خالی سین کے کسرہ سے برے کام سے روکنے والا۔ حساب بالکسر شمار۔ محاسبہ میم کے
پیش اور سین خالی کے فتحہ سے شمار اور حساب کسی کے ساتھ کرنا۔ قطعہ مکن فراخ روی در عمل
اگر خواہی + کہ وقت رفع تو باشد مجال دشمن تنگ + تو پاک باش و مدار اے برادر از کس
باک + زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ + فراخ رو خالی رے کے فتحہ سے کنایہ اس شخص
سے ہے کہ اپنی حد سے باہر جاے اور فضول خرچ اور بیہودہ خرچ از فرہنگ جہانگیری۔ عمل بالفتح
کام ہے۔ رفع بالفتح اٹھانا مراد معزولی اور اس قطعہ کی پہلی بیت مین جزا مقدم ہے اور شرط موخر یعنی
اگر تو چاہے کہ معزولی کے وقت دشمن کی مجال تنگ ہو اور گنجایش اعتراض کی اسکو نہ ملے تو مشغولی
اور عاملی کی حالت مین فضول خرچ نہ کر اور اپنی حد سے مت بڑھ۔ گفتم حکایت آن روباہ مناسب
حال تست کہ دیدندش گریزان و افتان و خیزان کسے گفتش چہ آفت است کہ موجب
چندین مخافت است گفت شنیدم کہ شتر را بسخرہ میگیرند گفتند اے سفیہ شتر را با تو چہ
مناسبت ست و ترا با او چہ مشابہت گفت خاموش اگر حسودان بغرض خود گویند کہ
این شتر ست و گرفتار آیم کرا غم تخلیص من باشد تا تفتیش حال من کند و تا تریاق از
عراق آید مار گزیدہ بمیرد و ترا ہمچنین فضل است و دیانت اما حسودان در کمین اند
و مدعیان گوشہ نشین اگر انچہ حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند و در معرض
خطاب بادشاہ افتی و در محل عتاب دران حالت کرا مجال مقالت باشد مصلحت
آن می بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی کہ عاقلان گفتہ اند۔
مخافت میم کے فتح سے ڈرنا۔ سخرہ خالی سین کے پیش اور خاے منقوطہ کے سکون سے
بیگار پکڑنا۔ سفیہ خالی سین کے فتحہ اور فے کے کسرہ سے بے وقوف اور ہلکا۔ تریاق

نامے قرشت کے کسرہ سے عربی بنایا ہوا لفظ ہے تریاک کا اور وہ پازہر ہے۔ عراق بالکسر ایک شہر کا نام ہے۔ دیانت بالکسر سچائی۔ اور دینداری۔ کمین پوشیدہ ہونا دشمن کے مارنے کے قصد سے ہندی میں گھات اور گاڑ کہتے ہیں۔ معرض میم کے فتحہ اور خالی رے۔ کے کسرہ سے ایک چیز کے ظاہر ہونے کی جگہ۔ خطاب بالکسر کسی سے منہ درمنہ بات کہنی۔ عتاب بالکسر ملامت کرنی اور غصہ ہونا۔ مقالت میم وقاف کے فتحہ سے بات۔ حراست بالکسر نگاہ رکھنا اور بچانا۔ ریاست بالکسر سرداری۔ بیت بدریا در منافع بیشمار است + وگر خواہی سلامت برکنار است + بدریا در یعنی در دریا اور بے زائد ہے۔ سلامت بالفتح بے گزند ہونا۔ رفیق این سخن بشنید بہم برآمد و روے درہم کشید و سخنہاے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ این چہ عقل و کفایت است و فہم و درایت و قول حکما درست آمد کہ دوستان در زندان بکار آیند و بر سفرہ ہمہ دشمنان دوست نمایند۔ کفایت بالکسر بس ہونا۔ درایت بالکسر دانائی۔ سفرہ حرف اول کے پیش سے وہ چیز کہ جسپر کھانا نوش کریں اور دسترخوان از برہان قاطع قطعہ دوست مشمار آنکہ در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی + دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی + نعمت بالکسر ناز و آسایش و آرام اور عطا۔ لاف کلام فضول اور خودستائی اور خودستائی یعنی شیخی اور شیخیت۔ دیدم کہ متغیر میشود و نصیحت من بہ غرض میشنود نزدیک صاحب دیوان رفتم و لسابقہ معرفتے کہ میان ما بود صورت حالش بگفتم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندروز برین برآمد لطف طبعش بدیدند وحسن تدبیرش بپسندیدند کارش ازان درگذشت و بمرتبہ برتر ازان متمکن شد و ہمچنین نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت برسید و مقرب حضرت سلطان شدہ مشارالیہ و معتمد علیہ گشت برسلامت حالش شادمانی کردم و گفتم۔ متغیر میم کے پیش اور تاے قرشت اور غین منقوطہ سے اور یاے حطی کی تشدید اور کسرہ سے ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنے والا اور بدلنے والا۔ غرض دو فتحہ سے نشانہ تیر کا اور خواہش و آہنگ و دل تنگ اور ملول ہونا اور حاجت آنا اور آرزومند ہونا از منتخب اللغات۔ قولہ نصیحت من بغرض میشنود یعنی میری نصیحت کو میری غرض کی گفتگو جانتا ہے اور کہ سکتے ہیں کہ نصیحت میری دلگیری اور دلتنگی سے سنتا ہے۔

صاحب دیوان مالک دفتر حساب کا۔ سابقہ باے ابجد کے کسرہ سے پیشدستی نصب بالفتح قائم اور برپا کرنا نجسم تارا۔ ترقی مصدر ہی باب تفعل سے اوپر جانا چڑھنا۔ مشار الیہ معتمد الیہ پہلے کے پیش سے اشارا اسکی طرف کیا ہوا اور تکیہ اسپر کیا ہوا اور عرف مین یہ دو کلمہ معتبر اور معتمد شخص کے حق مین بولتے ہین۔ سلامت بے گزند ہونا۔ (از مترجم اور نسخہ مشہور ہی نصیحت من بغرض نمی شنو یعنی نصیحت میری اپنی غرض مندی کے سبب نہین سنتا کہ صاحب الغرض مجنون) بیت ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار + کہ آب چشمہ حیوان درون تاریکی ست + کار بستہ وہ کام جسکا نکاس نہو شکستہ بالکسر تنگ اور دق ہوا اور بھاگا ہوا۔ حیوان پہلے اور دوسرے کے فتحہ سے مصدر ہی زندہ ہونا اور زندگانی او اہل فارس حرف دوم کے سکون سے استعمال کرتے ہین آب چشمہ حیوان سے مراد آبحیات اور امرت ہی اور مشہور ہی کہ آبحیات تاریکی اندھیری مین ہی یعنی کام کے برامد اور کشادہ نہونے سے اندیشہ نہ کر اور دل تنگ نہو کہ آبحیات تاریکی مین چشم خلائق سے پوشیدہ ہی نہ آنکھون کے سامنے اسی طرح مقاصد کی کشایش اور برآمد تمنا جو حکم آبحیات کا رکھتی ہی آنکھون سے غائب ہی اور مقررہ وقت پر بموجب اس قول کے کہ کل امر مرہون باوقاتہا ظہور مین آتی ہی شعر الا لا تحزنن اخا البلیة + فللرحمن الطاف خفیہ + یعنی خبردار ہشیار رہو اور غم نہ کرا ی مصیبت زدہ بلا مین پڑے ہوے پس اللہ تعالی کے واسطے پوشیدہ نوازش اور مہربانی ہین۔ الا بالفتح حرف تنبیہ۔ لا تحزنن صیغہ نہی مخاطب موکد نون ثقیلہ کے ساتھ باب علم یعلم سے۔ اخا منادی مضاف حرف ندا محذوف۔ بلیہ باے ابجد کے فتحہ اور لام کے کسرہ اور یاے تحتانی کے تشدید اور فتح اور ہاے ساکن سے مضاف الیہ بمعنی بلا اور آفت کے اور بعضے فاضلون سے منقول ہی کہ طریق عرب یہ ہی کہ ایک حالت کے بیان کرنے کے وقت لفظ اب اور اخ کا ملاتے ہین پس معنی اخا البلیہ کے مقارن آفت اور گرفتار بلا ہونگے۔ فا تعلیل کی۔ لام جار۔ رحمان مجرور اور خبر مقدم۔ الطاف خفیہ صفت ساتھ موصوف کے مبتدا ہی۔ فرد منشین ترش تو از گردش ایام کہ صبر + تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + صبر بالفتح شکیبائی اور سنتوکھ۔ اور اول کے کسرہ اور دوسرے کے پیش سے کنارا ایک چیز کا اور اول کے فتحہ اور دوسرے کے کسرہ سے ایک درخت کا رس یا

شیرہ تلخ ہی اور سکون بائے ابجد جائز نہین مگر بضرورت شعر اور یہان معنی اول یعنی شکیبائی مقصود ہین - بر بالفتح میوہ اور مراد مال اور حاصل اور منفعت ہی جیسے مثنوی مولوی معنوی مین
؎ صبر تلخ آمد ولیکن عاقبت + میوۂ شیرین دہد پر منفعت + دران مدت مارا با جمع بدان اتفاق سفر مکہ افتاد چون باز آمدم بدو منزلم استقبال کرد ظاہر حالش دیدم پریشان و در ہیئت درویشان گفتم حال چیست گفت چنانکہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک در کشف حقیقت آن استفسار نفرمود و یاران قدیم و دوستان رحیم از کلمۂ حق خاموش شدند و صحبت دیرینہ فراموش کردند - استقبال ہمزہ اور تائے قرشت کے کسرہ سے پیش آنا اور کسی چیز کی طرف مُنھ لانا اور متوجہ ہونا - خیانت کھوٹ اور ناراستی - کشف کشادہ اور ننگا کرنا - حقیقت مجاز کے خلاف اور جو کچھ واجب ہو کسی امر کی حمایت - استفسار بالکسر بیان طلب کرنا - قطعہ نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ + ستایش کنان دست بر بر نہند + و گر روزگارش در آرد ز پاے + ہمہ عالمش پای بر سر نہند + ستایش خالی سین کے کسرہ سے نیک دعا اور آفرین - بر اول کے فتح اور دوم کے سکون سے سینہ اور بغل - از پاے در آوردن کنایہ عاجز کرنے اور لغزش مین لانے سے ہی - پای بر سر نہادن خفیف اور بے عزت کرنا یعنی تو نہین دیکھتا کہ خلقت اہل مرتبہ کے سامنے تعریف اور آفرین کرتی ہوئی ہاتھ سینہ پر رکھتی ہی اسواسطے کہ تواضع مین رسم قدیم ہی سینہ پر ہاتھ رکھنا جسطرح کہ اس زمانے مین زیر ناف ہاتھ باندھتے ہین اور جو زمانہ کی گردش سے عاجز ہو جاے اُسکو خفیف اور ذلیل کرتے ہین - فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار بودم تا درین ہفتہ کہ مژدۂ سلامتی حجاج برسید از بند گرانم خلاص کردند و ملک موروثم خاص گفتم آن نوبت اشارت من قبول نہ کردی کہ عمل بادشاہان چون سفر دریاست سودمند و خطرناک یا گنج برگیری یا در تلاطم بمیری - عقوبت دو پیش سے عذاب - حجاج حائے حطی کے پیش اور دوسرے جیم کی تشدید سے حج کرنے والے جمع حاج کی اور حائے مہملہ کے فتحہ سے بڑا حجت کرنے والا اور قصد کرنے والا - ملک لام کے کسرہ سے کسی چیز کا مالک ہونا اور جو چیز کسی کی حق ہو - موروث میراث مین لی ہوئی - خطر دونون فتحہ سے خوف اور ڈر - ناک ایک کلمہ ہی بمعنی

آغشتہ اور آلودہ کے اور آخر کلمات مین کسی وصف کے ساتھ اتصاف کے سبب لاتے ہین تلاطم بوزن تفاعل ایک دوسرے پر لہر مارنا۔ **بیت** یا در بحر و دو دست کند خواجہ برکنار + یا موج روزے افگندش مردہ برکنار + خواجہ واو معدولہ کے ساتھ مالدار اور صاحب جمعیت اور گھر کے رئیس کو کہتے ہین۔ کنار مصرع اول کے آخر مین بغل کے معنی اور مصرع دوم کے آخر مین بمعنی لب اور کنارے کے۔ مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درویش را خراشیدن و نمک پاشیدن بدین دو بیت اختصار کردم **قطعہ** ندانستی کہ بینی بند بر پاے + چو در گوشت نیاید پند مردم + دگر رہ گر نداری طاقت نیش + مکن انگشت در سوراخ کژدم + ریش یاے مجہول سے زخم۔ اختصار کسرہ سے کم کرنا۔ رہ مخفف راہ کا مشہور اور مرتبہ اور بار کے معنی مین بھی آیا ہی۔ نیش یاے مجہول سے ہر چیز کے سر کی تیزی کو کہتے ہین جیسے نیش کارد و خنجر و نیش عقرب اور امثال اسکے۔ کژدم کاف عربی کے فتحہ اور فارسی زے کے سکون سے ایک جانور کاٹنے والا جسے عربی مین عقرب اور ہندی مین بچھو کہتے ہین یعنی کیا اس بات کو تو نے نہین جانا کہ اگر لوگون کی نصیحت کو اپنے کان مین جگہ نہ دیگا تو اپنے پاؤن مین بیڑی دیکھیگا اور جیلخانہ مین رہیگا پس اگر دوسری بار بچھو کے ڈنک کا تحمل نہو تو اسکے چھید مین انگلی نہ ڈال خلاصہ یہ کہ بار دیگر ایسے امر کا مرتکب نہو جسکا اہتمام اور انصرام تجھسے نہو اور انجام کار تجھے پشیمانی ہو۔ **حکایت** تنے چند در صحبت من بودند ظاہر ایشان بصلاح آراستہ یکی از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظن بلیغ داشت و ادرارے معین کردہ بود مگر یکے از ایشان حرکتے کرد نامناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقے کفاف یاران مستخلص کنم آہنگ خدمتش کردم و دربانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ گفتہ اند **قطعہ** در میر و وزیر و سلطان را + بے وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب + این گریبان گرفت آن دامن + ادرار کسرہ سے روان ہونا مد برابر دینا اور بخشنا مراد وظیفہ اور راتبہ ہی۔ حرکت دونون فتحہ سے جنبش ضد سکون۔ فاسد خالی سین کے کسرہ سے تباہ۔ کاسد اسباب اور بازار کھوٹا اور بے رونق۔

کاسد شدن بازار عبارت کاروبار کی بے رونقی سے ہے۔ جفا بالفتح ظلم کرنا۔ غریب مسافر اور درویش۔ گریبان فارسی کاف اور خالی رے کے کسرہ سے ترجمہ جیب کا اور یہ لفظ مرکب ہے گری سے جو گردن کے معنی میں ہے اور بان سے کہ محافظ اور نگہبان ہے۔ چندانکہ مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من واقف شدند باکرامم درآوردند و برتر مقامی معین کردند اما بہ تواضع فروتر نشستم و گفتم **بلبیت** بگذار کہ بندۂ کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت اللہ اللہ چہ جائے این سخن ست **بلبیت** گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + فی الجملہ نشستم و از ہر درے سخن پیوستم تا حدیث زلت یاران در میان آمد گفتم۔ اکرام بالکسر تعظیم اور اعزاز۔ مقام بالفتح کھڑے ہونے کی جگہ اور عرف میں مطلق مکان کے معنی میں ہے۔ تواضع تائے قرشت کے فتحہ اور ضاد منقوطہ کے پیش سے عاجزی اور فروتنی کرنی۔ صف فتحہ اور تشدید کے ساتھ اور تخفیف ضرورت کے واسطے ہے رستہ اور صف میں کھڑا ہونا۔ اللہ اللہ تعجب کے لیے ہے۔ از ہر درے سخن پیوستم یعنی ہر قسم کی بات میں نے کہی۔ زلت زائے منقوطہ کے فتحہ اور لام کی تشدید اور فتحہ سے کیچڑ میں پاؤن اور سخن میں زبان کا پھسلنا ہے اور مراد جرم و خطا ہے۔ **قطعہ** چہ جرم دید خداوند سابق الانعام + کہ بندہ در نظر خویش خوار می دارد + خدائے راست مسلم بزرگواری و لطف + کہ جرم بیند و نان بر قرار می دارد + حاکم را این سخن پسندیدہ آمد اسباب معاش یاران فرمود تا بر قاعدۂ ماضی مہیا دارند و مؤنت ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت بوسیدم و عذر جسارت خواستم و گفتم۔ جرم جیم کے پیش سے گناہ۔ انعام بالکسر نعمت دینا۔ سابق بائے ابجد کے کسرہ سے پہلے ہونے والا۔ مسلم اسم مفعول تسلیم کا یعنی سلامت رکھا گیا اور سونپا گیا۔ اسباب جمع سبب۔ معاش بالفتح جینا اور وہ چیز جس سے جیئیں۔ قاعدہ خالی عین کے کسرہ سے گھر اور مکان کی نیو اور بیٹھی ہوئی عورت اور عرف میں طرز اور روش کے معنی ہیں۔ ماضی گذرا ہوا۔ مہیا میم کے پیش اور یائے تحتانی کی تشدید سے موجود۔ مؤنت میم کے زبر اور ہمزہ کے پیش اور واو کے سکون سے اٹھانا اور کسی کا احتیاج اپنے ذمہ لینا۔ تعطیل خالی چھوڑنا۔ وفا زبر کے ساتھ وعدہ بجا لانا اور دوستی میں پورا اترنا۔ جسارت جیم کے زبر سے دلیری۔

قطعہ چو کعبہ قبلۂ حاجت شد از دیار بعید + روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ + ترا تحمل امثال ما بباید کرد + کہ ہیچکس نزند بر درخت بے بر سنگ + کعبہ خانہ خدا مشہور قبلہ وہ طرف اور وہ سمت کہ آدمی منہ کریں نماز کے وقت - فرسنگ تین کوس امثال جمع مثل کی مانند - دیار بالکسر جمع الجمع دار کی معنی گھر اور شہر (از مترجم قال صاحب القاموس الدار المحل یجمع البناء والعرصة کالدارة المذکر ج ادؤر وادور ودیار ودیارة انتہی) جمع اول اسکی ادؤر ہمزہ سے فتحہ اور واو کے پیش سے اور جمع ثانی دیار - یعنی ہرگاہ کعبہ قبلہ حاجت چھوٹے بڑے سب کا ہوا ہے اسلیے خلائق دور دراز کے ملکوں سے قطع منازل کر کے اسکی زیارت کو جاتے ہین اور حاجت روائی اس سے چاہتے ہین اور آپ جو محتاجوں کے قبلۂ حاجات ہین تو آپ کو ہم ایسے حاجتمندوں کا تحمل کرنا مناسب ہے اسواسطے کہ بے ثمر درختوں کو کوئی پتھر نہین مارتا - حکایت ملکزادہ گنج فراوان از پدر میراث یافت دست کرم بگشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاہ و رعیت بریخت قطعہ نیاساید مشام از طبلۂ عود + بر آتش نہ کہ چون عنبر ببوید + بزرگی بایدت بخشندگی کن + کہ دانہ تا نیفشانی نروید + میراث میت اور مرے سے باقی رہا ہوا جو کچھ ہو - مشام میم اول کے فتحہ اور میم دوم کے تشدید سے جمع مشم کی اور قوت شامہ کی جگہ یعنی اور ناک - طبلہ بالفتح مشہور اور وہ اون کی تھیلی - عود اول کے پیش اور دوسرے حرف کے سکون سے مشہور ہے اور وہ ایک سیاہ رنگ کی لکڑی ہے کہ بخور اور خوشبو کے لیے جلاتے ہین عنبر ایک مشہور خوشبو ہے - کہتے ہین کہ ایک دریائی جانور کا گوبر ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ ایک موم خوشبودار ہے کہ پہاڑ مین شہد کی مکھی سے پیدا ہوتا ہے کہ ہر قسم کی خوشبودار گھاس کھاتی ہے - یکے از جلسائے بی تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے بنہادہ دست ازین حرکت کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش است و دشمنان در پس نباید کہ بوقت حاجت در مانی قطعہ اگر گنجے کنی بر عامیان بخش + رسد ہر کدخدائے را برنجے + چرا نستانی از ہر یک جوے سیم + کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے + جلسا جیم کے پیش اور لام کے فتحہ سے جمع ہے جلیس کی معنی ہمنشین - تدبیر انجام کام کو سوچنا اور غور کرنا - واقعہ حادثہ یعنی اور لڑائی - کدخدا صاحب خانہ اسلیے کہ کد اور کدہ خانہ اور گھر کو کہتے ہین - خدا

خداوند اور صاحب۔ بر بنجے یاے مجہول سے ایک چانول کی مقدار۔ ملکزادہ روے ازین سخن درہم کشید و گفت خداے تعالی مرا مالک این مملکت گردانیدہ است تا بخورم و بہ بخشم نہ پاسبانم کہ نگہدارم بلبیت قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت + روے درہم کشیدن مُنہ پھیر لینے سے مراد ہی قارون چچیرا بھائی موسے علیہ السلام کا کہ اُسکے پاس بہت مال تھا اور سُوم مشہور تھا حق تعالی نے اُسے بے ادبی کے باعث جو موسے علیہ السلام کے ساتھ اُسنے کی تھی زمین مین دھسا دیا۔ نوشیروان ایک بادشاہ کا نام ہی جسکے زمانے مین ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور مین آئے اور وہ محل جسے ایوان کسری کہتے ہین اُسی کا بنایا ہوا ہی اور عرب اُسکو انوشروان باے ابجد سے کہتے ہین۔ یعنی قارون جسکے چالیس کوٹھے خزانہ کے تھے مرگیا اور اُسکے وجود کا نشان تک نرہا نوشیروان ہرچند بظاہر مرگیا حقیقت مین نہین مرا اسواسطے کہ اُسکا نام نیک دنیا مین ثابت اور برقرار ہی اور کہہ سکتے ہین کہ دوسرے مصرع مین کاف مبالغہ کا بمعنی بلکہ واقع ہی یعنی نوشیروان نہین مرا بلکہ نام نیک دنیا مین چھوڑا کہ اُسکی ہمیشہ کی زندگی کی دلیل ہی۔ **حکایت** آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہی صیدی کباب میکردند نمک نبود غلامی را بروستا فرستادند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان تا رسمی نگردد و دہ خراب نشود گفتند ازین قدر چہ خلل زاید گفت بنیاد ظلم در جہان اندک بودہ است ہر کہ آمد بران مزید کرد تا بدین غایت رسید۔ نوشیروان عادل را یعنی نوشیروان عادل کے لیے روستا واو مجہول اور تاے قرشت کے فتحہ سے دیہاتی گنوار۔ **قطعہ** اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے + بر آورند غلامان او درخت از بیخ + بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ + سیب یاے مجہول سے ایک میوہ ہی جسکو عربی مین تفاح کہتے ہین بیضہ بالفتح مرغ کا انڈا۔ لشکری یاے معروف سے سپاہی اور اس قطعہ مین یاے مجہول قافیہ اول یعنی بیخ مین ہی اور یاے معروف دوسرے قافیہ یعنی سیخ مین اور یہ کلام اکابر مین بہت ہی بلبیت نماند ستمگار بدروزگار + بماند برو لعنت پایدار + بدروزگار فارسی

کافر یعنی بد ور روزگار ممکن ہی کہ کہا جائے بدعمل اسواسطے کہ روزگار عمل کے معنی مین بھی آیا ہی
لعنت بالفتح دوری رحمت خدا سے - **حکایت** ظالمی را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب
کردی تا خزینۂ سلطان آبادان کند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خلق خداے تعالی را
بیازارد تا دل خلق بدست آرد خداے تعالی ہمان خلق را بروی گمارد تا دمار از
روزگارش برآرد - خزینہ بالکسر گنجینہ اور خزاین جمع آن - دمار بالفتح ہلاکی - **بیت**
آتش سوزان نکند بر سپند + انچہ کند دود دل دردمند + سپند اول کے کسرہ اور دوسرے
حرف کے فتحہ سے دانہ مشہور کہ نظر گذر کے لیے جلاتے ہین - دود دل سے مراد آہ ہی یعنی ہر چند
کہ جلتی آگ سپند کو جلا بھنا کرتی ہی لیکن جو کچھ آہ مظلومون کی ظالمون کے ساتھ کرتی ہی اسکے درجہ کو
نہین پہونچتی - **لطیفہ** سردار جملۂ حیوانات شیر ست و کمترین جانوران خر و باتفاق
خر باربر بہ کہ شیر مردم در - **مثنوی** مسکین خر اگرچہ بے تمیز ست + چون بار برد ہمی
عزیز ست + گاوان و خران باربردار + بہ ز آدمیان مردم آزار + حیوانات جمع حیوان
کی دو زبر کے ساتھ لیکن اہل فارس سکون حرف دوم سے استعمال کرتے ہین اور معنی اسکے بہائم اور
چرپایہ بیان کیے جیسے گاے بکری بھینس وغیرہ اتفاق ہمزہ کے کسرہ اور تشدید یہ و کسرہ تاے قرشت
سے باہم ایک دوسرے سے موافقت کرنا - تمیز دو یاے حطی سے تھی ایک کو تخفیفاً حذف کیا اور
فارسی کے اندر عقل اور فہم کے معنی مین مستعمل ہی - مسکین بالکسر خوار اور ناتوان - ملک را طرفی
از ذمائم اخلاق او معلوم شد در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت **قطعہ** حاصل
نشود رضاے سلطان + تا خاطر بندگان نجوئی + خواہی کہ خداے بر تو بخشد + با خلق
خداے کن نکوئی + طرف دو فتحہ سے کنارا اور ٹکڑا کسی چیز کا - ذمائم ذال منقوطہ کے فتحہ سے
جمع ہی ذمیمہ کی عیب دار اور خراب - شکنجہ بالکسر عذاب اور ایک آلہ جلادی کا ہی - یکے از
ستمدیدگان بر وی بگذشت و گفت **قطعہ** نہ ہر کہ قوت بازوی منصبی دارد بسلطنت
بخورد مال مردمان بگزاف + توان بحلق فرو بردن استخوان درشت + ولے شکم
بدرد چون بگیرد اندر ناف + منصب پہلے حرف کے فتحہ اور تیسرے کے کسرہ سے
پایگاہ اور مرتبہ حاصل ہونے کا - سلطنت بالفتح غلبہ اور تسلط - گزاف فارسی کاف کے کسرہ سے

بیہودہ اور شیخی کی بات اور اول کے پیش سے بھی درست ہی۔ نون اس قطعہ کے مصرع اول
مین انکار یہ ہی یعنی کیا نہین ہی درست یہ بات ارباب عقل کے طریق مین کہ جو شخص مرتبہ اور درجہ
کی قوت بازو رکھے لوگون کا مال غلبہ اور بیہودہ گوئی سے کھاجاے۔ **حکایت** مردم آزاری
را حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالحے زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاہ
میداشت تا وقتیکہ ملک بران لشکری خشم گرفت و در چاہش کرد درویش بیامد و
آن سنگ را بر سرش انداخت گفت تو کیستی و این سنگ بر من چرا زدی گفت
من فلانم و این ہمان سنگ است کہ در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین مدت
کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ میکردم اکنون کہ در چاہت دیدم فرصت را
غنیمت شمردم۔ مجال میم کے فتحہ سے گھوڑ دوڑ کی جگہ اور فارسی مین قوت اور قدرت کے
معنی مین مستعمل ہی۔ انتقام بالکسر کینہ کشی کسی سے۔ **فرصت** ایک چیز کی باری اور کام کی پڑا
غنیمت وہ مال جو کافرون کی لڑائی مین حاصل ہو اور وہ چیز بھی جو بلا عوض ہاتھ آئے **مثنوی**
ناسزائی را چو بینی بختیار + عاقلان تسلیم کردند اختیار + تسلیم گردن نہادن اور سر جھکانا
اور اس بیت کا پہلا مصرع شرط ہی اور جزا اسکی محذوف اور دوسرا مصرع جزا کی علت واقع ہوا
یعنی اگر کسی ناقابل کا اقبال مددگار دیکھو تو صلح اور تسلیم اختیار کرو اس سبب سے کہ عقلمندون نے
تسلیم اور رضا اختیار کی ہی۔ حذف جزا بزرگون کے کلام مین کثیر الوقوع ہی جیسے حضرت نظامی رح
فرماتے ہین **بیت** گر آید بیاری گری شہریار + وگرنہ بتاراج رفت آن دیار + یعنی اگر بادشاہ مددگار
ہو المراد ورنہ وہ ملک لٹ گیا۔ **بیت** چون نداری ناخن درندہ تیز + با بدان آن بہ کہ
کم گیری ستیز + ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد + ساعد مسکین خود را رنجہ کرد + باش تا دست
بہ بندد روزگار + پس بکام دوستان مغزش برآر + فولاد بازو عبارت ہی پر زور اور
سخت بازو آدمی سے کہ غالب دست ہو۔ پنجہ مشہور ہی کہ پانچ انگلی مع ہتھیلی ہاتھ کے یا تلوے
پانون کے ہو۔ **دوست کام** نقیض دشمن کام ہی یعنی وہ کام کر کہ اپنے حسب دلخواہ حاصل ہو۔
(از مترجم دوست کام مقابل دشمن کام وہ شخص کہ اسکا کام حسب مرادہ دوست ہو) **حکایت**

یکے را از ملوک مرضی ہائل بود کہ اعادت ذکر آن موجہ نبود طائفہ حکمائے یونان متفق شدند کہ مر این درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بہ چندین صفت موصوف بود بہ فرمود طلب کردن دہقان پسرے یافتند بدان صفت کہ حکیمان گفتہ بودند ملک پدر و مادرش را بخواند و بہ نعمت بیکران خشنود کرد و قاضی فتوی داد کہ خون یکے از رعیت ریختن سلامتی پادشاہ را روا باشد جلاد قصد کشتن کرد پسر روے بسوے آسمان کرد و بخندید ملک گفت درین حالت چہ جای خندہ است پسر گفت ناز فرزند بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاہ خواہند اکنون پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوے داد و سلطان صحت خویش در ہلاک من می بیند بجز خداے تعالی پناہی نمی بینم۔ ہائل بالکسر ڈرانا اور ڈرانے والا۔ اعادت ہمزہ کے کسرہ سے لوٹانا گھمانا۔ یونان واو معروف کے پیش سے ایک ولایت ہے مشہور کہ اکثر حکما وہان ہوے ہین۔ موجہ میم کے پیش اور جیم کی تشدید اور فتحہ سے اچھا اور پسندیدہ اور وہ چیز جسکی طرف رخ کیا جائے۔ زہرہ بالفتح تلخہ اور پتا۔ دہقان کسرہ سے کھیتی کرنے والا کسان اور گانون کا سردار مکھیا معرب ہے دہ گان کا جو فارسی کاف سے ہے۔ حطام خالی حے کے پیش اور طا مہملہ کی تشدید اور فتحہ سے دنیاوی تھوڑا مال اور ریزہ اور ہر چیز کی جھاڑن صحت اول کے کسرہ اور تشدید اور فتحہ حرف دوم سے تندرستی خلاف سقم کے **بلیت**

پیش کہ بر آورم ز دستت فریاد + ہم پیش تو از دست تو گر خواہم داد + فریاد آواز بلند کہ مظلوم لوگ کرین۔ داد انصاف و عدالت اور کسی کی فریاد کو پہنچنے کو بھی کہتے ہین یعنی تیرے ہی سامنے تیرے ظلم کے ہاتھ سے روتا ہون اور داد خواہ ہون اور کس کے سامنے تیرے دست جفا سے فریاد کرون۔ سلطان را دل ازین سخن بہم بر آمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاک من اولی تر است از خون بیگناہی ریختن سر و چشمش ببوسید و نعمت بیکران بخشید و آزاد کرد گویند کہ ملک ہم دران ہفتہ شفا یافت **قطعہ** ہمچنان در فکر آن بیتم کہ گفت پیلبانے بر لب دریاے نیل + زیر پایت گر بدانی حال مور + ہمچو حال تست زیر پاے پیل + ہمچنان دراصل ہمچون آن تھا یعنی بدستور سابق۔ فکر بالکسر اندیشہ اور بیت اول

اس قطعہ کی مقولہ قائل کا ہی اور بیت دوم مقولہ فیلبان کا یعنی دریاے نیل کے کنارے بیت
جو فیلبان نے پڑھی اُسکے مضمون کی لطافت اُسی طرح اُس بیت کی فکر مین ہون یعنی
ابتک اندیشہ اُسکا میری یاد سے نہین گیا و ممکن ہی کہ توجیہ اُسکی اسطرح ہو کہ اُسی طرح یعنے
سرگذشت پہلی کے موافق بیت آیندہ کی مضمون بندی کی فکر مین ہون کہ فیلبان نے اُسکا
مضمون دریاے نیل کے کنارے کہا۔ **حکایت** یکے از بندگان عمرو لیث گریختہ بود
کسان در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را باوی غرضے بود اشارت بکشتن کرد
تا دیگر بندگان چنین نکنند بندہ پیش عمرو لیث سر بر زمین نہاد و گفت۔ عمرو لیث
خالی عین کے فتحہ سے ایک بادشاہ کا نام ہی کہ شیراز اُسکا بسایا ہوا ہی اور بعضون کا قول ہی
کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا آباد کیا ہوا ہی۔ عمرو بالفتح نام اور لیث کہ شیر کے معنی مین ہی
لقب اُسکا ہی اور احتمال ہی کہ عمرو نام بادشاہ کا اور لیث اُسکے باپ کا نام ہو۔ عقب خالی
عین کے فتحہ اور قاف کے کسرہ سے وبال اور دُمچھالہ۔ غرض دو فتحہ اول اور دوم حرف سے
دلتنگی اور ملال اور چاہت اور قصد۔ ہرچہ رود بر سرم چون تو پسندی رواست + بندہ
چہ دعوی کند حکم خداوند راست + امّا بموجب آنکہ پروردۂ نعمت این خاندانم نخواہم
کہ در قیامت بخون من گرفتار آئی اگر بخواہی کشت باری بتاویل شرع بکش گفت
تاویل چگونہ کنم گفت اجازت فرمای تا من وزیر را بکشم آنگہ بقصاص او مرا بکش تا بحق
کشتہ باشی ملک بخندید وزیر را گفت چہ مصلحت بینی گفت ای خداوند بصدقہ گور
پدرت این حرامزادہ را آزاد کن تا مرا ہم در بلا نیفگند گناہ از من ست کہ قول حکمارا
معتبر نداشتم کہ گفتہ اند **قطعہ** چو کردی با کلوخ انداز پیکار + سر خود را بنادانی شکستی +
چو تیر انداختی بر روے دشمن + حذر کن کاندر آماجش نشستی + تاویل واو کے
کسرہ سے پھیرنا اور گھمانا کلام کا ظاہر سے خلاف ظاہر کے طرف اور بیان کرنا اُس چیز کا جسکی طرف
کلام پھرے۔ شرع فتحہ سے سیدھا راستہ کہ حق تعالی نے بندون کے لیے ظاہر کیا اور اُسکے
ساتھ حکم کیا۔ اجازت ہمزہ کے زیر اور منقوطہ زے کے فتحہ سے پروانگی دینی اور چھوڑ دینا اور
روا رکھنا۔ قصاص بالکسر قاتل کو مقتول کے عوض مارنا۔ صدقہ دو فتحہ سے جو چیز کہ راہ خدا

مین فقیرون کو دیجاے کلوخ انداز برہان قاطع مین لکھا ہے کہ وہ سوراخ ہوتے ہین کہ دیوار
قلعہ کنگورون کے نیچے بناے جاوین تاکہ جب دشمن قلعہ کی دیوار کے پاس آوے اُن سوراخون
سے تپھر آگ اور راکھ اُسکے سر پر گرائین اور ہندی مین اُنکو رنڈے کہتے ہین اور گوپھن کے
معنی مین بھی آیا ہے مگر یہان مراد اُس سے صفت ترکیبی ہے یعنی مرد سخت اور کڑا اور کچا پکا
اینٹ کا ٹکڑا جسے ہندی مین روڑا کہتے ہین یا سوکھی مٹی ڈالنے والا۔ آماج مد کے ساتھ نشانہ
جسپر تیر لگائین۔ **حکایت** ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگنان
را در مواجہہ خدمت کردی و در غیبت نکوئی گفتی اتفاقاً ازوی حرکتے در نظر ملک
ناپسندیدہ آمد مصادرہ فرمود و عقوبت کرد سرہنگان ملک بسوابق نعمت او معترف
بودند و بشکر آن مرتہن لاجرم در مدت توکیل او ملاطفت کردندے و زجر و معاتبت
روا نداشتندے۔ خواجہ واو معدولہ سے گھر والا اور گھر کا مکھیا اور وہ خدمتگار کہ آلت
تناسل اُسکا مقطوع ہو۔ ہندی مین اُسے خوجہ کہتے ہین۔ زوزن فتحہ سے نام بادشاہ کا
اور نیز نام ایک ولایت کا ہے۔ کریم النفس یعنی ذات بخشنے والی اور جرم سے درگذر کرنے والی۔
مواجہہ میم کے پیش اور جیم کے فتحہ سے آمنے سامنے ہونا۔ مصادرہ میم کے پیش اور خالی
دال کے فتحہ سے صراح مین ہے خون کسی کا اُسکے مال کے ساتھ بیچنا اور وہ تاوان اور ڈانڈ لینا ہے
کہ جسکا ادا کرنا لازم اور واجب ہو۔ سرہنگان سرداران اور پیشروان لشکر جنکو ہندی مین اگوا
کہین اور سپاہی۔ سوابق خالی سین کے فتحہ اور باے ابجد کے کسرہ سے پیشیدستیان جمع
سابقہ کی۔ معترف میم کے پیش سے قبول کرنے والا۔ مرتہن اسم مفعول ارتہان یعنی گروی
مین لیا ہوا مطلب یہ کہ گرویدہ اُسکے شکر نعمت کے تھے اور ممنون اُسکے حق الطاف کے۔
توکیل سونپنا اور کسی پر کام چھوڑنا۔ ملاطفت میم کے پیش اور خالی طا کے فتحہ سے مہربانی
کرنی اور نیکی کرنی۔ زجر فتحہ سے ڈرانا اور ایک کام سے باز رکھنا۔ معاتبت کسی پر غصہ کرنا
قطعہ صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا + در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن + سخن
آخر بدہان میگذرد موذی را + سخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین کن + قفا بالقصر سر کا
پیچھا یعنی گدی اور مراد اُس سے غیبت ہے۔ تحسین نیکی سے نسبت کرنا اور اچھا دکھلانا۔

موذی میم کے پیش اور ذال منقوطہ کے کسرہ سے ایذا اور رنج پہونچانے والا- **قولہ** سخنش تلخ نخواہی یعنی اگر کڑوی بات اسکی تو سننی نہ چاہے اسواسطے کہ ایک کلمہ سے ضمیر کا الگ کرنا اور دوسرے کے ساتھ ملانا فارسی مین شائع ہو- دہنش شیرین کن یعنی نیکی اور احسان اسکے ساتھ کر اور انعام اور احسان سے اُسے خوش رکھ- پس معنی اس قطعہ کے اسطرح ہونگے کہ اگر دشمن سے صلح کرنے کا ارادہ ہو جب تیری پیٹھ پیچھے عیب تیرا بیان کرے تو اسکی تحسین بالمواجہہ کر اس سبب سے کہ مفسد کی زبان سے بدگوئی کے سوا اور کچھ نہین نکلتا اور ہرچند کوشش کیجاے آخر موذی کے مُنھ مین بری بات جاتی ہو پس اگر کڑوی بات اسکی تو سننی نہ چاہو اسکا مُنھ میٹھا کر یعنی نیکی اور احسان اسکے ساتھ کر اور سخاوت سے اسے خوش کر اور کہہ سکتے ہین سخنش تلخ نخواہی یعنی سخن تلخ اُسنے نہ کہے اور شیرین زبانی اور انعام سے مُنھ اُسکا میٹھا کر- آنچہ مضمون خطاب ملک بود از عہدۂ بعضے بیرون آمد و بہ بقیتے ورزیدن ماندیکی از ملوک آن نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوک آنطرف قدر چنان بزرگوارے ندانستند و بیعزتی کردند اگر خاطر عزیز فلان احسن اللہ عواقبہ بہ نیجانب التفات کند در رعایت خاطرش ہرچہ تمامتر سعی کردہ شود کہ اعیان این مملکت بدیدار او مفتخر اند و بجواب مکتوب منتظر خواجہ برین وقوف یافت از خطر اندیشید جوابی مختصر چنانکہ مصلحت دید بر ظہر ورق نوشت و روان کرد یکے از متعلقان ملک برین واقعہ مطلع شد ملک را اعلام کرد و گفت فلان را کہ حبس فرمودۂ با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بہم بر آمد و کشف این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالہ را بخواندند نوشتہ بود کہ حسن ظن بزرگان بیش از فضیلت بندہ است و تشریف قبولی کہ فرمودہ اند بندہ را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکہ پروردۂ نعمت این خاندانم و باندک مایۂ تغیر خاطر با ولی نعمت خود بیوفائی نتوان کرد **بیت** آنرا کہ بجای تست ہر دم کرمے + عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے + مضمون اول حرف کے فتحہ اور تیسرے حرف کے پیش سے معنی- خطاب بالکسر کسی کے ساتھ روبرو بات کو کہنا- عہدہ بالضم جو کچھ کسی پر لازم آوے اور تیمارداری- نواحی نون کے فتحہ اور

خالی حے کے کسرہ سے اطراف اور جوانب جمع ناحیہ کی خفیہ پیش سے پوشیدہ۔ احسن اللہ
عواقبہ عواقب اول کے فتحہ اور تیسری کے کسرہ سے جمع عاقبت کی معنی انجام کام کا یعنی
اچھا انجام کرے اللہ تعالی اُسکا۔ التفات بالکسر او لنگر دیکھنا اور عرف میں توجہ اور میل سے
عبارت ہے۔ اعیان بالفتح بزرگ لوگ مفتخر میم کے پیش اور تاے قرشت سے اسم مفعول
افتخار کا ہے یعنی افتخار دیے گئے۔ منتظر امیدوار۔ مکتوب نامہ اور خط۔ خطر دو فتحہ سے مرتے کے
قریب۔ ظہر اول کے فتحہ اور دوسرے حرف کے سکون سے پیٹھ از صراح۔ اعلام بالکسر
خبر دینا۔ مراسلت میم کے پیش اور خالی سین کے فتحہ سے باہم خط کتابت اور پیام سلام کرنا۔
رسالہ بالفتح پیغام۔ بہم برآمدن کنایہ غصہ ہونے سے۔ **قولہ** تشریف قبولی کہ فرمودہ اند۔
تشریف بزرگ گردانا اور کسی کو بزرگ جاننا یعنی ارشاد حسن طلب کہ میرے حق مین اعزاز
اور بزرگ سمجھنا ہے اُسکے منظور کرنے کے لیے جو فرمایا ہے۔ امکان بالکسر توانائی اور ہو سکنا۔
اجابت بالکسر قبول کرنا۔ بجای تست یعنی تیرے حق مین ہے۔ عذر بالضم بہانہ۔
ملک را سیرت حق شناسی او پسند آمد خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا
کردم گفت ای خداوند تقدیر خداے تعالی چنین بود کہ این بندہ را مکروہی برسد
پس بدست تو اولی ترست کہ سوابق نعمت برین بندہ داری و ایادی منت
مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج + از خدا دان
خلاف دشمن و دوست + کہ دل ہر دو در تصرف اوست + گرچہ تیر از کمان ہمی
گذرد + از کماندار بیند اہل خرد + تقدیر اندازہ کرنا اور ایک چیز کا ہموار کرنا۔ مکروہ
ناپسندیدہ۔ ایادی بالفتح بھلائیان اور نعمتین اور جمع ایدی کی معنی ہاتھ۔
منت بالکسر نیکی اور احسان کرنا کسی کے ساتھ اور شکر نعمت کا پس معنی ایادی منت کے
اسطرح ہونگے کہ بھلائیان اور نعمتین جنکا ممنون اور شکر گزار ہونا چاہیے میرے ساتھ آپ نے
کی ہین۔ گزند فارسی کاف کے فتحہ سے دکھ اور زحمت۔ **قولہ** خلاف دشمن و دوست
یعنی کام دوست کا کہ موافقت اور میل جول ہے اور عمل دشمن اُسکا عکس ہے اس خلاف کا
ظاہر ہونا خداے تعالی کی طرف سے جانو۔ **حکایت** یکے از ملوک عرب متعلقان را

فرمود کہ مرسوم فلان بندہ چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ است و مترصد فرمان و سائر خدمتگاران بلہو و لعب مشغول اند و در اداے خدمت متہاون صاحبدلے بشنید و گفت علو درجات بندگان بدرگاہ حق تعالے ہمین مثال دارد قطعہ دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ + سوم ہر آئینہ دروے کند بہ لطف نگاہ + امید ہست پرستندگان مخلص را + کہ ناامید نگردند ز آستان آلہ + مرسوم نشان کیا ہوا اور آئین کیا ہوا مراد راتبہ اور وظیفہ - مضاعف میم کے پیش سے دوچند کیا ہوا - ملازم میم کے پیش اور نقطہ دار زے سے اسم فاعل ملازمت کا معنی جگہ پر رہنے والا - مترصد اسم فاعل ترصد کا یعنی منتظر اور امیدوار - لہو بالفتح بازی لعب بالفتح کھیل - متہاون میم کے پیش اور واو کے کسرہ سے سستی اور آلکس کرنے والا صاحبدل وہ شخص کہ دل کی حقیقت کو پہونچا ہو مراد اس سے ولی اللہ ہے - مخلص میم کے پیش اور لام کے کسرہ سے دوست خالص کہ دوستی اور محبت کو ریا اور دکھلاوٹ کے میل سے خالص کرے اور لام کے فتحہ سے خالص کیا گیا مثنوی مہتری در قبول فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمانست + ہر کہ سیماے راستان دارد + سر خدمت بر آستان دارد + مہتری یاے مصدری سے بہت بڑا ہونا اور یہ مرکب ہے مہ سے جو میم کے کسرہ سے بڑے اور بزرگ کے معنی مین ہے اور کلمہ تر سے جو زیادہ کے معنی رکھتا ہے - دلیل راہبر اور راہ نما اور برہان - حرمان بالکسر ناامیدی - سیما بالکسر نشان اور علامت کہ چہرہ مین ہو اور باطن کی کیفیت اس سے معلوم ہو - استاد شیخ محمد خضری سے منقول ہے کہ فارسی مین چہرہ اور رخسارہ کے معنی مین آیا ہے - سر خدمت بر آستان داشتن عبارت سر جھکانے اور حکم بجالانے سے ہے - آستان مد کے ساتھ چوکھٹ حکایت ظالمی را حکایت کنند کہ ہیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلے برو بگذشت و گفت بیت ماری تو ہر کرا بہ بینی بزنی + یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی + حیف بالفتح ظلم و جفا - طرح بالفتح ڈالنا اور گرانا اور دور کرنا یعنی یا یہ قیمت سے گرا کر سستے بھاؤ سے بڑے آدمیوں کو دیتا تھا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے بلاعوض ہو

یعنی بڑے آدمیون کو مفت دیتا تھا (از مترجم شرح سراج الدین علیخان آرزو مین لکھا ہی کہ طرح ایک رسم مقرر ہی کہ حکام ظالم اپنی جنس کو قیمت بڑھا کر رعیت اور غریبون کو دیتے ہین اور سند اسکی دوسری کتابون مین لکھی گئی اور لفظ طرح مین یاے علت ہی یعنی درویشون سے ظلم کے ساتھ لیتا اور دولتمندون کو دیتا کہ یہ لوگ اور غریبون کو طرح سے دین یا آنکہ اغنیا سے وقت کو قیمت بڑھا کر دیتا ان دو صورت مین دو انتفاع منظور ہوے پس حرف با معنی براے ہوگا اور اکثر شارح اس سے واقف نہین تو کسی نے طرح بمعنی انداختن اور دوسرے نے بمعنی مفت کے لگاے معنی اول بیان درست نہین اور دوسرے معنی نہ لغت مین ہین نہ عرف مین) بوم بضم اول اور سکون دوم جغد اور وہ ایک پرند ہی کہ نحوست مین مشہور ہی ہندی مین اُسے اُلو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بوم پرند ہی جغد کی جنس سے لیکن بہت بڑا اور کان آنکھ اُسکے مشابہ بلی کے ہوتے ہین اور راتون کو شکار کرتا ہی اور دن کے وقت نہین اُڑ سکتا۔ کنی عربی کاف کے فتحہ سے اور نون کے کسرہ سے صیغہ مضارع کا ہی کندن سے اور مراد اُجاڑ دینے اور خراب ویران کرنے سے ہی۔ قطعہ زورت ار پیش میرود با ما + با خداوند غیب دان نرود + زورمندی مکن براہل زمین + تا دعائی بر آسمان نرود + پیش رفتن غالب ہونا اور سبقت کرنا۔ اہل زمین باشندگان زمین اور دوسری بیت مین اس قطعہ کی صفت طباق ہی اور تعریف یہ ہی کہ دو لفظ کو جو فی الجملہ تقابل اور تضاد باہم رکھتے ہون کلام مین لاوین مثلاً یہ مصرع ؎ ای سوی بالا چو آتش سوی پستی ہمچو آب + پس لفظ زمین کا ذکر کہ صفت پستی سے موصوف ہی مقابل بالا کے ہی کہ آسمان اس صفت سے متصف ہی (از مترجم اگر یہ کہا جائے کہ ذکر زمین کا مقابل آسمان کے ہی کہ زمین موصوف پستی کے ساتھ اور آسمان بلندی کے ساتھ موصوف ہی مناسب ہی) ظالم ازین سخن برنجید وروی ازو درہم کشید وبدو التفات نکرد تا شبے کہ آتش از مطبخ در انبار ہیزمش افتاد وسائر املاکش بسوخت واز بستر نرمش بخاکستر گرمش نشاند اتفاقاً ہمان صاحبدل بروبگذشت شنیدندش کہ بایاران ہمی گفت ندانم کہ این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل

درویشان - مطنج میم اور باے ابجد کے فتحہ سے پکانے کی جگہ اور میم کے زیر سے آلہ پکانے کا
سائر ہمزہ کے کسرہ سے باقی اور سیر کرنے والا - املاک ہمزہ کے فتحہ سے جمع ملک کی جو میم
کے کسرہ اور سکون لام سے وہ شے ہی کہ حق کسی کی ہو - بستر بالکسر وہ چیز کہ جسے بچھائین ہندی
بچھونا - **قولہ** از بستر نرمش نجاکستر گرمش نشاند صنعت مرصع ہی اور ترصیع کلام مین ہر کلمہ کا
حصہ حصہ کرنا کہ باہم وزن اور روی مین یکسان ہون مثلاً ع زشعرم خامہ را شکر زبان کن +
زعطرم نامہ را عنبر فشان کن + (از مترجم میرے خیال مین یہ صنعت ترصیع ہی اور اسی عبارت
کو مرصع کہتے ہین اور روی آخیر حرف اصلی قافیہ کا نام ہی) - **قطعہ** حذر کن ز دود درون
ہای ریش + کہ ریش درون عاقبت سر کند + بہم بر مکن تا توانی دلے + کہ آہی
جہانی بہم بر کند + ریش یاے مجہول سے زخم اور جراحت - عاقبت ایک چیز کا آخر اور
پایان - سر اول کے فتحہ اور دوسرے حرف کے سکون سے مشہور ہی اور کتب لغت مین
زور اور طاقت اور بالا کے معنی مین بھی آیا ہی - کند مضارع کردن کا ہی یعنی دل کا زخم
انجام کار قوت حاصل کرتا ہی اور ظالمون کو زبون اور خوار - بہم بر مکن یعنے پریشان
مت کر اور برہان قاطع مین بہم اول حرف کے کسرہ سے بمعنی آرہی اور برکردن بمعنی آگ
جلانے کے آیا ہی یعنی ہان جب تلک ممکن ہو کسی کی آتش دل کو روشن نہ کر کہ ایک آہ جہان کو
جلا ڈالے اور اگر بہم بر کند کاف عربی کے فتحہ سے پڑھین تو یہ معنی ہونگے کہ ایک جہان کو جگہ
سے اوکھیڑ ڈالے - **حکمت** بر تاج کیخسرو نوشتہ بود **قطعہ** چہ سالہای فراوان
چہ عمرہاے دراز + کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت + چنانکہ دست بدست آمدست مدہ
ملک بما + بدستہای دگر ہمچنین نخواہد رفت + جاننا چاہیے کہ فارسی مین حرف چہ کا مکرر
لانا کبھی مساوات کے لیے ہوتا ہی مثلاً مصرع ع چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک + یعنی
خاک پر مرنا اور تخت پر مرنا دونون برابر ہین اور کبھی افراد کے عموم اور شمول کے واسطے
چنانچہ مصرع ع ہمہ جا خانۂ عشق ست چہ مسجد چہ کنشت + یعنی تمام مسجد اور بتخانہ خانۂ عشق ہین
قولہ نخواہد رفت آخر ابیات قطعہ مین استفہام انکاری یعنی خواہد رفت پس معنی یہ ہونگے
کہ تمام سالہاے دراز اور عمرہاے طویل ہمارے سر پر کہ مخلوق اور مجہول روے زمین پر

ہین نہ جائینگے یعنی جائینگے اور قائم دائم نہ رہینگے (از مترجم تکرار مفید عموم اور شمول کے مقتضی نفی یا بعد نہین کہ ضرورت استفہام اقراری کے ہولیں اگر نخواہد رفت بصیغہ مثبت تاے زائد کے ساتھ پڑھین تو مضائقہ نہین ہے اور میرے نزدیک چہ تفخیم کا ہے نہ عموم و شمول افراد کا اسواسطے کہ سال اور عمر افراد جدا گانہ نہین ہین اور اس سے مراد اظہار تاسف اور تحسر ہے کہ ہم آج کے دن تخت پر سب سے بلند بیٹھے ہوے حکمرانی کر رہے ہین بعد وفات مدتہاے دراز کہ تعداد اسکی محدود اور محصور نہین ہے ہمارے سر پر جو تاج شاہی اسوقت رکھا ہے خلق اللہ زمین پر جسکے نیچے ہم مدفون ہونگے چلے اور پھرینگی اور سالہاے فراوان اور عمرہاے دراز ظرف زمین واقع ہین نہ فاعل فعل نخواہد رفت کے واللہ اعلم بالصواب) **حکایت**

یکے در صنعت کشتی گرفتن بسر آمدہ بود سہ صد و شصت بند فاخر دانستی و ہر روز بنوعی کشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت سہ صد و پنجاہ و نہ بندش درآموخت مگر یک بند کہ در تعلیم آن دفع انداختے فی الجملہ پسر در قوت و صنعت بسر آمد و کسی را با او امکان مقاومت نبودی تا بحدی کہ پیش سلطان گفت استاد را کہ فضیلتی بر من ست از روی بزرگی ست و حق تربیت والا بقوت از و کمتر نیستم و بہ صنعت با او برابر ملک را این ترک ادب از وے پسندیدہ نیامد فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع معین کردند و ارکان دولت و اعیان حضرت حاضر شدند پسر چون پیل مست درآمد بصدمتی کہ اگر کوہ روئین بودی از جاى بر کندی استاد دانست کہ جوان از و بقوت برترست بدان بند غریب کہ از وی نہان داشت باوی درآویخت جوان دفع آن ندانست استاد بدو دست از زمین برداشت و بالای سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر و ملامت کرد کہ با پروردۂ خویش دعوی مقاومت کردی بسر نبردی گفت ای خداوند بزور بر من دست نیافت بلکہ در علم کشتی گیری دقیقہ ماندہ بود کہ از من دریغ میداشت امروز بدان دقیقہ بر من دست یافت استاد گفت از بہر چنین روز نگہ میداشتیم کہ حکما گفتہ اند

دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی کند توانند نشنیده که چه گفت آنکه از پرورده
خویش جفا دید قطعه یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانہ نکرد + کس نیاموخت
علم تیر از من + که مرا عاقبت نشانه نکرد + صنعت خالی صاد اور عین کے فتحہ سے نون
ساکن کے ساتھ کام اور پیشہ از صراح - بسر آمده بود یعنی کمال کے درجہ کو پہونچا - فاخر
فتح فا اور خاے منقوطہ کے کسرہ سے گرانمایہ از صراح - میل بفتح میم اور سکون یاے حطی سے
منتخب مین جھکنا اور ہلنا اور فارسی مین عشق اور خواہش کے معنی مین مستعمل ہی - تعلیم کسی کو
سکھلانا - دفع دور کرنا اور روکنا - مصارعت میم کے پیش اور خالی رے کے فتحہ سے
باہم کشتی لڑنا - متسع میم کے پیش اور تاے قرشت کی تشدید سے کشادہ اور فراخ اور
چوڑا چکلا - صدمت خالی صاد کے فتحہ سے کوٹنا اور آسیب پہونچانا - روئین جو چیز روی
سے بنائی گئی ہو اور روی تانبا اور قلعی کے ساتھ گلایا ہوا ہی - غریب نادر اور عجیب - غریو منقوطہ
غین کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے شور اور فریاد - بسر نبردی یعنی انجام کو تو نے نہ
پہونچایا - دقیقہ باریک چیز - دست یافتن غالب آنا اور فتح پانی از کشف اللغات -

حکایت درویشی مجرد بگوشه صحرائی نشسته بود بادشاهی بر وبگذشت درویش
از انجا که فراغ ملک قناعت ست بدو التفات نکرد و سلطان از انجا که سطوت
سلطنت ست بهم برآمد و گفت این طائفه خرقه پوشان بر مثال حیوانند وزیر گفت
ای درویش بادشاه روی زمین بر تو گذر کرد چرا خدمت نکردی و شرط ادب بجا
نیاوردی گفت ملک را بگو که توقع خدمت از کسی دار که توقع نعمت از تو دارد دیگر
آنکه ملوک از بهر پاس رعیت اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک قطعه پادشه پاسبان
درویش ست + گرچه نعمت بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست +
بلکه چوپان برای خدمت اوست + مجرد بضم میم اور راے قرشت کی تشدید اور فتحہ سے
وہ شخص کہ اسباب دنیا سے کچھ نہ رکھے اور اکیلا - صحرا بالفتح والمد جنگل - فراغ بالفتح ایک کام سے
خالی ہونا اور فرصت - قناعت بالکسر تھوڑی چیز پر راضی ہونا اور زیادہ نہ مانگنا - سطوت
بالفتح حملہ کرنا اور سخت گیری کرنی - بہم برآمد یعنی غصہ ہوا - شرط بالفتح لازم کروانا اور

ایک چیز کا لازم ہونا اور قول اقرار - ادب دو فتحہ سے طریقہ پسندیدہ اور دانش و فرہنگ اور
ہر ایک چیز کی حد کی نگاہداشت - فر بالفتح اور تشدید حرف دوم سے بھاگنا اور فارسی میں
شان و شوکت اور زیبایش کے معنی مین آیا ہے قولہ گرچہ نعمت لفر و دولت اوست + یعنی
اگرچہ مال اور نعمت اُسکو زیب اور شوکت اور دولت و اقبال کے ساتھ ہے - قطعہ
یکے امروز کامران بینی + دیگرے را دل از مجاہدہ ریش + روزکی چند باش تا بخورد +
خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاہی و بندگی برخاست + چون قضائی نوشتہ
آمد پیش + گر کسے خاک مردہ باز کند + نشناسد تونگر از درویش + کامران میم موقوف سے
وہ شخص ہے جسکے کام اُسکی مراد کے موافق برآوین - مجاہدہ میم کے پیش اور جیم کے فتحہ
سے کوشش کرنی اور رنج اور تکان اُٹھانی - ریش زخم اور گھاؤ جس سے پیپ اور لہو
نکلے مگر یہان گھائل کے معنی مین ہے یعنی زخمی دل - قضا بالتحریک موت اور عبادت جسکا
وقت گذر گیا ہو مگر یہان معنی اول مراد ہین از کشف اللغات - ملک را گفتار درویش
استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آن میخواہم کہ دیگر زحمت ندہی گفت
مرا پندی بدہ گفت بیت دریاب کنون کہ نعمتت ہست بدست + کین دولت
و ملک میرود دست بدست + زحمت فتحہ کے ساتھ رنج - دریاب صیغہ امر کا ہے دریافتن
سے یعنی پہچان اور سمجھ اور دوسرے اشخاص کی امداد اور معاونت مین مصروف ہو - حکایت
یکی از وزرا پیش ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمت
سلطان مشغولم و بہ خیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست و گفت
اگر من از خدای عزوجل چنین ترسیدمی کہ تو از سلطان از جملہ صدیقان بودمی - ذوالنون
ذال منقوطہ کے ضمہ سے ایک ولی اللہ کا نام ہے جو مصر مین تھا - صدیق خالی صاد کے کسرہ اور
خالی دال کی تشدید اور کسرہ سے بڑا سچ کہنے والا اور وہ شخص جسنے اپنی بات کو عمل سے سچا کیا ہو
جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اور امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ قطعہ گر نبودی امید راحت
و رنج + پای درویش بر فلک بودی + ور وزیر از خدا بترسیدی + ہمچنان کز ملک
ملک بودی + پای بر فلک بودن سے مراد خوشحالی ہے جو افراط سے ہو - ملک اول

کے فتحہ اور دوم کے کسرہ سے بادشاہ اور دونون کے فتحہ سے فرشتہ اور یہ تجنیس ناقص ہی
راحت اور رنج کی امید کا ہونا عبارت احتیاج رکھنے اور خوف اور اضطراب مین ہونے سے ہی
جسطرح کہتے ہین کہ تمھارے بُرے بھلے سے مجھے کچھ توقع نہین اور مراد اُس سے بے پروائی
اور بے احتیاجی ہی یعنی مین تمھارا محتاج نہین ہون اور کچھ خوف مجھے تمسے نہین ہی خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کسی طرحسے خوف اور رنج کے اندر مین نہون الحاصل سلف کے استادون کے
کلام سے پایا گیا کہ دو لفظ متضاد مثلاً نیک اور بد اور رنج اور راحت اور مثل انکے معطوف
اور معطوف علیہ کے طور پر ذکر کرتے ہین اور دو متضاد مین سے معطوف خواہ معطوف علیہ
ایک کے مناسب دوسرا لفظ لاتے ہین جیسے امید مناسب نیکی اور راحت کے ہی اور غم
مناسب رنج اور بدی کے اور مضمون کلام سے کنایہ ہی معنی کا کہ مستفاد اور حاصل ہوا ارادہ
کرتے ہین پس قطعہ کے معنی یہ ہونگے اگر درویش حضرت باری عز اسمہ مین نیاز و احتیاج نہ رکھتا
اور ہمیشہ خوف اور اضطراب کی حالت مین نہ رہتا آسمان پر اُسکا پانوان ہوتا یعنی خوشی کے باعث
اور طبیعت کی اُٹھان اور اُمنگ سے ہاتھون پر بیٹھتا اور جامہ مین پھولا نہ سماتا اور اگر
وزیر جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہی خدا تعالی سے ڈرتا انسان کے مرتبہ سے بلند ہو کر فرشتون کے
مراتب کو پہونچتا اور عربی شرح مین لکھا ہی گر نبودے امید راحت و رنج الخ یعنی اگر درویش عبادت
حق سچی نیت اور خلوص محبت کے ساتھ صرف استحقاق عبادت اور لیاقت ذاتی اور تعظیم اور
بزرگی حق سبحانہ و تعالی سے کرتا پانون اُسکا آسمان پر ہوتا یعنی درجۂ اعلی کو پہونچتا الا یہ
تقریر تسامح سے خالی نہین ہی راز مترجم معنی وہی ہین جو شرح عربی مین ہین یعنی اگر درویش
کو دوزخ کا خوف اور بہشت کی امید نہوتی جو باعث اُسکی عبادت اور ریاضت کی ہی اور خلوص
کے ساتھ اُسکو مستحق بندگی سمجھکر یہ سب کچھ کرتا تو اعلے مرتبہ کو پہونچتا) **حکایت** بادشاہے
بکشتن بیگناہی فرمان داد گفت ای ملک بموجب خشمی کہ ترا بر من ہست آزار خود
مجوے گفت چگونہ گفت این عقوبت بیک نفس بر من بر آید و بزہ آن بر تو جاوید
بماند **رباعی** دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشے و زشت و زیبا
بگذشت + پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد + بر گردن او بماند و بر ما بگذشت +

ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او در گذشت - بزہ دونون فتحہ سے پوشیدہ گناہ - دوران دو فتحہ سے پھرنا اور گردش کرنی اور مراد زمانہ ہی - پنداشتن بالکسر گمان کرنا اور تصور کرنا اور تکبر اور گھمنڈ کے معنی مین بھی آیا ہی - زشت بالکسر برا - زیبا اچھا اور سجا ہوا - **حکایت** وزرای نوشیروان در مہمے از مصالح مملکت اندیشہ میکردند و ہر یکے بر وفق دانش خود رای میزد و ملک نیز ہمچنین اندیشہ میکرد بزرجمہر را رائے ملک اختیار افتاد وزیران در سر گفتندش رای ملک را چہ مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست و رای ہمگنان در مشیت است کہ صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولی تر است تا اگر خلاف صواب آید بعلت متابعت او از معاتبت ایمن باشم - مہم اول کے پیش اور دوم کے کسرہ اور سوم کی تشدید سے مشکل اور سخت اور ضروری کام - مصالح میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے جمع ہی مصلحت کی - وفق واو کے فتحہ اور فے کے سکون سے موافق آنا - رائے اندیشہ اور تدبیر اور عقل و فضل کے معنی مین بھی آیا ہی اور اجتہاد کے ساتھ بات کا کہنا - بزرجمہر دو فتحہ باے ابجد اور زاے منقوطہ سے اور راے ابجد ساکن اور جیم فارسی کے ساتھ وزیر نوشیروان کا نام - مزیت میم اور زاے منقوطہ کے فتحہ اور تشدید اور فتحہ یاے تحتانی سے افزونی اور بڑھتی - سر بالکسر مع التشدید پوشیدہ اور جو امر پوشیدہ کیا گیا ہو - مشیت بر وزن مزیت چاہنا - معاتبت اول کے پیش اور چوتھے اور پانچوین حرف کے فتحہ سے سرزنش اور ملامت کرنا - **مثنوی** خلاف رای سلطان رائے جستن + بخون خویش باید دست شستن + اگر خود روز را گوید شب است این + بباید گفت اینک ماہ و پروین + دست بخون شستن - خوبی کا چھوڑ دینا اور اپنے سے ناامید ہونا - اینک اول کے کسرہ اور سوم کے فتحہ سے مصغر این کا ہی کہ قریب کی طرف اشارہ ہی - پروین فارسی بے کے فتحہ اور واو کے کسرہ سے منازل قمر سے ایک منزل ہی جسمین چھ ستارے ہین - **حکایت** شیادی گیسوان بر تافت کہ من علوی ام با قافلہ حجاز بہ شہر در آمد کہ از حج مے آیم و قصیدہ پیش ملک برد کہ من گفتہ ام یکے از ندماے ملک دران سال از سفر

آمدہ بود گفت من او را در عید الضحٰے در بصرہ دیدہ ام حاجی چگونہ باشد دیگری
گفت پدرش نصرانی بود در ملطیہ علوی چگونہ بود و شعرش در دیوان انوری
یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند کہ چندین دروغ چرا گفت گفت ای خداوند
روے زمین سخنی دیگر بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ فرمائی سزاوارم گفت
آن چیست گفت قطعہ غریبے گرت ماست پیش آورد + دو پیمانہ آب است و
یک چمچہ دوغ + گر از بندہ لغوی شنیدی مرنج + جہاندیدہ بسیار گوید دروغ + ملک
بخندید و گفت ازین راست تر سخن در عمر نگفتہ بفرمود تا انچہ مامول اوست مہیا
دارند - شیاد شین منقوطہ کے فتحہ اور یاے حطی کی تشدید اور فتحہ سے صیغہ مبالغہ کا ہے معنی بڑا
مکار اور مزور - گیسوان بر تافت یعنی زلف کو مروڑا اسواسطے کہ زمان سلف کا ایسا دستور تھا
کہ سادات اور پیرزادے گیسو رکھتے تھے - علوی خالی عین اور لام کے فتحہ اور واو کے کسرہ سے
منسوب حضرت علی مرتضی رضہ سے یعنی فرزند علی رضہ - قافلہ قاف کے فتحہ اور فے کے کسرہ سے
کاروان - حجاز بالکسر مکہ اور مدینہ اور دوسرے شہر کہ پہلے ذکر گذر چکا - قصیدہ شعر دراز
مقابل قطعہ کے - ندما اول کے پیش اور دوم کے فتحہ سے جمع ندیم کی یعنی ہمنشین - عید الضحٰے
عید قربان اور بکرا عید - بصرہ باے ابجد کے فتحہ اور خالی صاد کے سکون سے ایک شہر کا
نام - ملطیہ میم و لام کے فتحہ سے اور خالی طا کے سکون اور یاے حطی کے فتحہ سے ایک
شہر کا نام از صراح - نفی نون کے فتحہ اور فے کے سکون سے نیست و نابود کرنا نکال دینا
دور کرنا - غریب بالفتح فقیر اور دور وطن سے اور وہ شخص کہ دوسری ولایت سے آیا ہو -
ماست میٹھا اور چھاچھ - چمچہ مشہور - لغو لام کے فتحہ اور غین منقوطہ سے ایک عبث اور
بیہودہ چیز - حکایت یکی از وزرا بر زیر دستان رحمت آوردی و صلاح ہمگنان
جستے اتفاقاً بخطاب ملک گرفتار آمد ہمگنان در استخلاص او سعی کردند و موکلان در
معاقبتش ملاطفت کردندے و بزرگان ذکر سیرت خویش بپادشاہ گفتند تا ملک از
سر خطاب او در گذشت صاحبدلے برین حال اطلاع یافت و گفت - صلاح
بالفتح نیکی ضد فساد - ہمگنان ہاے ہوز کے فتحہ اور کاف فارسی کے کسرہ سے سب لوگ

اور استاد شیخ محمد خضری سے منقول ہر کہ ہمگنان ہمسرون کو کہتے ہین - خطاب بالکسر
کسی کے روبرو کلام کرنا اور عرف مین غصہ اور عتاب کے معنی مین ہر - استخلاص بالکسر
رہائی چاہنا - موکل میم کے پیش اور کاف عربی کے تشدید اور فتحہ سے اسم مفعول توکیل کا جسکے
سپرد کام کیا گیا ہو - معاقبت میم کے پیش اور قاف کے فتحہ سے کسی کو عقوبت اور عذاب
کرنا اور پیچھا کرنا اور غنیمت پانا - ملاطفت کسی کے ساتھ بھلائی کرنی از صراح - **قطعہ**
تا دل دوستان بدست آری + بوستان پدر فروختہ بہ + پختن دیگ نیک خواہان را +
ہر چہ رخت سر است سوختہ بہ + با بد اندیش ہم نکوئی کن + دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ +
رخت بالفتح اسباب گھر وغیرہ کا - سوختہ مشہور ہر کہ آگ اسمین لگے اور اسکو جلا دیا ہوا اور مراد
ضائع ہو یعنی بھلا چاہنے والون کی دیگ پکانے کے لیے گھر کا اسباب اگر ضائع اور برباد ہو
بہتر ہر - **حکایت** یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد کہ فلان سرہنگ زادہ
مرا دشنام مادر دادہ ہارون ارکان دولت را گفت جزاے این چہ باشد
یکے اشارت بکشتن کرد و دیگر بزبان بریدن و دیگرے بمصادرہ ونفی ہارون گفت
اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی واگر نتوانی تو نیز دشنام مادرش دہ نہ چندانکہ انتقام
از حد گذرد وانگاہ ظلم از طرف تو باشد - ہارون الرشید نام ایک خلیفہ کا خلفاے عباسیہ سے
یعنے منسوب بعباس کہ وہ نام چچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر - سرہنگ سردار اور
پیشرو لشکر اور سپاہ کا - جزا بالفتح نیکی اور بدی کا عوض - مصادرہ میم کے پیش سے
تاوان یعنی ڈانڈ لینا اور وہ جو ادا کرنا لازم آوے - نفی اول کے فتحہ اور دوسرے حرف
کے سکون سے نیست و نابود کرنا اور نکال دینا - عفو کسی کے گناہ سے درگذرنا - انتقام
ہمزہ اور تاے قرشت کے کسرہ سے عوض لینا اور کینہ نکالنا - **قطعہ** نہ مرد است
آن بنزدیک خردمند + کہ با پیل دمان پیکار جوید + بلے مرد آنکس ست از روی
تحقیق + کہ چون خشم آیدش باطل نگوید + دمان بالفتح تند تیز اور غصہ مین بھرا ہوا -
پیکار فارسی بے کے فتحہ اور یاے حطی کے سکون سے لڑائی - تحقیق سیدھا کرنا اور ثابت
کرنا - باطل نادرست اور جھوٹ یعنے گران ڈیل غصہ مین بھرے ہوے سے لڑنا

عقلمندون کے نزدیک دلیل مردانگی کی نہین ہو بلکہ عقلمندون کے نزدیک مرد وہ ہو کہ غصے کے وقت عقل کو مغلوب اُسکا نہ کرے اور سواے حق کے اور کچھ نہ کہے اور حد سے تجاوز نہ کرے۔ **مثنوی** یکے را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام تبر زانم کہ خواہی گفت آنی + کہ دانم عیب من چون من ندانی + زشت خو بدخلق فرجام فتحہ کے ساتھ بھلائی آخر کار۔ نیک بہتر۔ تبر مختصر بدتر کا ہو یعنی جو تو کہے اُس سے بھی مین بدتر ہون اس سبب سے کہ عیب اپنا جیسا کہ مین جانتا ہون تو نہین جانتا۔ **حکایت** با طائفہ بزرگان در کشتی بودم زورقی در پاے ما غرق شد و دو برادر در گردابی درافتادند یکے از بزرگان ملاح را گفت کہ بگیر این ہر دو را تا ترا صد دینار بدہم ملاح تا یکے را خلاص کرد دیگری ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود ازان در گرفتن او تاخیر کردی ملاح بخندید و گفت انچہ تو گفتی یقین است و دیگر میل خاطر من بہ رہانیدن این بیشتر بود کہ وقتے در بیابان ماندہ بودم این مرا بر اشتر نشاند و از دست آن دیگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم۔ زورق زاے منقوطہ اور راے غیر منقوطہ سے چھوٹی کشتی ناو اور ڈونگی۔ پای جسکا مخفف پے ہو بمعنی دنبال اور پیچھے اور عقب کے ہو۔ گرداب فارسی کاف کے زیر سے پانی کا پیچ کھا کر گانٹھ ہونا ہندی مین اُسے بھنور کہتے ہین۔ دینار خالی دال کے کسرہ سے اشرفی اور سونے کی مُہر جو اصل مین دنار دو نون سے تھی ایک کو یاے حطی سے بدل دیا اسکی دلیل ہو جمع اُسکی دنانیر۔ تازیانہ جسکا مخفف تازانہ ہو قمچی کو کہتے ہین از برہان قاطع صدق اللہ العظیم کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا سچ فرمایا ہو خداے بزرگ نے جو شخص اچھا کام کرے اُسکے نفس کے فائدہ کے لیے ہو اور جو بُرا کام کرے اُسی کے نفس کا نقصان ہو۔ صدق ماضی معروف باب نصر سے۔ اللہ فاعل۔ عظیم صفت مشبہ اور صفت اللہ کی۔ من بالفتح شرط کے لیے۔ عمل اول و دوم کے فتحہ سے ماضی معروف باب علم سے۔ صالح مفعول اور صفت جسکا موصوف عملاً محذوف ہو اور اصل عملاً صالحاً ہو۔ اسا ماضی معروف باب افعال سے۔ **قطعہ** تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راہ خارہا باشد + کار درویش مستمند برآر + کہ ترا نیز کارہا باشد +

مخراش دو فتحہ سے معنی آزردہ مت کر۔ خارہا مراد آفتین اور بلائین۔ مستمند میم کے
ضمہ اور وقف تاے قرشت سے معنی غمگین اور حاجتمند۔ **حکایت** دو برادر بودند
یکے خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی بازو نان خوردی باری این توانگر درویش
را گفت چرا خدمت سلطان نکنی تا از مشقت کار کردن برہی گفت تو چرا کار
نکنی تا از مذلت خدمت رہائی یابی کہ حکما گفتہ اند نان جو خوردن و نشستن بہ
کہ کمر زرین بستن و بخدمت ایستادن۔ مذلت میم ذال منقوطہ کے فتحہ اور لام کی
تشدید سے خواری۔ کمر بالفتح جو چیز کمر پر باندھین جسکو فارسی مین میان بولتے ہین
خدمت بالکسر چاکری کرنی۔ **بیت** بدست آہک تفتہ کردن خمیر + بہ از دست
بر سینہ پیش امیر + آہک ہمزہ کی مد سے چونہ۔ تفتہ بالفتح گرم۔ خمیر وہ شی کہ اسکو
گوندھین۔ آہک تفتہ خمیر کردن مراد مزدوری اور کار دنیی اختیار کرنے سے ہے
(از مترجم اس معنی مرادی کی لغت اور اصطلاح تائید نہین کرتا مگر یہ کہ مجازاً اور تسامحاً
برعایت تکلیف اور محنت کے مقصود حاصل کرین میرے نزدیک معنی لغوی اور لفظی سے
مطلب بیت کا صاف ہے۔ ظاہر ہے کہ گرم چونہ جسپر پانی گرنے سے دھوان پیدا ہوتا ہے اسکا
خمیر ہاتھ سے کرنے مین کسقدر سوزش کے سبب سے تکلیف متصور ہے کہ غالباً ہاتھ اس سے
بیکار ہو جائے تو یہ تکلیف جس سے ہاتھ ہی بیکار ہو جائے بہتر ہے اس سے کہ امیر کے سامنے
ہاتھ باندھے کھڑے رہین) **قولہ** بہ از دست بر سینہ تا آخر رسم قدیم ہے کہ سینہ پر ہاتھ رکھتے
تھے جسطرح کہ اب ناف پر رکھتے ہین اور ادب سے کھڑے ہوتے ہین۔ **قطعہ** عمر گرانمایہ
درین صرف شد + تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا + ای شکم خیرہ بنانے
بساز + تا نکنی پشت بخدمت دوتا + صرف بالفتح خرچ کرنا اور نیز پھیرنا اور لوٹانا۔
صیف خالی صاد کے فتحہ سے گرمی کا موسم۔ شتا بالکسر جاڑے کا موسم۔ خیرہ بالکسر
شوخ اور بے حیا۔ دوتا خمیدہ اور کج ہندی جھکا ہوا اور دوہرا۔ **حکایت** کسے مژدہ
پیش نوشیروان عادل آورد کہ فلان دشمنت را خداے تعالی برداشت
گفت ہیچ شنیدی کہ مرا فرو گذاشت **بیت** مرا بمرگ عدو جاے شادمانی

نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست + شمردہ میم کے پیش اور فارسی ڑے کے
سکون سے خبر خوش - عدو خالی عین کے فتحہ اور خالی دال کے پیش اور واو کی تشدید سے
دشمن اور تخفیف یعنی بلا تشدید ضرورت کے لیے ہی - حکایت گروہے از حکما در
بارگاہ کسریٰ در مصلحتے سخن میگفتند بزرجمہر خاموش بود گفتندش چرا درین بحث
با ما سخن نگوئی گفت وزرا بر مثال اطبا اند طبیب دارو ندہد جز سقیم را چون بینم
کہ رائے شما بر نہج صواب است مرا در وے سخن گفتن حکمت نباشد مثنوی چو کاری
بے فضول من بر آید + مرا در وے سخن گفتن نشاید + دگر بینم کہ نابینا و چاہ است +
اگر خاموش بنشینم گناہ است + کسریٰ اول حرف کے کسرہ اور سکون دوم سے
لقب نوشیروان عادل کا ہی اور بادشاہ عجم سے ہر ایک کو کسریٰ کہا کرتے ہین - بحث بالفتح
اول اور سکون دوم کے سخن کا کھودنا از صراح - اطبا ہمزہ کے فتحہ اور خالی طا ر کے کسرہ
اور باے ابجد کی تشدید سے جمع طبیب کی جیسے احبا جمع حبیب - سقیم سین خالی کے فتحہ
اور قاف کے کسرہ سے مریض اور بیمار - فضول فے کے ضمہ سے زیادتیان اور افزونی
جمع فضل بالفتح کی - نہج اول کے فتحہ اور سکون دوم سے راہ کشادہ اور ظاہر از صراح -
حکایت ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد گفت بخلاف آن طاغی کہ بغرور
مصر دعوی خدائی کرد بنبخشم این مملکت را الا بکمترین بندہ سیاہی داشت کودن
خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت گویند عقل کفایت او بحدے
بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردند کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کنار نیل باران
بیوقت آمد تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن صاحبدلے بشنید و گفت - ہارون الرشید
خلفاے عباسیہ سے ایک خلیفہ کا نام ہی جسکی شرح پہلے ہو چکی - مسلم میم کے پیش اور تشدید اور
فتحہ لام سے سلامت رکھا گیا اور تمام لیا ہوا - طاغی غین منقوطہ کے کسرہ سے سرکش
نافرمان فرینٹ اور یہ اشارہ فرعون علیہ اللعنۃ کی طرف ہی کہ بادشاہ مصر تھا اور خدائی کا دعوے
کیا تھا - خصیب خاے منقوطہ کے ضمہ اور صاد خالی کے فتحہ سے صیغہ تصغیر کے ساتھ
اور بعض کا قول ہی کہ اول کے فتحہ اور دوم کے کسرہ سے فعیل کے وزن پر ایک غلام کا نام تھا

از شرح عربی۔ کودن غبی۔ حراث خالی حے کے پیش اور تشدید اور فتحہ راء غیر منقوطہ سے کھیتی کیاری کرنے والے کسان جمع حارث کی۔ تلف دو فتحہ سے ضائع اور تباہ۔
مثنوی اگر روزی بدانش بر فزودی + ز نادان تنگ تر روزی نبودے + بنادان آنچنان روزی رساند + کہ صد دانا دران حیران بماند + حیران سرگشتہ اور متردد یعنی اگر روزی اور رزق علم و فضل سے زیادہ کرتا اور فہم و ادراک کے تعلق ہوتا نادان سے زیادہ کم رزق کوئی نہوتا۔ **مثنوی** بخت و دولت بکاردانی نیست + جز بتائید آسمانی نیست + اوفتادہ است درجہان بسیار + بے تمیز ارجمند و عاقل خوار + کیمیاگر بغصہ مردہ و رنج + ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج + کاردانی یاے مصدری سے کام کا جاننا۔ تائید ہمزہ کے کسرہ سے قوت دینا۔ تمیز بالفتح جدا کرنا۔ بے تمیز احمق اور نادان۔ ارجمند ہمزہ کے زبر اور جیم کے وقف سے عزیز اور بزرگ اور مرتبہ والا اسواسطے کہ ارج بالفتح قدر اور مرتبہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کے ہے اور بمعنی بے ہمتا اور بے مثل غلبہ کرنے والے کے بھی آیا ہے۔ خرابہ بالفتح ویرانہ نقیض آباد کا۔ گنج فارسی کاف کے کسرہ اور نون کے سکون سے روپیہ اشرفی کی ڈھیری کہ زمین مین گاڑین۔ **قولہ** بخت و دولت بکاردانی تا آخر یعنی دولت و اقبال کام اور پیشہ جاننے پر موقوف نہین ہے۔ اوفتادہ است درجہان بسیار الخ یعنی دنیا مین اکثر واقع ہوا ہے کہ بے تمیز عزت حرمت والا ہے اور عقیل خوار و ذلیل ہے از شرح عربی۔ **حکایت** یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردہ بودند خواست کہ در حالت مستی با وے جمع آید دختر ممانعت کرد ملک در خشم شد و مر او را از بندگان بسیاہی بخشید کہ لب زبرینش از پرۂ بینی گذشتہ بود و لب زیرینش بگریبان فرو ہشتہ ہیکلے کہ صخرۂ جنی از طلعت او برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدے **مثنوی** تو گوئی تا قیامت زشت روئی + بر و ختم است و بر یوسف نکوئی + **قولہ** یکے را از ملوک یعنی بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کے لیے۔ جمع آید یعنی صحبت کرے۔ ممانعت میم کے پیش اور نون کے فتحہ سے روکنا اور باز رکھنا۔ پرہ فارسی پے کے فتحہ اور خالی رے کی تشدید سے ہر چیز کی طرف اور کنارہ کو کہتے ہین

جیسے پرہ بیابان و پرہ قفل و پرہ بینی اور شکل انکے از برہان قاطع - گریبان جیب - ہیکل ہے اور کاف کے فتحہ سے صورت شکل - صخرہ جنی عربی جیم کے فتحہ اور نون کے کسرہ اور تشدید یاے حطی سے نام اُس دیو کا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُنکے انگوٹھی چُرائی اور اُسے دیو سفید کہتے ہین از شرح عربی - عین بالفتح چشمہ - قطر قاف کے کسرہ اور خالی طا کے سکون سے گلا ہوا تانبا - گندیدے فارسی کاف سے گندہ ہونا یعنی چشمہ گلے ہوے تانبے بدبو اُس غلام گندہ سے ہوتا اور ہو سکتا ہی کہ گندیدے عربی کاف سے چکیدے کے معنی مین ہو **قولہ** توگوئی تا قیامت الخ یعنی قیامت تک بدصورت ہونا اُسپر ختم ہی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام پر حسن اور خوبی ختم ہوئی - **قطعہ** شخصی نہ چنان کریہ منظر + کز زشتی او خبر توان داد + وانگہ بغلش نعوذ باللہ + مردار بآفتاب مرداد کریہ کاف عربی کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ اور تشدید و فتح یاے تحتانی سے اور تخفیف ضرورت کے لیے ہی بمعنی مکروہ جیسے کہ فعیل بمعنی مفعول کے ہوتا ہی - (از مترجم اعراب مین غلطی ناسخین سے ہوئی کریہ بروزن فعیل بلا تشدید ہی) منظر بالفتح دیکھنے کی جگہ - کز زشتی او خبر توان داد - یعنی بدصورتی اُسکی اس مرتبہ کی نہین ہی کہ بیان ہو سکے اور مخبر خبر اُسکی دے سکے - نعوذ باللہ صیغہ مضارع متکلم مع الغیر باب نصر سے یعنی پناہ مانگتے ہین ہم خداے تعالی کے ساتھ یہ کلمہ نفرت کے مقام پر بولتے ہین - مرداد اول کے ضمہ سے سال شمسی کے پانچوین مہینے کا نام ہی گرمی کے موسم مین - مردار لاشہ اور مردہ - سیاہ را دران وقت نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش بجنبید مہرش برداشت بامدادان ملک کنیزک را جُست و نیافت ماجرا بگفتند خشم گرفت و فرمود تا سیاہ را با کنیزک دست و پا استوار بہ بندند و از بام جوسق بخندق در اندازند یکے از وزرا روی شفاعت بر زمین نہاد و گفت سیاہ را درین خطائی نیست کہ سائر بندگان بہ بخشش و انعام خداوند متعود اند گفت اگر در مفاوضہ او شبے تاخیر کردی چہ شدی گفت ای خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند - نفس اول کے فتحہ اور دوسرے حرف کے سکون سے ذات اور شخص - کہتے ہین کہ نفس تین ہین ایک نفس امارہ اور وہ طبیعت بدنی کی طرف مائل رہتا ہی اور

لذات اور شہوات حیوانی کا حکم کرتا ہے اور دل کو پستی کی طرف کھینچتا ہے اور یہ نفس قرارگاہ شر
اور چشمہ برائی اخلاق و افعال کا ہے۔ دوم نفس لوامہ اور وہ دل کے نور سے ہدایت پاتا ہے
اور اپنی اصلاح حال آمد و رفت رکھتا ہے سوم نفس مطمئنہ اور وہ صفات مذموم سے علیحدہ ہو کر
اخلاق حمیدہ سے آراستہ اور محلی ہوتا ہے اور یہان مراد نفس امارہ ہے۔ شہوت بالفتح آرزوی
نفس۔ مہرش بتجدید میم کے کسرہ سے محبت اور شفقت اسکی حرکت مین آئی۔ مہرش
برداشت۔ میم کے پیش سے معنی دوشیزگی اور کوارا پن اسکا دور کیا۔ قولہ جست و نیافت
یعنی لونڈی کے احوال کو دریافت کیا اور دوشیزگی کی حالت مین نہ پایا۔ ماجرا جو کچھ گذرا۔
ما موصولہ ہے جرا فعل ماضی معروف باب ضرب سے معنی جاری اور گذرا۔ جوسق یعنی کوشک
یعنی بڑا گھر جو پتھر وغیرہ سے طیار کرین۔ بام چھت کے اوپر کا رخ۔ متعود میم کے پیش اور
واو کی تشدید اور کسرہ سے عادی اور خوگر۔ مفاوضہ میم کے پیش اور واو کے فتحہ سے صراح
مین ہے ملی ہوئی بات اور کام مین باہم شرکت اور برابری کرنی اور شرح عربی مین بھی مکالمہ
کے معنی مین آیا ہے یعنی باہم بات چیت کرنے مین ایک رات اگر تاخیر کرتا گیا ہوتا اور ملا سعد کی
شرح مین سپرد کرنا اور حوالہ کرنا لکھا ہے مگر کتب لغات مین نہین پایا گیا۔ قطعہ تشنہ سوختہ
در چشمہ روشن چو رسد + تو مپندار کہ از پیل دمان اندیشد + ملحد گرسنہ در خانہ
خالی بر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد + ملحد میم کے پیش اور زالی حے کے
کسرہ سے حق سے گذرنے والا اسم فاعل ہے الحاد کا جو ہمزہ کے کسرہ سے ہے اور معنی اسکے حق سے گذرنا۔ ملک را این لطیفہ خوش
آمد گفت بسیارہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را ہم بسیارہ بخش کہ نیم خوردہ او ہم او را شاید
قطعہ ہرگز او را بدوستی مپسند + کہ رود جای ناپسندیدہ + تشنہ را دل نخواہد آب
زلال + نیم خوردہ دہان گندیدہ + قطعہ دست سلطان دگر کجا یابد + چون
بسرگین در افتاد ترنج + تشنہ را دل کجا بخواہد آب + کوزہ بگذشت بر دہان شخنج +
زلال بالضم شیرین اور خوشگوار پانی۔ دہان گندیدہ کاف فارسی کے فتحہ سے گندہ
دہان اور بدبو۔ سکنج خالی سین اور عربی کاف کے پیش سے گندہ دہان کو کہتے ہین اور
عربی مین ابخر کہ اسکے منہ کی بو آتی ہو اور عربی شرح مین ہے حرف اول کے کسرہ اور کاف

تازی کے فتحہ سے ایک سانپ ہی جو بہت زہریلا ہوتا ہی - **حکایت** اسکندر رومی را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب بچہ گرفتی کہ ملوک پیشین را خزائن و ملک و عمر و لشکر بیش ازین بود و چنین فتح میسر نشدہ گفت بعون خدای تعالے ہر مملکتی کہ گرفتم رعیتش را نیازردم و نام پادشاہان جز بہ نکوئی نبردم **بیت** بزرگش نخوانند اہل خرد + کہ نام بزرگان بزشتی برد + **قطعہ** این ہمہ ہیچ ست چون می بگذرد تخت و بخت و امر و نہی گیر و دار + نام نیک رفتگان ضائع مکن + تا بماند نام نیکت برقرار + خزائن خاے منقوطہ کے فتحہ اور ہمزہ کے کسرہ سے جمع خزینہ کی - میسر میم کے پیش اور یاے حطی کے فتحہ اور تشدید سین خالی سے اسم مفعول آکر تیسیر کا یعنی آسان کیا گیا - عون فتحہ سے مدد کرنا - ہیچ بالکسر اور فارسی جیم سے معنی معدوم اور کچھ نہین - امر بالفتح فرمانا - نہی بالفتح بازرکھنا - گیر و دار برہان قاطع مین بمعنی حکومت کے آیا ہی اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ لفظ گیر و دار واحد ہی جنگ و جدال مین مستعمل ہوتا ہی کذا فی بحر الغرائب - ضائع ہمزہ کے کسرہ سے تباہ اور تلف ہوا - **قولہ** نام نیک رفتگان الخ یعنے متوفی لوگون کا نام نیک تباہ نہ کرتا کہ نام نیک تیرا بھی وفات کے بعد باقی رہے -

باب دوسرا اخلاق درویشان مین

حکایت یکی از بزرگان پارسائے را گفت کہ چہ گوئی در حق فلان عابد کہ دیگران در حق او بطعنہ سخنہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمیدانم **قطعہ** ہر کرا جامہ پارسا بینی + پارسا دان و نیکمرد انگار + ورندانستی کہ در نہانش چیست + محتسب را درون خانہ چہ کار + پارسا فارسی بے سے پرہیزگار اور گناہ اور بری باتون سے دور - جامہ بروزن نامہ لباس اور پوشاک اور کپڑا بنا ہوا بغیر سیا ہوا اس مقام پر مراد ظاہر حال ہی - انگار کاف عربی سے امر ہی انگاشتن کا جو بمعنی ظن کے ہی - محتسب میم کے پیش اور طاے قرشت کے فتحہ سے منہیات اور برے

کامون سے روکنے والا از صراح یعنی جس کسی کا ظاہر گناہ اور خراب کام سے تو دور دیکھے
اُسکو پارسا اور نیک آدمی خیال کر۔ ورنہ دانی کہ در نہانش الخ مصراع اول شرط ہی
اور خبر اُسکی محذوف کہ علت اُسکی مصراع ثانی واقع ہوئی یعنی اگر باطنی احوال اُسکا تو نہین
جانتا نہ جانا صحیح اس سبب سے کہ محتسب کو روکنا منہیات کا لازم ہی نہ یہ کہ اندرونی گھر کا
حال بھی جانے۔ (از مترجم قطعہ کے تیسرے مصرعہ مین ورنہ دانی بمعنی اگرچہ ندانی کے ہی
مثال ع ازان کز تو ترسد بترس ای حکیم + وگر با چنو صد برائی بجنگ + جسطرح عربی مین
ولو متصلہ آتا ہی اس صورت مین ضرورت محذوف اور مقدر کی نہین اور معنی قطعہ کے
یہ ہونگے جسکو تو پارسا کی پوشاک پہنے دیکھے اُسے پارسا اور نیک آدمی خیال کر اگرچہ اُسکے
باطن سے آگاہی نہو اسواسطے کہ محتسب کو گھر کے اندر سے کچھ مطلب نہین۔ چوتھا
مصراع دلیل امر کا ہی جو پارسا خیال کرنے کے لیے کیا اور خان آرزو نے بھی موافقت
شارح سے کی اور مصراع ثالث کو شرط قرار دیکر جزا اُسکی مقدر کی باین لفظ کہ تجسس مکن)۔
حکایت درویشی را دیدم کہ سر بر آستان کعبہ نہادہ می نالید و میگفت یا غفور
و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید کہ ترا شاید۔ آستان بالمد چوکھٹ کا میانہ۔
غفور آمرزگار اور بخشنے والا۔ رحیم بالفتح بخشایندہ از صراح۔ ظلوم بالفتح نہایت ظلم
کرنے والا۔ جہول بالفتح نہایت نادان۔ **قولہ** از ظلوم و جہول چہ آید کہ ترا شاید یعنی
ای بخشنے والے اور ای رحم کرنے والے تجھے اسکا علم ہی کہ ظالم نادان سے کونسا فعل ظہور مین
آتا ہی کہ تیری بارگاہ عز و جلال کے قبول کے لائق ہو اور اُسکے سبب سے تو اُسکو مقبول کرے
اسواسطے کہ اکثر آدمی ہین کہ اُنکے ہاتھ سے ظلم ہوتا ہی اور جہل و بیدانشی سے موصوف ہین اور
اسکے باوجود تیرے مقبول ہین اور اکثرون کو طاعت اور عبادت کے ہوتے ہوے تو
مردود کر دیتا ہی۔ **بیت** عذر تقصیر خدمت آوردم + کہ ندارم بطاعت استظہار
عاصیان از گناہ توبہ کنند + عارفان از عبادت استغفار + عابدان جزاے
طاعت خواہند و بازرگان بہاے بضاعت من بندہ امید آوردم نہ طاعت
و بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت۔ عذر بالقصر بہانہ۔ تقصیر کوتاہی۔ استظہار

ہمزہ کے کسرہ سے یاری اور مدد کا چاہنا اور قوی پشت ہونا - عاصی گنہگار - توبہ بالفتح
گناہ سے درگذرنا - عارف پہچاننے والا - استغفار ہمزہ کے کسرہ سے بخشش چاہنا
بازرگان زاے منقوطہ کے فتحہ سے سوداگر - بضاعت باے ابجد کے کسرہ سے
سرمایہ پونجی مول - دریوزہ و دریوزہ حرف اول کے فتحہ سے گدائی یعنی وہ لوگ کہ گنہگار
ہین گناہ سے توبہ کرتے ہین اور نجات پاتے ہین اور عارف عبادت کے بھروسے پر جو اُنکو ہے
کی ہر آمرزش چاہتے ہین اور عابد ثواب اور عوض بندگی کا مانگتے ہین اور سوداگر قیمت
اپنے سرمایہ ومال کی - اور مین بندہ قاصر خدمت سے امید اپنی حضور مین لایا ہون نہ بندگی
اور طاعت اور بھیک مانگنے آیا ہون نہ کہ تجارت اصنع بنا ما انت اہلہ + ولا تفعل بنا ما
نحن اہلہ + یعنی میرے ساتھ وہ معاملہ کر جسکا تو لائق ہے اور وہ کام ہمارے ساتھ نہ کر جسکے
ہم سزاوار ہین اور شرح عربی مین لکھا ہے کہ کشاف مین مذکور ہے جسوقت قوم یونس علیہ السلام
پر عذاب نازل ہوا اُن لوگون نے کہا اللہم ان ذنوبنا عظمت وجلت وانت اعظم منہا و
اجل افعل بنا ما انت اہلہ ولا تفعل بنا ما نحن اہلہ فکشف عنہم العذاب یعنی تحقیق ہمارے گناہ بڑے
اور عظیم ہین اور تو بزرگ تر اُنسے ہے تا آخر - **بیت** گر کشی ور جرم بخشی روی و سر
بر آستانم + بندہ را فرمان نباشد ہرچہ فرمائی بر آنم + **قطعہ** بر در کعبہ سائلی دیدم
کہ ہمیگفت و میگریستی خوش + من نگویم کہ طاعتم بپذیر + قلم عفو بر گناہم کش +
جرم جیم عربی کے پیش اور راے غیر منقوطہ کے سکون سے گناہ - عفو بالفتح گناہ سے درگذرنا
قلم کشیدن کنایہ خط ابطال کے کھینچنے سے ہے - **حکایت** عبدالقادر گیلانی را
دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا نہادہ ہمیگفت اے خداوند ببخشای
اگر مستوجب عقوبتم در قیامت مرا نابینا بر انگیز تا در روے نیکان شرمسار نشوم
قطعہ روے بر خاک عجز می گویم + ہر سحرگہ کہ باد می آید + اے کہ ہرگز فرامشت نکنم +
ہیچت از بندہ یاد می آید + عبدالقادر اولیا سے ایک ولی رہنے والے گیلان کے
ہین - حرم دو فتحہ اول اور دوم سے خانہ کعبہ کے گرد اگرد کو کہتے ہین - حصا حاے
غیر منقوطہ کے فتحہ سے سنگریزہ - مستوجب میم کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے اسم فاعل استیجاب کا

یعنی سزاوار اور لائق - عقوبت دو ضمہ سے عذاب - عجز بالفتح ناتوانی - گویم کاف عربی
سے مشتق گوفتن سے اور بعضے نسخون مین گویم گفتن سے بھی آیا ہی اسوقت مین مفعول گویم کا
شعر دوسرا ہوگا یعنی ہر صبح کو کہ ہوا آتی ہی خاک نیازمندی پر منھ رکھکر کہتا ہون اسکو کہ ہرگز
الخ - (از مترجم بعض نسخون مین بجاے گویم کے سیالم بھی آیا ہی اور یہ نسخہ اول سے راجح ہی)
حکایت دزدی درخانۂ پارسائی درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دلتنگ
شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ بران خفتہ بود در رہگذر دزد انداخت تا محروم نرود
قطعہ شنیدم کہ مردان راہ خدا + دل دشمنان را نکردند تنگ + ترا کی میسر شود
این مقام + کہ با دوستانت خلافست وجنگ + مودت اہل صفا چہ در روے
وچہ در قفا نہ چنانکہ از پست عیب گیرند وپیشت میرند **بیت** دربرابر چو گوسپند سلیم +
در قفا ہمچو گرگ مردم خوار + گلیم اول کے کسرہ سے مشہور ہی - محروم فتحہ سے بےنصیب
میسر میم کے پیش سے آسان کیا ہوا - مقام بالفتح کھڑے ہونے کی جگہ اور مراد اس سے
مرتبہ اور قدر ہی - مودت دو فتحہ سے دوستی اور دوست رکھنا - صفا مد کے ساتھ روشنی
خلاف کدور - قفا بالفتح پیٹھ پیچھے - پیشت میرند پیش ظرف مکان یعنی روبرو تیرے اپنے
تئین نثار اور تصدق کرین - سلیم بالفتح درست اور سادہ - گرگ ضم اول سے مشہور
جانور درندہ ہی - **بیت** ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد وشمرد + بیگمان عیب تو
پیش دگران خواہد برد + یعنی جو شخص اورون کا عیب لایا اور تفصیل وار بیان کیا جانو
کہ بے شک تیرا عیب بھی غیرون کے سامنے لیجائیگا - **حکایت** تنی چند از روندگان
متفق سیاحت بودند وشریک رنج وراحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند
گفتم از کرم اخلاق بزرگان بدیع ست روی از مصاحبت مسکینان تافتن و
فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفس خویش اینقدر قوت وقدرت می شناسم کہ در
خدمت مردان یار شاطر باشم نہ بار خاطر - متفق اسم فاعل اتفاق یعنی ایک چیز پر
واقع ہونے والی - سیاحت بالکسر سیر کرنی زمین مین - شریک ساجھی - مرافقت
میم کے پیش اور فے کے فتحہ سے کسی کی ہمراہی کرنی اور مدد کرنی - موافقت بالضم

سازگاری کرنی اور کسی کے ساتھ ایک جا پر معاً کھڑا ہونا۔ بدیع نادر اور غریب۔ مصاحبت
بالضم ہمنشینی۔ تافتن پھیرنا۔ قدرت توانائی۔ شاطر شین سے چست اور چالاک۔
شعر ان لم اکن راکب المواشی ٭ اسعی لکم حامل الغواشی ٭ یعنی اگر مین نہین سوار
ہون دوڑتا ہون تمھارے لیے غاشیہ اُٹھائے ہوے مواشی فتحہ سے مضاف الیہ
جمع ہر ماشیہ کی جو چوپایہ کو عموماً اور گھوڑے اونٹ گدھے کو خصوصاً کہتے ہین۔ اسعی کے
معنی دوڑنے اور جلدی کرنے اور کسب اور کام کرنے کے ہین۔ حامل میم کے کسرہ سے
معنی اُٹھانے والا۔ غواشی جمع غاشیہ یعنی زین پوش۔ یکی از انمیان گفت از ین
سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ درین روزہا وزدے بصورت درویشان درآمد
وخود را در سلک صحبت ما منتظم گردانید **بیت** چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست +
نویسندہ داند کہ در نامہ چیست + از انجا کہ سلامت حال درویشانست گمان فضولش
نبردند و بیاری قبولش کردند۔ سلک بالکسر رشتہ و بالفتح کھینچنا ایک چیز کا دوسری
چیز مین اور ساتھی اور ملازم ہونا کسی کو۔ صحبت بالضم یاری اور یاری کرنا۔ منتظم میم کے
پیش سے اسم فاعل انتظام کا جو معنی سیدھے ہونے اور دھاگے مین موتی ڈالنے کے ہے از
صراح۔ سلامت بالفتح بے عیب اور بے گزندگی۔ فضول بالضم زیادتیان اور افزونیان
اور شرح عربی مین لکھا ہے کہ فضولش لام کے کسرہ اور سکون شین سے اصل مین فضولی اش
تھا یاے حطی کو فضولی سے اور ہمزہ شروع اش سے گرا کر لام کے ساتھ کسرہ چھوڑ دیا۔
انتہی کلامہ فضولی یاے معروف سے وہ شخص کہ شیخی کرے **نظم** ظاہر حال عارفان دلق
است + اینقدر بس کہ روی در خلق است + در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش +
تاج بر سر نہ و علم بر دوش + زاہدی در پلاس پوشی نیست + زاہد پاک باش و اطلس
پوش + ترک دنیا و شہوت ست و ہوس + پارسائی نہ ترک جامہ و بس + در
قزاگند مرد باید بود + بر مخنث سلاح جنگ چہ سود + دلق بفتح اول اور سکون دوم ایک
پشمینہ ہے کہ اُسکو درویش پہنتے ہین اور ژندہ بھی اُسے کہتے ہین اور شرح عربی مین دلق کے
معنی خرقہ لکھا ہے اور وہ ایک جامہ ہے کہ ٹکڑون سے سلا ہوا ہو۔ علم دو فتحہ سے نیزہ اور کپڑے

بوٹے کہ سونے وغیرہ کا کام کپڑے پر بناتے ہین جبکہ کپڑا بنا جاے اور اسکو فارسی مین
علم جامہ کہتے ہین اور یہان معنی دوم مراد ہین یعنی تاج شاہی سر پر رکھو اور جامہ زرنگار
کارچوب کا کاندھے پر ڈالو۔ پلاس فارسی بلے سے ایک پشمینہ ہی جسکو نادار اور شعت کد
درویش پہنتے ہین۔ اطلس جامہ ریشمی کا نام ہی۔ قزاگند اس کپڑے کو کہتے ہین کہ اسمین
روئی بھرتے ہین اور لڑائی کے دن پہنتے ہین اور اسکو قزاغند بھی کہتے ہین اور شرح
عربی مین فارسی ثرے سے لکھا ہی۔ **قولہ** ظاہر حال عارفان دلق است + اینقدر بس الخ
یعنی عارفون کا ظاہر حال دلق ہی یعنی باعتبار ظاہر دلق سے خرقہ پوشون کو عارف کہ سکتے ہین
اور یہ دلق پوشی اسی قدر ظاہر حال کا فی ہی اور نہ زیادہ اس سے پس نفس الامر مین خرقہ پوشی کو
کا اعتبار نہین اور نہ بھروسہ کے قابل ہی اس نظر سے ابیات لاحقہ مین کہا کہ در عمل کوش
ہرچہ خواہی پوش تا آخر اور ہو سکتا ہی کہ لفظ کہ بمعنی ہر کہ ہو جیسے کہ بوستان کی اس بیت مین ہی
ؔ ز صاحبدلان گوی سبقت برد + کہ دانا و شمشیر زن پرورد + یعنی جو شخص کہ دانا اور شمشیر زن
کو پرورش کرے اس صورت مین بیت کے معنی ایسے ہونگے کہ عارفان اور خدا شناسان کا
ظاہر حال دلق ہی یعنی دلق سے بظاہر عارف کہا جاتا ہی اور اسیقدر اسکے لیے کافی ہی کہ جو شخص
ریاکار اور خلق کی طرف متوجہ ہی۔ روزی تا شب رفتہ بودیم و شبانگاہ در پای حصاری
خفتہ کہ دزدی بی توفیق ابریق رفیق برداشت کہ بطہارت میرود و بغارت میرفت
بیت پارسا بین کہ خرقہ در بر کرد + جامۂ کعبہ را جل خر کرد + شبانگاہ کاف فارسی
کے ساتھ رات کا آنا۔ پای حصار یعنی قلعہ کے نیچے۔ توفیق حاصل ہونا اور مدد کرنا کام مین
کسی کو۔ ابریق بالکسر کوزہ دستہ دار اور ٹونٹی دار آبخورہ۔ طہارت بالفتح پاکی۔ غارت
بالفتح لوٹ۔ خرقہ نقطہ دار خے سے ایک جامہ ہی کہ ٹکڑون سے سیا ہو۔ جل جیم کے پیش اور
تشدید لام سے جھول اور چوپایے کی پوشش۔ چندانکہ از نظر درویشان غائب شد
بہ برجی برفت و درجی بدزدید تا روز روشن شد آن تاریک دل مبلغی راہ رفتہ بود
و رفیقان بیگناہ خفتہ بامدادان ہمہ را بقلعہ درآوردند و بزندان کردند ازان تاریخ
ترک صحبت گفتم و طریق عزلت گرفتم + السلامة فی الوحدة ۔ یعنی سلامتی تنہائی مین ہی

برج بپیش سے قلعہ کا کوٹھا اور کوشک - دبرج اول کے پیش اور سکون ثانی سے صندوقچہ
اور ڈبیا جسمین زیور اور جواہر رکھتے ہین - مبلغ بالفتح پہونچنے کی جگہ اور حد پہونچنے کی اور
فارسی مین مال کو کہتے ہین اور یہان مراد تھوڑی راہ ہے - تاریخ ایک چیز کا وقت پیدا کرنا -
یقال ارخت الکتاب و ورخته - عزلت بپیش سے گوشہ نشینی اور تنہائی - **قطعہ** چو از قومے
یکے بیدانشی کرد + نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را + نمی بینی کہ گاوے در علفزار + بیالاید
ہمہ گاوان دہ را + کہ بکسر کاف عربی اور ہے کے سکون سے چھوٹا اور حقیر - منزلت
قدر اور مرتبہ - مہ بکسر میم اور ہے کے سکون سے بڑا - علف دونون فتحہ سے چوپایون کی
خورش وغیرہ - علاف بالکسر جمع از صراح - زار نقطہ دار زبر سے مکان اُگنے کا جیسے
گلزار اور علفزار وغیرہ اور انبوہ اور بہت کے معنی مین بھی آیا ہے - آلاید مضارع آلودن سے
معنی ملوث کرنا اور شرح عربی مین لکھا ہے کہ بیالاید ہمہ گاوان دہ را - تمام گانون کے بیلون کو
ایذا دے اس اعتبار سے کہ چرواہا تمام بیلون کی حراست مین متعرض ہوتا ہے اور اس اعتبار سے
کہ جسوقت مالک اُس جگہ پر دیکھتا ہے سب بیلون کو اُسطرف سے نکالتا ہے - گفتم منت خدایرا
عزوجل کہ از فوائد درویشان محروم نماندم اگرچہ از صحبت فرید شدم و بدین حکایت
کہ گفتی مستفید گشتم و امثال مرا در ہمہ عمر این نصیحت بکار آید **مثنوی** بیک ناتراشیدہ
در مجلسے + برنجد دل ہوشمندان بسے + اگر برکہ پر کنند از گلاب + سگے در وی افتد
کند منجلاب + فرید یگانہ و تنہا - مستفید میم کے پیش سے فائدہ حاصل کرنے والا -
ناتراشیدہ کنایہ ہے اُس شخص سے کہ جو بہت ناہموار اور بے قاعدہ اور بے ادب ہو - از
برہان قاطع - برکہ بالکسر حوض اور مثل اُسکے - منجلاب اول و سوم کے زبر سے بدبو پانی
گندہ کو کہتے ہین اور بھی گڈھا کہ گھر کے پچھواڑے اور باورچی خانہ کی پشت پر کھود کر
بنا دیتے ہین تاکہ پانی میلا اور مستعمل وہان جاوے اور اُسے پارگین بھی کہتے ہین - **حکایت**
زاہدے مہمان بادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازان خورد کہ ارادت او بود
و چون بنماز برخاستند بیشتر ازان کرد کہ عادت او بود تا ظن صلاحیت در حق او زیادت
کنند **فرد** ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی + کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است +

چون بمقام خویش آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسری داشت صاحب
فراست گفت ای پدر در دعوت سلطان چیزی نخوردی گفت در نظر ایشان
چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید
قطعہ ای ہنرہا نہادہ بر کف دست + عیبہا را گرفتہ زیر بغل + تا چہ خواہی خریدن
ای مغرور + روز درماندگی بسیم دغل + زاہد ہے کے کسرہ سے وہ شخص ہو کہ دنیا
کی رغبت اور خواہش اُسے نہو اور خداے تعالی کی عبادت کرنے والا۔ سفرہ سین خالی
کے پیش اور سکون فا سے توشہ دان اور مسافر کا توشہ اور وہ چیز جسپر کھانا کھائین اور خوانچہ
اور وہ نون فتحہ سے لکھنے والے اور پڑھنے والے از صراح و کشف اللغات - ارادت
بالکسر چاہنا - صلاحیت خالی صاد کے فتحہ سے نیک ہونا - اعرابی ہمزہ کے فتحہ سے عرب
جنگل کے باشندے - ترکستان ولایت مشہور ہو - تناول واو کے پیش سے لینا اور
اُٹھانا - فراست بالکسر دانائی اور پہچان نشان اور نظر سے - دعوت بالفتح کھانے
کی طرف بُلانا - قضا نماز جو فوت ہوئی ہو اُسکا ادا کرنا - مغرور فریفتہ - دغل دونون فتحہ سے
کھوٹا - **حکایت** یاد دارم کہ در عہد طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولع بزہد و
پرہیزشبے در خدمت پدر نشستہ بودم ہمہ شب دیدہ بہم نبستہ و مصحف عزیز در کنار
گرفتہ و طائفہ گرد ما خفتہ پدر را گفتم از بنیان یکے سر بر نمیدارد کہ دوگانہ بگذارد ہمچنان
خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت جان پدر تو نیز اگر بخفتی بہ کہ در پوستین خلق افتی -
طفولیت دونون ضمہ سے لڑکائی اور لڑکپن - متعبد میم کے ضمہ سے اسم فاعل تعبد کا معنے
پوجنے والا اور عبادت کرنے والا - مولع میم کے پیش اور لام کے فتحہ سے بلا تشدید حریص
اور فریفتہ از صراح - مصحف اسم مفعول اصحاف کتاب اللہ - پوستین کنایہ ہو غیبت اور
مذمت اور عیب سے از برہان قاطع - **قطعہ** نہ بیند مدعی جز خویشتن را + کہ دارد
پردۂ پندار در پیش + اگر چشم خدا بینیش بخشد + نہ بیند ہیچکس عاجز تر از خویش +
مدعی میم کے پیش اور خالی دال کی تشدید اور فتحہ سے اسم فاعل ادعا کا معنی دعوے
کرنے والا کسی پر اور نام و نسب کئنے والا لڑائی مین مراد دشمن اور حاسد - جز خویشتن را یعنی غیر

اپنے نفس کے - پردہ پندار یعنی پردہ تصور اور خیال کا اور خودبینی اور تکبر کرنا چشم خدا بینی عبارت اُس آنکھ سے ہے کہ ما سوی اللہ سے بند کرے اور غیر حق نہ دیکھے یعنی دشمن دعوے کرنے والا اور دل میں عداوت رکھنے والا اپنے نفس کے سوا دوسری چیز کو نہیں دیکھتا اور انصاف کو اپنی طرف نہیں آنے دیتا اس سبب سے کہ عداوت اور خودبینی اور تصور اور خیال باطل کا پردہ اُسکے دل کی آنکھوں کے سامنے پڑا ہوا ہے - **حکایت** بزرگے را در محفلی ہمی ستودند و در اوصاف جمیلش مبالغہ مینمودند سر برآورد و گفت من آنم کہ من دانم **شعر** کفیت اذی یا من تعد محاسنی + هذا علانیتی ولم تدر باطنی + یعنی اذیت کو پسند کیا تو نے میری اور رنجش کو اے صاحب جو شمار کرتا ہے تو خوبیاں میری ظاہر میرا یہ ہے اور تو نہیں جانتا جو میرے اندر ہے - محاسن میم کے فتحہ اور خالی سین کے کسرہ سے حسن بالضم کی جمع خلاف قیاس

قطعہ شخصم بچشم عالمیان خوب منظر است + وز خبث باطنم سر خجلت فگندہ پیش + طاؤس را بنقش و نگاری کہ ہست خلق + تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش + شخصم کالبد من - منظر بالفتح دیکھنے کی جگہ اور صورت - خبث بالضم پلید ہونا خجلت بالفتح شرمندگی - طاؤس ایک پرند مشہور کا نام ہے - **حکایت** یکی از صلحای جبل لبنان کہ مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات او مشہور بجامع دمشق در آمد و بر کنارہ برکہ کلاسہ طہارت میکرد پایش بلغزید و بحوض در افتاد و بمشقت بسیار از انجا خلاص یافت چون از نماز بپرداختند یکے از اصحاب گفت مرا مشکلے ست گفت آن چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روی دریای مغرب برفت قدمش تر نشد امروز درین یک قامت آب از ہلاکت چیزے باقی نماندہ درین چہ حکمت است شیخ سر بجیب فرو برد و پس از تامل بسیار گفت نشنیدہ کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم گفت لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل میرے واسطے ایک وقت اللہ تعالی کے ساتھ ہے کہ اسمین میرے پاس نہ گنجایش ملائک مقرب کی ہے اور نہ نبی مرسل کی - صلحا خالی صاد کے ضمہ اور لام کی فتحہ سے جمع صالح کی معنی نیک کام - لبنان لام کے پیش اور باے ابجد کے سکون سے ایک پہاڑ کا نام ہے - مقامات بالفتح مراتب جمع مقام معنی مرتبہ - کرامات بالفتح

بزرگیان جمع کرامت - مذکور یاد کیا گیا - جامع دمشق مسجد جامع دمشق - برکہ بالکسر حوض
کلاسہ بالضم ایک مقام کا نام ہی - شرح سراج الدین علیخان ارزو مین ہی کہ قولہ برکہ کلاسہ
کلاسہ بضم نام حوض کا ہی اور شارح فاضل نے نام ایک موضع کا لکھا ہی اور وہ صحیح نہین ہی -
(از مترجم برہان قاطع اور فرہنگ جہانگیری مین ہی کہ کلاسہ بالفتح جائی ومقامی ست انتہیٰ)
طہارت بالفتح پاکی - ہلاکت بالفتح نیست ہونا - تامل باب تفعل سے سوچنا اور غور کرنا
ونہ گفت علی الدوام وقتی کہ چنین فرمودہ بہ جبرئیل ومیکائیل نپرداختے ودیگر وقت
باحفصہ وزینب درساختے - ہم مشاہدۃ الابرار بین التجلی والاستتار می نماید ومی رباید
یعنی دیکھنا نیکون کا خدائے تعالی کے ظاہر ہونے مین اور پوشیدہ ہونے مین ہی - ابرار جمع
بر باے ابجد کے فتحہ اور خالی رے کی تشدید سے معنی محسن - قولہ می نماید ومی رباید یعنے
تجلی کا واقع ہونا ابرار پر اور شیدا ہونا اور بیخود ہونا انکا برابر اور ہمیشہ نہین ہی بلکہ موافق
ورود کے منجانب اللہ کبھی نمایش ہوتی ہی اور کبھی ربودگی یعنی کبھی ظاہر ہوتا ہی اور کبھی
مخفی - (از مترجم شارح نے مطابقت تجلی اور استتار کے واسطے رباید بمعنی اخفا کے لیا
حالانکہ اس معنی مین مستعمل نہین لغۃ واصطلاحاً اور نسخہ مینماید ومی رباید بجاے نسخہ مشہور
مینمایند ومی ربایند کے اختیار کیا اور سراج الدین علیخان آرزو محقق نے اپنی شرح مین
لکھا ہی - مشاہدات الابرار الخ مشاہدہ نیکان کہ عبارت ہست از عرفان درمیان تجلی واستتار
ہست آنرا مینمایند واز خود می ربایند انتہیٰ اور یہ نسخہ اور شرح راجح ہی) علی الدوام ہمیشہ -
نپرداختے یعنی مشغول نہوتے - حفصہ اول اور سوم کے فتحہ اور سکون دوم سے نام ہی
ایک زوجۂ مطہرۂ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی
صاحبزادی تھین اسی طرح زینب بالفتح صاحبزادی جحش کی اور جحش جیم کے فتحہ اور سکون
حائی سے نام ایک صحابی علیہ الرضوان کا ہی - درساختے یعنی اختلاط اور مصاحبت
فرماتے - بیت دیدار مینمائی وپرہیز میکنی + بازار خویش وآتش ما تیز میکنی + قولہ
تیز میکنی تعلق بازار کے لفظ سے رکھتا ہی اور آتش سے بھی یعنی تو اپنے کار کی رونق
بڑھاتا ہی اور ہمارے عشق کی آتش کو بھڑکاتا ہی شعر اشاہد من اہوی بغیر وسیلۃ +

فیلتحفنی شان اضل طریقا + یوجج نارا ثم یطفی برشتہ + کذلک ترانی محرقا وغریقا +
یعنی مین دیکھتا ہون اُس شخص کو کہ بے وسیلہ اُسسے دوست رکھتا ہون پس ایسی شان مجھے
عارض ہوتی ہو کہ راہ بھول جاتا ہون - وہ عشق کی آگ کو اپنی جدائی سے جلاتا ہو پھر پانی ڈال اُسکو بجھاتا ہو اسی
واسطے تو مجھے دیکھتا ہو جلا ہوا اور ڈوبا ہوا - غریق وہ شخص جسکے سر پانی گذر گیا ہو ہندی مین ڈوبا ہوا - حکایت
منظومہ یکے پرسید زان گم کردہ فرزند + کہ ای روشن گہر پیر خردمند + زمصرش
بوی پیراہن شمیدی + چرا در چاہ کنعانش ندیدی + بگفت احوال ما برق جہانست
دمے پیدا و دیگر دم نہانست + گہی برطارم اعلیٰ نشینم + گہی بر پشت پای خود
نہ بینیم + اگر درویش برحالے بماندی + سر دست از دو عالم برفشاندی + آن
گم کردہ فرزند سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف اشارہ ہو - گہر فارسی کاف سے مخفف
گوہر کا ہو جو ذات اور اصل اور پیدایش کو کہتے ہین - شمیدی تو نے سونگھی - برق فتحہ سے
بجلی کا چمکنا از منتخب اللغات - طارم خالی طا سے چھت - اعلیٰ ہمزہ کے فتحہ سے الف
مقصورہ کے ساتھ بہت اونچا - سر دست فشاندن چھوڑنا ترک کرنا یعنی دو جہان کو
ادنے خیال کرنا اور چھوڑ دینا - حکایت درجامع بعلبک کلمہ چند بطریق وعظ می گفتم
باجماعتی افسردہ دل مردہ راہ از عالم صورت بعالم معنی نبردہ دیدم کہ نفسم درنمیگیرد
و آتش گرمم در ہیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم تربیت ستوران و آئینہ داری در محلۂ
کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسلۂ سخن دراز در بیان این آیت کہ نحن اقرب الیہ
من حبل الورید یعنی ہم بندے سے نزدیک زیادہ گردن کی رگ سے ہین - جامع مسجد
جامع - بعلبک باے ابجد کے فتحہ سے اور خالی عین کے سکون اور لام کے فتحہ سے ایک
شہر کا نام ہو - جماعت گروہ - افسردہ ہمزہ کے فتحہ اور خالی سین کے ضمہ سے سرد اور دل
سرد کے معنی مین ہو اور دل سرد اُسے کہتے ہین کہ جسمین عشق نہ ہو اور دل گرم عاشق کو -
دل مردہ یعنی تاریک دل خلاف زندہ کہ روشندل سے عبارت ہو - نفسم یعنی سخنم اور میرا
کلام - درنمی گیرد یعنی نہین جلاتا اور موثر اور کارگر نہین ہوتا از کشف اللغات - ستوراول
اور دوم کے ضمہ سے عموماً گھوڑے اور اونٹ کو کہتے ہین اور خصوصاً گدھے کو - محلہ

دونون کے فتحہ اول و دوم اور لام کی تشدید سے رہنے کی جگہ۔ سخن بجائی رسانیدم کہ گفتم
قطعہ دوست نزدیکتر از من بمن است + وین عجب تر کہ من از وے دورم +
چکنم با کہ توان گفت کہ او + در کنار من و من مہجورم + قولہ نزدیکتر از من بمن ست الخ
یعنی جسقدر ہمکو اپنی ذات سے قربت ہی اُس سے زیادہ دوست کو ہی اسواسطے کہ ہمکو اپنے
نفس کی بے معرفتی کے سبب اُس سے دوری ہی اور حق سبحانہ وتعالی عالم غیب وشہادت
ہمارے نفس اور اسرار نفس سے واقف تر ہمسے ہی۔ من از شراب این سخن مست و فضلہ
قدح در دست کہ روندۂ بر کنار مجلس گذر کرد و دور آخر درو اثر نغرۂ چنان زد کہ دیگران
بموافقت او در خروش آمدند و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دوران با خبر
در حضور و نزدیکان بے بصر دور قطعہ فہم سخن چون نکند مستمع + قوت طبع از متکلم
مجوے + فسحت میدان ارادت بیار + تا بزند مرد سخنگوی گوے + فضلہ فے کے
ضمہ اور ضاد منقوطہ کے سکون سے زیادہ رہا ہوا۔ از صراح قدح دونون فتحہ سے کاسہ
گول اور فضلۂ قدح سے مراد آخر سخن ہی۔ دور فتحہ سے پھرنا اور گھومنا۔ نعرہ اول کے
فتحہ اور دوم کے سکون سے آواز۔ خروش اول اور دوم کے ضمہ سے اور سکون واو
مجہول کے ساتھ روکر فریاد کرنا اور بغیر رونے کی چلاہٹ کو بھی کہتے ہین۔ جوش اُبال
اور خفا ہونا۔ سبحان اللہ بالضم معنی پاک کرتا ہون مین خدا تعالی کو ہر بدی سے اور صراح
مین ہی کہ یہ کلمہ تعجب کے مقام پر استعمال کرتے ہین۔ حضور بالضم حاضر ہونا اور اصطلاح
صوفیہ مین حضور مقام وحدت کو کہتے ہین۔ بصر دونون فتحہ سے دانا اور بینا ہونا اور
دانش و بینش کے معنی مین بھی آیا ہی۔ مستمع میم کے پیش سے اسم فاعل ہی استماع کا یعنی
سننے والا۔ متکلم کہنے والا۔ فسحت بالضم فراخی۔ گوی گوی تجنیس ہی اول ترکیبی معنی
سے کہنے والا دوم گیند جو بلے کی ضرب سے پھینکتے ہین۔ حکایت شبے در بیابان
مکہ از بیخوابی پاے رفتنم نماند سر بنہادم و شتربان را گفتم دست از من بدار
قطعہ پاے مسکین پیادہ چند رود + کز تحمل ستوہ شد بختی + تا شود جسم فربہی
لاغر + لاغری مردہ باشد از سختی + گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی

وگر رفتی بردی واگر خفتی مردی **بیت** خوش است زیر مغیلان براہ بادیہ خفت + شب رحیل ولے ترک جان بباید گفت + تحمل بوجھ اُٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت رکھنا - ستوہ بالضم دلگیر اور عاجز اور تھکا ہوا - بختی بالضم خراسانی اونٹ جو مضبوط ہوتا ہے از کشف اللغات - اور شرح عربی میں ہے کہ بختی بالضم ایک قسم کا اونٹ ہے - حرم دونوں فتحہ سے کعبہ کا گرداگرد - حرامی بالفتح چور اور رہٹ مار - **قولہ** اگر رفتی بردی یعنی جان بردی - مغیلان بالضم ایک درخت ہے کہ ہندی میں اُسے ببول کہتے ہیں - بادیہ بائے ابجد سے بیابان جنگل - رحیل اول کے فتحہ اور دوم کے کسرہ سے کوچ - **حکایت** پارسائی را دیدم بر کنار دریا کہ زخم پلنگ داشت و ہیچ دارو بہ نمی شد مدتہا دران رنجور بود و مبدام شکر خدایتعالی می گفت الحمد للہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے **قطعہ** گر مرا زار بکشتن برد آن یار عزیز + تا نگوئی کہ دران دم غم جانم باشد + گویم از بندۂ مسکین چہ گنہ صادر شد + کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد + پارسا فارسی بائے سے پرہیزگار اور جو گناہوں سے دور ہو - مدت میم کے ضمہ اور تشدید اور فتحہ خالی دال سے ایک حصہ وقت کا - از منتخب اللغات - مصیبت بالضم وہ مکروہ جو آدمی کو پہونچے - معصیت میم کے فتحہ اور خالی صاد کے کسرہ سے بے فرمانی کرنی خلاف طاعت - از صراح - زار بالفتح ضعیف اور ناتوان ونالان اور گریان - یعنی اگر میرے تئیں کہ ضعیف اور لاغر ہوں قتل کے واسطے لیجاوے - تا نگوئی یائے خطاب سے معنی تم نہ کہنا - **قولہ** گویم الخ یعنی یہ حیلہ عرض کروں کہ غریب تابعدار سے کیا گناہ ہوا کہ اُسکے سبب یار میرا آزردہ ہوا - **حکایت** درویشی را ضرورتی پیش آمد گلیمے از خانۂ یاری بدزدید حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحب گلیم شفاعت کرد کہ من او را بحل کردم گفت بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت راست فرمودی اما ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید **الفقیر لا یملک** فقیر جو کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا - بحل دو کسرہ سے درگذر گناہ سے کرنا - شفاعت بالفتح خواہش کرنی از صراح - حد خالی حے کے فتحہ اور خالی دال کی تشدید سے روکنا اور باز رکھنا اور ہر چیز کی نہایت اور اندازہ کیا ہوا حد آگاہ لے لایکا از صراح - شرع بالفتح سیدھی راہ

اور روشن رستہ کہ خدا اور رسول نے مقرر کیا - وقف اول کے نسخہ اور دوسرے کے
مسلمون سے جو کچھ کہ راہ خدا مین فقیر اور غریب لوگون کے لیے چھوڑ دین - ہر چہ در دیشان
راست وقف محتاجانست حاکم دست ازو بداشت و گفت جہان بر تو تنگ آمدہ بود
کہ دزدی نکردی الا از خانہ چنین یارے گفت نشنیدۂ کہ گفتہ اند خانۂ دوستان
بروب و در دشمنان مکوب **بیت** چون فرو مانی بسختی تن بعجز اندر مدہ + دشمنانرا
پوست برکن دوستان را پوستین + **قولہ** خانۂ دوستان بروب - شرح عربی مین اسکے
یہ معنی ہین کہ لے جو کچھ اُسمین تو پائے - مکوب نہی ہے کوفتن سے یعنی دشمنون کے دروازے
پنجاؤ اور حاجت بیان نہ کرو - **قولہ** چون فرو مانی بسختی الخ فرو ماندن عاجز ہونا اور حیران
پریشان ہونا یعنی سختی مین تو عاجز رہے اپنے تئین عاجز اور لاچار مت بناؤ بلکہ دشمن کا پوست
کھینچ اور اُنپر غالب ہو اور دوستون کی پوستین اُتار لو یعنی جو کچھ ضرورت اور درکار ہو دوستون سے
جبراً حاصل کرو اور بعضے فاضلون نے ایسی تقریر کی ہے کہ پوست کندن کنایہ ہے اظہار سے
اور دل کا بھید کسی کے سامنے کہنے سے - **پوستین** بمعنی عیب یعنی جب سختی اور تنگدستی کی
وجہ سے تو درماندہ ہو دشمنون کے آگے عاجز ہونے پر رضامند نہو - پوست برکن
دوستانرا پوستین یعنی دوستون کے سامنے اپنے عیب اور خواری کو ظاہر کرو - (از مترجم
توجیہ اول راجح ہے اور اُسی کو سیاق کلام فصیح بلیغ مقتضی ہے) - **حکایت** یکی از
بادشاہان پارسائے را گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلی ہر گہ کہ خدای را فراموش
میکنم **بیت** ہر سو دود آنکس ز در خویش براند + وانرا کہ بخواند بدر کس نہ دواند
یعنی وہ شخص کہ راندۂ درگاہ کبریائی ہے ہر طرف حیران سرگردان دوڑتا پھرتا ہے اور جسکو مقبول
کرتا ہے کسی کے دروازہ پر محتاج اُسے نہین فرماتا از شرح عربی - **حکایت** یکے از صالحان
بخواب دید پادشاہی را بہ بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجب درجات
این چیست و سبب درکات آن چہ کہ ما بخلاف این می پنداشتیم گفت آن بادشاہ
بمحبت درویشان در بہشت است و این پارسا بتقرب بادشاہان در دوزخ -
درجات جمع درجہ کی اور درجہ پایہ اور پایگاہ اور منزلات بہشت ہین - درکات جمع درکہ

منازل دوزخ کہ النار درکات والجنتہ درجات **قولہ** آن بادشاہ بہ محبت درویشان در بہشت ست
محبت میم اور حائے حطی کے فتحہ اور بائے ابجد کے فتحہ اور تشدید سے دوستی اور دوست
رکھنا یعنی وہ بادشاہ درویشون کے دوست رکھنے سے اور درویشی اور اُنکی رغبت
کرنے سے بہشت مین داخل ہوا سو اسطے کہ صاحب عمل کو بھی دوست رکھتا ہو جسکو اُسکے عمل کی طرف
رغبت ہوتی ہو- **تقرب** وزن تفعل معنی پاس ہونا اور نزدیکی کا ڈھونڈھنا اور اس جملہ کا
بیان معنی پہلے جملہ کے موافق ہو جو گذر چکا- **قطعہ** دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع +
خود را ز عملہای نکوہیدہ بری دار + حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست +
درویش صفت باش و کلاہ تتری دار + **دلق** بالفتح خرقہ- **تسبیح** پاکی اور پاکی کے
ساتھ خدا کو یاد کرنا اور سبحان اللہ کہنا اور **بعضے** نسخون مین تسبیح کی جگہ لفظ مینی دیکھا گیا اور
وہ مشہور ہو کہ ایک قسم کا دلق موٹے کپڑے کا ہوتا ہو- **مرقع** اسم مفعول ترقیع کا ہو معنی
پیوند پیوند یعنی ٹکڑے ٹکڑے سے سلا ہوا- (از مترجم مرقع اور مینی ہم معنی یا قریب قریب ہین لہٰذا
پس نسخہ تسبیح کا راجح ہو کہ جدا اگانہ معنی رکھتا ہو اور تاسیس بہتر ہو تاکید سے) **نکوہیدہ**
نون کے کسرہ سے اور کاف عربی اور واو مجہول کے ساتھ مذموم اور برا- **بری** پاک-
کلاہ برکی بائے ابجد اور رائے قرشت کے فتحہ سے ایک جامہ ہو کہ اونٹ کی اُون سے
بنتے ہین اور فقیر لوگ اُسکی ٹوپی اور کرتا بناتے ہین از شرح عربی- **کلاہ تتری** شہر تتر کے
ساتھ منسوب اور وہ دو فتحہ سے ہو اور امیرون کی ٹوپی ہوتی ہو- **حکایت** پیادہ
سر و پا برہنہ با کاروان حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ ما شد خرامان ہمی رفت و میگفت
نظم نہ بر اشتر سوارم نہ چو خر زیر بارم + نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم +
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسے میزنم آسودہ و عمری بسر آرم + **حجاز** بالکسر
مکہ اور مدینہ اور طائف اور دوسرے شہر کہ نجد اور غور کے درمیان واقع ہین- **خرامان**
بالکسر لٹک چال سے چلنے والا- **قولہ** نفسے میزنم آسودہ یعنی دوسرے کی بلا مزاحمت اور
بلا مشقت سوتے اور جاگتے سانس لیتا ہون- **اشتر سواری گفتش** اے درویش
کجا میروی باز گرد کہ بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نہاد و برفت چون

بہ نخلہ محمود رسیدم توانگر را اجل فرارسید و مرد درویش ببالینش بیاید و گفت ما بتنگی نمردیم تو بر بختی مردی **بیت** شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست + چون روز شد آن بمرد و بیمار بزیست + **قطعہ** ای بسا اسپ تیز رو کہ بماند + کہ خر لنگ جان بمنزل برد + بسکہ در خاک تندرستان را + دفن کردند زخم خوردہ نمرد + نخلہ محمود چند درخت کھجور کے کعبہ معظمہ کے قریب ہین اور ایک مقام کا بھی نام ہی مکہ مقدسہ کی راہ مین شرح عربی مین دجلہ محمود دیکھا گیا اور وہ ایک مکان کا نام ہی - **قولہ** شخصے ہمہ شب الخ ملا سعدی کی شرح مین لکھا ہی کہ اتفاق سے ایک شخص رات بھر ایک بیمار کے اوپر رویا اور صبحدم رونے والا مرگیا اور بعضے ناواقف اس بیت مین ہرزہ درائی کرتے ہین اور مراد چراغ لیتے ہین درست نہین ہی انتہی کلامہ **حکایت** عابدی را بادشاہے طلب کرد عابد اندیشید کہ داروی بخورم تا ضعیف شوم مگر اعتقاد در حق من زیادہ کند آوردہ اند کہ داروی قاتل بود بخورد و بمرد **قطعہ** آنکہ چون پستہ دیدیش ہمہ مغز + پوست بر پوست بود ہمچو پیاز + پارسایان روی در مخلوق + پشت بر قبلہ می کنند نماز + **بیت** چون بندہ خدای خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند + اعتقاد بالکسر ایک چیز کا دل مین لینا اور قرار دینا اور اُسکا سخت اور مضبوط ہونا - از منتخب اللغات **قولہ** آنکہ چون پستہ دیدیش الخ یاے خطاب کے ساتھ یعنی جسکو کہ تمنے بڑا ہوشیار اور حکیم عاقل خیال کیا ہی پیاز کے موافق بے مغز یعنی نادان نکلا - پارسایان روی در مخلوق سے مراد زاہدان ریاکار ہین - **قولہ** پشت بر قبلہ می کنند الخ یعنے ریاکار کہ ظاہر مین قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہین درحقیقت قبلہ کی طرف اُنکی پشت ہوتی ہی اور خلق کی طرف اُنکا منھ ہوتا ہی - **حکایت** کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بی قیاس بردند بازرگانان گریہ و زاری کردند و خدا و رسول را شفیع آوردند فائدہ نداد **بیت** چو پیروز شد دزد تیرہ روان + چہ غم دارد از گریہ کاروان + کاروان قافلہ - بازرگان باے ابجد کے فتحہ اور فارسی کاف سے سوداگر بیوپاری - شفیع چاہنے والا اور درخواست کرنے والا اور لوگون کے گناہ کی معافی چاہنے والا - پیروز کسر باے فارسی سے فتحمند اور مظفر و منصور یعنی دشمنون پر غالب آیا ہوا - تیرہ روان معنے شب روان

وصفت ترکیبی ہے از شرح عربی اور بھی لفظ اروان کا بالفتح لغت کی کتابون مین جان کے معنی
مین ہے اور ضمہ سے خطا ہے اس صورت مین دزد تیرہ روان کے معنی دزد تیرہ دل ہونگے
یعنی چور دل کا سیاہ - لقمان حکیم درانمیان بود یکی از کاروانیان گفت کلمۂ چند از حکمت
وموعظت باایشان بگوی باشد کہ طرفے از مال ما دست بدارند دریغ باشد کہ چندین
نعمت ضائع گردد لقمان گفت دریغ باشد کلمۂ حکمت باایشان گفتن **بیت** آہنی را
کہ موریانہ بخورد + نتوان برداز و بصیقل زنگ + باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ +
نرود میخ آہنی در سنگ + موعظت میم کے فتحہ اور خالی عین کے کسرہ سے پند نصیحت
مواعظ اسکی جمع ہے - طرف اول اور دوم کے فتحہ سے کنارا اور سرا مراد تھوڑے سے ہے -
موریانہ تیسرے حرف کے کسرہ سے زنگار جو لوہے اور فولاد کو برباد اور ضائع کر دے -
اور اسکو مورچانہ جیم فارسی سے بھی کہتے ہین از برہان قاطع - صیقل بالفتح ایک اوزار ہے
جسکے ذریعہ سے تلوار آئینہ وغیرہ کے زنگ کو چھیلتے اور دور کرتے ہین اور تحقیق یہ ہے کہ صیقل
صیغہ صفت کا ہے معنی زنگ کا چھیلنے والا - سیہ دل تاریک دل اور ہٹ مارا اور جلاد
کو بھی کہتے ہین - وعظ بالفتح پند نصیحت - **قطعہ** بروزگار سلامت شکستگان دریاب
کہ خیر خاطر مسکین بلا بگرداند + چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے + بدہ وگرنہ
ستمگر بزور بستاند + روزگار سلامت خلاصی اور تنکمہ کے دن - شکستگان دریاب
یعنی عاجز اور تھکے ہوے کے حالات معلوم کر اور انکے غور پرداخت مین مشغول اور متوجہ
ہو از شرح عربی - خیر اول کے فتحہ اور دوم کے سکون سے بھلائی اور احسان - خیر خاطر
مسکین سے مراد مساکین اور غریبون پر کرم اور بذل کرنا ہے اور عربی شرح مین پاس خاطر
مسکین لکھا ہے اور دونون کے حاصل معنی ایک ہین اسواسطے کہ بذل اور کرم کو رعایت
خاطر اور بھی خیر خاطر مسکینان سے تعبیر کرسکتے ہین - قولہ بلا بگرداند لان الصدقۃ
ترد البلاء یعنی صدقہ رد کرتا ہے بلا کو - **حکایت** چندانکہ مرا شیخ اجل شمس الدین
ابو الفرج خوارزمی بخلوت وعزلت اشارت کردے عنفوان شبابم غالب آمدی
وہوا وہوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدمے چند برفتمی واز سماع ومخالطت

خطے بر گرفتمی وچون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی - اجل دو فتحہ اور تشدید لام سے بہت بزرگ اور بڑا - شمس الدین لقب ابو الفرج کنیت خوارزم ترکستان کے ایک شہر کا نام مشہور ہے - خلوت بالفتح تنہائی - عنفوان بالضم آغاز ہر چیز کا - شباب بالفتح جوانی - مربی بالضم تربیت اور پرورش کرنے والا - سماع بالفتح راگ اور سرود - مخالطت میم کے ضمہ اور لام اور خالی طا کے فتحہ سے ملنا جلنا - خط خالی حے کے فتحہ اور منقوطہ ظا کی تشدید سے حصہ اور نصیب

بیت قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را + محتسب گرمی خورد معذور دارد مست را + تا شبی در مجمع قومی برسیدم و در میان مطربی دیدم **بیت** گوئے رگ جان می گسلد زخمۂ ناسازش + ناخوشتر از آوازۂ مرگ پدر آوازش + گاہی انگشت حریفان از و در گوش وگاہی بر لب کہ خاموش - **قولہ** قاضی ار با ما نشیند بر فشاند الخ دست بر فشاندن اور دست افشاندن کنایہ ناچنا اور رقص کرنا ہے - اور جاننا چاہیے کہ اس بیت کا پہلا مصرع جملہ شرطیہ ہے جسمین شرط اور جزا دونوں ہین اور دوسرا مصرع علت جزا کی واقع ہوا یعنی اگر قاضی ہمارے پاس بیٹھے ناچنے لگے اور بعد ازان مزاحمت نہ کرے اسواسطے کہ اگر محتسب شرابی ہو جاوے تو متوالے کو معاف اور معذور رکھے اور نہی منکر سے ٹھٹک رہے (از مترجم مصراع ثانی علت جزا کی نہین بلکہ علت جزا کے لازم کی ہوسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مزاحمت نہ کرے اور سراج الدین علیخان آرزو نے اپنی شرح گلستان موسومہ خیابان مین مصراع ثانی کو علت جزا قرار نہین دیا بلکہ کل مصرع ثانی کو کل مصرع اول پر قیاس کیا ہے اور یہ توجیہ راجح ہے) **قولہ** رگ جان می گسلد الخ - گسلد گستن سے معنی توڑنا اور سست کرنا اور کاٹنا از برہان قاطع (از مترجم گستن اور گسیختن اور گسلیدن بہار عجم مین مرادف لکھے ہین پس گسلد مشتق گسلیدن سے مناسب ہے اور گستن اور گسیختن سے مضارع مستعمل نظر سے نہین گذرا) - زخمہ بالفتح ایک چھوٹی لکڑی جس سے رباب تنبورا وغیرہ بجاتے ہین از کشف اللغات اور بعضے نسخون مین نغمۂ ناسازش لکھا ہے اور نغمہ آواز ملائم اور اچھی اور بات کرنے کی آواز کو کہتے ہین - **قولہ** ناخوشتر از آوازۂ مرگ پدر الخ یعنی آواز اسکی باپ مرنے کی آواز سے بھی ناگوار تر ہے - شعر نعاج الی صوات الاغانی الطیبہ موانت مغن

ان سکت تطیب + یعنی راگ کی آواز پر اسلیے دل ہمارا اُٹھتا ہی کہ خوش آیندہ ہی اور تو ایسا گویا
ہی کہ اگر چپ رہے تو مجھے تو خوش کرے - صوت بالفتح بمعنے آواز مجرور - اغانی ہمزہ کے
فتحہ اور نون کے کسرہ سے جمع اغنیہ ہمزہ کے ضمہ اور یاے حطی کی تشدید سے معنی راگ -
طیب بالکسر خوشی اور بوے خوش - **بیت** نہ بیند کسی در سماعت خوشی + مگر وقت
رفتن کہ دم در کشی **مثنوی** چون در آواز آمد آن بربط سرای + کدخدا را گفتم از بہر
خدای + زیبقم در گوش کن تا نشنوم + یا درم بکشای تا بیرون روم + فی الجملہ پاس خاطر
یاران را موافقت کردم وشبی بچندین مجاہدہ بروز آوردم - دم درکشی یعنی تو چپ
ہو - بربط سرای یعنی تنبورا بجانے والا اسواسطے کہ سرای کا لفظ ترکیب کی حالت مین گانے
بجانے والے کے معنی مین آیا ہی - کدخدای صاحب خانہ - زیبق بالکسر پارا اور کہتے ہین
کہ اگر پارا کسی کے کان مین ڈالین تو بہرا ہو جاے - مجاہدہ میم کے پیش سے کوشش کرنا -
قطعہ مؤذن بانگ بی ہنگام برداشت + نمیداند کہ چند از شب گذشت است +
درازی شب از مژگان من پرس + کہ یکدم خواب در چشمم نگشت ست + بامدادان
بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر بگشادم و پیش مغنی نہادم و در کنارش گرفتم
و بسی شکر گفتم یاران ارادت من در حق وے بر خلاف عادت دیدند و بر خفت
عقل من حمل کردند و نہفتہ بخندیدندی از ایشان زبان تعرض دراز کرد و ملامت
کردن آغاز کہ این حرکت مناسب حال خردمندان نکردی خرقہ مشائخ بچنین مطربی
دادن کہ ہمہ عمرش درمی بر کف نبودہ است و قراضۂ در دف - حکم خا کے
ضمہ اور عربی کاف کے سکون سے فرمان دینا اور جاننا اور داوری کرنا - از کشف اللغات
تبرک تفعل کے باب سے برکت لینا اور مبارک ہونا یعنی صبح کو مین نے سر سے پگڑی اور کمر سے
اشرفی کھول قوال کے سامنے رکھدی - بحکم تبرک یعنی بموجب اسکے کہ اُس پگڑی اور اشرفی
کو تبرک سمجھے اور برکت کا سبب خیال کرے اور بعضے نسخون مین ترک تاے قرشت کے فتح
اور خالی رے کے سکون سے دیکھا گیا اور وہ کاتبون کے تصرفات سے ہی یعنی بے اصل ہی
کمر پٹکے کو کہتے ہین جس سے کمر باندھین - ارادت بالکسر چاہنا - عادت بالفتح خو سے -

ہندی مین بان کہتے ہین - خفت منقوطہ خے کے کسرہ اور فے کی تشدید سے سبکی اور ہلکاپن
تعرض باب تفعل سے پیش آنا کسی کو مراد طعنہ ہی - خرقہ بالکسر ٹکڑا کپڑے کا اور یہان مراد دوپٹا
پگڑی ہی - مشائخ میم کے فتحہ اور ہمزہ کے کسرہ سے جمع شیخ کی کہ پیر اور خواجہ کے معنی مین ہی
اور سالکین کی اصطلاح مین شیخ سے انسان کامل مراد ہی کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت مین
کامل اور بالغ ہو - درم اول کے کسرہ اور دوم کے فتحہ سے اقچہ اور انچہ اور موئید الفضلا مین
شرفنامہ سے منقول ہی کہ چاندی سونے کی مہر کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ تانبے کی
مہر ہی اور ترک چلتے زر کو اقچہ اور انچہ کہتے ہین - کف بالفتح اور تشدید و تخفیف بضرورت
پنجہ - قراضہ بالضم سونے کا ٹکڑا - دف ایک ساز مشہور ہی - **مثنوی** مطربے دور
ازین خجستہ سرای + کس دو بارش ندیدہ در یکجای + راست چون بانگش از
دہن برخاست + خلق را موی بر بدن برخاست + مرغ ایوان ز ہول او بپرید +
مغز ما برد و حلق خود بدرید + خجستہ خاے منقوطہ کے ضم اور جیم کے کسرہ سے مبارک -
قولہ دور ازین خجستہ سرای - جملہ معترضہ دعائیہ ہی - راست بمعنی مستقیم اور تمام اور ایک مقام
موسیقی کا نام ہی - بانگ نون کے وقف اور فارسی گاف سے فریاد اور آواز بلند ہندی مین
دہائی - ایوان بالفتح بڑی چھت اور تاج اسامی ہین گھر جسکا صحن کشادہ اور بلند ہو - ہول
بالفتح خوف اور ڈر - مغز ما برد یعنی سر ہمارا خالی کیا - از کشف اللغات - گفتم مصلحت آنست
کہ زبان تعرض کوتاہ کنی کہ مرا کرامت او ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آن مطلع گردان
تا ہمچنین تقرب نمایم و مطایبہ کہ رفت استغفار کنم گفتم بحکم آنکہ مرا شیخ بارہا ترک سماع
فرمودہ بود و موعظہای بلیغ گفتہ و در سمع قبول من نیامد امشب مرا طالع میمون
و بخت ہمایون بدین بقعہ رہبری کرد تا بدست این مطرب توبہ کردم کہ دیگر بار گرد سماع
و مخالطت نگردم **قطعہ** آواز خوش از کام و دہان لب شیرین + گر نغمہ کند ور نکند
دل بفریبد + ور پردۂ عشاق و صفاہان و حجاز است + از حنجرۂ مطرب مکروہ نزیبد +
کرامت بالفتح بزرگی اور نوازش - کیفیت کاف عربی کے فتحہ اور یے کے کسرہ سے یاے
حطی کی تشدید سے چگونگی - **تقرب** باب تفعل سے نزدیک ہونا اور نزدیکی ڈھونڈھنی مطایبہ

میم کے ضمہ اور یاے حطی کے فتحہ سے خوش طبعی اور دل لگی ہنسی سے کرنی ۔ استغفار بالکسر بخشش مانگنی ۔ سماع بالفتح سننا اور قبول کرنا اور فارسی مین سرود اور راگ کے معنی مین آیا ہے از کشف اللغات ۔ موعظہ بالفتح پند نصیحت مواعظ جماعت ۔ سمع اول کے فتحہ اور سکون دوم سے شنوائی اور کان اور نصیحت سننی ۔ توبہ بالفتح گناہ سے پھرنا ۔ مخالطت میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے آمیزش اور میل جول کرنا اور گھلنا ملنا ۔ نغمہ اول کے فتحہ اور سکون ثانی سے نرم آواز اور راہ ئم اور مراد ہی معنی اگ پردہ عشاق و پردہ صفاہان و حجاز مقامات علم موسیقی کے نام ہین از شرح عربی ۔ حنجرہ خالی حے کے فتحہ اور سکون نون اور فتحہ جیم سے حلقوم گلا ۔ **حکایت** لقمان را گفتند ادب از کہ آموختی گفت از بے ادبان ہرچہ از ایشان در نظرم ناپسند آمد از فعل آن پرہیز کردم **قطعہ** نگویند از سر بازیچہ حرفے + کزان پندی نگیرد صاحب ہوش + وگر صد باب حکمت پیش نادان + بخوانند آیدش بازیچہ در گوش + ادب بفتحتین طریقہ پسندیدہ اور دانش اور فرہنگ اور حد ہر ایک چیز کی نگاہداشت ۔ فعل فتح فا اور سکون خالی عین سے معنی کرنا اور فے کے کسرہ سے کردار کام کاج از صراح ۔ بازیچہ جیم فارسی کے فتحہ سے وہ کہ جس سے کھیلین از برہان قاطع اور شرح عربی مین مرقوم ہے کہ بازیچہ تصغیر بازی ہے ۔ حرف بالفتح ایک چیز کا کنارا اور ہجے کا حرف اور مراد اُس سے ٹکڑا اور تھوڑا ہے ۔ **قولہ** نگویند از سر بازیچہ حرفے الخ یعنی ہنسی اور کھیل سے کوئی بات نہ کہین کہنے والے کہ اُس سے صاحب ہوش نصیحت نہ قبول کرے **حکایت** عابدی را حکایت کنند کہ شبی دہ من طعام خوردی و تا سحر ختمی در نماز کردی صاحبدلی بشنید و گفت اگر نیم نان بخوردی و بخفتی بسیار فاضلتر ازان بود **قطعہ** اندرون از طعام خالی دار + تا درو نور معرفت بینی + تہی از حکمتی بعلت آن + کہ پری از طعام تا بینی + من اول کے فتحہ اور سکون دوم سے جو زمانہ مین متعارف ہے چالیس استار اور ہر استار پندرہ مثقال کہ سب چھ سو مثقال ہوا اور اس معنی سے عرب حرف نون کو مشدد کرتے ہین ۔ پری اول کے ضمہ اور یاے معروف سے بمعنی پر اور بھرے ہوئے کے ہین یعنی خالی عقل سے تو اسواسطے ہے کہ کھانے سے ناک تک تو

بھرا ہوا ہی - تا در و یعنی در اندرون اور شرح عربی مین تا در انور معرفت مرقوم ہی حکایت
بخشایش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقۂ اہل تحقیق
در آمد و بیمن صحبت درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم اخلاقش بحامد مبدل
گشتہ و دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبان طاعنان در حق وی دراز
کہ ہمچنان بر قاعدۂ اول ست و زہد و صلاحش نامعول **بیت** بعذر و
توبہ توان رستن از عذاب خدای + ولیک می نتوان از زبان مردم رست +
بخشایش بروزن افزایش کسی کے جرم اور گناہ سے درگذرنا از برہان قاطع - مناہی
میم کے فتحہ سے جمع منہی کی جو بالفتح باز رکھا گیا ہی - توفیق مدد کرنا کسی کی کسی کام مین یعنی کہ
گناہون مین کھوئے ہوے ایک شخص کو رحمت الٰہی نے توفیق کا چراغ راہ مین رکھا حلقہ
بالفتح دائرہ آدمیون کا - تحقیق بالفتح درست اور راست کرنا ایک چیز کا اور اصطلاح متصوفہ
مین ظہور حق کی حقیقت کو پہونچنا - اہل تحقیق رہستان اور حقیقت کو پہونچے ہوے - ذمائم
جمع ذمیمہ بمعنی مذمومہ یعنی صفات بد - حمائد جمع حمیدہ یعنی ستودہ - معول میم کے ضمہ اور واو کی
تشدید اور فتحہ سے اسم مفعول تعویل کا معنی معتمد معتبر - طاقت جو زبانہا نیاوردو
شکایت پیش پیر طریقت بر دشیخ بگریست و گفت شکر این نعمت چگونہ گذاری کہ
بہتر از انی کہ می پندارندت **قطعہ** چند گوئی کہ بداندیش و حسود + عیب جویان من
مسکین اند + گہ بخون ریختنم برخیزند + گہ بہ بدخواستنم بہ نشینند + نیک باشی و بدت
گوید خلق + بہ کہ بد باشی و نیکت بنیند + ولیکن مرا بین کہ حسن ظن ہمگنان در
حق من بکمال است و من در عین نقصان **بیت** گر آنہا کہ میگفتمی کردمے +
نکو سیرت و پارسا بودمے + طریقت روش اور مذہب اور راہ اور سالکین کی اصطلاح
مین ایک سیرت ہی مخصوص قطع منازل اور ترقی مقامات کی بالا انا الا لک اسلے اللہ
قولہ گر آنہا کہ می گفتمے کردمی الخ یعنی اگر قول اور فعل میرے باہم موافق ہوتے نیک خصلت
اور پرہیزبین ہوتا **شعر** انی لمستتر من عین جیرانی + واللہ اعلم اسراری واعلانی +
بدرستیکہ مین ہمسایون کی آنکھون سے پوشیدہ ہون اور خدائے تعالی میرے ظاہر

اور باطن کو جبا بنا ہی - مستتر اسم فاعل استتار - جیران جیم کے کسرہ سے جمع جار بتخفیف کی
اسرار ہمزہ کے فتحہ سے جمع سر کی - اعلان ہمزہ کے فتحہ سے جمع علن کی معنی ظاہر -
اور بعضے کہتے ہین اسرار ہمزہ کے کسرہ سے مصدر ہی اسررت الشی ای کتمتہ اور اسی طرح
اعلان ہمزہ کے کسرہ سے مصدر ہی اعلن اسے اظہر - **قطعہ** در لبستہ بر روی خود
ز مردم + تا عیب نگسترند مارا + در بستہ چہ سود عالم الغیب + دانای نہان و
آشکارا + **قولہ** نگسترند مارا صیغہ جمع مضارع گستردن سے کہ پھیلانے اور ظاہر کرنے کے
معنی مین ہی یعنی عیب ہمارا ظاہر نہ کرین - عالم الغیب لام کے کسرہ اور غین منقوطہ کے
فتحہ سے جاننے والا پوشیدہ کا اور خداے تعالی پر اطلاق اسکا اس وجہ سے ہی کہ جو کچھ مخلوقات
سے غائب ہی اللہ جلشانہ اسکا جاننے والا ہی ورنہ خداے تعالی کے نزدیک سب چیزین ظاہر
ہین اور جاننا چاہیے کہ پہلی بیت کے شروع مین بستہ کا لفظ ماضی مطلق ہی نہ مفعول اور ضمیر
فاعل اسکی جو راجع لفظ خود کی طرف ہی اور دوسری بیت مین بستہ بمعنی بستہ شدہ کے یعنی
لوگون سے دروازہ اپنے منہ پر مین نے باندھا ہی کہ میرا عیب فاش نہ کرین لیکن دروازہ
جو بند کیا گیا ہی فائدہ نہین دیتا اس سبب سے کہ اللہ جلشانہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہی -
حکایت پیش یکی از مشائخ گلہ کردم کہ فلان در حق من بفساد گواہی دادہ است
گفت بصلاحش خجل کن **قطعہ** تو نیکو روش باش تا بد سگال + بہ نقص تو گفتن
نیابد مجال + چو آہنگ بربط بود مستقیم + کی از دست مطرب خورد گوشمال + فساد
بالفتح ضد صلاح ہی کہ نیکی کو کہتے ہین - سگال خالی سین کے کسرہ اور فتحہ کاف فارسی سے
فکر اور اندیشہ اور بد سگال معنی ترکیبی سے دشمن اور برا سوچنے والا ہی - نقص اول کے
فتحہ اور سکون ثانی سے کم کرنا اور کم ہونا اور کمی لازم اور متعدی دونون طرح آیا ہی - مجال
جولان کرنے کی جگہ مراد توانائی اور طاقت - آہنگ بالمد ساز اور آواز کی موزونیت اور
وہ آواز جگانے کے آغاز مین کھینچتے ہین از برہان قاطع - **حکایت** - یکی را از مشائخ
شام پرسیدند کہ حقیقت تصوف چیست گفت پیش ازین طائفہ بودند در جہان
بصورت پراگندہ و بمعنی جمع و امروز قومے اند بظاہر جمع و بباطن پریشان

قطعہ چو ہر ساعت از تو بجائی رود دل + بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی + ثروت
مال وجاہ است وزرع وتجارت + چو دل باخدا ایست خلوت نشینی + تصوف
بروزن تفعل صوفی اور پاک ہونا - پراگندہ فارسی کاف سے متفرق اور پریشان - جمع بالفتح
فراہم آنا اور اصطلاح متصوفہ مین جمع شہود حق ہر اور بے خلق ہونا - **قولہ** پیش ازین طائفہ
بودند الخ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ جواب سوال کے مطابق نہین ہر اسواسطے کہ سائل کا سوال حقیقت
تصوف سے ہر اور جواب ہر چھوڑنا دعوون کا اور چھپانا معانی کا اور بچنا سرداری سے مگر ہو سکتا ہے
کہ جواب کی تاویل مثل قول اللہ تعالیٰ کے ہر یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین
والاقربین والیتامی والمساکین وابن السبیل الآیہ اس مقام پر سوال نفقہ کے بیان سے ہر اور
جواب مصارف کے بیان سے یعنی اسکے خرچ کرنے سے اور یہ امر اسپر تنبیہ اور آگاہی کا ہر کہ
ضروری سوال سے مصرف اسکا ہر اس سبب سے کہ نفقہ مین وہی محسوب ہوگا جو اسکے موقع پر ہو
پس سوال حقیقت تصوف سے اور جواب ترک دعاوی اور اخفار معانی اور پرہیز ریا سے
اس سے آگاہ کرتا ہر کہ ضروری امر سوال سے یہی امور ہین اور اگر یہ امور نہون تصوف معتبر نہین
اور جواب دینے والے کا ارادہ اس جواب سے یہ ہر کہ سائل کو لازم تھا کہ صلاح وفساد تصوف سے پوچھتا
نہ کہ اسکی حقیقت سے اس واسطے کہ سائل کو رسائی حقیقت تصوف کی دریافت کی نہین ہر
حکایت یاد دارم کہ شبی در کاروانی ہمہ شب رفتہ بودم سحر بر کنار بیشہ
خفتہ شوریدہ کہ دران سفر ہمراہ ما بود نعرہ بزد وراہ بیابان گرفت ویک نفس
آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چہ حالت بود گفت بلبلان را دیدم کہ بنالش
در آمدہ بودند از درخت وکبکان از کوہ وغوکان از آب وبہائم از بیشہ
اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح ومن بغفلت خفتہ **قطعہ** دوش مرغی
بصبح می نالید + عقل وصبرم ببرد وطاقت وہوش + یکے از دوستان مخلص را +
مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم کہ ترا + بانگ مرغے چنین کند
مدہوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان ومن خاموش +
کاروانے بیاء مجہول قافلہ - بیشہ جنگل اور نیستان کو کہتے ہین از برہان قاطع - شوریدہ

شین منقوطہ کے ضمہ اور سکون واو مجہول سے پریشان دیوانہ اور سرگشتہ۔ نالش لام کے کسرہ سے
حاصل بالمصدر نالیدن اور وہ آواز ہے جو درد اور زاری کے ساتھ آوے۔ غوک
غین منقوطہ کے ضمہ سے اور کاف عربی سے مشہور کہ عربی میں ضفدع اور فارسی میں چغز اور
ہندی میں مینڈک کہتے ہیں بہائم بائے ابجد کے فتحہ سے جمع بہیمہ کی کہ چوپایہ ہو۔ دوش ضمہ
صحیحہ سے گذری ہوئی رات اور ضمہ مجہولہ سے کتف شانہ۔ قولہ عقل و صبرم ببرد الخ یعنی
عقل اور صبر و طاقت وغیرہ کو لے گیا یہانتک کہ نعرہ میں نے مارا از شرح عربی مخلص
بکسر لام دوست خالص کہ دوستی اور محبت کو دکھلاوٹ کی آمیزش سے خالص کرے۔
قولہ مگر آواز من رسید الخ مگر اس جگہ شک اور گمان کے موقع پر آیا ہے یعنی شاید آواز میری
دوستوں میں سے ایک شخص کے کان میں پہونچی کہا مجھے یقین نہیں آخر تلک یعنی ایک
صاحب نے دوستوں میں سے کہا لیکن مجھے یقین نہ تھا کہ تیرے تئیں الخ اور جاننا چاہیئے
کہ اس قطعہ کی بیتیں یعنی دوش مرغی بصبح می نالید تا آخر مقولہ مصنف ہے اس طریق سے کہ
اپنی سرگذشت کا اظہار کرتے ہیں کہ دوستوں کے سامنے ایک روز اپنا حال بیان کیا اپنے
قول سے کہ دوش مرغی الخ اور جواب دوست کا اس قول سے کہ باور میں نے نہیں کیا الخ۔
حکایت ۔ وقتے درسفر حجاز طائفہ جوانان صاحبدل ہمدم من بودند وہمقدم وقتہا
زمزمہ بکردندی و ابیات محققانہ بگفتندی و عابدی در سبیل منکر حال درویشان
بود و بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم بنخیل بنی ہلال کودکے سیاہ از حی عرب بدر آمد و آواز
برآورد کہ مرغ از ہوا در آورد اشتر عابد را دیدم کہ برقص در آمد و عابد را بینداخت
و راہ بیابان گرفت گفتم اے شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا نمیکند رباعی دانی چہ گفت
مرا آن بلبل سحری + تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست
و طرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری + بیت اشتر راچہ شور و طرب و در سر
اگر آدمی را نباشد خرست + زمزمہ بالفتح آواز رعد کی اور وہ کلمات کہ آتش پرست
پرستش کے وقت حق تعالے کی تعریف میں پڑھیں اور فارسی میں آہستہ کی آواز اور شور و
فریاد کے معنی میں مستعمل ہے محققانہ یعنی سزاوار محقق اور راست اور درست کرنے والا۔

منکر میم کے ضمہ اور کاف عربی کے فتحہ سے ناشایستہ اور خلاف شرع - نخیل و نخلہ کھجور کا درخت
نخیل بنی ہلال مکہ شریفیہ مین ایک مقام کا نام ہی جو نخلستان ہی - حی خالی حے کے فتحہ اور تشدید یای
حطی سے قبیلہ اور گانون کے معنی مین آیا ہی - رقص پانون مارنا اور ناچنا - حالت اصطلاح مین
کیفیت ناپایدار - طرب دو فتحہ سے شادی اور خوشی - کژ کاف عربی اور سکون ژاے فارسی سے
ضد ہی راست کا - ذوق فتحہ سے چکھنا اور آزمانا اور اصطلاح مین سالکون کی عبارت ہی مستی سے
کہ شراب عشق کے پینے سے عاشق کو حاصل ہو اور وہ شوق کلام محبوب کے سننے اور اُسکے دیدار کے
دیکھنے سے حاصل ہو اور عاشق اُس سے وجد مین آئے + عند ہبوب الناشرات علی الحمی +
تمیل غصون البان لا الحجر الصلد + چراگاہ اور سبزہ زار مین ہواؤن کے چلنے سے نرم ڈالیان
درخت کی جنبش مین آتی ہین نہ کہ سخت پتھر - ہبوب دو ضمہ سے ہوا کا چلنا اور فتحہ اول سے
ہوا غبار اوٹھانے والی از صراح - ناشرات شین کے کسرہ سے جمع ناشرہ کی معنی ہوا اور وجہ
تسمیہ ہوا ناشرات کے ساتھ یہ ہی کہ وہ جو مین بادل کو منتشر کرتی ہی یعنی زمین آسمان کے درمیان
مین - از شرح عربی - حمی بکسر حاے حطی اور میم کے فتحہ اور سکون یاے حطی یاے مقصورہ
سے مرغزار اور مصدر تمیل کا میل ہی معنی جھکنے کے از صراح - غصون دو نون ضمہ سے شاخہاے
درخت جمع غصن - بان ایک درخت ہی کہ معشوقون کے قد کو اُسکے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
اور اُسکے دانہ سے تیل روغن نکالتے ہین اور شرح عربی مین مطلق درخت کے معنی مین آیا ہی
حجر دو فتحہ سے پتھر - صلد صاد خالی کے فتحہ اور سکون لام سے معنی سخت اور برابر پتھر -
مثنوی بذکرش ہرچہ بینی در خروش است + ولی داند درین معنی کہ گوش است +
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانی ست + کہ ہر خاری بہ تسبیحش زبانی است + ذکر ذال منقوطہ
کے کسرہ سے یاد کرنا اور یاد دلانا اور تعریف زبان سے کرنی از منتخب اللغات - خروش
اول و دوم کے پیش اور سکون سوم مجہول سے آواز اور دُہائی رونے کے ساتھ اور رونے بغیر
آواز کو بھی کہتے ہین **قولہ** گوش است یعنی ہمہ تن گوش ہوا ہی - تسبیح پاکی کے ساتھ یاد کرنا
خداے تعالی کا اور سبحان اللہ کہنا یعنی جو کچھ عالم امکان مین ہی یاد حق تعالے مین ہر وقت
ہو حق مین ہی مگر اسکی خبر اُسی دل کو ہوتی ہی کہ اس معاملے مین یعنی کلمہ حق اور ذکر و تسبیح

خالق کے سننے مین شوق کی کثرت اور عشق کے غلبہ سے سراپا گوش ہو گیا ہی اور یہ اشارہ ہی
اُن آگاہ دلون کی طرف کہ اُنکے ہیے کی آنکھ کھلی ہوئی اور دل کے کان سننے والے اور اُسکے
شوق کا غلبہ اُس حد تک پہنچتے ہین کہ کلمہ حق سننے کے لیے دل کو ہمہ تن گوش بنایا ہی اور دوسری
بیت مین گل اور بلبل کے ذکر کے بعد جو کانٹے کا ذکر کیا ہی بنظر رعایت لوازم شعری کے ہی جسطرح
کہ رقیب کا ذکر حبیب کے ذکر کے ساتھ ہوتا ہی مگر مقصود اُس سے تعمیم ہی نہ کانٹا یعنی یہ خیال نکرو
کہ صرف بلبل اُسکے اوصاف آپکے پھول پر تسبیح خوان ہی بلکہ تمام موجودات کو اُسکی تسبیح کی ایک زبان
حاصل ہی۔ **حکایت** یکے را از ملوک مدت عمرش سپری شد و قائم مقامی نداشت
وصیت کرد کہ بامدادان نخستین کسیکہ بشہر در آید تاج شاہی بر سر وی نہید و تفویض
مملکت بوے کنید اتفاقاً اول کسیکہ در آمد گدائی بود کہ ہمہ عمر لقمہ اندوختی و خرقہ دوختے
ارکان دولت و اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و ملک و خزائن بدو ارزانی
داشتند مدتے مملکت راند تا بعضی از امرای دولت گردن از اطاعت او بپیچانیدند
ملوک از ہر طرف بمنازعت خاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و رعیت
بہم بر آمدند و برخے از بلاد از قبضۂ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ خاطر
می بود تا یکی از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آمد
و او را در چنان مرتبہ دید گفت منت خدای را عزوجل کہ گلت از خار و خارت از پای
بر آمد و بخت بلندت یاوری کرد و اقبال و سعادت رہبری تا بدین پایہ رسیدی
ان مع العسر یسرا بدرستیکہ دشواری کے ساتھ آسانی ہی۔ سپری خالی سین کے
کسرہ اور فارسی بے کے فتحہ سے آخر اور تمام اور پائمال اور ناچیز کے معنی مین بھی ہی۔ از
برہان قاطع۔ وصیت فتحہ اول اور کسرہ دوم اور تشدید اور فتحہ یاے حطی سے پند اور نصیحت
از صراح۔ تفویض کسی پر کار کا چھوڑ دینا۔ مملکت میم اول کے فتحہ اور دوم کے سکون اور
ضمہ لام اور فتحہ کاف عربی سے جو مواضع ملک مین آوین۔ ارکان بالفتح جمع رکن بالضم ایک
چیز کے اطراف مستحکم اور قوی اور ارکان دولت کے وزیر اور امیر لوگ اور منتظم و مہتمم مہمات
اور امور عظیمہ کے ہین۔ اعیان بالفتح بزرگان۔ اطاعت بالکسر فرمان برداری کرنی

منازعت میم کے ضمہ اور فتح زاے منقوطہ سے لڑائی کرنی - مقاومت بروزن منازعت برابری کرنی - قولہ سیاہ در رعیت بہم برآید یعنی غصہ مین اور پریشان ہوے - برخی ضم اول اور کسر سوم یاے مجہول سے حصہ اور ٹکڑا اور تھوڑا بہت سے اور اس معنی مین فتح اول سے بھی ہے - خستہ مجروح اور گھایل - بیت شگوفہ گاہ شگفتہ است و گاہ خوشیدہ + درخت وقت برہنہ است و وقت پوشیدہ + گفتا ای برادر ترا کن چہ جاے تہنیت ست آنگہ کہ تو دیدی غم نانی داشتم و امروز تشویش جہانی مثنوی اگر دنیا نباشد دردمندیم + وگر باشد بمہرش پای بندیم + بلائی زین جہان آشوب تر نیست + کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست + قطعہ مطلب گر توانگری خواہی + جز قناعت کہ دولتیست ہنی + گر غنی زر بدامن افشاند + تا نظر در ثواب او نکنی + کز بزرگان شنیدہ ام بسیار + صبر درویش بہ بذل غنی + بیت اگر بریان کند بہرام گورے + نہ چون پای ملخ باشد ز مورے + شگوفہ شین منقوطہ کے کسرہ اور کاف فارسی کے ضمہ اور فتحہ فا سے بغیر کھلا پھول اور میوہ دار درخت کا پھول - خوشیدہ خشک اور پژمردہ - تعزیت فتح اول اور کسر ثالث سے میت کے یگانے کی پرسش کرنی - تہنیت مبارکباد کہنی - آشوب بالمد شور اور فتنہ اور غوغا اور فاعل اور امر کے معنی مین بھی آیا ہی مگر اس مقام پر فاعل کے معنی مین ہی یعنی آشوب کر نیوالا اور پریشان کرنے والا - واضح ہو کہ جہان آشوب منجملہ چار صورت ترکیبی اسم و امر کے ہی کہ جو معنی اسم فاعل کا فائدہ دیتا ہی اور صیغہ امر کا بلا ترکیب اسم کے معنی اسم فاعل کے نہیں - تہنی بفتح ہا اور کسرۂ نون گوارا اور جو کام کہ بے مشقت حاصل ہو - قولہ مطلب گر توانگری الخ یعنی اگر دولتمند ہونا تو چاہتا ہی قناعت کے سوا دوسری چیز طلب نہ کر کہ وہ اچھی دولت ہی اور بے مشقت ملنے والی - قولہ تا نظر در ثواب الخ تا زینہاری ہی - ثواب بالفتح اچھے کام کا معاوضہ - بذل دینا اور ہارنا - گور فارسی کاف اور واو مجہول سے خر وحشی یعنی اگر خلائق کی مہمانی کے لیے بہرام پادشاہ گورخر کو کباب اور بریان کرے اُس پاے ملخ کی برابر نہ ہو جسکو ایک چیونٹی تیار کرتی ہی - حکایت یکی را دوستی بود کہ عمل دیوان پادشاہی

کرده مدتی اتفاق دیدن نیفتاد کسی گفت فلان را دیر شد که ندیدی گفت من اورا نمی خواهم که بنیم قضارا از کسان او یکے حاضر بود گفت چه خطا کرده است که از دیدن او ملولی گفت خطائی نیست اما دوست دیوانی را وقتے توان دید که معزول باشد **قطعه** در بزرگی و دارگیر عمل + ز آشنایان فراغتی دارند + روز درماندگی بمعزولی + درد دل پیش دوستان آرند + عمل بفتحہ سے کام اور کام کرنا دیوان بالکسر دفتر حساب - قضارا ناگاه یکایک - ملول بفتح اول اور ضم دوم سے آزرده اور دلگیر اور اداس - دارگیر یعنی حکومت - **حکایت** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ - ابوہریرہ بضم ہا اور فتحہ ہر دو باے ابجد نام ایک صحابی رسول اللہ علیہ السلام کا ہے که بلی کو دوست رکھتے تھے اور کہتے ہین که نام انکا زمانہ جاہلیت مین عبد الشمس تھا اور اسلام مین عبد الرحمن اور کنیت انکی ابوہریرہ اسلیے ہے که ایک روز رسول علیہ السلام نے انکے کپڑون مین ایک چیز پوشیده دیکھی آپ نے فرمایا که اے عبد الرحمن تمھارے کپڑون مین کیا چیز ہے عرض کی که ہرہ جو عربی مین بلی کو کہتے ہین فرمایا انت ابوہریرۃ یعنی تو بلی کا باپ ہے لہذا اس کنیت سے انکی شہرت ہوگئی اور ہریرہ تصغیر ہرہ بکسر ہا اور تشدید راے خالی کی ہے ہر روز بخدمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آمدی گفت یا ابا ہریرۃ زرنی غبا تزدد حبا - اے ابوہریرہ ہفتہ مین ایک بار میری زیارت کر تاکه دوستی کو تو زیادہ کرے یعنی ہر روز میا تا محبت زیادت گردد - غب غین منقوطہ کے کسرہ اور تشدید باے ابجد سے ہفتہ مین ایک بار کسی کو دیکھنا اور بعضون نے کہا ایک روز کسی کی زیارت کو آنا اور ایک روز نہ آنا - حب حاے حطی کے ضمہ اور تشدید باے ابجد سے دوستی صاحبدلے را گفتند بدین خوبی که آفتاب است نشنیده ایم که کسے اورا دوست گرفته است و عشق آورده گفت از برائے آنکه ہر روز میتوانش دید مگر در زمستان که محجوب ست و محبوب **قطعه** بدیدار مردم شدن عیب نیست + و لیکن نچندانکه گویند بس + اگر خویشتن را ملامت کنی + ملامت نباید شنیدن زکس + صاحبدل وه شخص که دل کی حقیقت کو پہونچا ہوا اور اس سے ولی اللہ مراد ہے - محجوب چھپا ہوا اور پرده کیا ہوا - محبوب دوست رکھا گیا - شدن

جانے کے معنی مین ہو- ملامت بالفتح نکوہش اور سرزنش - قولہ اگر خویشتن را ملامت الخ یعنی کثرت زیارت سے اور ملامت خلائق سے اپنے تئین عتاب اور نکوہش تو کرے کسی دوسرے سے تو ملامت نہ سنیگا اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ اگر اپنے تئین نفس امارہ کی پیروی اور گناہ و معاصی کے کرنے سے تو باز رکھیگا دوسرون کی ملامت سننے مین نہ آئیگی مگر اس تقدیر مین گذشتہ بیت سے زیادہ ربط نہو گا- حکایت یکے را از بزرگان باد مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبط آن نداشت بی اختیار از وی صادر شد گفت ای دوستان مرا در انچہ کردم اختیارے نبود و بزہ آن بر من منویسید کہ راحتے بمن رسید شما بکرم معذور دارید قطعہ شکم زندان باد است ای خردمند + ندارد ہیچ عاقل باد در بند + چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل + کہ باد اندر شکم بارسیت بر دل + بیت حریفے ترش روی ناسازگار + چو خواہد شد دست پیشش مدار + ضبط فتح اول اور سکون ثانی سے کسی چیز کو ہوش کے ساتھ نگاہ رکھنا اور پاسداری کرنا- صادر لوٹنے والا یا اُلٹ کر آنے والا اور واقع- بزہ فتحہ اول و دوم سے گناہ اور خطا اور ظلم اور جفا کے معنی مین بھی آیا ہو- ہل کسرۂ اول اور سکون دوم سے صیغہ امر کا ہشتن سے معنی اُسکے چھوڑ- حریف ترش روسے یار ناموافق اور مخالف- دست پیش داشتن کنایہ منع کرنے اور روکنے سے ہو- از برہان قاطع - اور ظاہر یہ ہو کہ یہ حکایت اس کتاب کی نہین ہو جیسے کہ بعض محققین سے کہتے ہین کہ اسکو رسائہ ہزلیات مین شیخ قدس سرہ کے دیکھا ہو مگر کسی نے کاتبون سے اس کتاب کے ملحق کردیا از شرح عربی- حکایت از صحبت یاران دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابان قدس نہادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکہ اسیر قید فرنگ شدم و در خندق طرابلس با جہودانم بکار گل بداشتند تا یکی از روسای حلب کہ سابقہ معرفتے میان ما بود گذر کرد و بشناخت گفت این چہ حالت ست گفتم قطعہ ہمی گریختم از مردمان بکوہ و بدشت + کہ از خدائے نبودم بدیگری پرداخت + قیاس کن کہ چہ حالم بود درین ساعت + کہ در طویلۂ نامردم بباید

ساخت + دمشق خالی دال کے کسرہ اور میم کے فتحہ اور نیز کسرہ سے ایک شہر مشہور ہی
پائے تخت شام کا جسکو دمشاق بن نمرود نے بنایا اور آباد کیا ہی۔ قدس ضم اول اور سکون
دوم سے ایک بڑا پہاڑ ہی زمین نجد مین اور شہر قدس خلیل کا بھی نام ہی۔ انس بالضم
الفت۔ طرابلس ضم اول اور چہارم و پنجم سے ایک شہر ہی شام مین۔ جہود اول دوم کے
ضمہ سے گبر۔ رؤسا اول کے ضمہ اور دوم کے فتحہ سے جمع رئیس کی جیسے جلیس اور جلسا
حلب دو فتحہ سے ایک شہر کا نام ہی۔ نبودم مضارع منفی ہی یعنی نباشدم (از مترجم نبودم
کے مضارع ہونے سے مصرع موزونیت سے جاتا ہی) پرداخت بمعنی ساختہ اور آراستہ
اور مشغول گردیدہ کے اور یہان مضارع کے بعد مصدر کے معنی مین واقع ہی یعنی آدمیون سے
پہاڑ اور جنگل مین بھاگنے والا مین تھا تا کہ غیر حق کی طرف متوجہ مین نہون اور دوسرے
کسی سے میری مشغولی نہو۔ نامردم حیوان غیر ناطق اس واسطے کہ مردم ترجمہ انسان کا ہی
طویلہ رسی لنبی اور پرکار جسمین گھوڑے باندھتے ہین اور اصطبل اور مجازاً گھوڑے وغیرہ کے
گاہ کو بھی کہتے ہین۔ ساخت معنی پرداخت مین ہی جو مذکور ہو چکا۔ (نبودم صیغہ ماضی منفی سے
مصرع موزون ہوتا ہی اور پرداخت حاصل بالمصدر مضاف اور میم ضمیر متکلم نبودم کے مضاف
الیہ اور یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہی فعل نبود کا اور مصرع ثانی علت ہی مصرع اول کا
یعنی آدمیون سے پہاڑ اور جنگل کی طرف بھاگتا تھا اسواسطے کہ حق تعالی کے سوا دوسرے
کسی سے میری مشغولی اور دلاویزی اور رغبت نہ تھی اور ماضی استمراری مصرع اول کی
مقتضی ہی کہ نبود بصیغہ ماضی کے ہو) بیت پای در زنجیر پیش دوستان + بہ کہ با بیگانگان
در بوستان + بر حالت من رحم آورد و بدہ دینار از قید فرنگم خلاص کرد و بحلب
برد و دختری داشت در عقد نکاح من آورد بکابین صد دینار چون مدتے برآمد
دختر بدخوی و ستیزہ روی و نافرمان بود و زبان درازی کردن گرفت و عیش مرا
منغص داشتن۔ کابین عورتون کا مہر ہی کہ ایک مقدار خاص نکاح مین مقرر کرتے ہین۔
ستیزہ دو کسرہ سے یائے مجہول کے ساتھ لڑائی دشمنی اور غصہ۔ ستیزہ روی جنگجو
اور جنگ اور خصومت سے ساختہ اور پرداختہ اور سبب اسکا۔ اسلیے کہ روی کتب لغت مین

تفحص او تجسس اور ساختگی اور سبب کے معنی میں بھی آیا ہی - منغص مکدر اور تیرہ -
مثنوی زن بد در سراے مرد نکو + ہمدرین عالم است دوزخ او + زینہار از
قرین بد زنہار + وقنا ربنا عذاب النار + یعنی بچا ہمکو اللہ میرے دوزخ کے عذاب سے
یہ اقتباس ہی قول اللہ تعالی سے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
یعنی اے ہمارے پروردگار دے ہمکو اس جہان میں اور اُس جہان یعنی آخرت میں بھلائی
کہا ہی اس جہان کی بھلائی قناعت ہی اور اُس جہان کی شفاعت اور شرح عربی میں لکھا ہی
کہ جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ دنیا کی بھلائی نیکبخت عورت ہی در
آخرت کی بھلائی عذاب دوزخ سے محفوظ رہنا - عذاب دوزخ دنیا میں بدعورت ہی -
بارے زبان تعنت دراز کردہ ہمی گفت کہ تو آن نیستی کہ پدرم ترا از قید فرنگ
بدہ دینار باز خرید گفتم بلے بدہ دینار خرید و بہ صد دینار بدست تو گرفتار کرد
مثنوی شنیدم گوسفندی را بزرگی + رہانید از دہان و دست گرگے + شبانگہ
کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند از وے بنالید + کہ از چنگال گرگم در ربودی
چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی + تعنت تاے قرشت کے فتحہ اور تشدید و فتح نون
سے خطا اور کسی کا گناہ ڈھونڈھنا - روان بالفتح اور حرف دوم الف کے ساتھ جان اور
نفس ناطقہ اور روح اور بعضے کہتے ہین کہ روان سے مراد نفس ناطقہ ہی اور جان سے روح
حیوانی از برہان قاطع - چنگال بالفتح فارسی جیم سے حیوانات کا پنجہ جیسے شیر بھیڑیا باز وغیرہ
درندہ اور غیر درندہ جانورون سے کسی کا ہو - گرگ بالضم مشہور درندہ جانور -
حکایت یکی از بادشاہان عابدی را پرسید کہ اوقات عزیزت چون میگذرد
گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعاے حاجات و ہمہ روز در بند اخراجات
ملک فرمود تا وجہ کفاف او معین دارند تا بار عیال از دل او برخیزد **مثنوی**
ای گرفتار پای بند عیال + دگر آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامہ و قوت
بازت آرد ز سیر در ملکوت + ہمہ روز اتفاق می سازم + کہ بشب با خدا اے
پردازم + شب چو عقد نماز بر بندم + چہ خورد بامداد فرزندم + مناجات

میم کے پیش سے سرگوشی اور باہم بھید کہنا - کفاف بالفتح روزی اور روزگذار - عیال بالکسر اولاد اور عورت اور وہ لوگ جنکے نان نفقہ وغیرہ کی خبرگیری اور ذمہ داری کرنی چاہیے - قوت اول کے ضمہ اور دوم کے سکون سے کھانے کی چیز اور توشہ - ملکوت دو زبر سے اصطلاح متصوفہ مین عالم ارواح اور عالم معنی کو کہتے ہین - عقد فتح اول اور سکون دوم سے گانٹھ کا باندھنا اور منتخب اللغات مین حسنات کرنا اور کسی چیز کی طرف گردن لانا - قولہ شب چو عقد نماز می بندم تا آخر یعنی جسوقت رات کو نماز پر مستعد ہوتا ہون اور نیت اسکی باندھتا ہون بمقدوری کے سبب قصہ اس تشویش کا دل مین گذرتا ہے کہ صبح کو لڑکے میرے کیا کھائینگے اور دل مین اسی کا عقد باندھتا ہون (از مترجم مصرع اول شرط ہے خبر اسکی محذوف ہے یعنی درین فکر باشم اور مصرع دوم اسکا بیان ہے پس مطلب یہ ہے کہ رات کو جو نماز کی نیت باندھتا ہون یہ خطرہ دل مین گذرتا ہے کہ صبح کو بچے میرے کیا کھائینگے - **حکایت** یکے از متعبدان شام در بیشہ سالہا عبادت کردی و برگ درختان خوردی پادشاہ آن طرف بحکم زیارت بنزدیک او رفت و گفت اگر مصلحت بینی در شہر از برای تو مقامے سازم کہ فراغ عبادت ازین بہ میسر شود و دیگران ببرکات انفاس شما مستفید شوند و بر اعمال صالح شما اقتدا کنند زاہد قبول نکرد ارکان دولت گفتند پاس خاطر ملک را مصلحت آنست کہ چند روزے بشہر در آئی و کیفیت مقام معلوم کنی پس اگر صفائے وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد بستان سرائے خاص ملک را از برائے او پرداختند مقامی دلکشا ی وروان آسائے - متعبد میم کے ضمہ اور تشدید و کسرہ بائے ابجد سے اسم فاعل تعبد کا معنی پرستندہ اور پوجنے والا - بیشہ بائے عربی کے کسرہ سے نیستان اور جنگل - فراغ کام سے خالی ہونا - میسر میم کے ضمہ اور دو فتحہ یا اور سین مشدد سے آسان کیا ہوا - برکات فتحات سے جمع برکت کی معنی ج بڑھنا زیادہ ہونا - انفاس بالفتح بہت دم اور بالکسر کسی کو ایک چیز کی طرف رغبت دینا - اقتدا ہمزہ کے کسرہ اور تائے قرشت کے کسرہ سے پیروی کرنی - کدورت دو ضمہ سے

تیرگی اور تیرہ اور دُھندلا ہونا - پرداختند خالی کیا - **مثنوی** گل سرخش چو عارض خوبان + سنبلش ہمچو زلف محبوبان + ہمچنان کز نہیب برد عجوز + شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز + گل سرخ گلاب کا پھول - عارض خالی رے کے کسرہ سے رخسارہ گال - نہیب بوکسرہ سے یاے مجہول کے ساتھ خوف اور ڈر دہشت از برہان قاطع - اور بعضے فاضلون نے لکھا ہی کہ نہیب امالہ نہاب کا ہی کہ کسرہ سے عربی مین لوٹنے کے معنی مین ہی - برد بالفتح سرما اور جاڑا - عجوز بضمتین ضعیف اور بوڑھا ہونا عورت کا اور فتح اول اور ضمہ دوم سے بڑھیا اور منتخب اللغات مین عجوز بمعنی ایام عجوز کے آئے ہین اور وہ پانچ دن ہین عرب کے نزدیک کہ وہ سخت جاڑے کے دن ہین اور بعض نے سات دن کہے ہین اور عربی شرح مین بھی دیکھا گیا کہ برد عجوز ایک مخصوص جاڑا ہی کہ تھوڑے دنون کے لیے نازل ہوتا ہی قریب اسکے مرغ لک روم مین آوین اور خلاصہ صراح اور کشف اللغات اور منتخب اللغات اور قاموس سے یہ تحقیق کو پہونچا کہ عجوز کا لفظ مطلق پیر کے معنی مین نہین آیا بلکہ بڑھیا اور عورت کے بڑھاپے کے معنی مین آتا ہی اس صورت مین لفظ عجوز سے بطریق تجرید کے مطلق پیر کا ارادہ کرنا اور جملہ برد عجوز کو ترکیب توصیفی کہنا نہین چاہیے اسواسطے کہ لفظ برد دلالت داخل معنی عجوز پر نہین کرتا بلکہ اُسکے خارج معنی پر دلالت کرتا ہی اور تجرید مین لازم ہی کہ لفظ مجرد دال اوپر داخل معنی مجرد عنہ کے ہو نہ اُسکے خارج معنی پر جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی پس بہتر ہی کہ عجوز سے باعتبار معنی ایام عجوز کے سرماے سخت مراد ہو اور مرکب برد عجوز کو ترکیب اضافی کہین باضافت بیانی اور ترکیب توصیفی نہ کہین پس معنی بیت کے یہ ہین کہ ایسے ہی یعنی طفل دایہ کہ گل اور سنبل ہین لطافت اور نزاکت مین خوف سرماے سخت سے دودھ نہین پیا تھا یعنی شیر خوف سرماے سخت کا نہ پیا خلاصہ یہ کہ آفت سردی سرما انکو نہ پہونچی تھی اور اطلاق شیر کا خوف برد عجوز پر بطور تحکم اور استہزا کے ہین مثل فبشرہم بعذاب الیم یعنی خوشخبری دے کافرون کو عذاب دردناک سے اور ہوسکتا ہی کہ مراد شیر ناخوردہ سے طفل تر و تازہ اور نوزاد ہو اسواسطے کہ بچہ نوزادہ دودھ پینے سے پہلے نہایت نرم نازک اور لطیف اور پاکیزہ ہوتا ہی اور لفظ از کا انقطاع کے لیے قرار دین اسواسطے کہ حرف از کا انقطاع کے لیے کلام اکابر مین بہت ہی اُسی مین سے یہ بیت

شیخ قدس سرہ کی ہی **بیت** بیکبار از جہان دل در تو بستم + ندانستم کہ برگردی نبودی + یعنی یکبارگی جہان سے قطع کر دل تیرے ساتھ مین نے باندھا ہی پس معنی اسطرح ہونگے کہ ایسے ہی یعنی مثل طفل نوزادہ کے گل وسنبل نے نہیب بردعجوز کے انقطاع سے دودھ نہین پیا تھا یعنی نہایت تر و تازہ نازک اور لطیف تھا۔ (از مترجم صاحب برہان قاطع و فرہنگ جہانگیری نے نہیب اور نہیو بالکسر ترس اور بیم کے معنی مین لکھا اور کشف اللغات مین اس معنی مین با فارسی کی صراحت کی ہی پس اسکو امالہ نہاب کا کہ جمع نہب اور بمعنی غارت کے ہی تسلیم کرنا اور مجازاً ترس وبیم ارادہ کرنا ضرورت نہین اور جناب سراج المحققین خان آرزو کا ایراد کہ محقق کو اہل فرہنگ پر اعتماد کلی نہین ہوتا کہ ایک لفظ کو تھوڑے سے تغیر سے فارسی خیال کر لیتے ہین اور شارح ناظم ملا سعد نے جو فرہنگون کے اعتماد پر نہیب کو امالہ نہاب کہنا سہو تبلایا اس سے منکر ہین اور امالہ کو صحیح رکھا قول مستقیم نہین۔ صاحب بہار عجم فرماتے ہین کہ نہیب اور نہیو بوزن فریب ترس وبیم اور علامہ احرار کا قول ہی کہ نہیب امالہ نہاب کا ہی بمعنی غارت کرنے کے در نصورت عربی الاصل ہوتا ہی پس معنی اول مین مجاز ہوگا غایت یہ کہ تصرف فارسیان ہی لیکن نہیو کہ اسکا مبدل ہی بالعکس دلالت کرتا ہی کہ فارسی الاصل ہی اور بہر تقدیر لفظ آمدن وخوردن و دادن وداشتن کے ساتھ مستعمل ہی خواجہ سلمان ساوجی **ع** چو سایہ بان شہ نیمروز سر برزد + ز تختگاہ افق خورد شاہ شام نہیو + انتہی کلامہ۔ اور میرے خیال مین لفظ دایہ نہ مضاف الیہ طفل کی ہی گو یہ اضافت بادنے ملابست جائز ہو بلکہ کل مرکب شیر ناخوردہ طفل مضاف ہی اور دایہ اسکا مضاف الیہ اور اس مرکب مین شیر ناخوردہ صفت مقدم ہی اور طفل موصوف مؤخر اور درحقیقت دایہ مضاف الیہ شیر اور شیر مضاف ہی اور توجیہ اول کے بنانے کے لیے نہ ضرورت ہی کہ گل وسنبل کو تشبیہ طفل شیر دایہ ناخوردہ سے تامہ دیجاے اور نہ نہیب بردعجوز کی شیر کے ساتھ کہ حاجت طرف حمل بطور تحکم اور استہزا کے ہو بلکہ ہرگاہ استعمال نہیب کا ساتھ لفظ خوردن کے بروی سند بیت استاد سعد سلمان ساوجی کے متحقق ہو چکا ہی تو شعر ثانی کی توجیہ اسطرح ہوسکتی ہی کہ گل وسنبل اس مقام دلکشا اور دوان اسامہ کہ جو بستان سراے شاہی مین تھے مثل رخسار محبوبان اور زلف خوبان تھے اور وہ نازک نرم اور تر و تازہ بردعجوز یعنی سرما کے

سختی کے خوف نہ کھانے سے ایسی ہی تھے جسطرح کہ بچے نے ابھی دائی کا دودھ نہ پیا ہو
اور لفظ از کو انقطاع کے معنی مین لینا اور مورد اعتراض سراج المحققین خان آرزو کا ہونا
زائد اور بیکار ہی۔ ایک عزیز نے جنکا ذکر خیابان مین خان آرزو نے کیا اس شعر کے معنی مین
سہل طور پر دقت سے خلاصی پائی وہ یہ فرماتے ہین کہ ان دو بیت مین لف و نشر
غیر مرتب ہی یعنی مصرع اول کے ساتھ مصرع چہارم کو تعلق ہی اور دوم کے ساتھ مصراع
سوم کو یعنی گل سرخ نازک مثل طفل شیر ناخوردہ تھی اور سنبل خمیدہ جیسے عجوز کہ خوف سرما سے ہو
اور یہ دو شعر گلستان کے مشکل اور معرکہ کے اشعار سے مشہور ہین) شعر وافانین علیہا
جلنار + علقت بالشجر الاخضر نار + یعنی ڈالیان ہین کہ اُنمین سرخ گل انار کھلے ہوئے ہین
ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہرے ہرے درختون مین آگ کے شعلے لٹکائے ہین۔ افانین
بالفتح جمع افنان بفتح ہمزہ اور وہ جمع فنن ہی معنی شاخ اور ڈالی۔ جلنار بضم جیم اور سکون
لام بمعنے گلنار (از مترجم جلنار معرب گلنار کا ہی) ملک در حال کنیزک خوبروے پیشش فرستاد
نظم ازین مہ پارۂ عابد فریبی + ملائک صورتے طاؤس زیبی + کہ بعد از دیدنش
صورت نہ بندد + وجود پارسایان را شکیبی + ہمچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال
لطیف اعتدال۔ مہ پارہ مراد محبوب۔ شکیب دو کسرہ سے صبر۔ بدیع الجمال نادر
حسن۔ لطیف اعتدال نازک طبیعت اور نیک خلق۔ **قولہ** ازین مہ پارۂ عابد فریبے الخ
بیت دوم کے پہلے مصرع مین کاف بیان لفظ ازین کا ہی یعنی اس خوبی اور لطافت سے
چاند کا ٹکڑا عابد فریب کنیزک مذکورہ تھی کہ اُسکے دیکھنے کے بعد پرہیز گارون کا صبر قائم
نہین رہ سکتا۔ شعر ہلک الناس حولہ عطشاً + وہو ساق یری ولا یسقی + یعنی مرگئی خلق
پیاس سے ارد گرد اُسکے درحالیکہ وہ ساقی ہی جام دکھلاتا ہی اور شراب نہین
دیتا (از مترجم یری مشتق رویۃ بمعنی دیدن سے ہی متعدی بیک مفعول اور معنی شرح مین
متعدی بدو مفعول اور مفعول اُسکا محذوف ہی پس مناسب ہی کہ جام مفعول کو مقدر نہ مانین
اور یری بمعنی ینظر اور مفعول اُسکا الناس یا مضمون مصرع اول ہو یعنی مرے آدمی اُسکے
ارد گرد پیاس سے درحالیکہ وہ ساقی ہی دیکھتا ہی آدمیون کو یا اُنکی حالت کہ پیاس کے مارے

ہلاک ہوے جاتے ہین اور نہین پلاتا کہ اُنکی تشنگی رفع ہو اور وہ آدمی ہلاکت سے بچین) -
حول بفتح اول اور سکون دوم معنی گرداگرد ایک چیز کا - عطش فتح اول اور دوم سے تمیز
نسبت ہلاک سے جو اُسکے فاعل کی طرف ہی معنی پیاس (از مترجم عطشا مفعول لہ واضح تر ہی
تمیز سے یعنی ہلاک ہوے آدمی اردگرد اُسکے بسبب پیاس کے) ساقی شراب اور پانی دینے
والا - اور اصل مین ساقی تھا یعنی دکھلاتا ہی لوگون کو جام اور شراب نہین دیتا بیت دیدہ از
دیدنش نگشتے سیر + ہمچنان کز فرات مستسقی + عابد از طعامہای لطیف خوردن
گرفت و کسوتہای لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم حلاوت و تمتع یافتن و در جمال
غلام و کنیزک نظر کردن و خردمندان گفتہ اند زلف خوبان زنجیر پای عقل ست و
دام مرغ زیرک - فرات بالضم آب خوشگوار اور نام رودخانہ کا ہی کوفہ مین از کشف اللغات
اور ظاہر وہ ہی کہ یہان معنی اول مراد ہین - مستسقی میم کے ضمہ سے اسم فاعل ہی استسقا کا اور نام
ایک عارضہ کا نام ہی کہ ہرچند اُسکا مریض پانی کو پیے پیاس اُسکی نہین بجھتی اور پیٹ اُسکا بڑھتا
بڑھتا ہی اور ہندی مین اُسکو جلندھر کہتے ہین لطیف نہایت پاکیزہ اور نازک - کسوت
بالکسر پوشاک - لطیف پاک - فواکہ بالفتح جمع فاکہ معنی میوہ - مشموم خوشبو - حلاوت بالفتح
شیرین - تمتع بروزن تفعل فائدہ اُٹھانا - بیت در سر کار تو کردم دل و دین با ہمہ دانش +
مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامی + فی الجملہ دولت وقت مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند
قطعہ ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید + وز زبان آوران پاک نفس + چون بدنیای دون
فرود آید + بعسل در بماند ہمچو مگس + سر بالفتح خیال - کار عربی کاف کے فتحہ سے شغل اور کام دین
بالکسر مذہب اور شان اور عادت اور راہ اور روش اور فرمانبردار ہے جزا از کشف اللغات یعنی تیرے عشق
کے شغل کے خیال مین دل کو اور دین کو متوجہ مین نے کیا (از مترجم ٹیکچند بہار نے کتاب مصطلحات فارسی
بہار عجم مین لکھا ہی - در سر کار چیزے کردن صرف آن نمودن درویش والہ ہروی سے بکار گریہ میکردم دل دیوانہ
را اما + بغمہای تو دل میسوزدم از خانہ ویرانی + خواجہ شیراز سے ترسم آن قوم کہ بر دردکشان میخندند + بر در
سر کار خرابات کنند ایمان را + شیخ شیراز سے در سر کار تو کردم الخ انتہی لپس متوجہ کرنے کے معنی پر صرف کرنے کے
معنی راجح ہین) وقت مجموع یعنی وقت فراہم کردہ شدہ اور مراد اُس سے فراغ اور بے تعلقی

تعلقات دنیا سے اور مشغولی حق تعالی سے ہی - فقیہ فقہ دان - زبان آور بالضم شاعر - نفس دو فتحہ سے دم اور مراد سخن ہی - عسل دو فتحہ سے شہد - بارے ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از ہیات نخستین گردیدہ و سرخ و سفید گشتہ و فربہ شدہ و بر بالش دیبا تکیہ زدہ و غلام پری پیکر با مروحہ طاوسی بر بالای سرش ایستادہ بر سلامت حالش شادمانی کرد و از ہر درے سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت من این دو طائفہ را در جہان دوست میدارم علما و زہاد را وزیر فیلسوف جہان دیدہ حاضر بود گفت ای ملک شرط دوستی آنست کہ با ہر دو طائفہ نیکوئی کنی علما را زر بدہ تا دیگران بخوانند و زہاد را چیزے مدہ تا زاہد بمانند **بیت** نہ زاہد را درم باید نہ دینار + چو بستد زاہدی دیگر بدست آر + ہیات بالفتح صورت و ساختہ ہونا اور تہیہ اسی سے مشتق ہی از منتخب اللغات - دیبا بالکسر اور بائے فارسی کے ساتھ ایک جامہ ریشمی ہی کہ سلاطین پہنتے ہین اور دیبا اور دیبہ دونون اُسے کہتے ہین - مروحہ میم کے کسرہ اور فتح واو سے بادزن پنکھا اور بالفتح ہوا چلنے کی جگہ - طاؤس ضمہ کے اشباع سے مشہور پرند ہی کہ جسکے پرون سے پنکھا بناتے ہین - از ہر درے یعنی از ہر گونہ و ہر نوع سے - زہاد ضمہ اور تشدید سے جمع زاہد کی - علما اول کے پیش اور دوم کے فتحہ سے جمع عالم کی - فیلسوف فا کے فتحہ اور یائے حطی کے سکون سے زیرک اور دانا اور راست کار کہ عربی مین اُسکو حکیم کہتے ہین اور یہ کلمہ در اصل یونانی ہی مرکب فیل بالفتح بمعنے دوستدار اور سوف بالضم بمعنی حکمت سے جمع اُسکی فلسفہ آتی ہی - درم کسر اول اور فتحہ دوم سے فارسی مین مہر تانبے اور سونے اور چاندی کی اور منتخب اللغات مین آیا ہی کہ درم کا وزن چھ دانگ ہی اور دانگ دو قیراط اور قیراط چار جو اوسط کو کہتے ہین اور دس درم شرعی سات مثقال کے ہین - **قولہ** چو بستد زاہدی دیگر بدست آر یعنی اگر زاہد درم دینار لیوے تو دوسرا زاہد تلاش کرو اور اُس سے غرض لو اسواسطے کہ وہ زاہد نہین ہی - **قطعہ** آنرا کہ سیرت خوش و سری ست با خدائے + بے نان وقف و لقمہ دریوزہ زاہد ست + انگشت خوبروی و بناگوش دلفریب + بے گوشوار و خاتم فیروزہ شاہد ست + سیرت بالکسر عادت و طریقہ - سر اول کے

کسرہ اور واو کی تشدید سے پوشیدہ اور جو چیز کہ پوشیدہ رکھی گئی ہو اور صراح مین ہی کہ
سر راز کو کہتے ہین۔ وقف واو کے فتحہ اور قاف کے سکون سے کسی چیز کا فقرا پر وقف
کرنا۔ دریوزہ گدائی کرنی بھیک مانگنی۔ بناگوش باے ابجد کے ضمہ سے کان کی لو
اور وہ گوشوارہ کی جگہ ہی۔ گوشوار اور گوشوارہ حلقہ جو کان مین پہنین۔ فیروزہ ایک
پتھر ہی قیمتی سبز رنگ کا۔ خاتم فیروزہ انگوٹھی جسمین فیروزہ کا نگ ہو۔ **قطعہ درویش**
نیک سیرت و فرخندہ رای را + نان رباط و لقمۂ دریوزہ گو مباش + خاتون
خوبصورت و پاکیزہ روی را + نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباش + **بیت**
تا مرا هست دیگرم باید + گر نخوانند زاہدم شاید + فرخندہ فتح اول اور ضم سوم سے
مبارک اور بعض نے کہا فتح سوم سے زیبا کے معنی مین ہی۔ رباط بالکسر خانقاہ اور سرای
اور تکیہ جسے وقف کردین از کشف اللغات۔ **قولہ** گو مباش سروری مین لکھا ہی کہ لفظ گو کا کاف
عربی سے تاکید اور مبالغہ کا فائدہ دیتا ہی اور عربی شرح مین لکھا ہی کہ لفظ گو زائد ہی۔ (از مترجم
اس دو بیت مین لفظ گو نہ کاف تازی سے ہی اور نہ زائد بلکہ فرض اور خیال کے معنی مین ہی
صاحب بہار عجم نے لکھا ہی کہ لفظ گو افادہ معنی فرض و خیال ہم کند خواجہ نظامی ع جوانی شد
زندگانی نماند + جہان گو ممان چون جوانی نماند +) - خاتون کد بانو۔ نقش و نگار نقش کرنا
اور لکھنا رخسارہ پر کہ اُس سے زیب و زینت ہو۔ **قولہ** تا مرا هست دیگرم باید الخ تقدیم و
تاخیر عبارت کی برعایت وزن شعر کے ہی اور اُسکی اصل عبارت یہ ہی کہ دیگرم باید تا مرا هست
یعنی خیال دوسری شی کی طلب کا جب تلک باقی ہو اگر مجھے زاہد نہ کہین سزاوار ہی خلاصہ یہ ہی کہ
جب تلک زاہد کو بے نیازی حاصل نہو اور قناعت نہو زاہد نہین ہی۔ (از مترجم تا
حرف شرط اور ہست فعل ناقص اسم اُسکا دیگرم باید اور خبر اُسکی لفظ مرا اور مصرع ثانی کہ جملہ
شرطیہ ہی جزا ہی مصرع اول کی جو شرط ہی) - **حکایت** مطابق این سخن بادشاہی
را مہمے پیش آمد گفت اگر انجام این حالت بمراد من باشد چندین درم زاہدان را
بدہم چون حاجتش بر آمد و فاے نذرش بموجب شرط لازم آمد یکے را از بندگان
خاص کیسۂ درم داد تا بزاہدان تفرقہ کند گویند غلام عاقل و ہوشیار بود ہمہ روز

نگبر دید و شبانگہ باز آمد ور مہا بوسہ داد و پیش ملک نہاد و گفت زاہدان را نیازتم
گفت این چہ حکایت است انچہ من میدانم درین شہر چہار صد زاہد اند گفت ای
خداوند جہان آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیمان
را گفت چندانکہ مرا در حق این طائفۂ خدا پرستان ارادت ست و اقرار این شوخ دیدہ
را عداوت است و انکار و حق بجانب اوست بلیت زاہد کہ درم گرفت و دنیا
زاہد تر ازو کسے بدست آر + وفا بالفتح قول قرار کا بجا لانا - نذر بفتح نون اور ذال منقوطہ
کے سکون سے عہد اور پیمان - شرط بفتح اول اور سکون دوم سے ایک چیز سے باندھنا اپنے
قول یا فعل کو اور حصول ایک قول یا فعل - تفرقہ بکسر اول اور فتح سوم (از مترجم یہاں سہو
ناسخ ہی صحیح اعراب بفتح اول اور کسر سوم ہی ایک مصدر باب تفعیل کا) معنی جدا کرنا اور پراگندہ
کردن - شبانگہ وقت شب کے آنے کا - ارادت بالکسر چاہنا اور رغبت کرنا - اقرار بالکسر
ثابت کرنا اپنے اوپر ایک چیز کو اپنی زبان کے ساتھ کہنے سے واسطے اثبات کے اور
ایک کام کو قرار مین لانا - انکار بالکسر باور نہ کرنا اور ناشایستہ اور ناپسندیدہ رکھنا - حکایت
یکے از علمای راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نان وقف گفت اگر از بہر جمعیت خاطر و
فراغ عبادت می ستانند حلال است و اگر مجموع از بہر نان نشینند حرام بلیت
نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند + صاحبدلان نہ کنج عبادت برای نان +
راسخ بکسر سین مہملہ استوار - فراغ ایک کام سے خالی اور نچنت ہونا - حلال بالفتح حرام سے
باہر آنا از منتخب اللغات - مجموع فراہم کردہ شدہ و فراہم آمدہ قولہ اگر مجموع از بہر نان
نشینند حرام یعنی اگر فقرا نان وقف کی لین صرف اسلیے کہ اُسکی تلاش سے خاطر جمع ہو حلال
ہی اور اگر سب روٹی کے لیے بیٹھین حرام ہی - کنج ضم کاف عربی سے گوشہ گھر وغیرہ کا -
گرفتہ اند یعنی عہد کیا اور اقرار دیا - حکایت درویشے بمقامی رسید کہ صاحب
آن بقعہ کریم النفس بود و طائفۂ اہل فضل و بلاغت در صحبت او ہر یک بذلہ و لطیف
چنانکہ رسم ظریفان باشد گفتند درویش راہ بیابان قطع کردہ بود و ماندہ شدہ
و چیزے نخوردہ یکی از آنمیان بطریق انبساط گفت ترا ہم چیزے بباید گفت

مرا چون دیگران فضل و بلاغت نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگنان برغبت گفتند بگوے گفت **بیت** من گرسنہ در برابر سفرۂ نان + ہمچو عزبم بر در حمام زنان + کریم النفس بزرگ ذات اور بخشنے والا۔ فضل بفتح فا اور سکون ضاد منقوطہ سے زیادہ ہونا۔ بلاغت تیز زبانی اور کلام کے پیش کرنے مین مرتبۂ کمال کو پہونچنا۔ بذلہ اور لطیفہ دونون کے ایک معنی ہین یعنی اچھی اور پسندیدہ بات۔ ظریف زیرک اور خوش طبع۔ انبساط بالکسر گستاخی کرنی۔ سفرہ بالضم خوانچہ اور دستر خوان از کشف اللغات۔ عزب دونون فتحہ سے مرد بے زن ہندی لفظ مجرد کا اُسکے معنی مین مشہور ہی اور عزبہ زن بے شوہر کی جسے ہندی مین نخصمی عوام کہتے ہین عزاب بالضم دونون کی جمع از منتخب اللغات۔ حمام فتحہ اور تشدید سے گرمابہ۔ یاران نہایت عجز او بدانستند و سفرہ پیش آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریان می سازند درویش سر برآورد و گفت **فرد** کوفتہ بر سفرۂ من گو مباش + کوفتہ را نان تہی کوفتہ است + پرستار فارسی بے کے فتحہ سے لونڈی اور مطلق پرستندہ غلام اور خدمتگار وغیرہ۔ گو تاکید اور مبالغہ کے لیے ہی بیان اُسکا ہوچکا۔ کوفتہ کاف عربی کے ضمہ اور واو مجہول اور فاے موقوف سے آزردہ اور تھکا ماندہ۔ اور کوفتہ کباب جو مشہور ہی اور تکرار کوفتہ کی تجنیس تام ہی۔ **حکایت** مریدے گفت پیر را چہ کنم از خلائق بزحمت اندرم از بسیار سے کہ بزیارتم ہمی آیند و اوقات عزیزم را از تردد ایشان تشویش حاصل میشود گفت ہرچہ درویشانند ایشان را وامے بدہ و ہرچہ توانگرانند از ایشان چیزے بخواہ کہ دیگر گرد تو نگردند **بیت** گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود + کافر از بیم توقع برود تا در چین + مرید بالضم چاہنے والا۔ زحمت زاے منقوطہ کے فتحہ سے دُکھ اور انبوہی از منتخب اللغات۔ عزیز کمیاب اور غالب۔ تردد تفعل کے باب سے آمد رفت کرنا اور پھرنا۔ **قولہ** گر گدا پیشرو الخ یعنی اگر فقیر لشکر اسلام کا جو کفار کی لڑائی کو جاتے ہین پیشرو ہو تو اُسکے سوال اور بھیک مانگنے کے خوف سے کافر چین تک بھاگین اور جنگ نہ کرین اور یہ کلام بطور مبالغہ اغراق کے ہی۔ **حکایت** پسر فقیہے پدر را گفت ہیچ از سخنان

ولا و نیز متکلمان ورمن اثر نمیکند بعلت آنکہ نمی بینیم ایشان راکردار موافق گفتار مثنوی
ترک دنیا بمردم آموزند + خویشتن سیم و غلہ اندوزند + عالمے راکہ گفت باشد وبس +
چون بگوید نگیرد اندر کس + عالم آنکس بود کہ بد نکند + نہ بگوید بخلق وخود نہ کند +
فقیہ دانشمند اور جاننے والا علم دین اور شریعت کا - کردار بالکسر عمل اور کام - قولہ
گفت باشد وبس یعنی بات بغیر کام کے ہو فقط - نگیرد یعنی اثر نہ کرے - أتأمرون الناس
بالبر وتنسون انفسكم یعنی آیا حکم کرتے ہو لوگون کو نیکی کے ساتھ اور فراموش کرتے ہو تم اپنی
ذاتون کو - بیت عالم کہ کامرانی و تن پروری کند + او خویشتن گم است کرا رہبری
کند + پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال باطل نشاید روے از تربیت ناصحان
برتافتن و راہ بطالت گرفتن و علمارا بضلالت منسوب کردن و در طلب عالم
معصوم و از فوائد علم محروم ماندن ہمچون نابینائے کہ شبی در وحل افتادہ گفت اے
مسلمانان چراغے فرا راہ من دارید زنی فاجرہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نہ بینی بچراغ
چہ بینی ہمچنین مجلس وعظ چون کلبۂ بزازان است آنجا تا نقد نہ دہی بضاعتی
نستانی و اینجا تا ارادتے نیاری سعادتی نبری - کامران میم موقوف سے وہ جسکے کام
مراد کے موافق نکلے ہون اور مقصد حاصل کرنے والا - اور آداب الفضلا مین ہی وہ شخص
کہ اپنے کام اپنی خواہش کے موافق کرے اور یاے کامرانی مصدریت کے لیے ہی یعنی
راندن کام - قولہ خویشتن گم ست یعنی وہ عالم خود گم ہوا ہی اور کہ سکتے ہین کہ اسنے اپنے تئین
گم کیا ہی - مجرد ضم میم اور تشدید اور فتح راے بے نقطہ سے تنہا - بطالت بالفتح بیکار رہنا
اور بالکسر دلیر ہونا از منتخب اللغات - ضلالت بالفتح گمراہی - طلب بالفتح ڈھونڈھنا -
معصوم بالفتح بیگناہ اور نگاہ رکھا گیا - محروم بے نصیب - قولہ در طلب عالم معصوم الخ
یعنی عالم بے عمل کو گمراہ خیال کرکے اس سے منھ پھیرنا اور اعراض کرنا اور عالم معصوم کی تجسس
مین رہ کر علم کے فائدون سے بے نصیب رہنا - وحل دونون فتحہ سے کیچڑ اور کیچڑ مین
گرنا - فاجرہ کسرۂ جیم سے بدکار عورت - کلبہ بالضم دکان - بزاز فتح باے اور تشدید زاء
منقوطہ سے پارچہ فروش جسکو عوام ہند بجاز کہتے ہین - قولہ ہمچون نابینائی کہ شبے در وحل

افتاد تا آخر۔ شرح عربی مین لکھا ہی کہ اس کلام کا ربط ما قبل سے واضح نہین ہوا اسطے کہ جو تشبیہ
کہ ساتھ قول ہمچون نابینائی الخ کے ذکر کی اُسکی مطابقت خالی تکلف سے نہین ہی اور یہ بات
ذوق سلیم پر ظاہر ہی۔ (از مترجم عالم اگرچہ بے عمل ہو اپنے علم کے سبب حکم چراغ کا رکھتا ہی اور
اُسکے علم کی روشنی کو بے علمی اُسکی زائل نہین کرتی چنانچہ جاہل اگر باعتقاد اُسکے کلام کو سُنے تو
وہ راہ راست پا سکتا ہی اور عالم کو اُسکی بے علمی کی وجہ سے غیر قابل افادہ اور اپنے استفادہ کو
اُس سے غیر ممکن تصور کرنا ایسا ہی ہی کہ جیسا خیال زن فاحرہ نے کر کے کہا تو کہ چراغ نہ بینی
بچراغ چہ بینی اور اسی کے مؤید اشعار مابعد ہین اس تقریر سے تو مطابقت ہوتی ہی آیندہ
واللہ اعلم بالصواب)۔ **قطعہ** گفت عالم بگوش دل بشنو + ور نماند بہ گفتنش کردار +
باطل است آنکہ مدعی گوید + خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + گفت عالم اضافت کے ساتھ
یعنی گفتن عالم (از مترجم یہان گفت حاصل بالمصدر بمعنی گفتار ہی)۔ **قولہ** باطل است آنکہ
مدعی گوید الخ یعنی مدعی کہ عالم بے عمل کو سوتا ہوا خیال کرتا ہی یعنی گمراہ جانتا ہی اور کہتا ہی کہ
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار یہ خیال باطل اور دعوی نادرست ہی اس سبب سے کہ اگرچہ عالم
بے عمل فیض علم سے خود محروم اور بے نصیب ہی لیکن اور لوگ اُسکے علم سے فائدہ حاصل
کر سکتے ہین پس درحقیقت عالم خفتہ نہین ہی۔ **قطعہ** صاحبدلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ +
بشکست عہد صحبت اہل طریق را + گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود + تا اختیار
کردی ازان این فریق را + گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج + وین جہد میکند
کہ بگیرد غریق را + خانقاہ اور خانقہ کسر نون سے عبادت خانہ۔ عہد بالفتح زنہار اور
پیمان کرنا اور کسی چیز کا وعدہ پورا کرنا۔ اہل طریق سے مراد درویشان اور خداپرستان
فریق گروہ۔ آن اور این اشارہ عابد اور عالم کی طرف ہی۔ جہد بالفتح کوشش اور رنج۔
حکایت یکے بر سر راہے مست خفتہ بود و زمام اختیار از دست رفتہ عابدے
بر سر او گذر کرد و در حالت مستقبح او نظر کرد جوان سر بر آورد و گفت۔ زمام کسرہ زائے
منقوطہ سے مہار اور نکیل کہ اونٹ کی ناک مین ڈالتے ہین اور تسمہ پاپوش کا کہ پائون کے
اوپر ہو۔ مستقبح اسم مفعول استقباح کا بمعنی زشت اور مکروہ۔ قال اللہ تعالے واذا مروا

باللغو مروا کراما یعنی جسوقت مومنین لغو کے آدمیون پر گذرین گذرین جیسے بزرگ اور کریم یعنی اہل لغو کے احوال سے تعرض نہ کرین اور اُنکے کام مین طعن اور خوض کام مین نہ لاوین - لغو بالفتح بمعنے بیہودہ کہنا اور غلط بات اور فعل بیہودہ کو بھی کہتے ہین اور مراد اُس سے اہل لغو اور اُسکے شاغل لوگ ہین - کِرام بالکسر جمع کریم کی اور بالضم بمعنی کریم - **شعر** اذا رایت اثیما کن ساترا و حلیما + یا من تقبح امری لم لا تمر کریما + یعنی جسوقت تم کسی گنہگار کو دیکھو بردبار اور عیب پوش بنجاؤ اے وہ صاحب کہ میرے کام کو بُرا جانے کیون نہین کریمانہ گذرتے - اثیم بروزن علیم - گنہگار - ساترا اسم فاعل ستر بالفتح کا پوشیدن کے معنی مین ہے - حلیم بروزن کریم بردبار - **قطعہ** متاب اے پارسا رو از گنہگار + بہ بخشایندگی در وی نظر کن + اگر من ناجوانمردم بکردار + تو بر من چون جوانمردان گذر کن + متاب صیغہ نہی کا ہے تافتن سے یعنی مت پھیر - پارسا رائے موقوف سے وہ شخص کہ گناہون سے پاک ہو - بہ بخشایندگی در وی نظر کن - یعنی ترحم اور شفقت سے گنہگار پر نظر کرو - کردار بالکسر فعل اور عمل - **حکایت** طائفۂ رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند حکایت پیش پیر طریقت بردکہ چنین حالتے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشان جامۂ رضاست ہر کہ درین کسوت تحمل نامرادی نکند مدعی ست و خرقہ بروحرام **بیت** دریای فراوان نشود تیرہ بسنگ + عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز + رند بالکسر منکر کہ اسکا کام دانائی اور عقل سے خارج ہو اور شوخ اور بیحیا اور حیلہ گر رندان جمع - خلاف بالکسر ناسازگاری کرنی اور دوسری طرح کرنا - رضا بالفتح خوشنودی - کسوت بالکسر جامہ اور پوشاک پہننی - تحمل بروزن تفعل بوجھ کا اُٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت کا رکھنا - نامرادی میم کے ضمہ سے یائے مصدری کے ساتھ بے حاصلی اور مقصود کا عدم حصول - مدعی میم کے ضمہ سے دعوی کرنے والا اور اپنے نام اور نسب کا بتلانے والا لڑائی مین اور عرف مین دشمن اور راہ صواب سے پھرنے والا - تیرہ بالکسر مکدر - عارف رائے غیر منقوطہ کے کسرہ سے مرد خداشناس اور کنز اللغات مین آیا ہے کہ عارف اُسے کہتے ہین کہ حال اور

شہود کے طریقہ سے ذات اور اسما اور صفات الٰہی کا مشاہدہ آنکھوں سے کیا ہو جیسا کہ کہا ہی
کہ عارف دیکھے ہوئے سے کہتا ہی اور عقل سُنے ہوئے سے - تنک فتح تا سے قرشت اور
ضم نون سے کم اور تھوڑا اور ہلکا اور باریک - آب مشہور اور بھی رونق اور فیض اور رواج
اور رونق کام کی یعنی مرد عارف اگر زمانہ کے مکروہات سے آزردہ ہو تنک آب ہی یعنی فیض کامل
فیاض مطلق سے متمتع نہین ہوا اور احتمال ہی کہ مراد تنک آب سے کم سرمایہ ہو - **قطعہ** گر گزندت
رسد تحمل کن + کہ بعفو از گناہ پاک شوی + اے برادر چو عاقبت خاک ست + خاک
شو پیش از انکہ خاک شوی + گزند فارسی کاف اور منقوطہ زے سے آفت اور چشم زخم -
عاقبت ایک چیز کا انجام - **قولہ** خاک شو الخ موافق مضمون حدیث موتوا قبل ان تموتوا یعنی
مرو مرگ ارادی کے ساتھ قبل اسکے کہ موت طبعی سے مرو - **حکایت** این حکایت شنو
کہ در بغداد + رایت و پردہ را خلاف افتاد + رایت از گرد راہ و رنج رکاب + گفت
با پردہ از طریق عتاب + من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم + بندۂ بارگاہ سلطانیم + من
ز خدمت دمے نیاسودم + گاہ و بیگاہ در سفر بودم + تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار +
نہ بیابان و باد و گرد و غبار + قدم من بسعی پیشتر ست + پس چرا عزت تو بیشتر ست +
تو بر بندگان مہ روئی + با کنیزان یاسمن بوئی + من فتادہ بدست شاگردان +
بسفر پائے بند و سرگردان + گفت من سر بر آستان دارم + نہ چو تو سر بر آسمان دارم +
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد + خویشتن را بگردن اندازد + رایت علم و فتحہ سے
اور نیزہ - پردہ بفتح بائے فارسی وہ چیز ہی کہ درمیان مین حائل ہو کپڑے وغیرہ سے اُسکو عوام
قنات کہتے ہین - خلاف بالکسر مخالفت اور ناسازگاری آپس کی - رکاب بالکسر سواری کے اونٹ
اور وہ چیز کہ گھوڑے کے زین سے لٹکائین تاکہ اُسپر پاؤن رکھین - عتاب بالکسر سرزنش اور
غصہ - **قولہ** رایت از گرد راہ و رنج الخ یعنی نیزہ نے گرد اور غبار راستہ سے زحمت اور رنج و
الم سے رکاب کے ساتھ جانے کے پریشان ہو کر پردہ سے بطور ملامت اور سرزنش کے کہا -
خواجہ تاشان ایک مالک کے چاکر لوگ - حصار بالکسر قلعہ اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ معنی مصدری
کے اعتبار سے دشمن کے محاصرہ کرنے اور اُسکے دق اور تنگ کرنے سے مراد ہی اور اِس مقام

یہی معنی مناسب ہین - بر بندگان یعنی بندون کے پاس - یاسمن ایک پھول ہی خوشبودار کہ سفید اور زرد ہوتا ہی ہندی مین اُسے چنبیلی کہتے ہین - شاگردان نوکر اور چاکری کرنے والے - خویشتن را بگردن انداز د یعنی اوندھا اور نگونسار ڈالے - **حکایت** یکے از صاحبدلان زور آزمائی را دید بہم برآمدہ و در خشم شدہ و کف بر دہان آوردہ گفت این را چہ حالت است کسی گفت فلان دشنام دادہ است اورا گفت این فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنے نمی آرد **قطعہ** لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار + عاجز نفس فرومایہ چہ مردی چہ زنی + گرت از دست برآید دہنے شیرین کن + مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنی + فرومایہ بے ہنر اور وہ شخص جو نیچے اور اوچھے کام کرے - لاف سرپنجگی شیخی زور اور طاقت کی - **قولہ** عاجز نفس فرومایہ چہ مردی چہ زنی - مردی اور زنی مین مصدری یے ہی یعنی نفس فرومایہ کے لیے مرد ہونا اور عورت ہونا دونون برابر ہی اور کہ سکتے ہین کہ نفس فرومایہ کا عاجز ہی تو مرد اور عورت ہونا تیرا یکسان ہی - **قطعہ** اگر خود بر درد پیشانی پیل + نہ مرد است آنکہ در وے مردمی نیست + بنی آدم سرشت از خاک دارد + اگر خاکی نباشد آدمی نیست + مردمی فتح اول اور ضم سوم سے مروت اور بردباری - **قولہ** اگر خاکی نباشد خاکی ہونا کنایہ عاجزی اور تواضع کرنے اور جھکنے سے ہی - **حکایت** بزرگی را پرسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینہ آنکہ مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد و حکما گفتہ اند برادر کہ در بند خویش است نہ برادر است نہ خویش است اَخوان بالکسر برادران جمع اخ - صفا بالفتح روشن اور صاف اور اُجلا خلاف کدر کے اور مراد اخوان صفا مردم خداشناس اور روشندل ہین اسواسطے کہ دستور عرب کا ہی مقام اقتران اور اتصال کو لفظ اب اور اخ یعنی باپ اور بھائی کا لاتے ہین - خویش بمعنی قبیلہ و خود اور اپنے کے اور یہ تجنیس تام ہی - **مثنوی** ہمراہ گر شتاب کند ہمرہ تو نیست + دل در کسے مبند کہ دل بستۂ تو نیست + چون نبود خویش را دیانت و تقوی + قطع رحم بہتر از مودت قربی + یاد دارم کہ مدعی درین بیت بر قول

من اعتراض کرد و گفت حق جل وعلا در کتاب مجید از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوی القربیٰ فرمودہ انچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم غلط کردی موافق قرآنست - دیانت بالکسر راستی اور دین داری - تقویٰ بالفتح الف مقصورہ کے ساتھ پرہیزگاری اور خوف حق تعالیٰ از کشف اللغات - قطع فتح اول اور سکون ثانی سے کاٹنا - رحم فتح اول اور سکون ثانی اور کبھی ضم اول سے رحم کرنا اور مہربانی اور سرور یمنی نے لکھا ہے کہ رحم اس مقام پر قرابت کے معنی مین واقع ہے یعنی اپنایت اور قرابت سے الگ ہونا اور اس سے قطع نظر کرنا - مودت دونون فتحہ اول اور دوم کے اور تشدید خالی دال سے محبت اور دوستی - قربےٰ قاف کے ضمہ سے نزدیکی اور خویشی - اعتراض بالکسر سرکشی کرنی اور انکار سے پیش آنا - نہی بفتح نون اور سکون ہے سے باز رکھنا - ذوی القربےٰ خداوند خویشی اور نزدیکی - مناقض میم کے ضمہ اور کسر قاف سے مخالف اور توڑنے والا - قال اللہ تعالیٰ ان جاہداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما الخ یعنی اگر مان باپ تیرے اسکی کوشش کرین کہ تو میرا شریک اور انباز کرے اُسکو جسکا تجھے علم نہین پس اُن دونون کے حکم کو نہ مان - **حکایت** پیرمردے لطیف در بغداد + دخترش را بہ کفش دوزے داد + مردک سنگدل چنان بگزید + لب دختر کہ خون ازو بچکید + بامدادان پدر چنان دیدش + پیش داماد رفت و پرسیدش + کای فرومایہ این چہ دندان ست + چند خائی لبش نہ انبان ست + بہ مزاحت نہ گفتم این گفتار + ہزل بگذار و جد ازو بردار + خوی بد در طبیعتے کہ نشست + ندہد جز بوقت مرگ از دست - کفش کاف عربی کے فتحہ سے مشہور جسے جوتا کہتے ہین اور پاپوش بھی - کفش دوز معنی ترکیبی پاپوش سینے والا - مردک کاف تصغیر سے جو مفید تحقیر ہے - انبان بالفتح بکری کی کھال پکائی ہوئی - **قولہ** بمزاحت نگفتم الخ مزاح کسر میم سے مصدر ہے کھیلنا کودنا اور ضمہ سے اسم ہے بمعنی خوش طبعی اور ہنسی دل لگی کے اور مزاحت مین تے خطاب کی ہے یعنی اے مخاطب یہ حکایت تجھسے کھیل اور خوش طبعی کی راہ سے نہین کہی - ہزل فتح اول اور سکون دوم سے مسخرا پن اور ٹھٹھول - جد کسر اول اور تشدید دوم سے درستی نقیض ہزل اور کام مین کوشش کرنی از صراح اور دونون معنی یہان مقید مطلب ہین

یعنی خوش طبعی چھوڑ دو اور اُسپر نظر نہ کرو اور نصیحت اُس سے حاصل کرو اور تسخر کی عادت نہ ڈالو اس سبب سے کہ اگر بدخو کسی کی طبیعت مین بیٹھ گئی مرتے وقت تک نہ جائیگی - از دست دادن چھوڑ دینا - حکایت فقیہی دختری داشت بغایت زشت روی بجای زنان رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسی بمناکحت او رغبت نمی نمود بیت زشت باشد دبیقی و دیبا + کہ بود بر عروس نازیبا + فقیہ دانشمند صاحب علم - بجاے زنان رسیدہ یعنی بالغ ہوئی اور خون حیض آنے لگا - جہاز فتحہ اور کسرہ سے رخت دلہن کا اندراج - مناکحت میم کے ضمہ اور عربی کاف کے فتحہ سے بیاہ - دبیقی فتح دال بے نقطہ اور کسرۂ باے ابجد سے ایک قسم کا کپڑا نہایت لطیف از برہان قاطع - دیبا بروزن زیبا ایک قسم حریرالوان کی اور حریر ریشمی کپڑا از کشف اللغات عروس بفتح عین بے نقطہ عورت اور مرد نئے بیاہے ہوے - فی الجملہ بحکم ضرورت با ضریری عقد نکاحش بستند آوردہ اند کہ دران تاریخ حکیمی از سراندیپ برسید کہ دیدۂ نابینایان روشن کردے فقیہ را گفتند چرا داماد ت را علاج نہ کنی گفت ترسم کہ بینا شود دخترم را طلاق دہد مصرع شوی زن زشت روے نابینا بہ + ضریر ضاد نقطہ دار کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے اندھا - سراندیپ ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ ع نے وہان اُتر کر قیام کیا اُنکے پانون کا نقش وہان موجود ہے اور سراندیل بھی کہتے ہین - طلاق عورت کا نکاح سے نکلنا - حکایت پادشاہی بچشم حقارت در طائفہ درویشان نظر کردی یکی از ایشان بہ فراست دریافت وگفت ای ملک ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش از تو خوشتر و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر - حقارت فتحہ حاے حطی سے ذلیل اور زبون جاننا - فراست بالکسر دانائی اور نشان اور نظر سے شناخت - جیش فتحہ اول سے لشکر اور سپاہ - عیش بالفتح عربی مین زندگی اور فارسی مین خوشی - مثنوی اگر کشور خدائی کامرانست + وگر درویش حاجتمند نانست + در انساعت کہ خواہند این وآن مرد + نخواہند از جہان بیش از کفن برد + چو رخت از مملکت بربست خواہی + گدائی بہترست از پادشاہی + کشور خدا بادشاہ کو کہتے ہین اور

معنی ترکیبی اُسکے ہین صاحب اقلیم- **کامران** میم موقوف سے وہ شخص جسکے کام مراد کے موافق
نکلے ہون اور چلانے والا مقصد کا- **کفن** اول دوم کے فتحہ سے مردہ کا جامہ- **رخت بستن**
کنایہ سفر کرنے سے اور مرنے سے- **از انقطاع** کے لیے ہی جیسے کہ گذر چکا یعنی جب ملک کو چھوڑ کے اس
جہان سے قیام کا اسباب تو باندھیگا اور پادشاہی تیری قایم نہ رہیگی نظر بران فقیری بادشاہی سے
بہتر ہی اس سبب سے کہ بادشاہی کا چھوڑنا حسرت کا سبب ہی اور فقیری کا چھوڑنا راحت کا باعث ہی
ظاہر درویش جامۂ ژندست وموی سترده وحقیقت آن دل زنده است ونفس مرده
قطعہ نہ آنکہ بر در دعوی نشیند از خلقے + وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد + کہ گر
زکوه فرو غلطد آسیا سنگے + نہ عارف است کہ از راه سنگ برخیزد + **ژند** زاے فارسی
کے فتحہ اور سکون نون سے پھٹے کپڑے اور ژنده بھی کہتے ہین- **موے سترده** خالی سین اور
تاے قرشت کے ضمہ سے مُنڈے ہوے- عربی شرح مین موے سترده سے مراد تجردلی ہی **نفس**
مرده نفے کے سکون سے یعنی نفس امارہ کو محنت اور ریاضت سے مارتے ہین- **آسیا سنگ**
معروف ہی کہ وہ ایک پتھر سپاٹ اور گول دوسرے پتھر کے اوپر کہ پانی اور ہوا اور آدمی اور بیل
اُسکو پھیرتے اور گھماتے ہین اور بعضے کہتے ہین جو کہ پانی سے گھومے وہ آسیا ہی اور جو ہاتھ سے
پھیرین اُسکو دست آس کہتے ہین اور جو کہ گدھے اور بیل سے گھمائین خراس اور آسیا اصل مین
آس آب تھا ایک الف ممدوده آب کا یاے حطی سے بدل کیا از برہان قاطع- **قولہ نہ آنکہ بر در**
دعوی نشیند از خلقے الخ یعنی عارف وہ نہین جو اڑاک بدخو آدمیون کی طرح خلق اللہ سے دعوی کے
دروازے پر بیٹھے یعنی دعوی ہمچو من دیگرے نیست کا کرے اور اگر کوئی مخالفت اُسکی کرے تو لڑنے کو
مستعد ہو بلکہ عارف وہ ہی کہ اگر پہاڑ کے اوپر سے چکّی کا پاٹ لُڑھک کر آوے تو وہ اپنے مقام سے
جنبش نہ کرے مخالفت انسان کا تو کیا ذکر ہی- **طریق درویشان ذکرست وشکر وخدمت وطاعت**
وایثار وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل ہر کہ بدین صفتہا موصوفست بحقیقت
درویش ست اگرچہ در قباست اما ہرزه گوی بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا
بشب آرد در بند شہوت وشبہا روز کند در خواب غفلت بخورد ہرچہ در میان آید و
بگوید ہرچہ بر زبان آید رندست اگرچہ در عباست- **ایثار** کسره ہمزه سے چُننا اور اختیار کرنا

قناعت بالفتح تھوڑی چیز پر راضی ہونا۔ توحید بالفتح ایک کہنا اور ایک جاننا اور اصطلاح سالکین
مین دل غیر حق تعالے کے علم اور آگاہی سے علیحدہ اور دور کرنا۔ توکل باب تفعل سے اپنی
عاجزی کا اقرار کرنا اور کسی پہ بھروسا اور کام اپنا سپرد کرنا۔ تسلیم بالفتح سونپنا اور گردن جھکانی
اور سلام کرنا۔ تحمل بروزن تفعل بوجھ اُٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت کو رکھنا۔ رند بالکسر وہ منکر
کہ جسکا کام دانائی اور عقل سے نہو اور بیباک اور بے قید۔ عبا بالفتح اور باے ابجد سے ایک
پوشش پشمین مشہور ہی کہ عرب لوگ اُسے پہنتے ہین اور گلیم اور کملی سے مشہور جیسے کہ یہ بات فرہنگ
اور منتخب اللغات اور کشف اللغات سے تحقیق ہوئی۔ قبا ایک جامہ ہی معروف روئی اُسمین ڈالکر
پہنتے ہین۔ **قطعہ** ای درونت برہنہ از تقوی + وز برون جامۂ ریا داری + پردۂ
ہفت رنگ درمگذار + تو کہ درخانہ بوریا داری + تقوی بالفتح الف مقصورہ کے ساتھ
پرہیزگاری اور خوف خدا۔ ریا بالکسر وہ کام کہ لوگون کے سامنے دکھلاوٹ کے واسطے کرین۔
بوریا کھجور کے پتے کی اور مثل اُسکے کہ بچھانے کے لیے بُنتے ہین اُسکو حصیر اور بوریا کہتے ہین۔ **قولہ**
پردۂ ہفت رنگ درمگذار۔ یعنی پردہ نقش دار ست رنگے کو دروازے پر نہ چھوڑو اسواسطے کہ اپنے
گھر مین بوریا کے سوا اور کچھ نہین رکھتے ہو۔ **حکایت منظومہ** دیدم گل تازہ چند دستہ +
بر گنبدے از گیاہ بستہ + گفتم چہ بود گیاہ ناچیز + تا در صف گل نشیند او نیز + بگریست
گیاہ و گفت خاموش + صحبت نکند کرم فراموش + گر نیست جمال و رنگ و بویم +
آخر نہ گیاہ باغ اویم + من بندۂ حضرت کریمم + پروردۂ نعمت قدیمم + گر بے ہنرم
و گر ہنرمند + لطفست امیدم از خداوند + با آنکہ بضاعتے ندارم + سرمایۂ طاعتے
ندارم + او چارۂ کار بندہ داند + چون ہیچ وسیلتش نماند + رسمی ست کہ مالکان تحریر +
آزاد کنند بندۂ پیر + ای بارخدای گیتی آرای + بر بندۂ پیر خود ببخشای +
سعدی رہ کعبۂ رضا گیر + ای مرد خدا رہ خدا گیر + بدبخت کسیکہ سر بتابد + زین در
کہ درے دگر نیابد + صحبت بالفتح یاری۔ کرم دو فتحہ سے جوانمردی اور مروت اور بردباری **قولہ** صحبت نکند کرم
فراموش فاعل نکند کا لفظ کرم ہی اور صحبت مفعول اُسکا یعنی کرم صحبت کو نہین بھولتا اور ہو سکتا ہی کہ صحبت فاعل فعل کی ہو
اور کرم مفعول اُسکا یعنی صحبت کو اثر ہی اور کرم کو فراموش نہین کرتی۔ مالک لام کے کسرہ سے ایک چیز کا خاوند تحریر فتح اور

اور سکون ثانی سے غلام کو آزاد کرنا اور نقش خط کا لینا از منتخب اللغات - پس مالکان تحریر آزاد کرنے کے مالک ہین - **قولہ** اے بارخدای لفظ بار کا مدار الافاضل مین بڑے کے معنی مین آیا ہی یعنی اے خدا اے بزرگ اور اسکے سوا اُسکے بہت معنی ہین مگر یہان وہ مراد نہین ہین - **حکایت** حکیمے را پرسیدند از شجاعت و سخاوت کدام بہتر است گفت آنرا کہ سخاوت است بشجاعت حاجت نیست **قطعہ** نوشتست بر گور بہرام گور + کہ دست کرم بہ زبازوے زور + **قطعہ** نماند حاتم طائی ولیک تا بابد + بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور + زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را + چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور + شجاعت بالفتح دلیری اور پر دلی خوف کی جگہ - زکوٰۃ بالتحریک مال کا ایک حصہ کہ راہ خدا مین خرچ کرین اور وہ کئی قسم ہی چنانچہ چاندی مین چالیس سے ایک ہی - فضلہ صراح اور کشف اللغات مین فتح فا اور سکون ضاد منقوطہ سے وہ چیز کہ ایک چیز سے زیادہ ہوئی ہو مگر منتخب اللغات مین ضمہ فا سے اسی معنی مین دیکھا گیا - رز خالی رے کے فتحہ اور زاے منقوطہ کے سکون سے درخت انگور اور فقط انگور کو بھی کہتے ہین اور باغ انگور کو خصوصاً از برہان قاطع -

باب سوم در فضیلت قناعت

حکایت خواہندۂ مغربی در صف بزازان حلب می گفت ای خداوندان نعمت اگر شمارا انصاف بودے و مارا قناعت رسم سوال از جہان برخاستے **قطعہ** اے قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست + کنج صبر اختیار لقمان است + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست + مغربی میم کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے زر خالص اور ایک مہر و سکہ ہی - خواہندۂ مغربی یعنی سائل مغربی - صف فتحہ اور تشدید سے ہر ایک چیز کا ڈورا اور درجہ درجہ کرنا اور صف مین کھڑا ہونا اور فے کا سکون بجاے تشدید کے ضرورت کے لیے ہی بزاز باے ابجد کے فتحہ اور تشدید راے منقوطہ سے کپڑا بیچنے والا جسے عوام ہند مین بجاز کہتے ہین حلب دو فتحہ سے ایک شہر کا نام ہی - قناعت بالفتح تھوڑی چیز سے راضی ہونا - سوال بالضم مانگنا - کنج فارسی کاف کے فتحہ اور سکون نون سے خزینہ اور ہو سکتا ہی کہ یہان کاف عربی کے

ضمہ اور سکون نون سے گوشہ اور کونے کے معنی مین ہو- **حکایت** دو امیرزادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگری مال اندوخت آن علامۂ عصر شد و این عزیز مصر گشت پس توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتی من بسلطنت رسیدم و تو ہمچنان در مسکینیت بماندی گفت ای برادر شکر نعمت باری تعالے بر من ست کہ میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و ہامان رسیدہ یعنی ملک مصر **مثنوی** من آن مورم کہ در پایم بمالند + نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند + کجا خود شکر این نعمت گزارم + کہ زور مردم آزاری ندارم + امیر بالفتح سردار اور بادشاہ اور حکم دینے والا- علامہ عین خالی کے فتحہ اور تشدید لام سے صیغہ مبالغہ کا ہی معنی اُسکے بہت ہی جاننے والا- عزیز مصر- بادشاہ مصر یا وزیر مصر- سلطنت غلبہ اور پادشاہی- مسکینیت درویشی اور بیچارگی- میراث بالکسر مردہ سے باقی رہا ہوا- فرعون کسرۂ فا اور فتح عین خالی سے لقب ہی مصر کے بادشاہ کا اور مغرور کے معنی مین بھی آیا ہی اور تفسیر بیضاوی مین ذکر ہی کہ ولید بن مصعب جسکا لقب فرعون موسیٰ تھا وہ کافر ہی اور دوسرا فرعون یوسف مومن اور آگاہ تھا یا دونون کے زمانہ مین چارسو برس کا تھا- ہامان فرعون کے وزیر کا نام- **قولہ** بمالند اُسکا فاعل انسان ہی- زنبور زاے منقوطہ کے پیش اور سکون نون سے ایک مکھی ہی جسکی دو قسم ہین ایک سے شہد حاصل ہوتا ہی اور دوسری ڈنک مارتی ہی- **حکایت** درویشے را شنیدم کہ در آتش فاقہ میسوخت و خرقہ بخرقہ میدوخت و تسکین خاطر خود را می گفت **بیت** بنان خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق + کہ بار محنت خود بہ کہ بار منت خلق + خرقہ بالکسر وہ جامہ کہ ٹکڑے ٹکڑون سے سلایا جاے ہندی مین اُسکو گُدڑی کہتے ہین- تسکین خاطر خود را یعنی اپنی خاطر کے قرار اور آرام کے لیے- دلق فتح اول اور سکون دوم سے پشمینہ ہی کہ اُسکو فقیر لوگ پہنتے ہین اور اُسکو ژندہ بھی کہتے ہین- خشک ضم اول اور سکون دوم سے معروف ہی کہ تر کے مقابل ہو اور صرف اور محض کے معنی مین بھی آیا ہی اور یہان پر دونون معنی لگ سکتے ہین از برہان قاطع- بار دونون جگہ ایک ہی معنی مین ہی توجہ کے ہی کسی گفتش چہ نشینی کہ فلان درین شہر طبع کریم دارد و کرمے عمیم میان بخدمت آزادگان بستہ و بر در دلہا نشستہ اگر بر صورت حالت مطلع گردد پاس

خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت شمار و گفت خاموش کہ در سختی مردن بہ کہ حاجت
پیش کسے بردن **قطعہ** ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر + کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان
نوشت + حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست + رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت +
کریم بخشنے والا اور جوانمرد اور گناہ سے درگذر کرنے والا - عمیم خالی عین کے فتحہ سے سب کو
گھیر لینے والا اور تمام و دراز از منتخب اللغات - **قولہ** بر در دلہا نشستہ یعنی کثرت سخاوت
اور کرم سے اسکی صورت نے دلون مین نقش باندھا اور کہہ سکتے ہین کہ داد و دہش سے دلون کو
قید کر لیا اور خاطر داشت مین مصروف ہوا - پاس بمعنی نگاہداشتن اور نگہبانی کے ہین -
رقعہ بالضم ٹکڑا جامہ کا اور ٹکڑا کاغذ کا جسپر خط لکھین - الزام بالکسر لازم کرنا اور کوئی کام
کسی کے ذمہ رکھنا - حقا بفتح حاے حطی اور تشدید قاف کے راست اور درست - پای مردی
مددگاری - **حکایت** یکے از ملوک عجم طبیبے حاذق را بخدمت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم فرستاد سالی چند در دیار عرب بود کسی تجربہ پیش او نیامد و معالجتی ازوے
در نخواست پیش پیغمبر علیہ السلام آمد و گلہ کرد کہ مرا برای معالجت اصحاب فرستادہ اندرین
مدت کسی التفاتے نکرد تا خدمتی کہ بر بندہ معین ست بجا آرد رسول علیہ السلام فرمود کہ
این طائفہ را قاعدہ ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی باشد کہ دست
از طعام باز دارند حکیم گفت اینست موجب تندرستی پس زمین خدمت ببوسید و برفت -
حاذق حاے حطی اور کسرہ دال منقوطہ سے زیرک اور خوب دریافت کرنے والا - از صراح -
تجربہ بروزن تذکرہ آزمانا - معالجت ضم میم اور فتح لام سے دوا درمان کرنا - اصحاب یاران
اشتہا بالکسر آرزو کرنی اور عرف مین بھوکھ کو کہتے ہین - **مثنوی** سخن آنگہ کند حکیم آغاز +
یا سر انگشت سوی لقمہ دراز + کہ ز ناگفتنش خلل زاید + یا ز ناخوردنش بجان آید +
لاجرم حکمتش بود گفتار + خوردنش تندرستی آرد بار + جاننا چاہیے کہ ان بیتون مین صنعت
لف و نشر ہی اور اسکی تعریف یہ ہی کہ اول کئی چیزون کو مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین بعد اسکے ہر ایک کے
منسوب کو بلا تعیین مذکور کرین اس اعتماد پر کہ سننے والا ہر منسوب کو اسکے صاحب کی طرف راجع
کر سکتا ہی لیکن لف و نشر مفصل دو قسم پر ہی مرتب اور غیر مرتب وہ ہی کہ ترتیب لف کی

مطابق ترتیب نشر کے ہووے اور غیر مرتب وہ ہی کہ ترتیب لف کی مخالف ترتیب نشر کے واقع ہو
اور اس مثنوی مین بیت اول لف ہی اور بیت دوم نشر اور پھر بیت دوم لف ہی اور بیت سوم نشر
یعنی مرد حکیم بات اُسوقت کرتا ہی کہ بات نہ کہنے سے خلل ہو۔ اُنگلی نوالہ کی طرف اُسوقت بڑھاتا ہی
کہ نہ کھانے سے عاجز آجائے۔ لاجرم لا بد اور الحق سخن کہنا اُسکا خلل دور کرنے کے لیے عین
حکمت ہوا اور کھانا اُسکا بھوکھ کی شدت کے وقت تندرستی کا فائدہ دیتا ہی اور سر کا لفظ سر انگشت مین
زائد ہی جسطرح سرچشمہ اور سر زمین اور سر پنجہ اور مثل اسکے۔ **حکایت** یکی توبہ بسیار کردے
باز شکستے تا یکی از مشایخ بدو گفت چنین شنیده ام که بسیار خوردن عادت داری و قید نفس
از موی باریک تر ست و نفس را چنین که تو می پروری زنجیر بگسلاند و آید روزے که ترا بدرد
بیت یکے بچۂ گرگ میپرورید + چو پرورده شد خواجه را بردرید + **قوله** زنجیر بگسلاند مضارع
گسلانیدن کا متعدی بدو مفعول اور فاعل اُسکا پرورش ہی یعنی تیری پرورش نفس کو زنجیر
توڑنے کی قوت دیتی ہی۔ خواجہ گھر کا افسر۔ اور صاحب خانہ۔ **حکایت** در سیرت
اردشیر بابکان آمده است که حکیم عرب را پرسید که روزے چه مایه طعام باید خوردن
گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت این قدر چه قوت دهد گفت۔ اردشیر بابکان
برہان قاطع مین نام بہمن بن اسفندیار پدر داراب کا لکھا ہی جب اُسکے دادا گشتاسپ نے اُسے
نہایت شجاع اور دلیر پایا اس نام سے موسوم کیا اور معنی ترکیبی اُسکے شیر غصہ کا بھرا ہوا ہی اسواسطے
کہ آرد معنی قہر اور غصہ کے ہی اور نام شیرویہ بن پرویز کا بھی ہی کہ اُسے اردشیر بابکان کہتے تھے۔
قوله صد درم سنگ یعنی مقدار سو درم کی اسلیے کہ برہان قاطع مین سنگ کے معنی وزن اور ہر چیز کی
گرانی ہی۔ ہذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حامله۔ یعنی یہ مقدار تجھے اُٹھانے کے لیے
قائم رکھیگی اور جو زیادہ کروگے اُسکے تم اُٹھانے والے ہوئے۔ **بیت** خوردن برای
زیستن و ذکر کردنست + تو معتقد که زیستن از بہر خوردنست + **حکایت** دو درویش
خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سیاحت کردندی یکے ضعیف بود که بہر دو شب افطار کردے
و آن دیگر قوی که روزے سه بار خوردی قضارا بر در شہری به تہمت جاسوسی گرفتار
آمدند و ہر دو را بخانهٔ در کردند و درش بگل برآوردند بعد از دو ہفته معلوم شد که

بگناہ اندر بکشتاوند قوی را دیدند مردہ وضعیف جان بسلامت بردہ درین عجب بماندند حکیمی گفت خلاف این عجب بودی کہ آن یکی بسیار خوار بود طاقت بی نوائی نداشت ہلاک شد وآن دیگر خویشتن دار بود بر عادت خود صبر کرد و بسلامت ماند **قطعہ** چو کم خوردن طبیعت شد کسی را + چو سختی پیشش آید سہل گیرد + وگر تن پرورست اندر فراخی + چو تنگی بیند از سختی بمیرد + ملازم میم کے ضمہ اور زاے منقوطہ کے کسرہ سے اسم فاعل مفاعلہ کا معنی آپسمین لزوم رکھنے والے - سیاحت بالکسر سیر کرنا اور زمین مین جانا افطار بالکسر روزہ کھولنا - **قولہ** بہر دو شب افطار کردے یعنی ہمیشہ دوسری شب روزہ کھولنا اسکا معمول تھا - قضارا یعنی ارادت خدا سے بلا قصد اور مراد اُس سے یکایک - **تہمت** ضم تا اور فتح ہا سے اور مشہور بسکون ہا - برا گمان لیجانا اور ظن بد از منتخب اللغات - جاسوسی یاے مصدری کے ساتھ حالات اور اخبار کا ڈھونڈھنا اور ایک سے دوسرے کو خبر پہونچانی - **قولہ** درش بگل برآوردند یعنی اُس مکان کا دروازہ تیغا کر دیا - **نوا** بالفتح روزی اور خوراک اور سامان اور خوشحالی کے معنی مین بھی آیا ہی از برہان قاطع - **حکایت** یکی از حکما پسرش را نہی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم را رنجور دارد گفت ای پدر گرسنگی بکشد نشنیدہ کہ ظریفان گفتہ اند بسیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدارم کلوا واشربوا ولاتسرفوا ان اللہ لایحب المسرفین - یعنی کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو کھانے اور پینے مین بدرستیکہ اللہ تعالے دوست نہین رکھتا اُن لوگون کو جو بے اندازہ اور بیہودہ خرچ کرنے والے ہین **بیت** نہ چندان بخور کز دہانت برآید + نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید + **قطعہ** باآنکہ در وجود طعام ست عیش نفس + رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود + گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند + ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود + عیش بالفتح زندگانی گزرانی - قدر بفتحتین اندازہ - گلشکر گلقند - تکلف بروزن تفعل رنج اپنے اوپر رکھنا - **حکایت** رنجوری را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ چیزے نخواہد **بیت** معدہ چو پر گشت شکم درد خاست سود ندارد ہمہ اسباب راست + رنجور فتح اول اور ضم سوم سے بیمار اور رنج والا - **قولہ** گفت آنکہ چیزے نخواہد یعنی بیمار نے کہا کہ میری خاطر یہی چاہتی ہے کہ کچھ نہ چاہیے - معدہ

کسرہ اور سکون عین خالی سے آدمی کا وہ عضو کہ جسمین کھانا اور غذا ٹھہرے اور ہضم ہو۔ سود بالضم مشہور ہی کہ مقابل زیان ہی اور برہان قاطع مین بمعنی سود بھی آیا ہی کہ جشن اور شادی کو کہتے ہین۔ **قولہ** سود ندارد ہمہ اسباب راست یعنی درست چیزین اور موافق طبع بھی ناپسند ہون اور اچھی نہ معلوم ہون اور کہہ سکتے ہین کہ آزمایا ہوا علاج فائدہ نہین بخشتا۔ **حکایت**

بقالے را درمی چند بر صوفیان گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردی و سخنہای باخشونت گفتی اصحاب از تعنت او خستہ خاطر بودند از تحمل چارہ نبود صاحبدلے در آن میان گفت نفس را وعدہ دادن بہ طعام آسان ترست کہ بقال را بدرم **قطعہ**

ترک احسان خواجہ اولے تر + کاحتمال جفاے بوابان + بتمنای گوشت مردن بہ + کہ تقاضاے زشت قصابان + بقال بفتح باے موحدہ اور تشدید قاف سے کبڑیا کنجڑا اور بنیے وغیرہ اناج بیچنے والے اور دکاندار- درم کسر اول اور فتح دوم سے مہر یعنی سکہ تانبے سونے اور چاندی کا جسکا وزن تین ماشہ اور چار رتی ہو- صوفی خالی صاد کے ضمہ اور عربی واو سے پشمینہ پوش اور سالکین کی اصطلاح مین اُسکو کہتے ہین کہ اپنا دل غیر حق تعالی سے نگاہ رکھے اور خطرہ نفسانی اور شیطانی کو اپنے دل مین نہ آنے دے- واسط واو کے فتحہ اور خالی سین کے کسرہ سے ایک شہر کا نام ہی- مطالبت میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے توم تلاش اور چاہنا- خشونت خاے منقوطہ کے ضمہ سے درشتی ضد نرمی- تعنت فتحہ اول اور دوم سے کسی کا عیب اور اُسکی خطا کو ڈھونڈھنا- بوّاب اول کے فتحہ اور دوم کی تشدید سے دربان- تقاضا بالفتح مانگنا چاہنا- **حکایت** جوانمردے را در جنگ تاتار جراحتے ہولناک رسید کسی گفتش فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد گویند آن بازرگان بہ بخل معروف بود **بیت** گر بجاے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب + تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جہان + جوانمرد گفت اگر نوشدارو خواہم دہد یا ندہد و اگر دہد منفعت کند یا نکند بہر حال خواستن از وزہر قاتل ست- جوانمرد کریم اور سخی اور صاحب ہمت- تاتار ولایت ہی جہان سے اچھا مشک لاتے ہین اور وہان کے ترکون کو تتر کہتے ہین ہولناک وہ چیز جسکے دیکھنے سے ڈر معلوم ہو- ہول فتح اول اور سکون ثانی سے ڈر اور ناک

بعنی صاحب اور اس معنی مین مرکب استعمال ہوا ہی مثلاً دردناک اور ہولناک اور آلودہ اور آغشتہ کے
معنی مین بھی آیا ہی - نوشدارو تریاک اور پازہر کو کہتے اور شہد مین گھولتے ہین اور کہتے ہین کہ
نوشدارو کنایہ شراب سے ہی از برہان قاطع - **بیت** ہرچہ از دونان بمنت خواستی +
در تن افزودی و از جان کاستی + وحکیمان گفتہ اند اگر آبحیات فی المثل آبروے
فروشند دانا نخرد کہ مردن بعلت بہ از زندگانی بمذلت **بیت** اگر حنظل خوری از دست
خوشخوے + بہ از شیرینی از دست ترشروی + دون بالضم کمینہ اور زبون اور ذلیل
آبرو بالمد عزت - علت عین خالی کے کسرہ اور تشدید اور فتحہ لام سے مرض بیماری روگ -
مذلت دو فتحہ سے اور لام کی تشدید سے خوار اور ذلیل ہونا حنظل فتحہ اول وسوم سے اندرائن
اور چھوٹے کدو کے موافق کہ جنگل مین ہوا اور اسکے پتے تربوز کے پتے سے مشابہ ہوتے ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ کدوے تلخ ہی از کشف اللغات - **قولہ** در تن افزودی و از جان کاستی + جان
روح حیوانی کو کہتے ہین مگر اس سبب سے کہ عزت اور آبرو جان کے موافق محبوب اور عزیز ہی اس سے
مراد آبرو و وقار ہی اور تن سے مراد سرمایہ اور ظاہر حال - افزودی اور کاستی یاے خطاب سے
مشتق افزودن اور کاستن سے متعدی ہی یعنی زیادہ کرنا اور کم کرنا یعنی نالائق اور کمینون سے
جو کچھ منت سے مانگا اور حاصل کیا خواہ وہ بیش قیمتی ہو یا کم قیمت سرمایہ کی ترقی مین کوشش کی اور
عزت اور آبرو کہ جان کے مثل عزیز ہی نقصان کیا - **حکایت** یکے از علما خورندہ بسیار
داشت و کفاف اندک بایکی از بزرگان کہ حسن ظن بلیغ در حق او داشت بگفت روی
از توقع وے درہم کشید و تعریض سوال از اہل ادب در نظرش ناپسند آمد **قطعہ** زبخت
روی ترش کردہ پیش یار عزیز + مرو کہ عیش برو نیز تلخ گردانی + بحاجتے کہ روی تازہ رو
وخندان باش + فرو نہ بندد کار گشادہ پیشانی + آوردہ اند کہ اندکے در وظیفہ او زیادت
کرد و بسیار از ارادت کم پس از چند روز چون محبت معہود برقرار ندید گفت - کفاف بالفتح
روزی اور روزگذار - توقع بروزن تفعل امید رکھنی - روی درہم کشید یعنی منہ پھیر لیا - تعریض
کنایہ سے بات کہنی - وظیفہ جو کچھ کسی کے لیے روز کا یا روزانہ مقرر کیا ہو - ارادت چاہنا -
محبت اول و دوم کے فتحہ اور تشدید اور فتحہ سوم سے دوستی - معہود قرار دیا ہوا اور جانا ہوا

از منتخب اللغات - **شعر** بئس المطاعم حین الذل تکسبها + القدر منتصب والقدر مخفوض + یعنی
برا ہی وہ کھانا کہ ذلت کے وقت تم اُسے لو دیگ چڑھی ہوئی اور آبرو گرائی ہوئی - مطاعم میم کے
فتحہ اور خالی عین کے کسرہ سے جمع ہی مطعم کی معنی طعام اور کھانے کی چیز - ذل ذال منقوطہ کے
ضمہ اور تشدید لام سے معنی خواری اور خوار ہونا - قدر قاف کے کسرہ سے معنی دیگ منتصب
اسم مفعول ہی انتصاب کا یعنی چڑھایا گیا - قدر قاف کے فتحہ سے مرتبہ اور منزلت - مخفوض بمعنی
پست کیا ہوا اُسکی خبر ہی - **بیت** نانم افزود و آبرویم کاست + بے نوائی بہ از مذلت
خواست + مذلت میم اور ذال منقوطہ کے فتحہ سے تشدید لام کے ساتھ خوار و بے عزت ہونا -
بے نوائی بیسامانی اور بے روزی ہونا - اور اچھا حال نہونا - خواست مختصر خواستن -
(از مترجم خواست حاصل بالمصدر ماضی کے ہر) - **حکایت** درویشی را ضرورتی پیش آمد
کسی گفتش فلان نعمتی بیقیاس دارد اگر بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضای آن
توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رہبری کنم دستش بگرفت تا بمنزل
آنکس در آورد یکی را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ سخن نگفت و باز گشت گفت چہ
کردی گفتش عطای او بلقای او بخشیدم **قطعہ** مبر حاجت بنزدیک ترش روی + کہ از
خوی بدش فرسودہ گردی + اگر گوئی غم دل با کسی گوی + کہ از رویش بہ نقد آسودہ گردی +
ہمانا اول دوم کے فتحہ سے گویا اور بعض کے قول سے ظاہر اور یقین کے معنی میں ہی از برہان قاطع -
قضا بالفتح اور مد ہمزہ سے واجب کا ادا کرنا اور پورا کرنا - اور حکم کرنا - لقا بکسرہ اور مد سے
دیکھنا اور پہونچنا - فرسودہ بالفتح نہایت ہی لٹا ہوا اور پرانا اور مختل - **حکایت** خشکسالی
در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنان طاقت درویشان از دست رفتہ بود درہای
آسمان بر اہل زمین بستہ و فریاد اہل زمین بآسمان پیوستہ - خشکسالی یاے مجہول سے
اُسکا قحط - اسکندریہ بالکسر ایک شہر کا نام ہی جو سکندر شاہ کا تعمیر کرایا ہوا ہی - عنان بالکسر
لگام کا تسمہ کہ جو سوار کے ہاتھ میں رہتا ہی تاکہ گھوڑا شوخی نہ کرے - درہاے آسمان یعنی
دروازے فیض آسمان کے - **قطعہ** نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور + کہ بر فلک
نشد از بے نوائی افغانش + عجب کہ دود دل خلق جمع می نشود + کہ ابر گردد و سیلاب

دیدہ بارانش + وحش اول کے فتحہ دوم کے سکون سے جنگلی جانور وحشی واحد - طیر فتح اول اور سکون دوم سے پرندا اور یہ لفظ جمع ہے واحد پر بھی بولا جاتا ہے - افغان فریاد اور زاری - می نشنود یعنی نہیں سنتا نہیں ہوتا اور سکون دوم سے مشہور ہے کہ عربی مین اسکو سحاب اور ہندی مین بادل کہتے ہین اور وہ عبارت بخارات سے ہے کہ جمع ہو کر بندھ جاتے ہین - باران مینھ ہندی اور مطر عربی مین کہ وہ قطرہ قطرہ بادل سے ٹپکتا ہے پس معنی یہ ہین کہ باوجود اسقدر دوہائی تہائی کے جو اہل زمین کرتے تھے تعجب ہے کہ مخلوقات کے دلون کا دھوان بخارات کی طرح جمع نہوتا کہ ابر کی مثال نمایان ہو اور اشک دیدہ کا سیلاب ہو جاوے - درچنین سالے مخنثے دور از دوستان کہ سخن در وصف او ترک ادب است خاصہ در حضرت بزرگان بطریق اہمال ازان درگذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گوینده حمل کنند بدین دو بیت اختصار کنم کہ اندکے دلیل بسیارے بود و مشتی نمونۂ خروارے - اہمال بالکسر چھوڑ دینا عجز فتحہ اول اور سکون ثانی سے ناتوانی - دلیل راہ بتلانے والا - خروار گٹھا بھر اگر پڑے وغیرہ کا کہ گدہا اسکو اٹھا سکے اور اصل یہ ہے کہ اس زمانے مین بیل اور اونٹ کی لاد کو بھی کہتے ہین قطعہ

تتری گر کشد مخنث را + تتری را دگر نباید کشت + چند باشد چو جسر بغدادش + آب در زیر و آدمی بر پشت + تتری دونون فتحہ منسوب ولایت تتر سے کہ کفرستان ہے اور اسکو تتار اور تاتار بھی کہتے ہین - جسر جیم کے فتحہ اور خالی سین کے سکون سے پل اور اس معنی ہین کسر اول اور سکون دوم سے بھی آیا ہے یعنی اگر تتری کہ کافر حربی ہے اور واجب القتل اُس مخنث کو قتل کرے تو وہ ایسا بد اور بدکاری اسکی اس درجہ ہے کہ اُسکے قصاص مین تتری کو نہین مارنا چاہیے اور دوسری بیت بد دعا کے طور پر ہے اور جملہ درمیانی کہ معترضہ مشہور ہے اور اشارہ اسکی لواطت کی طرف ہے یعنی کہان تک وہ بدکار بغداد کے پل کی طرح آب منی اُسکے نیچے اور آدمی اسکی پیٹھ پر سوار باقی اور قائم ہے جہنم واصل نہوا اور ذکر بغداد اتفاقی ہے مطلب مین چندان اُسے دخل نہین - چنین شخصے کہ طرفے از نعت او شنیدی دران سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را سیم و زر دادے و مسافران را سفرہ نہادے گروہی درویشان از جور فاقہ بجان آمدہ بودند آہنگ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم قطعہ نخورد شیر

نیم خوردہ سگ + گر بسختی بمیرد اندر غار + تن بیچارہ گی و گرسنگی + بنہ و دست پیش سفلہ مدار + گر فریدون شود بنعمت و ملک + بے ہنر را بہیچ کس مشمار + پرنیان و نسیج بر نااہل + لاجورد و طلا ست بر دیوار + طرفے دو فتحہ اور یائے مجہول سے قدرے قلیل اور تھوڑا - نعمت فتح اول اور سکون دوم سے تعریف کرنا - بجان آمدن کنایہ تنگ ہونے اور عاجز آنے سے - دعوت بالفتح کھانے کے لیے بُلانا - مشورت فتح اول اور ضمہ شین سے کام کی صلاح سوچنی از منتخب اللغات - موافقت بالضم کسی سے ہم کار ہونا اور اتفاق کرنا - سر باز زدن قبول نہ کرنا - دست پیش داشتن کسی کے سامنے ہاتھ باندھنا - اور بھیک مانگنا اور کنایہ منع کرنے سے اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے سے ہے مگر یہ معنی یہان مراد نہیں - از برہان قاطع پرنیان فارسی بے اور بقول بعضے عربی بے سے کسر نون کے ساتھ حریر نقش دار اور دیبائے چینی کہ نہایت لطیف اور نازک ہو - نسیج نون کے زیر اور خالی سین کے کسرہ سے بیائے مجہول کپڑا حریر کا زر بافت - نااہل نالائق اور ناقابل - لاجورد ایک نیلا پتھر ہے کہ اُس سے نگینہ بناتے ہین اور اُسکو حل کر کے نقاش لوگ اپنے کار مین لاتے ہین - طلا بالکسر معروف یعنی سونا اور یہان سُنہرے کام سے مراد ہے - حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہان دیدہ یا شنیدہ گفت بلی روزے چہل شتر قربان کردہ بودم و بامراے عرب بگوشۂ صحرائی بیرون رفتہ خار کنے را دیدم کہ پشتۂ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمانی حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماط او گرد آمدہ اند گفت **بیت** ہر کہ نان از عمل خویش خورد + منت حاتم طائی نبرد + خار کن وہ شخص کہ ہمیشہ زمین سے کانٹے نکالے اور بعضے نسخون مین خارکش کاف عربی کے فتحہ سے دیکھا گیا اور وہ شخص ہے کہ ہمیشہ کانٹون کو کھینچے - پشتہ بوجھ جو پیٹھ پر اُٹھ سکے - سماط بالکسر دسترخوان - حکایت موسے علیہ السلام درویشی را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰؑ دعا کن تا حق تعالے مرا کفافی دہد کہ از بے طاقتی بجان آمدہ ام موسیٰ علیہ السلام دعا کرد تا حق تعالے او را نعمتے داد پس از مدتے کہ باز آمد دیدش گرفتار و خلقے انبوہ بر وے گرد آمدہ گفت این را چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و یکے را کشتہ اکنون بقصاص فرمودہ اند

بیت گربہ مسکین اگر پر داشتی + تخم گنجشک از جہان بر داشتی + **بیت** عاجز باشد کہ دست قدرت یابد + برخیزد و دست عاجزان بر تابد + موسی علیہ السلام بحکمت جہان آفرین اقرار کرد و از تجاسر خویش استغفار نمود - خمر فتحہ اول اور سکون دوم سے شراب - عربدہ اول سوم کے فتحہ سے لڑائی اور بدخوئی - قصاص بالکسر قاتل کو مقتول کے عوض مار ڈالنا - تخم اول کے ضمہ اور سکون ثانی سے اصل ہر چیز کی ورا صل و نسب اور پیدائش کے معنی مین بھی آیا ہی اور مطلق انڈے کو بھی کہتے ہین مرغی کے ہون یا دوسرے کے — گنجشک فارسی کاف کے ضمہ اور سکون نون اور کسرہ جیم سے مرغ خانگی جسے عصفور عربی مین کہتے ہین از برہان قاطع اور ہندی مین چڑیا - بر تابد پھیرے یا مروڑے اور تکلیف دے - تجاسر بروزن تفاخر دلیری کرنی - استغفار بالکسر آمرزش اور بخشش مانگنی - قولہ تعالی ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض یعنی اگر اللہ تعالے اپنے بندون کی روزی افراط سے دے ہر آئنہ زمین مین نافرمانی اور سرکشی کرین - **شعر** ماذا اخاضک یا مغرور فی الخطر + حتے ہلکت فلیت النمل لم یطر + یعنی کونسی چیز ہی اے دھوکے دھڑی مین پڑی ہوی کہ اُسنے تجھے ڈرایا یہانتک کہ تو ہلاک ہو گیا کاش چیونٹی کے پر نہوتے - **رباعی** سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش + سیلی خواہد بضرورت سرش + این مثل آخر نہ حکیمی زدہ است + مور ہمان بہ کہ نباشد پرش + **مثل** پدر را عسل بسیارست ولیکن پسر گرمی دارست **بیت** آنکس کہ توانگرت نمیگرداند + او مصلحت تو از تو بہتر داند + سفلہ بالکسر فرومایہ - سیلی دو پائے حطی سے دھول اور چپت اور برہان قاطع مین ہی کہ سیلی وہ ہی کہ ہاتھ کی انگلیون کو سیدھا کرین اور باہم انکو ملاوین اور تلوار کے مانند گنہگار کی گردن پر مارین - **قولہ** ولیکن پسر گرمی دارست یعنے لڑکا گرم مزاج ہی اور شہد اُسکے مزاج کے موافق ہی اسواسطے حکمت شہد کھانے سے اُسکو منع کرتی ہی اور باپ اُسکا شہد نہین دیتا اسیطرح حکیم مطلق کا فعل ہی کہ حکمت سے خالی نہین - **حکایت** اعرابی را دیدم در حلقہ جوہریان بصرہ حکایت ہمیکرد کہ وقتے در بیابان راہ گم کردہ بودم و از زاد معین بمن چیزے نماندہ دل بر ہلاک نہادم کہ ناگاہ کیسہ یافتم پر از مروارید ہرگز آن ذوق و شادی فراموش نکنم بندا شتم کہ گندم بریان ست باز آن تلخی و نا امیدی کہ

معلوم کردم کہ مروارید است **قطعہ** در بیابان خشک و ریگ روان + تشنہ را در دہان
چہ دُر چہ صدف + مرد بے توشہ کاوفتد از پای + بر کمر بند او چہ زر چہ خزف + اعرابی
بالفتح عرب جنگل کا رہنے والا - زاد زاے منقوط سے راہ کا توشہ کہ مسافر کے ساتھ ہو - معین بضم
میم اور تشدید اور فتح یاے حطی سے مشخص اور مقرر اور اکثر نسخون مین زاد معنی دیکھا گیا اور صاحب
بہر وری نے لکھا ہی کہ لفظ معنی کے زیادہ کرنے کا فائدہ غیر ظاہر ہی لیکن لفظ معنی کا اطلاق مبہم پر
ہو سکتا ہی فقط اور ملا سعد کی شرح مین لفظ معین لکھا ہوا ہی اس صورت مین بیان معنی بلا تکلف
ہوتے ہین - ذوق بالفتح چکھنا اور عرف مین شادی اور لذت ہی - ریگ روان جو بالو ریت
کہ تیز ہوا سے جنبش کرے - صدف دو فتحہ سے غلاف مروارید - دُر دال کے ضمہ اور تشدید ثانی
سے موتی - اوفتاد از پاے یعنی عاجز ہوا - خزف خالی نے اور زاے کے فتحہ سے کوڑی اور
مٹی کا برتن یا گلی برتن - **حکایت** یکی از عرب در بیابان از غایت تشنگی میگفت **شعر**
یا لیت قبل منیتی + یوماً افوز بمنیتی + نہر تلاطم رکبتی + فاظل املاء قربتی + یعنی اے کاش
کہ ایک روز اپنے مرنے سے پہلے مین اپنی آرزو اور مراد کو پہونچ جاتا نہر ہوتی کہ میرے گھٹنون تک
لہراتی اور مین ہوتا کہ اپنی مشک بھرتا - ہمچنین در قاع بسیط مسافرے گم شدہ بود و قوت و
قوتش نماندہ و درمے چند داشت بسیار بگردید راہ بجائی نبرد و بسختی ہلاک شد طائفہ برسیدند
و درمہاش دیدند پیش رویش نہادہ و بر خاک نوشتہ **قطعہ** گر ہمہ زر جعفری دارد + مرد
بے توشہ برنگیرد کام + در بیابان فقیر سوختہ را + شلغم پختہ بہ ز نقرۂ خام + قاع قاف اور
عین خالی سے زمین ہموار برابر - بسیط زمین کشادہ اور صفت کاشفہ لفظ قاع کی - قوت بالضم
اور تشدید طاقت اور زور - اور سکون واو سے رزق اور روزی اور ہر ایک کی تقدیم
دوسرے پر جائز ہی - زر جعفری زر خالص منسوب بہ جعفر کیمیاگر کی طرف ہی اور شرح عربی مین
لکھا ہی کہ ایک بڑا دینار ہی مشہور جو کھرا اور خالص ہوتا ہی مثل دینار افرنجی کے - کام عربی کاف سے
معنی مراد اور جائز ہی کہ کاف فارسی سے قدم کے معنی ہو - شلغم شین منقوطہ کے فتحہ سے ایک
ساگ ہی مشہور - نقرۂ خام نون کے ضمہ سے خالص چاندی جو زیر سکہ نہ آئی ہو - **حکایت**
ہرگز از دور زمان ننالیدہ بودم و روے از گردش آسمان درہم نہ کشیدہ مگر وقتیکہ

پایم برہنہ بود و استطاعت پاپوشی نداشتم بجامع کوفہ درآمدم دلتنگ یکی را دیدم
کہ پاے نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بے کفشی صبر کردم و گفتم قطعہ
مرغ بریان بچشم مردم سیر + کمتر از برگ ترہ بر خوانست + وانکہ را دستگاہ و قدرت
نیست + شلغم پختہ مرغ بریانست + استطاعت ہمزہ کے کسرہ سے توانستن جسکا ترجمہ
ہندی سکنا ہے - سیر کسر اول اور یاے مجہول سے نقیض ہے گرسنہ کی - ترہ بالفتح اور تشدید دوم سے
ایک روئیدگی ہے کہ سبزی اسکی کھاتے ہین - دستگاہ تاے موقوف سے کاف فارسی سے سرمایہ
اور قدرت اور دولت کا سامان - حکایت یکے از ملوک با تنی چند از خاصان در شکارگاہے
بزمستان از عمارت دور افتاد تا شب در آمد خانہ دہقانے دیدند ملک گفت تا شب آنجا
رویم تا زحمت سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاہان نباشد التجا بخانہ
دہقانے رکیک بردن ہم اینجا خیمہ زنیم و آتش افروزیم دہقان را خبر شد ماحضرے کہ
ترتیب کرد و پیش آورد و زمین خدمت ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر
نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدر دہقان بلند شود ملک را سخن گفتن او مطبوع آمد
شبانگہ بمنزل او نقل کرد بامدادش خلعت و نعمت بخشید شنیدندش کہ در رکاب ملک
قدمی چند میرفت و میگفت قطعہ ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم + از التفات
بمہمانسراے دہقانے + کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید + کہ سایہ بر سرش انداخت
چو تو سلطانے + عمارت بالکسر آبادانی - دہقان خالی دال کے کسرہ سے کھیتی کیاری
کرنیوالا اور گنوار - التجا بالکسر پناہ لانا اور پناہ - رکیک سست اور ضعیف اور بے عزت -
ماحضر جو کچھ حاضر ہے عرف مین حاضری - نازل زاے منقوطہ کے کسرہ سے اترنے والا مراد کم -
مطبوع خوش اور پسندیدہ - نقل بالفتح ایک جاسے دوسری جا جانا - کلاہ گوشہ بآفتاب رسید
یعنی مرتبہ بلند ہوا - حکایت گدائی ہیول را حکایت کنند کہ نعمت وافر اندوختہ بود
یکے از ملوک گفت مینماید کہ مال بیکران داری و مارا مہمے ہست اگر برخی از ان دستگیری
کنی چون ارتفاع ولایت رسد وفا کردہ شود گفت لائق قدر بزرگوار پادشہ نباشد
دست ہمت بمال چون من گدائے آلودن کہ جو جو فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ

بکافران مید ہم کہ الخبیثات للخبیثین - یعنی پلید عورتین پلید مردون کے لیے ہین - سقول بروزن قبول بڑا سنگتا اور بعضے نسخون مین ہول یعنی ہولناک اور بعض مین مقبول آیا ہے - مہم میم کے ضمہ اور ہائے ہوز کے کسرہ اور میم کی تشدید سے کام سخت اور دشوار اور ضروری - از منتخب اللغات - ارتفاع بالکسر جگہ سے چڑھنا - وفا وعدہ کا بجالانا - ہمت بالکسر اور میم کی تشدید سے قصد - **بیت** گرآب چاہ نصرانی نہ پاک است + جہودی مردہ میشوید چہ باک است + نصرانی بالفتح قوم عیسے علیہ السلام اور انکو ترسا بھی کہتے ہین اور جہود بالضم قوم موسے علیہ السلام اور انکو گبر کہتے ہین - **قولہ** جہودی مردہ صفت اور موصوف ہے یعنی اگر ترسا کے کنوئین کے پانی سے جہود مردہ کو غسل دے مضائقہ نہین - **شعر** قالوا عجین الکلس لیس بطاہر + قلنا نسد بہ شقوق المبرز + یعنی کہا کہ گوبر کا خمیر پاک نہین ہے ہم نے کہا پاخانہ کی درزین اس سے ہم بند کرتے ہین - شنیدم کہ سر از فرمان ملک باز زد و حجبت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن ملک فرمود تا مضمون خطاب را از وی بزجر و توبیخ مستخلص کردند **مثنوی** بلطافت چو برنیاید کار + سر بہ بے حرمتی کشد ناچار + ہر کہ بر خویشتن نہ بخشاید + گر نبخشد بروکسے شاید + سر از فرمان باز زد یعنی حکم کو نمانا - شوخ چشمی بیباکی اور گستاخی مضمون خطاب یعنی مقدار جسکا حکم دیا - زجر بالفتح ڈرانا اور ایک کام سے باز رکھنا - توبیخ بالفتح تہدید اور سرزنش اور جھڑکنا - مستخلص کردند یعنی رہا کیا اور لے لیا - لطافت نازک اور نیک ہونا - مراد نرمی اور ملائمت - نہ بخشاید یعنی رحم نہ کرے - **حکایت** بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ خدمتگار شبے در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش ببرد ہمہ شب نیارامید از سخنہاے پریشان گفتن کہ فلان انبارم بترکستان ست و فلان بضاعت بہندوستان و این قبالۂ فلان زمین ست و فلان چیز را فلان ضمین گاہ گفتے خاطر اسکندریہ دارم کہ ہواے خوش ست و باز گفتے کہ دریاے مغرب مشوش ست اے سعدی سفرے دیگر در پیش ست اگر آن کردہ شود بقیت عمر بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفرست گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین شنیدم کہ قیمتی عظیم دارد و کاسۂ چینی بروم آورم و دیباے رومی بہند و پولاد ہندی بحلب و آبگینۂ حلبی بیمن و بردیمانی

به پارس و از ان پس ترک سفر کنم و بد کانی بنشینم چندان ازین مالیخولیا فرو خواند که بیش طاقتش نماند گفت اے سعدی تو نیز سخنے بگو ازانها که دیده یا شنیده گفتم **قطعه**
آن شنیدستی که در صحراے غور + بار سالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ
دنیادار را + یا قناعت پر کند یا خاک گور + بازرگان فارسی کاف سے سوداگر جزیرہ
فتح اول اور کسرۂ دوم سے سوکھی زمین جو دریا کے بیچ مین ہو۔ کیش یاے مجہول سے ایک شہر کا
نام ایک جزیرہ مین کہ ہرمز کے ساتھ مشہور ہے۔ فلان انباز م یعنی فلان شریک میرا۔ قباله بالفتح
مکتوب قاضی اور قرضہ وغیرہ کا کاغذ تمسک وغیرہ اور حوالات کرنا اور صراح مین بد چلنی کرنی
ضمین فتح ضاد منقوطہ سے کفیل ذمہ دار۔ مشوش فتح اول اور تشدید اور کسرہ سوم سے
پریشان کرنے والا۔ گوگرد دوم کاف فارسی کے کسرہ سے گندھک اور برہان قاطع مین ہے
کہ وہ کتنی قسم کی ہوتی ہے سفید اور سیاہ اور سرخ اور کہتے ہین ایک چشمہ روان ہے جب جم جاے
کبریت ہو جاے اور کہان بھی ہے۔ کاسہ ایک گول برتن ہے جسمین کھانا کھاتے ہین۔ حلب دو
فتحہ سے ایک شہر ہے کہ وہان کا شیشہ اچھا ہوتا ہے۔ یمن بفتحتین ایک شہر ہے مکہ معظمہ کے داہنی طرف
بردیمانی باے ابجد کے ضمہ اور خالی رے کے سکون سے ایک پارچہ ہے کہ یمن مین اُسے بنتے ہین
رنگ کا ابلق۔ دکان تشدید سے معروف کہ بقال اور بزاز کی ہو اور کاف کی تشدید سے یعنی
بلا تشدید بھی استعمال کرتے ہین۔ دکاکین اُسکی جمع ہے۔ مالیخولیا خلل دماغ اور خیال فاسد۔ غور
غین منقوطہ کے ضمہ سے قندھار کے پاس ایک ولایت ہے اور منتخب اللغات مین ہے کہ غور بالفتح زمین
پست نہایت نزدیک یمن کے اور بالضم ملک عجم مین ایک ناحیہ ہے۔ بار سالاری بیفتاد از ستور
بار سالار مہتر تاجر اسواسطے کہ سالار سردار اور مہتر قوم کو کہتے ہین اور بار کے معنی لشتہ قماش اور
گٹھیا گون۔ ستور بضم اول بروزن حضور چوپایہ کو کہتے ہین اور عموماً گھوڑے اونٹ اور گدہے
کو خصوصاً۔ دنیادار طامع اور حریص دنیا کے مال و اسباب کا اور وہ شخص کہ دنیا کو دوست
رکھے یعنی اتفاقاً بڑا سوداگر اونٹ سے گر پڑا اور اسباب دنیاوی کے جمع کرنے مین جو تردد اور
دوڑ دھوپ کرتا تھا اُس سے بیزار ہو کر کہا کہ دنیادار کی چشم تنگ کو الخ **حکایت** مالداری
را شنیدم کہ بہ بخل چنان معروف بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بہ نعمت آراستہ

خست نفس جبلی میزبان در باطنش متمکن کہ نانے بجانے از دست ندادی وگربہ ابوہریرہ را بلقمہ ننواختی و سگ اصحاب کہف را استخوانی نینداختے فی الجملہ خانہ او را کسی ندیدے در کشادہ و سفرہ او را سر کشادہ **بیت** درویش بجز بوی طعامش نشنیدے + مرغ از پس نان خوردن او ریزہ نچیدے + شنیدم کہ بدریای مغرب راہ مصر بر گرفتہ بود و خیال فرعونی در سر قولہ تعالی حتی اذا ادرکہ الغرق - یعنی اُسوقت تک کہ وہ ڈوبنے لگا۔ خست کسر اول اور تشدید اور فتح دوم سے فرومایگی اور کمینہ پن کرنا۔ جبلی دو کسرہ اور تشدید لام سے سرشت اور آفرینش و پیدائش۔ متمکن اسم فاعل تمکن کا باب تفعل سے جگہ لینے والا۔ شنیدن بالفتح مشہور ہے اور سونگھنے کے بھی معنی ہین۔ **قولہ** بجز بوے طعامش نشنیدے اشارہ ہے اُسکی شدت بخل کی طرف اور فقیر کو ٹکڑا نہ دینے کی طرف۔ **قولہ** خیال فرعونی در سر یعنی ڈوبنے تک سرکشی اور نافرمانی اور کبر اور غرور کا خیال اُسکے سر مین تھا۔ ناگاہ باد مخالف بر کشتی بر آمد چنانکہ گفتہ اند **بیت** با طبع ملولت چہ کند دل کہ نسازد + شرط ہمہ وقتی نبود لائق کشتی + **قولہ** چنانکہ گفتہ اند یعنی چنانکہ بقولہ سلف است کہ بملول طبعی خطاب کردہ گفتہ اند۔ طبع فتحہ اول و سکون دوم سے سرشت کہ اُسپر آدمی پیدا کیا گیا ہے از صراح۔ ملول بالفتح غمگین اُداس اور ایک چیز سے عاجز آیا ہوا۔ شرط بالضم موافق ہوا اور کشف اللغات مین ہے بالفتح شین منقوطہ باد موافق اور جسوقت دریا مین طوفان بکثرت اور دریا مین زلزلہ اور ابر نمایان ہو اُس ابر کو جو ہوا کہ اُڑا لیجاے اور دریا کو تلاطم سے ٹھہراوے اُسکو شرط کہتے ہین یعنی اے اُداس تیرے دل کو اس سے چارہ نہین کہ تیری سرشت غمناک کی موافقت کرے اور طبیعت کا ساتھ دیکر اپنے تئین بھی اُداس بنائے اسواسطے کہ موافق ہوا ہمیشہ کشتی کے لائق نہین ہوتی بلکہ موافق چلتی ہے اور کبھی مخالف اور یہی دل کا حال ہے کہ طبیعت کے میل سے کبھی خوش ہوتا ہے اور کبھی ناخوش۔ حاصل کلام باد مخالف اُسکی کشتی پر چلی اور ڈبا دیا کسواسطے کہ ہمیشہ یکسان نہین گذرتی۔ دست دعا بر آورد و فریاد بے فائدہ کردن گرفت قال اللہ تعالی فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین - فرمایا ہے حق سبحانہ و تعالی نے پس جسوقت کہ کشتی مین آدمی سوار ہوتے ہین خداے تعالی کو یاد کرتے ہین درحالیکہ خالص کرنے والے ہین اُسکے لیے گردن جھکانے کو۔ **بیت** دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را + وقت دعا بر خدا

وقت کرم در بغل + **قطعہ** از زر وسیم راحتے برسان + خویشتن ہم تمتعے برگیر + چونکہ این خانہ از تو خواہد ماند + خشتی از سیم وخشتے از زر گیر + تضرع بروزن تفعل گریہ وزاری کرنی - تمتع باب تفعل سے برخورداری پانی اور دینی - **قولہ** چونکہ این خانہ از تو خواہد ماند شرط ہی اور بیت اول اس قطعہ کی اور چوتھا مصرع یعنی سہ خشتی از سیم وخشتے از زر گیر + اُسکی جزا ہی - مطلب یہ کہ چونکہ یہ گھر تیرے رہنے کا ظاہر ہی تجسے رہجائیگا اور خود دوسری جگہ تو چلا جائیگا سونا چاندی جو تیرے پاس ہی اُس سے خلق اللہ کو آرام پہونچا اور اُسکو بے فائدہ اس مکان کے سجانے مین خرچ نہ کر اور یہی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ساتھ لے اور ہو سکتا ہی کہ اسے چاندی کی ایک اینٹ اور ایک سونے کی فرض کر کہ میراث ہی - جاننا چاہیے کہ لفظ خشتے بیاے مجہول یہان پر تھوڑے کے معنی مین واقع ہی نہ مشہور معنی مین جیسا کہ ظاہر ہی - (از مترجم بیت اول براسہ بطور نصیحت ہی داخل جزا نہین ہی البتہ مصرع چہارم جزا ہی اور مصرعہ سوم شرط اور بیت دوم کی دو توجیہ ہین ایک یہ کہ جب یہ گھر یہان تجسے رہجائیگا چاہیے ایک اینٹ چاندی کی اور ایک سونے کی لگا سب برابر ہی دوم یہ کہ جب یہ گھر دنیا مین رہجاریگا تو وہان کے لیے سونے چاندی کی اینٹ عقبیٰ کے مکان کے لیے اُٹھالے جو خرچ فی سبیل اللہ سے ممکن ہی جیسا کہ اور شروح مین لکھا ہی) - آوردہ اند کہ در مصر اقارب درویش داشت بعد از ہلاک وے بہ بقیت مال او توانگر شدند جامہای کہنہ بمرگ او بدریدند وخز ودمیاطی ببریدند ہمدران ہفتہ یکیے را دیدم از ایشان بر باد پاے روان وغلامی پری پیکر درپی دوان باخود گفتم **قطعہ** وہ کہ گر مردہ باز گردیدے + بمیان قبیلہ وپیوند + رد میراث سخت تر بودے + وارثان را ز مرگ خویشاوند + بسابقہ معرفتے کہ میان ما بود آستینش برکشیدم وگفتم **بیت** بخور ای نیک سیرت سرہ مرد + کان نگون بخت گرد کرد ونخورد + اقارب ہمزہ کے فتحہ اور خالی رے کے کسرہ سے اپنے یگانے اور نزدیکی جمع اقرب کی - خز بالفتح تشدید سے ریشمی کپڑا - دمیاط فتح اول وسکون ثانی سے مصر وعدن کے بیچ مین ایک ولایت کا نام ہی - دمیاطی دمیاط کا بُنا ہوا کپڑا - **قولہ** ببریدند یعنی قبا وغیرہ کے سینے کے لیے قطع کیا - بادپا دال موقوف سے دوڑنے والا - اور تیز قدم - سرہ بالفتح ایک کلمہ ہی کہ تعریف کے طور پر کہتے ہین

جب طبیعت برانگیختہ ہوتی ہی جسطرح ہندی مین بول اُٹھتے ہین اچھا شعر اور دوسرا کلام سنکر واہ واہ
قبیلہ و پیوند گروہ اور اپنے بیگانے ۔ رد بفتح اول و تشدید دوم سے اُلٹنا اور پھیر دینا ۔
میراث بالکسر جو چیز کہ مردہ سے رہی ہو ۔ **قولہ** ز مرگ خویشاوند متعلق میراث ہی یعنی جو ورثہ کہ
اپنے مرنے کے بعد وارثون کو پہونچا ہو اُسکا پھیر دینا وارثون کو مشکل اور دشوار تر ہوتا ۔ سرہ
بفتح اول و دوم کھرا اور بے عیب ۔ نگون بخت شوم اور نحس ۔ **حکایت** صیاد ضعیف
را ماہی قوی در دام افتاد طاقت ضبط آن نداشت ماہی برو غالب آمد و دام
از دستش دربود **قطعہ** شد غلامے کہ آبجو آرد + آب جو آمد و غلام ببرد + دام ہر بار
ماہی آوردے + ماہی این بار رفت و دام ببرد + شد یعنی گیا ۔ غلام بالضم لڑکا اور
اُستاد شیخ ابراہیم کے فرہنگ مین ہی کہ فارسی والے غلام کو عبد کہتے ہین اور عرب کے لوگ
بے داڑھی مونچھ کے آدمی کو خواہ عبد ہو یا حر یعنی غلام یا آزاد ۔ **قولہ** شد غلامے الخ بیان واقعی ہی
کہ حسب اتفاق وقوع مین آیا ۔ دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنین صیدے
در دامت افتاد و نتوانستی نگاہداشتن گفت اے برادران چہ توان کرد مرا روزی
نبود و ماہی را ہمچنان چند ۔ روز باقی ماندہ بود **حکمت** صیاد بے روزی در دجلہ ماہی
نگیرد و ماہی بے اجل در خشکی نمیرد ۔ ملامت بالفتح عتاب اور رسوائی ۔ از منتخب اللغات
روزی مشہور کہ حصہ اور رزق ہو ۔ دجلہ بالفتح رودخانہ اور نہر بغداد کی اور مطلق رودخانہ اور
ندی کے معنی مین بھی آیا ہی اور کشف اللغات مین کسرہ سے ہی ۔ **حکایت** دست و پا بریدہ
ہزار پائے را بکشت صاحبدلے برو بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائی کہ داشت
چون اجلش فرا رسید از بے دست و پا نتوانست گریختن **مثنوی** چو آید ز پے دشمن
جانستان + ببندد اجل پاے مرد دوان + در آندم کہ دشمن پیاپے رسید + کمان
کیانی نشاید کشید + دست و پا بریدہ یعنی ایک شخص جسکے ہاتھ پاؤن نہ تھے از شرح عربی ۔
ہزار پا ایک کیڑا ہی حشرات الارض کہ بہت سے پاؤن اُسکے ہوتے ہین اور ملا سعد کی شرح مین
آیا ہی کہ ایک کیڑا یعنی بچھو کا زہریلا کہ اُسکے پاؤن بہت ہوتے ہین اور بلی کی سی شکل ۔ **جانستان**
جان لیوا ۔ کیان بالفتح جمع کی اور وہ بادشاہان ایران کا لقب ہی اور بعضون نے شاہنشاہ کے

معنی مین کہا ہی - کمان کیانی وہ کمان کہ منسوب بہ کیان ہی - **حکایت** ابلہی را دیدم سمین
و خلعتے در بر ثمین و مرکب تازی در زیر و قصب مصری بر سر کسی گفت سعدی چگونہ
می بینی این دیباے معلم بدین حیوان لا یعلم گفتم خطی زشت ست کہ باب زر نوشتہ است
سمین فتح سین خالی اور کسرہ میم سے فربہ اور موٹا تازہ - خلعت بالکسر جامہ دوختہ کہ کسی کو
پہنائین از منتخب اللغات - ثمین فتح ثاے ثخذ سے قیمتی اور بیش بہا - مرکب تازی عربی
گھوڑا - قصب مصری ایک ریشمی کپڑا کہ مصر مین بُنا جاتا ہی - دیبا بر وزن زیبا ایک قسم کا کپڑا ہی
حریر الوان سے - معلم ضم میم اور فتح لام سے منقش اور ذی علم دو فتحہ سے یعنی قطعات پارچہ دوسرے
قطعات پر سیے ہوے - لا یعلم مضارع معروف منفی باب سمع سے یعنی نہین جانتا اور فارسی مین نادان
اور بے وقوف کے معنی دیتا ہی شعر قد شابہ بالوری حمار + عجلا جسدا لہ خوار + ہر آئینہ ایک
گدھا مشابہ خلق عالم سے ہو گیا بچھڑے کی صورت مین کہ اُسکے جسم ہی اور آواز ہی - **قطعہ** بآدمی
نتوان گفت ماند این حیوان + مگر دراعہ و دستار و نقش بیرونش + بگر تو در ہمہ اسباب
و ملک و ہستی او + کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش + **قولہ** بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان
نہین کہہ سکتے کہ یہ حیوان محض آدمی کے مشابہ ہی - دراعہ دال مہملہ کے ضمہ اور خالی رے کی تشدید
سے اور تخفیف ضرورت کے لیے ہی منتخب اللغات مین ہی کہ وہ ایک جامہ ہی اور اکثر صوف کے جامہ
کو کہتے ہین اور صاحب کشف اللغات نے وہ کپڑا لکھا جسکو شانہ پر ڈالتے ہین - اور ملا سعد کی
فرہنگ مین بمعنی پیرہن دیکھا گیا - ملک ہستی ذات محض اور انانیت - حلال بالفتح ضد حرام اور
واجب ہونا از صراح - خون بر وزن نون مشہور ہی کہ عربی مین دم اور ہندی مین لہو کہتے ہین
اور برہان قاطع مین بمعنی خودی اور خود بینی اور تکبر کے بھی آیا ہی اور کشف اللغات مین خون بالفتح
خیانت اور نا راستی اور بیوفائی دیکھا گیا - **قولہ** نہ بینی حلال جز خونش یعنی جز خون حلالش نہ بینی
اسے حلال او اسواسطے کہ ضمیر کا ایک کلمہ سے علیحدہ اور دوسرے سے ملانا فارسی مین جائز ہی
اور بیان اسکا دیباچہ مین گذرا پس بیت کے معنی اسطرح ہونگے کہ اگر اُسکے تمام اسباب ظاہری
اور ہستی بے معنی مین غور کیجیے سواے خود بینی اور خودی کے دوسری چیز اُسکی حلال نہ پاؤگے
یعنی خودی اور خود بینی اُسکے حق مین حلال اور واجب ہی اور تواضع اور کسر نفسی اُن سب کو حرام

تم مشاہدہ کروگے اور اگر خون بالفتح بمعنی خیانت اور ناراستی کے کہین وہ بھی جائز ہی اسواسطے
کہ اس قسم کا کلام اکابر مین اکثر ہوتا ہی (از مترجم علم قافیہ مین اختلاف ہذا درست ہی جبکہ حرف
روی یعنی حرف اخیر اصلی قافیہ کا متحرک ہو مگر یہ احتمال تجویز کرنا شارح سے تعجب ہی) اور احتمال اگر
کہ اسطرح تقریر کرین کہ خون حرام مطلق ہی اور حرمت گوشت انسان کی انسان کی کرامت اور شرافت
کے سبب سے اور اس سے قطع نظر کہ خون اُس شخص کا حرام ہی اگر تم اُسکے تمام اسباب اور ملکات میں
نگاہ کرو تو اُس شخص کی عدم شرافت اور پلید باطنی کی وجہ سے کوئی شی حلال نہ پاؤ کہ بسبب کراہت کے
حرام ہو بلکہ حرام مطلق دیکھوگے - (از مترجم توجیہات کثیر ہین اور جو معنی صاف مبادر ہین وہی
فروگذاشت ہوگئے - مطلب یہ کہ انسان کا خون یعنی قتل بلا فتوی شرعی حرام ہی اور ممنوع نہایت
درجہ یعنی اتلاف خون اور مال و اسباب کے اتلاف سے زیادہ قبیح ہی پس مصنف علیہ الرحمۃ نے نظر
اُسکی نالایقی پر مبالغۃً فرمایا شاعرانہ کہ اُسکے جملہ سامان اور اسباب مین کچھ حلال اگر ہی تو اُسکا خون ہی
قطعہ شریف اگر متضعف شود خیال مبند + کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد +
در آستانہ سیمین بمیخ زر بزنند + گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد شد + متضعف اسم فاعل
یعنی سست اور ناتوان - خیال مبند یعنی تصور نہ کر - پایگاہ مرتبہ اور قدر - **حکایت**
دزدے گدائی را گفت شرم نداری کہ از برائے جوی سیم پیش ہر لئیم دست درازی
میکنی گفت **بیت** دست دراز از پے یک حبہ سیم + بہ کہ ببرند بدانگے دو نیم + لئیم
بروزن کریم سوم اور نالائق اور لیام بالکسر جمع - حبہ بالفتح اور تشدید باے ابجد دانہ اور
دانگ کا آٹھوان حصہ اور کسی چیز کا ایک حصہ - دانگ فارسی کاف سے درم کا چھٹا حصہ
اور درم تین ماشہ اور چار جو کا ہوتا ہی - **حکایت** مشت زنی را حکایت کنند کہ از
دہر مخالف بجان آمدہ بود و از دست تنگی بفغان شکایت پیش پدر برد و اجازت
خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوت بازو دامن کامے بدست آرم **بیت** فضل و
ہنر ضائع ست تا ننمایند + عود بر آتش نہند مشک بسایند + پدر گفت اے پسر
خیال محال از سر بدر کن و پاے قناعت در دامن سلامت کش کہ بزرگان گفتہ اند
دولت نہ بکوشیدنست چارہ کم جوشیدن است - مشت زن زور آور اور پہلوان

و دہر مخالف روزگار ناساز گار - دست تنگی یعنی فقر اور افلاس - اجازت بالکسر اور فتح زاے منقوطہ سے پروانگی دینا اور روا رکھنا - عزم بالفتح قصد اور آہنگ - خیال محال یعنی خیال امر ناممکن کا - **قولہ** دولت نہ بکوشیدن ست چارہ کم جوشیدن ست یعنی دولت سعی اور کوشش سے نہین ملتی اور علاج اُسکا سواے اسکے نہین کہ اضطراب کم کرین اور بادشاہ بخشنے والے کی رضا اور تسلیم اختیار کرے - **بیت** کس نتواند گرفت دامن دولت بزور + کوشش بیفائدہ است وسمہ برابروے کور + **بیت** اگر بہر سر موے ہنر دو صد باشد + ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد + **بیت** چہ کند زورمند وارژون بخت + بازوی بخت بہ ز بازوی سخت + **قولہ** وسمہ برابروے کور. وسمہ بالفتح اور سکون ثانی سے صراح مین ہی بھوون کا رنگ اور کشف اللغات مین ایک گھاس ہی کہ اُس سے بالون کو رنگتے ہین اور وہ نیل کی پتی ہی - یعنی اندھے کی ابرو کا رنگنا بے فائدہ کوشش ہی اسواسطے کہ وہ زینت خدا داد چشم سے محروم ہی - وارژون فارسی ژے سے پھرا ہوا نالائق کمبخت - **پسر گفت** ای پدر فوائد سفر بسیار است از نزہت خاطر و جذب منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربت روزگاران چنانکہ سالکان طریقت گفتہ اند **مثنوی** تا بدکان و خانہ در گروی + ہرگز ای خام آدمی نشوی + برو اندر جہان تفرج کن + پیش ازان روز کز جہان بروی + نزہت بالضم پاک اور پاکیزگی - جذب فتح جیم اور سکون ذال منقوطہ سے کھینچنا - عجائب و غرائب جمع عجیبہ و غریبہ کی معنی نادر - تفرج بروزن تفعل کھلنا اور تنگی اور دشواری سے نکلنا اور تماشا - مجاورت بالضم پڑوس اور ہو سکتا ہی حاء حطی کے ساتھ جواب دینا ایک کا دوسرے کو - خلان بالضم اور لام کی تشدید سے جمع خلیل معنی دوست - مکتسب اسم مفعول ہی اکتساب کا معنی حاصل کرنا ایک خیر کا اپنی کوشش سے اور جمع کرنا - دکّان ضمہ اول اور تشدید دوم سے مشہور جیسے حانوت بھی کہتے ہین دکاکین جمع - در گروی کاف فارسی کے کسرہ اور رے خالی کے فتحہ سے مشتق گرویدن سے یعنی رغبت تو کرے اور قبول کرے اور احتمال ہی کہ در گروی کے معنی در گرو ہستی کہے جائین - **پدر گفت** اے پسر منافع سفر چنین کہ تو گفتی بیشمار است ولیکن مسلم پنج طائفہ راست نخستین

بازرگانی کہ باوجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزان دلاویز و شاگردان چابک دارد ہر روز بہ شہری و ہر شب بمقامی و ہر دم بہ تفرجگاہی از نعیم دنیا متمتع قطعہ منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست + ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت + وانرا کہ بر مراد جہان نیست دسترس + در زاد و بوم خویش غریب است و ناشناخت + مسلم بروزن مکرم باور کیا گیا اور سلامت رکھا گیا - مکنت ضم اول اور فتحہ دوم سے قدرت اور توانگری - از منتخب اللغات شاگردان نوکر اور خدمتگار لوگ - نعیم بروزن کریم دسترس اور خوبی حال اور ناز و مال - دوم عالمی کہ بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایۂ بلاغت ہر جا کہ رود بخدمتش اقدام نمایند و اکرام کنند قطعہ وجود مردم دانا مثال زر طلاست + کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند + بزرگزادۂ نادان بشہروا ماند + کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند + سوم خوبروی کہ درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند کہ گفتہ اند کہ جمال پارۂ از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرہم دلہای خستہ است و کلید درہای بستہ لاجرم صحبت او ہمہ جای غنیمت شناسند قطعہ شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بینید + ور برانند بقہرش پدر و مادر خویش + پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم + گفتم این منزلت از قدر تو می بینم بیش + گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالی دارد + ہر کجا پای نہد دست ندارند ز پیش + منطق فتح اول اور کسرۂ دوم سے بات اور بات کہنی - فصاحت کشادہ سخن ہونا - اور تیز زبان ہونا - اقدام بالکسر پیش آنا - اکرام بالکسر گرامی رکھنا - وجود دو ضمہ سے ہستی - زر بالتشدید وزن شعر کی رعایت سے ہی - زر طلا زر خالص اسواسطے کہ طلا سوا خالص زر کے کھوٹے سونے پر نہین بولا جاتا اور یہان تجرید کے طریقہ سے خالص مراد ہی - شہروا فتح شین منقوطہ اور سکون ہا اور فتح رای غیر منقوطہ سے کلمۂ واحد ہی اور فرہنگ ملا سعد مین وہ زر کہ ایک شہر مین اسکا رواج ہو اور دوسری جگہ نہ چلے - اور میر جمال الدین حسین نے لکھا ہی کہ ایک بادشاہ قدیم نے کھوٹے سونے پر سکہ لگا کر نام اسکا شہروا رکھا اور جبراً اسے اپنے ملک مین رواج دیا اور دوسرے ملک مین رائج نہ تھا اور کسی چیز کے عوض نہین لیتے اور سروری مین ہی کہ شہروا نام ایک کاغذ کا ہی کہ جسمین بادشاہ کی مہر ہو اور بیان اسکا یہ ہی کہ سلاطین عجم سے ایک نے اپنی آغاز سلطنت مین

بغرض اظہار سلطنت قرار پانے کے حکم دیا کہ چھوٹے چھوٹے ورق ٹکڑے جیسے فی زمانہ نوٹ سرکاری ہین اُن پر نام بادشاہ کا لکھین جیسے سکۂ درم پر اور لوگون کو اُنکے لین دین کا معاملات خرید فروخت مین مثل سکہ کے حکم دیا پھر لوگون نے قہر سلطانی کے خوف سے اُسکو قبول کیا اور اُسی شہر مین فقط رائج ہوا اور شہر مین نہ چلا۔ **قولہ** بزرگ زادۂ نادان بشہر وا مانند + یعنی مانند شہر والے ہے کہ اپنے شہر اور ملک مین رونق اور رواج رکھتا ہے۔ **مخالطت** بالضم آمیزش کرنی۔ **خستہ** آزردہ اور زخمی۔ **مصاحف** میم کے فتحہ اور کسرۂ حاء حطی سے جمع مصحف۔ **رباعی** چون در پسر موافقت و دلبری بود + اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود + او گوہر است گو صدفش در میان مباش + در یتیم را ہمہ کس مشتری بود + چہارم خوش آوازی کہ بہ حنجرہ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلت این فضیلت دل مردمان صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند۔ **بری** بالفتح و التخفیف بیزار اور بے عیب مگر یہان پہلے معنی مراد ہین۔ **گو** کاف عربی سے زائد ہے باتاکید اور مبالغہ کے لیے اور ہو سکتا ہے کہ گو کاف فارسی کے ساتھ ہو مشتق گفتن۔ **یتیم** کشف اللغات مین بن باپ کا انسان اور چوپایہ بن مان کا اور جواہرات اور موتیون سے یکتا اور بڑا کہ جسکا ثانی اور مانند نہو مشتری بالضم خریدار۔ **حنجرہ** فتحۂ اول اور کسرۂ سوم سے حلقوم یعنی گلا۔ **داؤد** بالاشباع نام ایک پیغمبر کا ہے کہ اُسکی آواز سے پرند اور مچھلی بیہوش ہو جاتے تھے۔ **جریان** دو فتحہ سے روان ہونا۔ **طیران** فتح اول و دوم سے اُڑنا۔ **منادمت** میم کے ضم اور دال حالی کے فتحہ سے ہمنشینی کرنی۔ **شعر** سمعی الی حسن الاغانی + من ذا الذی جس المثانی + یعنی کان میرے خوش آیندہ راگون کی طرف ہین کون ہے جو دو تارہ کو چھیڑے (از منتر جم خان آرزو خیابان شرح گلستان مین اس شعر کے معنی مین فرماتے ہین حسن اول بمصرع مین بالضم اول ہے اور دوم مین دو فتحہ سے بمعنی نیک اور خوب یعنی میرا کان متوجہ خوبی نغمہ کی طرف ہے پس کون ہے وہ شخص کہ حسن مبانی رکھے یعنی جو کہ تناسب اُسکے اعضا مین ہو ایسے شخص کے کہنے مین ہو مطلب یہ کہ حسین شخص اُسکے برابر نہین اور اس نسخہ مین حسن بفتحتین بجاے حطی بجاے جس جیم ابجد کے اور بجاے مثانی کے جسمین ثاے مثلثہ ہے مبانی باے ابجد کے ساتھ ہے) **قطعہ** چہ خوش

آواز نرم و حزین + بگوش حریفان مست صبوح + به از روی زیباست آواز خوش + که آن حظ نفس است و این قوت روح + پنجم پیشه وری که بسعی باز و کفافی حاصل کند تا آبروی خویش از بهر نان ریخته نشود چنانکه خردمندان گفته اند قطعہ گر بغریبی رود از شهر خویش + سختی و محنت نبرد پاره دوز + ور بخرابی فتد از مملکت + گرسنه خسپد ملک نیمروز + حزین بالفتح حاے مہملہ اور کسرۂ زاے منقوطہ سے غمگین ۔ حریف بالفتح ہم صحبت اور ہم پیشہ ۔ صبوح بالفتح شراب بامدادی اور صبح کے وقت شراب پینی ۔ حظ فتح اول اور تشدید دوم سے بہرہ مند ہونا اور بہرہ ۔ نفس فتح اول اور سکون دوم سے ذات اور شخص اور تن اور نفس امارہ کو بھی کہتے ہین کہ لذات اور شہوات جسمانی کی طرف مائل ہو ۔ قوت ضم اول اور سکون دوم سے روزی اور علف بقدر حاجت کے ۔ آن اور این کلمۂ اشارت ہین اور مشارالیہ آنکے روے زیبا اور آواز خوش ہو ۔ پاره دوز کپڑے کے ٹکڑے سینے والا یعنی درزی ۔ ملک نیمروز باصطلاح بادشاہ ولایت سیستان ۔ چنین خصلتها که بیان کردم اے پسر در سفر موجب جمعیت خاطر است و داعیۂ طیب عیش و آنکه ازین جمله بے بهره است بخیال باطل در جهان برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود قطعہ هر آنکه گردش گیتی بکین او برخاست + بغیر مصلحتش رهبری کند ایام + کبوترے که دگر آشیان نخواهد دید + قضا همی بردش تا بسوی دانه و دام + پسر گفت اے پدر قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند رزق اگرچه مقسوم ست باسباب حصول آن تعلق شرط ست و بلا اگرچه مقدر ست از ابواب دخول آن احتراز واجب ۔ قطعہ رزق هرچند بیگمان برسد + شرط عقلست جستن از درها + گرچه کس بے اجل نخواهد مرد + تو مرو در دهان اژدرها + داعیه خالی عین کے کسرہ سے چاہنے والا اور خواہش طیب بالکسر خوشی ۔ عیش بالفتح زندگانی ۔ گیتی کاف فارسی کے کسرہ سے روزگار اور بعض نے لکھا کہ دنیا کو کہتے ہین اور شرفنامہ مین زمین کے معنی مین آیا ہو ۔ مقسوم بانٹا ہوا اور حصہ کیا گیا ۔ اژدر بفتح ہمزہ اور سکون زاے فارسی اژدہا یعنی بڑا سانپ اژدرها جمع ۔ درین صورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان پنجه در افگنم مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم که ازین بیش طاقت بے نوائی نمی آرم قطعہ چون مرد بر افتاد ز جاے و مقام خویش + دیگر چه غم خورد

ہمہ آفاق جاے اوست + شب ہر توانگری بسرائی ہمیرود + درویش ہر کجا کہ شب آمد سرای اوست + این بگفت وہمت خواست وپدر را وداع کرد وروان شد وباخویشتن ہمی گفت۔ دمان تند اور تیز اور سخت حملہ کرنے والا اور نر بادہ خوشی اور غصہ کے مارے شور غل کرنے والا۔ شیر ژیان بالکسر شیر تند اور غصہ کا بھرا اور درندہ از برہان قاطع ہمت کسر اول اور تشدید دوم سے قصد اور آہنگ۔ بیت ہنرور چو بختش نباشد بکام + بجائی رود کش ندانند نام + تا برسید بر کنار آبی کہ سنگ از صلابت او بر سنگ ہمی آمد وخروشش بہ فرسنگ ہمیرفت صلابت بالفتح سختی۔ خروش ضم اول اور ثانی اور ثالث مجہول سے آواز اور فریاد۔ فرسنگ بالفتح تین کوس قولہ ہنرور چو بختش الخ یعنی وہ ہنر والا کہ نصیب اُسکا اُسکی مراد کے موافق نہو جہان کہین جاے اُسکا نام ونشان نجانین اور یہ کہ سکتے ہین کہ ہنر والا جسکا نصیب ناموافق ہو اُس مقام پر اُسے جانا چاہیے کہ نام اور نشان اُسکا نہ جانین اور توجیہ دوم نظر بربط کلام سابق بہتر ہے۔ بیت سہمگین آبی کہ مرغ آبی در وایمن نبود + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود + گروہے مردمان را دید ہر یک بقراضۂ زر در معبر نشستہ ورخت سفر بستہ جوان را دست عطا بستہ بود زبان ثنا بر کشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند وگفتند۔ سہمگین خوفناک۔ آسیا سنگ معروف ہے اور وہ چکی کا پتھر ہے کہ آدمی اور چوپایہ اُسکو گھماتے ہین۔ بقراضۂ زر یعنی ریزہ زر دیکر۔ معبر بکسر اول اور فتحہ سوم جس چیز پر دریا اُترین جیسے کشتی پل وغیرہ اور فتح اول سے گھاٹ اور یہان کشتی مراد ہے۔ رخت بالفتح ایک مرد کا کھانا اور اسباب خانہ وغیرہ ثنا ثاے مثلثہ سے تعریف کرنی اور ستایش۔ بیت بے زر نتواند کہ کند بر کس زور + گر زر داری بزور محتاج نۂ + ملاح بے مروت از و بخندہ برگردید وگفت بیت زر نداری نتوان رفت بزور از دریا + زور دہ مردہ چہ باشد زر یکمردہ بیار + قولہ بے زر نتواند کہ کند بر کس زور یعنی جسکے پاس زر نہو کسی پر زور نہین کر سکتا۔ دہ مردہ ویک مردہ ہاے مختفی آخر مین لیاقت کے واسطے ہے یعنی طاقت دس مرد کے لائق کام مین نہین آتی اسقدر زر کہ ایک مرد کے لیے کافی ہو لاؤ۔ جوان را دل از طعنۂ ملاح بہم برآمد خواست کہ از و انتقامی

کشتی رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ
نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید **بیت** بدوزد شره دیدهٔ هوشمند + درآرد طمع
مرغ و ماهی به بند + چندانکه دست جوان بریش و گریبان ملاح رسید او را بخود کشید
و بے محابا فرو کوفت یارانش از کشتی بدر آمدند که پشتی کنند همچنان درشتی دیدند پشت
بگردانیدند مصلحت آن دیدند که با او مصالحت کنند و باجرت کشتی مسامحت + انتقام
بالکسر کینہ کھینچنا کسی سے ہندی مین کہتے ہین بغض نکالنا۔ شره دو فتحہ سے غلبہ حرص کا باب
ضرب یضرب سے از شرح عربی۔ محابا بالضم دریغ اور مہر و محبت اصل مین محابات تھا تخفیف
کے لیے تا کو حذف کیا از مترجم منتخب اللغات مین محابا بالضم رعایت کرنا اور صلح و آشتی کرنی
اور کلام فارسی مین تا حذف ہوئی اور محاباة فرو گذاشت کرنی اور بخشش مین کسی کے ساتھ معارضہ
کرنا۔ مصالحت بالضم اور فتحہ لام سے صلح کرنی۔ مسامحت ضم میم اول و فتح میم دوم سے
فرو گذاشت کرنی اور سہولت کرنی۔ **مثنوی** چو پرخاش بینی تحمل بیار + که سهلے به بندد
در کارزار + لطافت کن آنجا که بینی ستیز + نبرد قز نرم را تیغ تیز + به شیرین زبانی
ولطف و خوشی + توانی که پیلے بموئی کشی + بعذر ماضی بقدمش افتادند و بوسہ چند
به نفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند و روان شدند تا برسیدند بستونے
از عمارت یونان در آب ایستاده ملاح گفت کشتی را خللے ست یکی از شما که زور آورتر
است باید که برین ستون برود و ریسمان کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جوان بغرور دلاوری
که در سر داشت از خصم آزرده نیندیشید و قول حکما را کار نفرمود گفته اند هر کرا رنجی
بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت رسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن
مباش که پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند۔ پرخاش بالفتح لڑائی تلوار اور
لکڑی اور ہاتھ سے اور زبانی جھگڑے کو بھی کہتے ہین۔ لطافت بالفتح تازگی اور نرمی ستیز
دو فتحہ اور یاے مجہول سے لڑائی۔ قز بالفتح و تشدید دوم ابریشم اور بالتخفیف ضرور تا۔ عذر
بالضم بہانہ۔ نفاق بالکسر دوروئی۔ خلل دونون فتحہ سے کام کا تباہ ہونا اور فساد اور رخنہ
ایک چیز مین از کشف اللغات۔ **قولہ** تا عمارت کنیم یعنی تا کہ اسکی اصلاح اور آبادی مین ہم مشغول

ہون جاننا چاہیے کہ آباد اس جگہ بمعنی خوش اور خوب کے بھی آیا ہی - پاداش فارسی ہے بے
برے اور بھلے کی جزا - **بیت** چہ خوش گفت یکتاش باخیلتاش + چو دشمن خراشیدہ ہی
ایمن مباش + **قطعہ** مشو ایمن کہ تنگ دل گردی + چون زدستت دلے بہ تنگ
آید + سنگ بر بارۂ حصار مزن + کہ بود کز حصار سنگ آید **قولہ** یکتاش باخیلتاش
شرح عربی مین لکھا ہی کہ یکتاش ایک بادشاہ کے مصاحب کا نام ہی اور خیلتاش بمعنی صحرا نشین اور
بعضون نے کہا یکتاش طنبور بنانے والا اور خیلتاش تیر بنانے والا - اور فرہنگ ملا سعد مین
لکھا ہی کہ نام دو پہلوان کا ہی (از مترجم سراج الدین علیخان آرزو نے خیابان شرح گلستان مین
تحقیقات اس لفظ کی اسطرح تحریر فرمائی ہی کہ مدار الافاضل مین بکتاش بباے موحدہ مکسور
نام بادشاہ خوارزم کا ہی اور بعضے کتب مین بالفتح ایک دو غلام مین سے جنکا خواجہ ایک ہو اور
تاش بندۂ زر خرید اور یار و خانہ ہو اور خواجہ تاش کہین اور صاحب خانہ مراد رکھین اور ایک دوسرے
کے ساتھ ہو جیسے کہ ایک مالک کے دو غلام ہون اور دونون باہم خواجہ تاش ہون مؤلف
کہتا ہی ظاہر اصحیح بکسر اول ہی اور کاف فارسی مخفف بیک بمعنی صاحب اور سردار پس بمعنی صاحب
غلام کے ہوگا اور ہو سکتا ہی کہ بالفتح ہو از قبیل اتابک اور تحقیق اسکی پہلے ہو چکی اور اس تقدیر
معنی پر ترکیب معمول برعکس ہوگی اور کتاب مذکور مین خیلتاش اور خواجہ تاش ایک معنی مین ہی
اور شارح فاضل کہتا ہی کہ خیلتاش سردار جماعہ کہ ہندوستان مین جماعہ دار کہتے ہین اور خیلتاش
تاش بمعنی خواجہ خیل اور اکثر نسخون مین یکتاش یاے تحتانی کے ساتھ واقع ہوا اور یہ زیادہ لطف
نہین رکھتا اسمین بحث ہی اسواسطے کہ جس صورت مین خیلتاش بمعنی خواجہ تاش ہو بے تکلف درست
ہوتا ہی اسے ایک غلام یا خواجہ تاش خود کہ غلام دوسرے کا ہو کیا اچھا کہا اور شارح ناظم کا قول ہی
کہ یکتاش تحتانی اور خیلتاش ضم حاے منقوطہ سے ایک پہلوان کا نام ہی لیکن سند اسکی لغت کی کتابون
مین دیکھی نہین گئی) خراشیدن بالفتح زخمی کرنا - بارہ باے ابجد سے قلعہ کی دیوار اور حق
شان - حصار بالکسر قلعہ - چندانکہ مقود کشتی بر ساعد پیچید و بر بالاے ستون رفت
ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند بیچارہ حیران بماند روزے دو بلا و محنت
کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب انداخت بعد از شبا روزی

بکنار افتاد و از حیاتش رمقی ماندہ بود و برگ درختان خوردن گرفت و بیخ گیاہان برآورد تا اندکے قوت یافت سر در بیابان نہاد و میرفت تا تشنہ و بی طاقت شد بر سر چاہے رسید قومی بر و گرد آمدہ شربت آب بہ پشیزے ہمی آشامید ند جوان را پشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد میسر نشد تنی چند را فرو کوفت مردان غلبہ کردند و بے محابا بزدندش۔ مقود بکسرہ میم اور سکون قاف اور فتحہ واو سے ڈوری یا تسمہ کہ مہار اور لگام مین باندھتے ہین اور یہان رسّی کشتی کی مراد ہے۔ زمام بالکسر رسّی کہ اونٹ کی نکیل مین باندھین اور کشتی کی رسی مراد ہے۔ در گسلانید کاف فارسی کے کسرہ سے کھولا اور جدا کیا۔ رمق دو فتحہ سے بقیہ جان۔ پشیز دو کسرہ سے پیسہ جسکو عربی مین فلوس کہتے ہین۔ **قطعہ** پشہ چو پر شد بزند پیل را + باہمہ مردی و صلابت کہ اوست + مورچگان را چو بود اتفاق + شیر ژیان را بدرانند پوست + **قولہ** پشہ چو پر شد یعنی ہجوم کیا اور اکھٹے ہو کر غلبہ کیا۔ مورچگان را بدرانند پوست از دریدن یعنی شیر کی کھال کو ٹکڑے کرین یا پرخچے اڑا دین۔ بحکم ضرورت در پی کاروانے در افتاد و برفت شبانگاہ برسیدند بمقامے کہ از دزدان پر خطر بود کاروانیان را دید لرزہ در اندام افتادہ و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ یکی منم تنہا دہ مرد را جواب دہم و دیگر جوانان یاری دہند این بگفت و مردم کاروانان بلاف او دل قوی شدند و بہ صحبتش شادمانی کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معدہ بالا گرفتہ بود و عنان طاقت از دست رفتہ لقمۂ چند از سر اشتہا تناول کرد و دمے چند آب در سرش آشامید تا دیو درونش بیارامید و بخفت پیر مردے جہان دیدہ در ان کاروان بود گفت ای جماعت من ازین بدرقۂ شما اندیشناکم بیش از انکہ از دزدان چنانکہ حکایت کنند کہ عربے را درمی چند گرد آمدہ بود و بہ شب از تشویش لوریان در خانہ نمی خفت یکے را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنہائی بدیدار وے منصرف کند شبے چند در صحبت او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامدادان عرب را دیدند عریان و گریان کسے گفت حال چیست مگر آن درمہای

ترا دزد بر و گفت لا و اللہ بدرقہ بر د - لاف بیہودہ کلام - بدرقہ بروزن دغدغہ رہبر اور رہنما - لوریان بضم لام چور از شرح عربی - منصرف اسم فاعل انصراف پھرنے والا -

قطعہ ہرگز ایمن ز یار ننشستم + تا بدانستم انچہ عادت اوست + زخم دندان دشمنی تیز ست + کہ نماید بچشم مردم دوست + کلمۂ ہرگز وہر اینہ بکسر کاف فارسی اور یاے حطی سے ناچار لابد لاعلاج اور بے شک اور بے دغدغہ کو بھی کہتے ہین اور بالخصوص لفظ ہرگز ہمیشہ اور لایزال کے معنی مین بھی آیا ہی - ایمن ہمزہ اور میم کے کسرہ سے بیخوف اور یہ امالہ امین کا ہی فارسی کے استعمال مین نہ عربی کے - یعنی جب سے کہ یار ظاہری بدباطن کی خراب عادتون سے مین واقف ہوگیا ہون ہرگز اُس سے نڈر نہین بیٹھا اور ایسے یار کی صحبت سے مین نے پرہیز کیا **قولہ** زخم دندان دشمنی الخ دشمنے یاے مجہول سے ہی یعنی وہ دشمن کہ لوگون کی آنکھ مین اپنے تیئن دوست ظاہر کرتا ہی اُسکے دانت کے زخم دوسرے دشمنون کی نسبت زیادہ تیز اور مضر ہین - چہ دانید اے یاران من کہ این جوان ہم از جملۂ دزدان باشد و بعیاری درمیان ما تعبیہ شدہ تا بوقت فرصت یاران را خبر کند پس مصلحت آن می بینم کہ مر این خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم جوانان را تدبیر استوار آمد و مہابتے از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را خفتہ بگذاشتند انگاہ خبر یافت کہ آفتابش بر کتف تافت سر بر آورد و کاروان راندید بیچارہ بسے بگردید رہ بجاے نبرد تشنہ و بی نوا روی بر خاک و دل بر ہلاک نہادہ میگفت - عیاری بالفتح اور تشدید یاے تحتانی سے بیباکی اور چالاکی - تعبیہ بروزن تذکرہ آمادہ کرنا اور آراستہ کرنا - مہابت بالفتح ڈرنا - کتف بفتح اول اور سکون وکسرہ دوم شانہ اور وہ چوڑی ہڈی کاندھے کے پیچھے کی ہی **شعر** من ذا یحدثنی و قدم العیس + ما للغریب سوی الغریب انیس + یعنی کون شخص ہی ایسا جو میرے ساتھ بولے چالے اور وحشت تنہائی کو دور کرے اور تحقیق گذر گئے سپید اونٹ اور مسافر کو مسافر کے سوا کوئی یار نہین ہی

بیت درشتی کند با غریبان کسے + کہ نابودہ باشد بغربت بسے + او درین سخن بود کہ پادشاہزادہ در پی صیدے از لشکریان دور افتادہ بود و بالاے سرش

ایستادہ ہمی شنید و در ہیاتش نظر کرد صورت ظاہرش پاکیزہ دید و حالش پریشان
پرسیدش کہ از کجائی و بدین جایگہ چون افتادی برخی از انچہ بر سرش گذشتہ بود
اعادت کرد ملک زادہ را بر ورحم آمد خلعت و نعمت داد و معتمدی را با وے
بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت حالش شکر
گفت شبانگاہ از انچہ بر سر او رفتہ بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای روستائیان
بر سر چاہ و غدر کاروانیان در راہ با پدر میگفت پدر گفت اے پسر نگفتمت در وقت
رفتن کہ تہیدستان را دست دلیری بستہ است و پنجہ شیرین شکستہ - غربت غین
منقوطہ کے ضمہ سے سفر - ہیات فتحہ اول اور سکون یاے تحتانی اور فتح ہمزہ شکل اور صورت
اعادت بالکسر پھیر لانا - معتمد تکیہ کیا گیا اسم مفعول اعتماد کا - روستائیان باشندگان دیہ جمع
روستائی - غدر بالفتح بیوفائی - بیت چہ خوش گفت آن تہیدست سلحشور + جوی
زر بہتر از پنجاہ من زور + پسر گفت ای پدر ہر آئینہ تا رنج نبری گنج برنداری و
تا جان در خطر نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشان نہ کنی خرمن برنگیری نبینی
باندک مایہ رنجی کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم و بہ نیشے کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم -
سلحشور برہان قاطع مین ہی فتح اول اور دوم سے واو مجہول سے سپاہی اور لڑائی کو تیار
اور مرد ہتیار لگائے ہوے کو بھی کہتے ہین اور کشف اللغات مین کسر اول اور فتحہ دوم سے
بھی آیا ہی - خطر دو فتحہ سے مرنے کے قریب ہونا - خرمن کسر اول سے اناج کی ڈھیری جسکو
ابھی نہ دایان ہوا اور نہ صاف کیا ہو اور استعارہ کی راہ سے ہر چیز کے تودہ کو کہتے ہین -
عسل مشہور ہی اور بعضے نسخون مین بجاے عسل نوش آیا ہی اور نوش بالفتح کئی معنی مین مستعمل ہی
بمعنی شراب اور امر نوشیدن سے اور وصف ترکیبی مثل نوشدار و اور بمعنی عسل و شکر اور
مانند اسکے شیرین شربتون سے ہی اور یہان مراد عسل سے ہی - بیت گرچہ بیرون ز
رزق نتوان خورد + در طلب کاہلی نباید کرد + بیت غواص گر اندیشہ کند کام
نہنگ + ہرگز نکند در گرانمایہ بچنگ + حکمت آسیا سنگ زیرین متحرک نیست
لاجرم تحمل بار گران میکند قطعہ چہ خورد شیر شرزہ در بن غار + باز افتادہ را چہ قوت بود +

گر تو در خانہ صید خواہی کرد + دست و پایت چو عنکبوت بود + پدر گفت
اے پسر ترا درین نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری تا گلت از خار و خار
از پاے بدر آمد کہ صاحب دولتی بتو رسید و بر تو بخشید و کسر حال ترا بہ تفقدے جبر
کرد و چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد - غواص فتح اول اور تشدید دوم سے
غوطہ خور موتی کے لیے از منتخب اللغات - شرزہ بروزن ہرزہ غصہ کا بھرا ہوا زور آور اور
یہ لفظ شیر اور چیتے کے سوا دوسرے درندون کے واسطے نہین لاتے اور بھی شرزہ ایک
درندہ ہی جو غالب تر شیر سے ہو - باز ایک پرند ہی مشہور کہ بادشاہ اور امرا اُس سے شکار
کھیلتے ہین - باز افتادہ باز عاجز اور زبون کمزور - قوت ضم اول اور سکون دوم سے
توشہ اور روزی - عنکبوت ایک کیڑا مکھی پکڑنے والا اور اُسے جولاہا بھی کہتے ہین اور
ہند مین مکڑی - کسر فتحہ اول اور سکون دوم سے شکستگی - تفقد بروزن تفعل گمی ہوئی
چیز کو ڈھونڈھنا - اور فارسی مین بمعنی مہربانی - جبر فتحہ جیم سے ٹوٹے کو باندھنا اور کسی کے
حال کو درست کرنا از منتخب اللغات - نادر کمیاب - حکم ضم یکم اور سکون دوم سے پروانگی
دینا اور جاننا اور فیصلہ کرنا - **بیت** صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد + افتد کہ یکے
روز پلنگش بخورد + شغال بالفتح ایک جانور ہی اوسط درجہ کا بھیڑیے اور لومڑی کے
ہم شکل - برد ضم اول اور فتحہ دوم سے مضارع ہی بردن کا - افتد یعنی اتفاق پڑے
پلنگ دو نون فتحہ سے ایک جانور ہی درندہ مشہور اور ایک جانور جسے زرافہ کہتے ہین (از
مترجم مشہور نسخہ شکارے بیاے مجہول ہی اور ببرد ببردن سے قافیہ ہوسکتا ہی جیسا کہ زبان رو
ہی اسواسطے کہ ماقبل رو وی متحرک ہی) - چنانکہ یکی از ملوک پارس نگینی گرانمایہ در انگشتری
داشت بارے بحکم تفرج با تنے چند از خاصان بمصلاے شیراز بیرون رفت
فرمود تا انگشتری را بر گنبد عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقہ انگشتری بگذراند
خاتم او را باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمت او بودند جملہ خطا کردند مگر
کودکے کہ بر بام رباطی ببازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت باد صبا تیر او از حلقہ
انگشتری بگذرانید ملک خلعت و نعمت و خاتم را بوے ارزانی داشت

آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتندش چرا چنین کردی گفت تا رونق
نخستین بر جای ماند قطعہ گہ بود کہ حکیم روشن رای + بر نیاید درست تدبیرے +
گاہ باشد کہ کودکے نادان + بغلط بر ہدف زند تیرے + تفرج باب تفعل سے کشایش
پانی اور تنگی اور دشواری سے نکلنا۔ مصلای شیراز ضم اول اور فتح دوم اور تشدید سوم سے
نماز گاہ رکنا باد اور رکنا باد شیراز کے پاس ایک سیر گاہ ہے۔ عضد خالی عین کے فتحہ اور منقوطہ
ضاد کے ضمہ سے ایک مرد کا نام ہے از شرح عربی۔ نصب بالفتح برپا اور قائم کرنا۔ حکم انداز وہ
شخص جو کہ حکمی تیر لگائے اور خطا نہ کرے۔ رباط بالکسر سرائے اور گھر۔ بازیچہ جیم فارسی کے فتحہ سے وہ شی
جس سے کھیلیں اور مسخرے کو بھی کہتے ہیں از برہان قاطع۔ ہدف دو فتحہ سے نشانہ۔ حکایت
درویشے را شنیدم کہ بغارے در نشستہ بود و در بروی خود از جہان بستہ و ملوک و
اغنیا را در چشم ہمت او شوکت نماندہ قطعہ ہر کہ بر خود در سوال کشاد + تا بمیرد نیازمند
بود + آز بگذار بادشاہی کن + گردن بے طمع بلند بود + ملوک بالضم بادشاہان۔
اغنیا بالفتح مالداران۔ شوکت بالفتح جاہ اور مرتبہ اور دبدبہ۔ سوال بالضم مانگنا اور واو
کے ہمزہ سے بھی آیا ہے۔ (از مترجم اصل نسخہ میں) کشادہ برہان قاطع میں کاف فارسی کے
ضمہ سے بمعنی فراخ لکھا اور میر جمال الدین حسین نے بھی فارسی کاف سے تصحیح کی ہے اور موئدین
کاف عربی کے ساتھ ہے اور ہندی کاف عربی سے پڑھتے ہیں اور اہل عراق و خراسان کاف
فارسی سے۔ آز بالمد آرزو اور خواہش حرص اور شرہ تمام امور میں اور آز زائے فارسی سے
آرام پانا اور امر بھی ہے یعنی بیاسا از برہان قاطع۔ یکے از ملوک آنطرف اشارت کرد کہ
توقع بکرم اخلاق عزیزان چنین است کہ بنان و نمک با ما موافقت کنند شیخ رضا داد
بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت ست دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت عابد از
جائے برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون ملک غائب
شد یکے از اصحاب پرسید کہ شیخ را چندین ملاطفت با پادشاہ خلاف عادت بود درین
چہ حکمت ست گفت نشنیدہ کہ گفتہ اند۔ اجابت بالکسر قبول کرنا۔ دعوت بالفتح
کھانے کے لیے بلانا۔ سنت بالضم اور تشدید نون سے طریقہ حضرت رسالت پناہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - قدوم بالضم پیش آنا - تلطف بروزن تفعل مہربانی کرنی - **بیت**
ہر کرا بر سماط بنشستی + واجب آمد بخدمتش برخاست + سماط بالکسر دستر خوان اور
صف اور قطع - را لفظ ہر کرا مین زائد ہی یعنی جس کسی کے دستر خوان پر تم بیٹھے اور نعمت اُسکی
کھائی اُسکی خدمت کو اُٹھنا اور اُسکی نعمت کا شکر ادا کرنا واجب اور لازم آیا **مثنوی** گوش
تواند کہ ہمہ عمر وے + نشنود آواز دف وچنگ ونے + دیدہ شکیبد ز تماشای باغ +
بے گل ونسرین بسر آرد دماغ + گر نبود بالش آگندہ پر + خواب توان کرد حجر زیر سر +
ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش + دست توان کرد در آغوش خویش + وین شکم بے ہنر
پیچ پیچ + صبر ندارد کہ بسازد بہیچ + نی بالفتح ایک ساز ہی مشہور جسکو نائے بھی کہتے ہین اور
ہند مین بانسری - گل بالضم مشہور ہی کہ ورد عربی مین کہتے ہین - نسرین فتح نون اور کسرہ
رائے مہملہ سے ایک سفید پھول خوشبو کہ ہندی اُسے سیوتی کہتے ہین اور نسترن بھی - بسر آرد
یعنی موافقت کرے اور دن بسر کرے - بالش آگندہ پر یعنی پرندون کے نفیس اور نرم پرون
سے بھرا ہوا - پیچ پیچ بمعنے خم در خم اور خوب لپٹے ہوے اور یہ کنایہ آنتون کی طرف ہی اور ہوسکتا ہی
کہ پیچ پیچ پیٹ کی ہجو مین واقع ہی بایںمعنی کہ جسکی حقیقت نہ کھلے اسواسطے کہ پیچ پیچ معشوق کی
صفت مین بطور مدح اور دوسری صفت مین بطور ہجو کہتے ہین - ہیچ بالکسر اور جیم فارسی
سے معدوم اور کچھ نہین - اور یہ بیتین مقولہ مصنف قدس سرہ کا بطور تمثیل کے گذشتہ
عبارت کے واسطے ہی یعنی بدون ان سب چیزون کے بسر کرسکتے ہین لیکن کھانے بغیر زندگی نہین
ہوسکتی پس درویش بادشاہ کے ساتھ ملاطفت کرنے کے معاملہ مین خلاف معمول اور اُسکی
نعمت کا شکر بجا لانے مین معذور ہی -

باب چہارم در فوائد خاموشی

حکایت یکے را از دوستان گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمدہ است
کہ غالب اوقات در سخن نیک وبد اتفاق افتد و دیدہ دشمنان جز بر بدی نمی آید
گفت دشمن آن بہ کہ نیکی نہ بیند - امتناع بالکسر باز ایستادن اور رُکنا - غالب سترہ

اور بہ پیش آمدہ اور چیرہ مراد اکثر - گراید کاف فارسی کے فتحہ سے میل کرتا ہی **شعر** اخو العداوۃ لایمر بصالح + الا و یلمزہ بکذاب اشر + یعنی دشمن نیکبخت آدمی پر گذر نہین کرتا مگر اس حال مین کہ اُسکو زیادہ جھوٹھ سے عیب لگاتا ہی - **بیت** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست + گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار است + **بیت** نور گیتی فروز چشمہ ہور + زشت باشد بچشم موشک کور + ہور ضم ہا اور واو مجہول اور رائے قرشت سے آفتاب اور بھی ایک ستارہ ہی کہ ہزار سال پیچھے نکلتا ہی از برہان قاطع - موشک کور کاف تصغیر و تحقیر کا اور کور صفت معنی چھچھوندر جو دن کو نہین نکلتی - **حکایت** بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے این سخن در میان نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدہ این مطلع گردانی کہ مصلحت در نہان داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ **بیت** مگو اندہ خویش با دشمنان + کہ لاحول گویند شادی کنان + دینار بالکسر مہر زرسرخ - خسارت بالفتح ہلاکی اور زیان از منتخب اللغات - شماتت بالفتح خوش ہونا بری چیز سے جو کسی کو پہونچے - **قولہ** مگو اندہ خویش + مخفف اندوہ ہی - **قولہ** لاحول گویند یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہ گناہ سے بازگشت ہی اور نہ کسی چیز کی طاقت مگر اللہ تعالی کی مدد سے - **قولہ** شادی کنان حال ہی ضمیر فاعل سے گویند کے جو راجع دشمنان کی طرف ہی **حکایت** جوانے خردمند از فنون فضائل حظے وافر داشت و طبعی نافر چندانکہ در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن ببستے بارے پدر گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوے گفت ترسم کہ پرسندم از انچہ ندانم شرمساری برم **قطعہ** آن شنیدی کہ صوفی میکوفت + زیر نعلین خویش میخے چند + آستینش گرفت سرہنگے + کہ بیا نعل بر ستورم بند + **بیت** نگفتہ ندارد کسے با تو کار + ولیکن چو گفتی دلیلش بیار + فنون دو ضمہ سے جمع فن بالفتح و التشدید کہ ایک قسم اور ہر چیز کی نوع ہی - فضائل کسر ہمزہ سے زیادتی جمع فضیلت - حظ فتح اول اور تشدید دوم سے بہرہ حصہ نصیب خطوظ جمع - محافل میم کے فتحہ اور فے کے کسرہ سے جمع محفل - نعلین فتح نون اور

لام سے تثنیہ نعل اور وہ ایک قسم کی جوتی ہی اور بعضے کہتے ہین لام کے کسرہ سے اور تثنیہ نہین ہی۔ سرہنگے یاے وحدت سے ایک سپاہی۔ **حکایت** عالمی معتبر را مناظرہ افتاد با یکی از ملاحدہ و بہ حجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت با چندین علم و ادب و فضل و حکمت با بے دینی بر نیامدی گفت علم من قرآنست و حدیث و گفتار مشائخ و او بدینہا معتقد نیست و نمی شنود و مرا شنیدن کفر او چہ کار آید **بیت** آنکس کہ بہ قرآن و خبر زو نرہی + آنست جوابش کہ جوابش ندہی + مناظرہ میم کے ضمہ اور ظاے منقوطہ کے فتحہ سے آپسمین بحث کرنی ایک چیز مین اور ایک چیز کا نظر مین لانا ملاحدہ ضم میم اور کسر حاے حطی سے جمع ملحد بضم اول اور کسر سوم کے ساتھ راہ حق سے پھرنے والا۔ اور فاسق اور بے دین۔ حجت ضم اول تشدید دوم سے برہان اور دلیل۔ سپر بینداخت یعنی عاجز ہوا۔ خبر دو فتحہ سے حدیث۔ **حکایت** جالینوس ابلہی را دید دست در گریبان دانشمندے زدہ و بے حرمتی ہمین کرد گفت اگر این دانا بودے کار او با نادان بدینجا نرسیدے **مثنوی** دو عاقل را نباشد کین و پیکار + نہ دانائی ستیزد با سبکسار + اگر نادان بوحشت سخت گوید + خردمندش بہ نرمی دل بجوید + دو صاحبدل نگہدارند موئے + ہمیدون سرکش و آزرم جوئے + وگر بر ہر دو جانب جاہلانند + اگر زنجیر باشد بگسلانند + جالینوس نام ایک حکیم کا مشہور یونان سے کہ طبیب حاذق تھا۔ پیکار باے فارسی کے فتحہ سے جھگڑا اور لڑائی۔ سبکسار فتح خالی سین اور باے ابجد کے ضمہ کے ساتھ کمینہ اور فرومایہ آدمی اور ہلکے بے وقار آدمی کو بھی کہتے ہین اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ لفظ سار اور زار آخر کلمات مین مبالغہ کے لیے آتا ہی اور کثرت یا شدت اور عظمت پر دلیل ہوتا ہی مثلاً سبکسار یعنی سخت سبک اور کہسار اور گلزار و چشمہ سار کنایہ ہی کوہ عظیم اور کثیر الشجر اور باغ بہت پھولے ہوے اور بڑے چشمہ سے ہی۔ **قولہ** دو عاقل را نباشد کین و پیکار یعنی اگر دو آدمی عقلمند ہون ہر چند ناخوشی ہو جاے لڑائی اور جھگڑا وقوع مین نہین آتا اور اگر ایک سفلہ ہو اور دوسرا عقلمند ہر چند سبکسار گرما ئے دانا اُس سے نہین لڑتا۔ وحشت بالفتح رمیدگی اور تنہائی اور غم۔ از منتخب اللغات۔ صاحبدل مراد عاقل۔ **قولہ** نگہدارند موے

یعنی دو عقلمند کے درمیان ایک بال ہو اسکا حفظ کرین اور حد سے تجاوز کر کر لڑائی کا ارادہ نہ کرین قولہ ہمیدون سرکش و آزرم جو ئے - ہمیدون بمعنی ہمچنین و ہمین زمان اور اسوقت از برہان قاطع - آزرم بالمد اور فتح زاے معجمہ سے نرمی اور مہر و محبت اور صلح و شفقت از برہان قاطع - یعنی یہی کہ ایک سرکشی کرے اور دوسرا مہر و محبت کرے - بگسلانند یعنی توڑا ئین - مثنوی یکے را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام + تبر ز انم کہ خواہی گفتن آنی + کہ دانم عیب من چون من ندانی + فرجام بفتحہ فا اور سکون را مہملہ سے بروزن و معنی انجام کہ انتہا و آخر ہو - حکایت سجبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالی بر سر جمع سخن گفتی و لفظے را مکرر نکردے اگر ہمان لفظ اتفاق افتادے بعبارت دیگر گفتی و از جملہ آداب ندماے ملوک یکی این ست مثنوی سخن گرچہ دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود + چو یکبار گفتی مگو باز پس + کہ حلوا چو یکبار خوردند بس + سحبان فتح اول سے ایک شخص فصیح ملک عرب مین مشہور کہ اسکا باپ وائل تھا از شرح عربی فصاحت بالفتح کشادہ سخن ہونا اور تیز زبان ہونا - از منتخب اللغات - تصدیق بالفتح باور کرنا تحسین خوبی کے ساتھ نسبت کرنا اور آفرین - حکایت یکی را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہل خود اقرار نہ کردہ است مگر آنکس کہ چون دیگرے در سخن باشد ہمچنان تمام ناگفتہ او سخن آغاز کند مثنوی سخن را سرست اے خداوند و بن + میاور سخن درمیان سخن + خداوند تدبیر فرہنگ و ہوش + نگوید سخن تا نہ بیند خموش + جہل بالفتح نہ جاننا - اقرار بالکسر کوئی چیز کہنے سے اپنے اوپر ثابت کرنی - سر بالفتح ابتدا - بن ضم باے ابجد سے بنیاد اور پایان اور درخت کی جڑ اور ہر چیز کی انتہا یعنی درخت کی طرح ہر سخن کی اصل اور جڑ ہی اور سر - فرہنگ عقل اور دانش - حکایت تنی چند از بندگان سلطان محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نباشد گفتند انچہ با تو گوید با امثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا می پرسید بیت نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت + بسر

شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت + حسن میمندی نام ہی وزیر سلطان محمود غزنوی کا منسوب بمقام میمند - سر بالکسر مع تشدید پوشیدہ اور جو چیز پوشیدہ کی ہو - **حکایت** در عقد بیع سرائی متردد بودم جہودے گفت من از کدخدایان قدیم این محلتم وصف این خانہ چنانکہ ہست از من بپرس و بخر کہ ہیچ عیب ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایہ اوئی **قطعہ**

خانہ را کہ چون تو ہمسایہ ست + دہ درم سیم کم عیار ارزد + لیکن امیدوار باید بود + کہ پس از مرگ تو ہزار ارزد + عقد بفتح اول اور سکون دوم باندھنا اور گانٹھ دینی - بیع بالفتح خریدنا اور بیچنا اور یہان معنی اول مراد ہین - سرائی یاے وحدت سے گھر - متردد اسم فاعل تردد کا معنی چلنا پھرنا - جہود بالضم کافر - کدخدا صاحب خانہ گھر کا مالک - عیار بفتح اول و دوم تولنا اور ٹھیک کرنا پانے کا اور ترازو کا - ارزد مشتق ارزیدن سے جو قیمت اور قدر اور اندازہ کے معنی مین ہی یعنی دس درم کم عیار غیر صحیح الوزن اور کھوٹے کو بکے اور جاننا چاہیے کہ کھرے سونے چاندی کو صحیح العیار کہتے ہین اور جسمین میل اور کھوٹ ہو اسے فاسد العیار - **حکایت** یکے از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنا گفت فرمود تا جامہ را از وے بدر کردند مسکین برہنہ بسرما میرفت و سگان در قفاے وی افتادند خواست تا سنگے بردارد زمین یخ بستہ بود عاجز شد و گفت این چہ حرامزادہ مردمانند کہ سگ را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزدان از غرفہ بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامۂ خود میخواہم اگر انعام فرمائی **مصرع** رضینا من نوالک بالرحیل + رحیل کسرۂ لام سے معنی راضی ہوے ہم تیری عطا سے یہان چلدینے مین (از مترجم صراح مین ہی رحیل ارتحال ترحل کذالک) شعرا ضم اول اور فتح دوم سے جمع شاعر - یخ بالفتح معروف کہ برف ہی اور وہ ہوا کی برودت سے پانی بستہ ہو جاتا ہے غرفہ بالضم بالاخانہ چھت کا کنارہ کہ فارسی مین بردارہ کہتے ہین غرفات جمع **بیت**

امیدوار بود آدمی بخیر کسان + مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان + سالار دزدان را بر و رحمت آمد جامہ باز فرمود و قبا پوستینی بران مزید کرد و درمے چند بداد پوستین ضم باے فارسی اور واو مجہول اور سین موقوف سے ایک جامہ ہی کہ اسکا سنجاب اور

قاقم اور قند زرسے ہو۔ **حکایت** منجمی بخانۂ خود درآمد و یکی مرد بیگانہ را دید باز ن او بہم نشستہ دشنام داد و سقط گفت درہم افتادند و فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے برین واقف شد و گفت **بیت** تو براوج فلک چہ دانی چیست + چون ندانی کہ در سرائے تو کیست + **منجم** بضم اول و فتحہ دوم اور کسر سوم مشدد بنجومی ستارہ شناس **سقط** فتح اول اور دوم سے برا اور خراب - درہم افتادند یعنی ایک دوسرے سے پڑ گئے۔ **قولہ** فتنہ و آشوب برخاست یعنی شر و فساد اور شور و غوغا برپا ہوا۔ **حکایت** خطیبی کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتی و فریاد بے فائدہ بردآشتی گفتی نعیب غراب البین در پردۂ الحان اوست۔ **خطیب** خطبہ پڑھنے والا اور کریہ الصوت بدآواز۔ **نعیب** بالفتح کوے کا بولنا از صراح اور اکثر نسخون مین نعیق بفتح نون اور کسر عین مہملہ دیکھا گیا مگر صراح مین اسکے معنی چرواہہ کی آواز ہی جو بکریون کے جمع کرنے کے لیے ہو۔ (از مترجم) شارح کا نسخہ مشہور نعیق اس اعتماد پر کہ معنی اسکے صراح مین بانگ زاغ نہین موجہ نہین ہی اسواسطے کہ قاموس مین ہی و الغراب صاح اور منتخب اللغات مین ہی نعیق بانگ کردن زاغ و اسپان) **غراب البین** بالضم ایک قسم کا جنگلی کوا ہی سیاہ رنگ اور سرخ منقار اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ بین بمعنی بینونتہ یعنی فراق اور جدائی اور وجہ تسمیہ اسکی عرب کا شگون لینا ہی اسکے ساتھ کہ جب مکان سے نکلتے ہین اور اس کوے کو دیکھین تو اسکو دلیل گردانتے ہین کہ مطلوب اور مقصود سے جدائی ہوگی۔ **پردہ** بالفتح مشہور ہی کہ حجاب اور دردی اور تہو اور راگ کے مقام کے معنی مین بھی ہی۔ **الحان** فتح اول اور سکون ثانی سے آوازین اور ربا لکسر آواز خوش سے گانا پڑھنا اور آواز خوش اور یہان معنی اول مراد ہین۔ یا آیۂ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر یعنی سرآئینہ بدتر آوازون مین سے تحقیق گدھے کی آواز ہی اسکے حق مین ہی۔ **شعر** اذا نہق الخطیب ابو الفوارس + لہ صوت یہزبہ اصطخر فارس + یعنی جس وقت کہ گدھے کی طرح ہنیچون ہنیچون کرتا ہی ابو الفوارس اسکی خاص ایسی آواز ہی کہ ہلا دیتی ہی شہر اصطخر کو جو ملک فارس مین ہی۔ مردم قریہ بعلت جاہی کہ داشت بلیتیش می کشیدند و اذیتش را مصلحت ہمی دیدند تا یکے از خطبائے آن اقلیم کہ باوی عداوت نہانی داشت

باری بپرسیدن او آمده بود گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیده گفت چنان دیده ام که ترا آواز خوش بود و مردمان از انفاس تو در راحت بودند خطیب اندرین لختی بیندیشید و گفت چه مبارک خوابیست که دیدی که مرا بر عیب خود مطلع گردانیدی معلوم شد که آوازی ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنج اند عهد کردم که ازین پس خطبه نخوانم مگر باهستگی **قطعه** از صحبت دوستان برنجم + کاخلاق بدم حسن نمایند + عیبم هنر و کمال بینند + خارم گل و یاسمن نمایند + کو دشمن شوخ چشم چالاک + تا عیب مرا بمن نماید **بیت** هر آنکس که عیبش نگویند پیش + هنر داند از جاهلی عیب خویش + **قریه** بالفتح دیہ اور گانون - **بلیت** بر وزن حمیت آفت اور رنج اور سختی - **اذیت** بر وزن بلیت آزرده کردن - خطبا ضمه اول اور فتحه دوم سے جمع خطیب - **انفاس** بالفتح جمع نفس بفتحتین بمعنی دم - **لختے** بیاے مجہول ایک حصه وقت کا - **عہد** بالفتح سوگند و قول اور کسی چیز کو پورا کرنا - **حسن** بفتحتین نیک - **کمال** بفتحتین تمامی اور تمام ہونا اور عرف و اصطلاح مین بزرگی اور فضیلت - **یاسمن** ایک پھول ہے خوشبودار جو سفید زرد اور نیلا ہوتا ہے از منتخب اللغات - **حکایت** یکی در مسجد سنجار بطوع بانگ نماز گفتی باداییکه مستمعان را از و نفرت بودے و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نخواستش که دل آزرده گردد گفت ای جوانمرد مر این مسجد را موذنان قدیمی اند که هر یکی را از ایشان پنج دینار ادرار است و ترا ده دینار میدهم تا بجاے دیگر روی برین اتفاق افتاد و برفت بعد از مدتی پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند برمن حیف کردی که بده دینارم ازین بقعه روان کردی آنجا که رفته ام بست دینار میدهند که جاے دیگر روم قبول نمیکنم امیر بخندید و گفت زنهار نستانی که به پنجاه دینار راضی شوند - **سنجار** بالفتح ایک قلعه ہے جسکو سلطان سنجر نے بنایا اور کہتے ہین که ایک پہاڑ ہے موصل کے نواح مین اور صراح مین سنجار بالکسر ایک جگه کا نام ہے - **طوع** بالفتح رغبت - **قوله** بطوع بانگ نماز گفتی یعنی اپنی خوشی سے بلا معاوضه اذان دیتا - **مستمع** سننے والا اسم فاعل استماع - **نفرت** فتح نون اور سکون فا سے بھاگنا - **ادرار** بالکسر وظیفه روزینه - **حیف** بالفتح ظلم اور ستم - **بقعه** بالضم زمین کا ٹکڑا اور قطعه زمین - **بیت** به تیشه کس نخراشد ز روی خارا گل + چنانکه بانگ درشت تو

مینخراشند دل + خراشیدن زخمی کرنا از برہان قاطع - تیشہ مراد اُس سے تیشۂ خارا تراش ہی اور لفظ گِل کا ذکر اسواسطے ہی کہ مٹی خارا کی نسبت بہت ملائم ہوتی ہی اور ایسے تیشہ سے کہ سنگتراشی کے قابل ہو مٹی خارا کی او پر کی تھوڑی توجہ مین چھیلی اور اُتاری جاسکتی ہی یہان تک کہ جیسے تیشہ خارا پر لگا اُسکے اوپر کی مٹی اُتر جاتی ہی حاصل کلام مقصود اس بیت سے ہجو اور بُرائی ظاہر کرنی سخت آواز موذن کی اور اُسکی دلخراشی کا بیان تیشۂ خارا تراش سے زیادہ بطور مبالغہ ہی یعنی جسطرح کہ تیری سخت آواز فوراً دل کو مجروح کرتی ہی کوئی خارا پر سے مٹی کو بھی اس تیزی سے نہین چھیلتا اور نہین کھرچتا - **حکایت** ناخوش آوازی بآنگ بلند قرآن خواندی صاحبدلے بر وی بگذشت و گفت ترا مشاہرہ چندست گفت ہیچ گفت پس چندین زحمت چرا خود میدہی گفت از بہر خدا میخوانم گفت از بہر خدا مخوان **بیت** گر تو قرآن بدین نمط خوانی + ببری رونق مسلمانی + مشاہرہ بروزن مشاعرہ تنخواہ ماہواری - ہیچ معدوم اور کچھ نہین - نمط بفتحتین ایک طرح کسی چیز کی - رونق بالفتح رواج اور خوبی — + —

باب پنجم در عشق جوانی

حکایت حسن میمندی را گفتند کہ سلطان محمود چندین بندہ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع جہان اند چگونہ است کہ با ہیچکس از ایشان میلے و محبتی ندارد چنانکہ با ایاز با آنکہ زیادت حسنے ندارد گفت ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید - میمند دونون میم کے فتحہ سے ایک مقام ہی کہ میمند جو وزیر سلطان محمود کا ہی اُسکی طرف منسوب ہی بدیع نو پیدا اور انوکھا - ایاز بفتح ہمزہ نام ایک غلام کا ہی کہ سلطان محمود کا معشوق تھا - **قولہ** ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نیکو نماید - یعنی جو چیز دل مین کھپ جاے آنکھون مین بھلی معلوم ہو - **مثنوی** ہر کہ سلطان مرید او باشد + گر ہمہ بد کند نکو باشد + وانکہ را پادشہ بیندازد + کسش از خیل خانہ ننوازد + مرید بضم میم اور کسر راے مہملہ چاہنے والا - بیندازد یعنی مہر کی نگاہ سے گرادے اور شاہی بارگاہ کا مردود کرے - خیلخانہ قبیلہ اور خیل گھوڑون کا گلہ اور یارون اور گروہ کو بھی خیل کہتے ہین - **قطعہ** کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند + نشان

صورت یوسف دہد بناخوبی + وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو + فرشتہ اش نماید بچشم
کروبی + انکار بالکسر ناپسند کرنا - ارادت بالکسر چاہنا - کروبی عربی کاف کے فتحہ اور تشدید
وضمۂ راے مہملہ سے فرشتۂ مقرب - قولہ فرشتہ اش نماید بچشم کروبی یعنی دیو اسکی نظر مین فرشتہ مقرب
معلوم ہو - حکایت گویند خواجہ را بندۂ نادر الحسن بود باوے بسبیل مودت و دیانت
نظری داشت بایکی از دوستان گفت دریغ این بندۂ من باچنین حسن و شمائلی کہ دارد
اگر زبان درازو بے ادب نبودی گفت ای برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت
مدارکہ چون عاشقی ومعشوقی درمیان آمد مالکی ومملوکی برخاست قطعہ خواجہ با بندہ
پری رخسار + چون درآید ببازی وخندہ + چہ عجب گرچو خواجہ ناز کند + وین کشد بار
نازچون بندہ + بیت غلام آب کش باید وخشت زن + بود بندۂ نازنین مشت زن +
نادر الحسن خوبصورت - مودت بفتحتین اور تشدید وفتح دال ابجد سے دوست رکھنا - دیانت
بالکسر سچائی اور دینداری - قولہ چہ عجب گرچو خواجہ ناز کند یعنی تعجب نہین اگر غلام میان کی طرح ناز
کرے - مالکی بکسر لام خداوند ہونا - مملوک بالفتح بردہ اور غلام زرخرید اور یاے مصدری ہی
خشت زن باتاے موقوف جو اینٹ سے لڑے اور ہندی اینٹ پکانے والے کو بھی کہتے ہین
یعنی اینٹ پکانے والا اور یہان مقصود یہی ہو - مشت زن مکا مارنے والا معنی ترکیبی سے
حکایت پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نہ طاقت صبر ونہ یارای گفتار چندانکہ
ملامت دیدی وغرامت کشیدے ترک تصابی نکردی وگفتی قطعہ کوتہ نکنم ز دامنت
دست + ورخود بزنی بہ تیغ تیزم + بعد از تو ملاذ وملجائی نیست + ہم در تو گریزم ار
گریزم + ملامت بالفتح عتاب اور رسوائی - غرامت بالفتح تاوان ڈانڈ اور زیان اور صراح مین
ہو غرام فتحہ سے بدی ہمیشہ کی اور عذاب - نصاب بالکسر شرح عربی مین اشتیاق عشق مین
اور صراح مین ہو تلوار کا میان مین جکڑ جانا کہ کھینچنے سے نہ کھنچے اور اکثر نسخون مین نصاب کے بجاے
اتصال لکھا ہو - ملاذ وملجا پناہ کی جگہ عطف تفسیر ہو - قولہ ہم در تو گریزم شرح عربی مین لکھا ہی
کہ لفظ در بکسر را اور فتح دال سے یہان پر دروازے کے معنی دیتا ہو یعنی اگر مین بھاگون تو میرا
بھاگنا مگر تیرے دروازے کی طرف - راز مترجم اور وزن سے جو مصرع گرتا ہو اور جان آرزو نے

اسکے معنی خیابان شرح گلستان مین فرمائے ہین کہ اگر بالفرض گریزیم ور تو خواہم گریخت و درین اشارت است بہ فَفِرّوا الی اللہ) - بارے ملاتقش کردم وگفتم عقل لطیفیت را چہ شد کہ نفس خسیسیت غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت وگفت **بیت** ہر کجا سلطان عشق آمد نماند + قوت بازوے تقوی را محل + پاک دامن چون زید بیچارۂ + او فتادہ تا گریبان در وحل + نفیس فتح نون اور کسرۂ فا سے پسندیدہ اور گرانمایہ اور مرغوب اور پاکیزہ - نفس خسیس یعنی نفس امارہ فرومایہ اور ناکس - تقوی بالفتح والف مقصورہ پرہیزگاری اور خوف خدا انجام امور مین یا نفس سے خوف کہ مبادا راہزنی کرے - از کشف اللغات - محل دو فتحہ اور تشدید لام سے اُترنے کی جگہ اور پڑاؤ - نماند ماضی منفی ماندن سے اور فاعل اُسکا محل ہے یعنی محل قوت بازو تقوی کا ناپید ہوا اور ٹھکانے سے نر ہا - وحل فتح اول دوم سے کیچڑ - زید مضارع زیستن کا یعنی جو غریب کہ گریبان تک کیچڑ مین پھنس گیا ہوا اپنے دامن کو کسطرح کیچڑ مٹی کی آلودگی سے پاک رکھے اور پاک دامن زندگی بسر کرے - **حکایت** یکی را دل از دست رفتہ بود و ترک جان گفتہ و مطمح نظرش جای خطرناک و مظنۂ ہلاک نہ لقمۂ کہ متصور شدے کہ بکام آید و نہ مرغے کہ بدام افتد - ترک جان گفتہ یعنی جان کو ترک کیا اسواسطے کہ جس وقت گفتن بعد ترک کے آتا ہے کردن کے معنی دیتا ہے اور دلیل اُسکی کلام اکابر ہے - مطمح دونون میم کے فتحہ سے نظر پڑنے کی جگہ اسم ظرف ہے باب فتح سے - خطرناک دشوار بلا انگیز - مظنہ فتح اول اور کسرۂ دوم اور تشدید و فتح نون سے گمان کرنے کی جگہ از منتخب اللغات - متصور خاطر مین لایا گیا اسم مفعول تصور کا یعنے معشوق اُسکا نہ لقمہ تھا کہ اُسکا گلے سے اُترنا تصور کیا جاتا اور نہ پرند کہ جال مین اُسکو پھنساتے - خلاصہ یہ کہ ہاتھ آنا اُسکا مشکل تھا اور اُسکے عشق مین دل دینا بے فائدہ تھا - چنانکہ گفتہ اند **بیت** چو در چشم شاہد نیاید زرت + زر و خاک یکسان نماید برت + یعنی اگر معشوق سونے چاندی کی طرف خیال نہ کرے تو اس سبب سے کہ زر فائدہ نہین دیتا اور مطلوب کا وسیلہ نہین بنتا سونا اور مٹی تیری نظر مین یکسان معلوم ہو اسلیے کہ سونے کی فضیلت مٹی خاک پر اسی وجہ سے ہے کہ سونا نفع دیتا ہے اور اُسکی وساطت سے مطلوب کو پہونچنا آسان ہوتا ہے اگر معشوق اُسکی طرف نہ دیکھے اور وہ زر وسیلہ مطلوب تک پہونچنے کا نہ بنے زر اور خاک دونون برابر ہین خلاصہ یہ کہ جب معشوق اُسپر التفات

یہ

نہین کرتا تھا اور اُسکا ملنا متصور ہوتا تھا بے فائدہ ہونے کے سبب نقد دل جو ہارا تھا کچھ نہ تھا
اور خاک برابر معلوم ہوتا تھا - بارے بہ نصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن کہ خلقی ہم
بدین ہوس کہ تو داری اسیر اند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت **قطعہ** دوستان گو نصیحتم
مکنید + کہ مرا دیدہ بر ارادت اوست + جنگ جویان بزور پنجہ و کتف + دشمنان را
کشند و خوبان دوست + شرط مودت نباشد باندیشۂ جان دل از مہر جانان برگرفتن
کو کاف عربی سے سروری مین تاکید اور مبالغہ کے واسطے لکھا ہی اور شرح عربی مین زائد قرار دیا ہی مثلاً
گو مباش یعنی مباش اور گو زائد ہی (از مترجم صاحب بہار عجم نے بیان فرمایا ہی کہ گو افادہ معنی فرض و خیال
ہم کند خواجہ نظامی سے جوانی شد و زندگانی نماند + جہان گو ممان چون جوانی نماند + پس درحقیقت
زائد نہین ہی) - **قولہ** کہ مرا دیدہ بر ارادت اوست یعنی ہمارے دل کی آنکھ اُسکی چاہت اور رغبت
کی طرف لگی ہوئی ہی یعنی کہ کب ہماری خواہش کرے - **کتف** بالفتح شانہ یعنی زور پنجہ اور شانہ سے
لڑیت دشمنون کو قتل کرتے ہین اور خلاف اسکے معشوق لوگ دوستون کو قتل کرتے ہین **شرط**
بالفتح لازم کرنا اور لازم ہونا ایک چیز کا جو کچھ اُسکے ساتھ باندھا ہو حصول قولی یا فعلی **مثنوی** تو کہ
در بند خویشتن باشی + عشقبازی دروغ زن باشی + گر نشاید بدوست رہ بردن +
شرط یاری ست در طلب مردن + در بند خویشتن بودن خودداری اور بچاؤ اور تن پروری
سے مراد ہی - **قولہ** عشقبازی دروغ زن باشی - دروغ زن جھوٹا یعنی عشقبازی کا جو تو دعوی کرتا ہی
جھوٹھ بولتا ہی - **رباعی** خیزم چو نماند بیش ازین تدبیرم + خصم ار ہمہ شمشیر زند یا تیرم + گر
دست دہد کہ آستینش گیرم + ورنہ بروم بر آستانش میرم + خیزم یعنی مین اُٹھون
دوست کی طرف روان ہون - بیش ازین بباے عربی یعنی زیادہ اس سے - **قولہ** گر دست دہد
کہ آستینش گیرم شرط ہی اور جزا اُسکی محذوف یعنی اگر حاصل ہو اور وقوع مین آئے یہ امر کہ اُسکی
آستین پکڑون تو بہتر نہین تو جاؤن اور اُسکی چوکھٹ پر دروازہ کے اپنے تئین ہلاک کرون -
متعلقانش را کہ نظر در کار او بود و شفقت بر روزگار او پندش دادند و بندش نہادند
سودے نکرد **بیت** دردا کہ طبیب صبر می فرماید + وین نفس حریص را شکر
می باید + **مثنوی** آن شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت + بادل از دست دادۂ

می گفت + تا ترا قدر خویشتن باشد + پیش حشمت چہ قدر من باشد + متعلق خویش و اقربا نوکر چاکر۔ شفقت بالفتح مہربانی۔ **قولہ** شفقت بروزگار او یعنی شفقت اُسکے زمانہ ناساعد پر۔ پنہفت برہان قاطع مین ہی بضم باے ابجد اور کسر نون اور ضم ہا پوشیدہ اور شرح عربی مین اس معنی کے لیے نون اور ہا کے فتحہ سے دیکھا گیا۔ **قولہ** با دل از دست دادہ یعنی ایک عاشق سے۔ **قولہ** تا ترا مفعول می گفت کا ہی۔ آوردہ اند کہ مر آن بادشاہزادہ را کہ مطمح نظر او بود خبر کردند کہ جوانی بر سر این میدان مداومت مینماید خوش طبع شیرین زبان سخنہاے لطیف می گوید نکتہاے غریب ازو می شنویم چنین معلوم میشود کہ دل آشفتہ است و شوری در سر و سوزی در دل دارد پسر دانست کہ دل آویختہ اوست و این گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب او راند جوان چون دید کہ شاہزادہ نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت **بیت**
آنکس کہ مرا بکشت باز آمد پیش + مانا کہ دلش بسوخت بر کشتہ خویش + چندانکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت دانی جوان در قعر بحر مودت چنان غریق بود کہ مجال دم زدن نداشت۔ مطمح بدونون میم کے فتحہ اور سکون طاے مہملہ سے نظر پڑنے کی جگہ۔ مداومت بروزن مداخلت اول کے ضمہ اور دوم چہارم کے فتحہ سے پیوستگی اور ہمیشگی کرنی۔ نکتہا بالضم بار یک اور لطیف باتین۔ دل آشفتہ عاشق اور اسی طرح دل آویختہ۔ شور بالضم و واو مجہول آشوب اور غوغا اور برہان قاطع مین کوشش کے معنی مین بھی آیا ہی۔ گرد بلا انگیختہ اوست یعنی غبار آفت اُسنے اُٹھایا ہی۔ مرکب وہ جسپر سوار ہون۔ مانا مرادف ہمانا بمعنی گویا اور فرق دونون مین یہ کہ ہمانا تحقیق نزدیکتر مانا سے ہی اور بعضون کا قول ہی کہ ہمانا ظاہر اور یقین اور مانا بمعنی گمان از برہان قاطع قعر بالفتح کسی چیز کی تہ ڈنگ۔ مجال بالفتح جولان اور اُچھل کود کرنی مراد طاقت۔ **بیت**
اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی + چو آشفتی الف بے تے ندانی + سبع بالضم واحد سبعہ چنانکہ ثمن واحد ثمانیہ ہی بمعنی ہفت یک اور ہندی مین ساتوان اور بالفتح سات ہونا اور سات پانا اور شرح عربی مین لکھا ہی کہ ہفت سبع بضم سین کنایہ تمام کلام اللہ سے ہی کسواسطے کہ قاریون نے حجاج کے زمانہ مین جب کہ کلام اللہ کو تیس جزو پر قسمت کیا اُسی وقت سات اقسام پر بھی قسمت کیا ہی۔ آشفتی بیاے خطاب یعنی شوریدہ اور پریشان تو عشق سے ہوا۔ الف بے تے : جاننی اصطلاح عجم ہی کہ عبارت ایک

چیز کے نہ جاننے سے ہے۔ شاہزادہ گفت با من چرا سخن نگوئی کہ ہم از حلقہ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم آنگہ بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت **بیت** عجب است با وجودت کہ وجود من نماند + تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن نماند + این بگفت و نعرہ بزد و جان بجانان تسلیم کرد۔ حلقہ بگوش کنایہ ہے بندہ اور غلام اور مطیع و فرمانبردار سے استیناس بالکسر الفت کرنی۔ تلاطم بر وزن تغافل ایک لہر کا دوسری لہر سے ٹکرانا۔ نعرہ بالفتح بانگ اور آواز کرنی۔ جانان معشوق اور مطلوب۔ تسلیم سونپنا۔ **بیت** عجب از کشتہ نباشد بدر خیمہ دوست + عجب از زندہ کہ چون جان بدر آورد سلیم + کشتہ بالضم عاشق مقتول۔ خیمہ بالفتح کپڑے اور پشمینہ کا گھر از کشف اللغات۔ سلیم بروزن کریم درست اور چھوٹا ہوا۔ یعنی عاشق کشتہ سے تعجب ہے کہ خیمہ دوست کے دروازے پر قتل ہوا ہو اور عاشق زندہ سے تعجب ہے کہ معشوق کے دروازے پر پہونچکر مارا نہ جاوے اور جان اپنی صحیح سلامت بچا لیجاوے۔ **حکایت** یکے را از متعلمان کمال بہجتی بود و طیب لہجتی و معلم از انچہ کہ حس بشریت است با حسن بشرۂ او میلی داشت تا بشاتبے کہ غالب اوقات او درین سخن بودے **قطعہ** نہ آنچنان بتو مشغولم اے بہشتی روے + کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید + ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بربندم + گر از مقابلہ بینم کہ تیر مے آید + متعلم بروزن متفکر بضم میم و کسر لام سیکھنے والا اسم فاعل تعلم کا بہجت دونوں فتحہ سے شگفتگی اور خوبی۔ طیب بالکسر خوش اور پاک۔ لہجہ بالفتح زبان اور نیز اصطلاح میں خراسان کے بجانے کے طرز کو کہتے ہیں اور یہان مراد معنی اول ہے۔ معلم بر وزن و معنی مدرس اسم فاعل تعلم کا باب تفعیل سے۔ حس بالکسر و التشدید جاننا آگاہ ہونا اور پانا کسی ایک حو اس خمسہ سے جو سننا اور دیکھنا اور سونگھنا اور چکھنا اور چھونا ہے۔ بشریت دو فتحہ سے آدمی ہونا۔ بشرہ دو فتحہ سے اوپر کا پوست آدمی کا اور حیوان کا از منتخب اللغات۔ میل بالفتح ایک طرف کو جھکنا اور نیچے کی طرف رخ کرنا اور دل کی رغبت از کشف اللغات۔ مثابت بالفتح منزل اور پھر آنیکی جگہ اور شکاری کے جال کا مقام از منتخب اللغات۔ بہشتی رو سے کنایہ ہے خوبصورت سے بار ہی پسر گفت آنچنانکہ در آداب درس من اجتہادی کنی در آداب نفسم نیز نظر فرمائی کہ اگر در اخلاقم ناپسندی بینی کہ مرا آن پسندیدہ نماید بر آنم مطلع گردان تا بہ تبدیل آن سعی کنم

گفت ای پسر این سخن از دیگرے پرس کہ آن نظر کہ مرا باتست جز ہنر نمی بینم **قطعہ**
چشم بداندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و
ہفتاد عیب + دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر + آداب بالمد ادب کی جمع اور ادب
دو فتحہ سے طریقہ پسندیدہ اور عقل و فرہنگ اور ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا۔ درس بالفتح علم اور
کتاب کا پڑھنا از منتخب اللغات ۔ اجتہاد بالکسر جہد کرنی اور راہ صواب ڈھونڈھنی۔ نفس
فتح نون اور سکون فا سے جان اور تن اور ذات ۔ تبدیل بدل کرنا۔ برکندہ باد یعنی
نکالی گئی ہو۔ **قولہ** عیب نماید ہنرش در نظر۔ یعنی اُسکی نظر مین ہنر عیب معلوم ہوتا ہے۔ **قولہ**
ہفتاد عیب مراد اس سے بہت عیب ہین نہ تعین اور تعداد اسواسطے کہ فارسیون کا قاعدہ ہے تھوڑے
زمانہ کو دو تین پانچ چھہ سے دس تک بیان کرتے ہین اور بہت مدت کو پچاس اور ستر اور سو
اور ہزار سے ۔ **حکایت** شبی یاد دارم کہ یار عزیزم از در درآمد چنان بے اختیار
از جای برجستم کہ چراغم باستین کشتہ شد **شعر** **تلمیع** سرٰی طیف من یجلو بطلعۃ الدجیٰ +
شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا + یعنی رات کو خیال اُس شخص کا مجھے آیا جو اپنے
چہرے کے نور سے اندھیرے کو دور کرتا ہے۔ قسمت سے مجھے تعجب ہوا کہ یہ دولت کہان سے آئی۔
سریٰ ای رات کے وقت آیا۔ طیف بالفتح خیال فاعل سریٰ ۔ من یجلو یعنی کھولتا ہے۔ بطلعۃ
یعنی اپنی صورت سے ۔ الدجیٰ یعنی اندھیارے کو مفعول یجلو۔ شگفت اول و دوم کے کسرہ سے
بمعنی عجب اسم مصدر اور کبھی ماضی کے معنی مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور تقطیع اس بیت کی اسطرح ہے
سریٰ طی فعولن ف من یجلو مفاعیلن بطلعۃ فعولن ہی الدجا مفاعلن ۔ شگفتا فعولن مدز بختم
مفاعیلن کہ این دو فعوللن لتز کجا مفاعلن **بنشست** و عتاب آغاز کرد کہ در حال مرا
بدیدی چراغ بکشتی گفتم گمان بردم کہ آفتاب برآمد و نیز ظریفان گفتہ اند **قطعہ**
چون گرانی بہ پیش شمع آید + خیزش اندر میان جمع بکش + ور شکر خندہ است و
شیرین لب + آستینش بگیر و شمع بکش + **قولہ** چون گرانی بہ پیش شمع الخ گرانی بالفتح و یائے
مجہول سے مرد گران اور ثقیل کہ قابل صحبت نہو۔ شمع موم اصل دو فتحہ سے تھا اور سکون میم
عجم کے اختلاط اور میل جول سے پیدا ہوا یعنی جبکہ ایک شخص قابل صحبت نہین شمع کے سامنے

آوے اُٹھ اور گروہ مردم مین اُسکو قتل کر اور اگر شیرین لب اور شکر خندہ شمع کے سامنے آوے اُسکی آستین پکڑ اور شمع کو بجھا اور چوما چاٹی مین مشغول ہو- یہ کلام ہنسی اور دل لگی کے طور پر ہے اور احتمال ہے کہ گرانی یاے معروف سے ہو یعنی روشنی شمع کم ہونے کے وقت گرانی اُسکے سامنے آئے اُٹھ اور مجلس کے درمیان اُسکا سر گلگیر سے تراش ڈال مگر یہ تقریر ضعیف ہے- **حکایت** یکی دوستے را کہ مدتہا ندیدہ بود گفت از کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاق بہ کہ ملول **مثنوی** دیر آمدی ای نگار سرمست + زودت ندہم دامن از دست + معشوقہ کہ دیر دیر بنیند + آخر کم ازان کہ سیر بنیند + **قولہ** مشتاق بہ کہ ملول یعنی دیدار کا مشتاق ہونا بہتر کہ ہمیشہ کی ملاقات سے آزردہ اور ملول ہونا- نگار بالکسر بت اور نقش کا مرادف بھی ہے جمع نقوش و نگار اور یہان پر مقصود معنی اول ہے- سرمست مخمور- **قولہ** زودت ندہم دامن از دست یعنی دامن تیرا جلد ہاتھ سے نہ چھوڑون- **قولہ** آخر کم ازانکہ سیر بنیند- آخر بالمد اور کسر خاے منقوطہ پچھلا اور پیچھے- دیر بکسر اول و یاے مجہول مدت دراز اور لفظ کی تکرار کثرت پر دلیل ہے یعنی بہت دیر اور یہی دیر دیر اسپر دلیل ہے کہ ایک مدت کے بعد ایک ایک بار ملاقات حاصل ہوتی ہے یعنی جو معشوق کہ مدت بعد ایک ایک بار اُسے دیکھین آخر الامر جسکو کہ جی بھر کے دیکھا چاہیے اور ہمیشہ اُس سے ملاقات ہو دیکھنا اُسکا اُس معشوق سے بھی کم ہے اس وجہ سے کہ دیر مین دیکھنا اُسکا اشتیاق اور آرزومندی کا موجب ہے اور جی بھر کر اُسکا دیکھنا ملال اور کمی اشتیاق کا سبب ہے- **لطیفہ** شاہد کہ با رفیقان آید بہ جفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادت یاران خالی نباشد- شاہد کسر ہاے محبوب اور یار- رفیق بالفتح یار اور ساتھی رفیقان جمع غیرت بالفتح رشک کرنا- مضادت میم کے ضمہ سے کسی کے ساتھ دشمنی کرنی یعنی اغیار کا معشوق کے ساتھ دیکھنا غیرت اور دشمنی کا سبب ہوتا ہے- **شعر** اذا جئتنی فی رفقۃ لتزورنی + وان جئت فی صلح فانت محارب + یعنی جسوقت کہ تو یارون کے ساتھ میری ملاقات کو آوے اگرچہ صلح سے آوے پھر بھی جنگ کرنے کو تو آتا ہے- **قطعہ** بیک نفس کہ برآمیخت یار با اغیار + بسے نماند کہ غیرت وجود من بکشد + بخندہ گفت کہ من شمع جمعم ای سعدی + مرا ازان چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد + نفس بفتحتین دم اور زمانہ اُمراد زمان قلیل ہے- اغیار

بیگانے - بخندید و گفت یعنی یار نے ہنسکر کہا کہ چون من شمع جمع - **قوله** مرا ازان چہ یعنی مجھے اُس سے کیا نقصان پہونچتا ہے اور جاننا چاہیے کہ اس حکایت مین ابتدا سے ثمنوی کے یعنی قوله دیر آمدی اے نگار الخ تا آخر حکایت مقوله مصنف قدس سره کا بطریق تمثیل کے ہے -

حکایت یاد دارم کہ در ایام پیشین من و دوستی چون دو مغز بادام در پوستے صحبت داشتم ناگاه اتفاق سفر افتاد پس از مدتے کہ باز آمدم عتاب آغاز کرد کہ درین مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیده قاصد بجمال تو روشن گردد و من محروم **قطعہ** یار دیرینہ مرا گو بزبان پند مده + کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن + رشکم آید کہ کسی سیر نگہ در تو کند + باز گویم کہ کسی سیر نخواہد بودن + یار دیرینہ پرانا یار - گو کاف عربی سے تاکید اور مبالغہ کے لیے ہے یا زائد جیسے کہ پہلے ذکر ہوا - توبہ بالفتح گناه سے باز رہنا یعنی اے پُرانے یار زبان سے مجھے نصیحت نکر کہ گناه سے باز آؤن اور چوما چاٹی سے درگذرون اسواسطے کہ میری توبہ اُس سے تلوار کے زور سے بھی متصور نہین اور کہہ سکتے ہین کہ اے یار قدیم میری توبہ کو زبان پر جگہ ندے الخ - **قوله** باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن یعنی پھر مین یہی کہتا ہون کہ ہرچند کوئی تیری طرف خوب گھور کر نگاه کرے سیری حاصل نہوگی - **حکایت** دانشمندی را دیدم کہ بمحبت شخصی مبتلا شده و رازش از پرده برملا افتاده جور فراوان بردے و تحمل بیکران کردی باری بطریق نصیحتش گفتم دانم کہ ترا در محبت این منظور علتی و بناے مودت بر زلتی نیست با وجود این معنی لائق قدر علما نباشد خود را متہم کردن و جور بے ادبان بردن گفت اے یار دست عتاب از دامن روزگارم بدار کہ بارہا درین مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفاے او سہل تر مینماید از نا دیدن او حکما گفتہ اند کہ دل بر مجاہده نہادن آسان ترست کہ چشم از مشاہده بر گرفتن - مبتلا ضم اول اور فتح سوم سے بلا مین پڑا ہوا - ملا بالفتح و القصر ظاہر - تحمل بر وزن تفعل بوجھ اُٹھانا اور اپنے اوپر رنج اور محنت کا رکھنا - منظور یعنی معشوق اور محبوب - علت بر وزن قلت بیماری اور رنج اور سبب ایک چیز کا - زلت فتح اول اور تشدید و فتح دوم سے پھسلنا پانون کا مٹی کیچڑ مین اور زبان کا بات کرنے مین - **قوله** دانم کہ در محبت این منظور

علتی و بنائے مودت بر زلتی نیست بطریق عتاب کہتا ہی اے دانشمند جانتا ہون مین کہ اس شخص کی دوستی مین باوجودیکہ بہت ظلم تو اُٹھاتا ہی رنج تجھے نہین ہی اور دوستی کی بنا لغزش پر نہین ہی یعنی زائل نہو سکیگی بلکہ مستحکم اور لازوال ہی اور اگر علت سے علت نفسانی مراد ہو جائز ہی یعنی معلوم ہی کہ اس شخص کی محبت مین تجھے علت نفسانی نہین یعنی اس دوستی کو تو رنج اپنے نفس کا تصور نہین کرتا اور برا تو نہین جانتا اور بنائے مودت یارون کی لغزش پر نہین ہی یعنی اس دوستی کی بنیاد تو اپنے گناہ اور خطا سے نہین جانتا۔ **قولہ** باوجود این معنی یعنی جب امر ایسا ہوا یعنی محبت موجب رسوائی اور بدنامی اور بسبب بے حرمتی کی ہوئی پس علما کے مرتبہ کے لائق نہین ہی اپنے تئین متہم کرنا اور بے ادبون کا ظلم اُٹھانا۔ **قولہ** صبرم بر جفائے او سہلتر مینماید از نادیدن او یعنی جسقدر اسکا نہ دیکھنا ہمارے حق مین شدت سے دشوار ہی اُسکی نسبت صبر اُسکے ظلم پر کرنا سہل معلوم ہوتا ہی۔ مجاہدہ بروزن مقابلہ کوشش کرنی اور قوت کو کام مین لانا اور اس مقام پر مراد رنج اور تکلیف کو اپنے اوپر اُٹھانا ہی۔ **مثنوی** ہر کہ دل پیش دلبری دارد + ریش در دست دیگری دارد + آہوے پالہنگ در گردن + نتواند بخویشتن رفتن + آنکہ بے او بسر نشاید برد + گر جفائی کند بباید برد + روزے از دوست گفتمش زنہار + چند ازان روز کردم استغفار + نکند دوست زینہار از دوست + دل نہادم بر آنچہ خاطر اوست + گر بلطفم بنزد خود خواند + ور بقہرم براند او داند + ریش بالکسر یاے معروف سے ہر جانور کا اور عزت کا کپڑا اور مال و اسباب اور عربی مین لحیہ ہی اور یاے مجہول سے وہ زخم کہ لہو پیپ اُس سے نکلے اور وہ مراد نہین ہی۔ ریش در دست دیگرے داشتن کنایہ بے اختیاری اور دوسرے کے تسخیر اور تابعدار ہونے سے مراد ہی۔ پالہنگ فارسی پے سے اور لام و ہاے ہوز سے اُس کمند کو کہتے ہین کہ گھوڑے کی لگام کے ایک طرف باندھکر اُس سے گھوڑے کو کھینچتے ہین اور مجرم کو بھی اُس سے کسکر باندھتے ہین اور وہ اصل مین پالاآہنگ تھا یعنی جنیبت کش اس واسطے کہ پالا فارسی پے سے کوتل گھوڑے کے معنی مین ہی اور آہنگ کھینچنا اور ہندی مین باگ ڈور۔ بسر نشاید برد یعنی دن نہین تیر کر سکتے اور جی نہین سکتے۔ **قولہ** روزے از دوست گفتمش زنہار یعنی ایک دن مین نے اُس سے کہا کہ اے یار تیرے ستم کے ہاتھ سے پناہ۔ چند

ازان روز کردم الخ یعنی اکثر اُس دن سے کہ مین نے زنہار کبھی استغفار مین نے کی۔ گر بلطفم بہ نزد خود خواند الخ اس بیت کا پہلا مصرع شرط ہی اور جزا اُسکی محذوف اور دوسرا مصرع جملہ شرطیہ شرط اور جزا کے ساتھ ہی یعنی اگر معشوق مجھے مہربانی اور شفقت سے اپنے پاس بلائے نبھا اور جو قہر اور غضب سے نکالدے وہ جانے یعنی اُسے اختیار ہی۔ **حکایت** در عنفوان جوانی چنانکہ افتد ودانی باشاہدی سری وسرے داشتم بحکم آنکہ حلقی داشت طیب الادا وخلقی کالبدر اذا ابدا۔ عنفوان ضم عین مہملہ اور فتح فا سے ابتدا ہر ایک چیز کی۔ سری وسرے بیاے مجہول اور فتح سین مہملہ اور تخفیف را سے معنی خیال اور کسر سین اور تشدید راے مہملہ سے راز اور بھید۔ **قولہ** چنانکہ افتد ودانی یعنی شروع شباب مین جیسے کہ اتفاق ہوتا ہی ایک معشوق کے ساتھ میل ورراز میرا تھا اور جوانی کے ایام کا تو حال جانتا ہی۔ حلقی داشت طیب الادا یعنی اُسکا گلا خوش آواز تھا۔ وخلقے کالبدر اذا ابدا خلق بالکسر سرشت اور شرح عربی مین بالفتح مخلوق کے معنی مین تحقیق کیا ہی۔ یعنی جوڑ توڑ اُسکے سڈول چودھوین رات کے چاند کے موافق تھے جسوقت کہ پورا چاند افق یا پہاڑ یا بادل سے نمودار ہو۔ **بیت** آنکہ نبات عارضش آب حیات میخورد + ورشکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد + نبات بالفتح جو چیز کہ زمین سے اُگے اور بھی ایک شیرینی مشہور ہی ہندی مین اُسے مصری کہتے ہین پہلے مصرع مین نبات سے مراد خط ہی اور دوسرے مین شیرینی اور یہ تجنیس تام ہی۔ عارض خالی رے کے کسرہ سے رخسارہ ہندی اُسکی گال ہی وآب حیات میخورد یعنی آب زندگی سے پرورش پائی اور سینچا گیا اور جو شخص اُسکی شکر کو دیکھتا ہی یعنی اُسکے ہونٹھ وہ مصری کھاتا ہی اور کہہ سکتے ہین کہ شکر اُسکی ایسی لطیف اور شیرین ہی کہ جو مصری کھاتا ہی اُسکی طرف حسرت سے دیکھتا ہی دیکھتے ہی اُسکے اُسکا منھ میٹھا ہو جاتا ہی۔ اتفاقاً بخلاف طبع از وحرکتے دیدم کہ نہ پسندیدم دامن از و درکشیدم ومُہرہ مہرش برچیدم وگفتم **بیت** برو ہر چہ میبایدت پیش گیر + سر ما نداری سر خویش گیر + شنیدمش کہ میرفت ومیگفت **بیت** شپرہ گر وصل آفتاب نخواہد + رونق بازار آفتاب نکاہد + این بگفت وسفر کرد وپریشانی او درمن اثر۔ حرکت دونون فتحہ سے جنبش اور مراد خطا اور پاؤن کا بچلنا ہی۔ دامن کشیدن کنایہ ہی صحبت سے

کر پھیرنا اور ایک چیز سے پرہیز کرنا از برہان قاطع - مہرہ مہرش برچیدم یعنی اُسکی صحبت ترک کی
شعر فقد زمان الوصل والمرء جاہل + بقدر لذیذ العیش قبل المصائب + یعنی ملاقات کا
وقت مین نے ہاتھ سے دیا اور کھویا اور حال یہ ہے کہ انسان لذت عیش کی مصیبت سے پہلے
نہین جانتا - بیت باز آے و مرا بکش کہ پیشت مردن + خوشتر کہ پس از تو زندگانی
کردن + اما بشکر و منت باریتعالی پس از مدتے باز آمد آن حلق داؤدی متغیر شدہ
وجمال یوسفی بزیان آمدہ بر سیب زنخدانش چون بہ گردے نشستہ و رونق بازار
حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم - سیب بیاے مجہول میوہ ہی
عربی اُسکی تفاح - زنخدان ٹھوڑی عربی ذقن - بہ بالکسر میوہ ہی ہی اور آبی کے نام سے بھی
مشہور ہی عربی سفرجل - کنار برہان قاطع مین بکسر کاف عربی آغوش اور بالفتح کنارہ کو کہتے ہین اور
ملا سعد کی فرہنگ مین لکھا ہی کہ بالفتح بمعنی آغوش اور مؤید مین بالکسر تصحیح کی مگر اہل عراق سے بالفتح سنا گیا
کنارہ گرفتم یعنی الگ ہو گیا مین - قطعہ آن روز کہ خط شاہدت بود + صاحب نظر از نظر
براندی + امروز بیامدی بہ صلحش + کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی + خط شاہد فتح خا اور منقوطہ
اور تشدید طاے مہملہ سے ترکیب توصیفی ہی یعنی خط کہ محبوب ہی اور خط شاہد سے مراد موے پاکیزہ
اور سبزہ آغاز اور لطافت معشوق کو بڑھاتی ہی - صاحب نظر عاشق اور شین ضمیر کا صلحش مین
راجع جانب صاحب نظر کے ہی اور ضمیر شین کش مین جو کہ بالکسر ہی عائد خط شاہد کی طرف - فتحہ بالفتح
حرکت زبر اور ضمہ بالفتح والتشدید حرکت پیش کی ہی اور فتحہ سے خط دراز اور ضمہ سے خم کھائے
بال کوتاہ مراد ہین یعنی جس روز کہ تیرے چہرے پر سبزہ آغاز تھا عاشق کو دھتکارتا تھا اور نظر سے
گراتا اور آج کے دن کہ خط خوب نکلکر بعضے بال دراز اور بعضے گنڈلی کھائے ہوے اور طرح کے
ہو گئے ہین عاشق کی صلح کرنے کو آئے ہو اور پوشیدہ نرہے کہ اشعار فارسی مین آمروز بمعنی
آنزمان والعصر اور امروز بمعنی این زمان اور این عصر کے آتا ہی اور اُسکی دلیل نظم کلام مین شائع
ہی احتیاج ذکر کی نہین ہی - مثنوی تازہ بہار تو کنون زرد شد + دیگ منہ کاتش ما
سرد شد + چند خرامی و تکبر کنی + دولت پارینہ تصور کنی + پیش کسی رو کہ خریدار تست +
نازبران کن کہ طلبگار تست + بہار مشہور فصل ربیع اور آفتاب کا برج حمل مین ہونا ہی اور برہان قاطع مین

آیا ہی کہ بہار ہر درخت کے پھول اور کلی کو بھی کہتے ہین عموماً اور درخت انار کے پھول کو
خصوصاً اور یہان بہار سے مراد شگوفہ ہی یا گلنار اور استعارہ بالتصریح کے طریق سے رخسار معشوق
مقصود ہی یعنی رخسارہ تیرا جو مثل شگوفہ تر و تازہ تھا زردی پر آگیا اور خزان کے قریب ہو چلا
ویک منہ یعنی مشتاق نگر۔ **آتش ما سرد شد** یعنی آگ ہمارے عشق کی بجھی جاتی رہی اور آتش ہمارے
شوق کی بجھ گئی۔ چند خرامی یعنی کب تک ناز کی چال تو چلیگا۔ تکبر گردن کشی۔ پار بفتح
باے فارسی سے پرانا اور گذرا ہوا سال اور دن۔ **قطعہ سبزہ در باغ گفتہ اند خوش است**
داند آنکس کہ این سخن گوید + یعنی از روے دلبران خط سبز + دل عشاق بیشتر جوید
بوستان تو گندنا زاریست + بسکہ بر مے کنی و میروید + قولہ داند آنکس کہ این
سخن گوید۔ کاف بمعنی ہر کہ۔ این سخن اشارہ ہی مضمون مصرع اول کی طرف اور بیت دوم مفعول
لفظ داند یعنی کہتے ہین کہ سبزۂ باغ خوب ہی اور جو شخص یہ بات کہتا ہی اس بات کو جانتا ہی کہ
معشوقون کے چہرے سے خط سبز کو دل عشاق زیادہ ڈھونڈھتا اور پسند کرتا ہی نہ کہ باغ کے
سبزہ کو۔ گندنا کاف فارسی کے فتحہ سے ایک سبزی بوٹی ہی کہ عربی زبان مین اُسے کراث
کہتے ہین اور کہتے ہین ایک ساگ ہی کہ جسقدر اُسکو زیادہ اُکھیڑین زیادہ پیدا ہوتا ہی۔ زار
ایک چیز کے کثرت کی جگہ۔ **قطعہ تو پار برفتہ چو آہو + امسال بیامدی چو یوزے +**
سعدی خط سبز دوست دارد + نہ ہر الف جوالدوزے + پار فارسی باے سال گذشتہ
اور قبل اسکے۔ یوز یاے مضموم واو معروف سے ایک جانور کہ پلنگ سے یعنی چیتے سے چھوٹا
ہوتا ہی۔ جوال بالضم اون وغیرہ کی گون جسمین غلہ پارچہ وغیرہ باندھتے ہین اور جانور پر
لادتے ہین اور اُسے گٹھیا بھی کہتے ہین اور ٹاٹ اور الف جوالدوز اشارہ سخت اور لانبے
بال کی طرف ہی۔ **قطعہ گر صبر کنی ور نکنی موے بناگوش + این دولت ایام نکوئی**
بسر آید + گر دست بجان داشتمی ہمچو تو بر ریش + نگذاشتمی تا بہ قیامت کہ بر آید +
بناگوش بضم باے موحدہ و نون بن گوش ہندی کان کی لو یعنی اگر تو صبر کرے اور بناگوش
کے نیچے کے بال نہ منڈائے یا کہ تو منڈائے بہرحال حسن جوانی کی دولت کا زمانہ ایک روز
تمام ہوگا اور قائم نہ رہیگا۔ **قولہ** گر دست بجان الخ دست قدرت ذکر محل ارادہ حال ہی اور

تقدیم و تاخیر عبارت کی وزن شعر کی رعایت سے واقع ہی اصل عبارت اسطرح ہی کہ اگر دست داشتمی بر یش ہمچو تو بجان یعنی اے معشوق اگر مجھے دست قدرت تیرے خط پر ایسا ہوتا کہ تو جان عشاق پر رکھتا ہی تو قیامت تک خط کو نہ نکلنے دیتا کہ خوبی اور شگفتگی تیرے چہرے سے دور کرے - **قطعہ** سوال کردم وگفتم جمال روے ترا + چہ شد کہ مورچہ درگرد ماہ جوشیدہ است + جواب داد ندانم چہ بود رویم را + مگر بماتم حسنم سیاہ پوشیدہ است + مورچہ زنگار جو تلوار اور آئینے اور فولاد وغیرہ مین لگ جاتا ہی اور یہان مراد اس سے خط چہرہ کا ہی اور ماہ سے رخسارہ بطور استعارہ مراد ہی - جوشیدہ اکٹھے ہوئی اور شورش کی اور برہان قاطع مین جوشن بمعنی حلقہ کے آیا ہی جیسے حلقہ زرہ اور جوشن اس نظر سے اگر جوشیدہ بمعنی حلقہ زدہ کہا جاے بعید نہین ہی - ماتم مصیبت - **حکایت** یکے را پرسیدم از مستعربان الخ مستعرب کسرہ را سے جو شخص کہ عرب کے مانند ہو عرب خالص نہو اور زنیر خبکل کے عرب - ماتقول فی المرد - مرد بضم اول جمع امرد یعنی کیا کہتے ہو امردون کے حق مین جنکے داڑھی مونچھ نہ ہون - گفت لاخیر فیہم یعنی نیکی انمین نہین ہی - مادام احدہم لطیفاً یتخاشن فاذا اخشن یتلاطف - یعنی جب تک خوب اور لطیف ہین سختی کرتے ہین اور جب سخت ہوجاتے ہین تلطف کرتے ہین اور دوست بنتے ہین **نظم** امرد آنگہ کہ خوب و شیرین بود تلخ گفتار و تندخوے بود + چون بریش آمد و بلاغت شد + مردم آمیز و مہر جوی بود + بلاغت رسیدگی اور لڑکون کا بلوغ احتلام اور انزال سے اور انتہا اسکی اٹھارہ سال کی عمر ہی - **حکایت** یکے از علما را پرسیدند کہ کسی با ماہروئے در خلوت نشستہ و در ہا بستہ و رفیقان خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر یانع و الناطور غیر مانع - یعنی کھجور پکی ہوئی ہی اور باغبان غیر مانع ہی - تمر فتح تا سے قرشت سے سکون میم کے ساتھ کھجور مبتدا ہی - یانع یاے تحتانی سے اسم فاعل ینع کہ معنی اسکے میوہ کا پختہ ہونا ہی از صراح خبر مبتدا - ناطور باغبان مبتدا ہی - ہیچ دانی کہ بقوت پرہیزگاری از وے سلامت بماند گفت اگر از ماہرویان بسلامت بماند از بدگویان بسلامت نماند **شعر** وان سلم الانسان من سوء نفسہ + فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم + یعنی اگر انسان بچا رہے اپنی

نوات کی برائی سے مدعی کی بدگمانی سے نہین بچ سکتا - **بیت** شاید پس کار خویشتن بنشستن + لیکن نتوان زبان مردم بستن + شاید معنی تو اند - پس کار خود نشستن اپنا کام ترک کرنا - **حکایت** طوطی را با زاغے در قفص کردند طوطی از قبح مشاہدہ او مجاہدہ میبرد و می گفت این چہ طلعت مکروہ است و ہیات ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون - طوطی بالضم ایک جانور ہی اور وہ رنگ برنگ کا ہوتا ہی اور ہند مین اکثر چونچ کے سرخ اور پرون کے سبز ہند مین ہی - قفص دونون فتحہ سے پنجرہ جسمین جانور کو رکھتے ہین - قبح ضم اول اور سکون دوم سے زشتی اور برائی مشاہدہ بالضم دیکھنا - مجاہدہ بالضم رنج اور محنت کا اٹھانا - طلعت بالفتح دیدار اور صورت کا دیکھنا - ہیات شکل - ممقوت مبغوض اور دشمن گنا گیا - منظر صورت - ملعون راندہ گیا اور نفرین کیا ہوا - شمائل بالفتح عادتین - یا غراب البین یا لیت بینی و بینک بعد المشرقین - یعنی اے کالے کوے جنگل کے کاش میرے اور تیرے درمیان ہوتا فاصلہ پورب اور پچھم کا - **قطعہ** علی الصباح بروی تو ہر کہ برخیزد + صباح روز سلامت برو مسا باشد + بد اخترے چو تو در صحبت تو بایستی + ولے چنانکہ توئی در جہان کجا باشد + عجب تر آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجان آمدہ بود و ملول شدہ لاحول کنان از گردش گیتی ہمے نالید و دستہای تغابن در یک دیگر ہمی مالید و می گفت این چہ بخت نگونست و طالع دون و ایام بوقلمون لائق قدر من آنستی کہ با زاغے بدیوار باغے خرامان ہمی رفتمی - علی الصباح دم صبح **قولہ** بروے تو ہر کہ برخیزد یعنی تیری صورت دیکھکر خواب کے بستر سے اٹھے - مسا بالفتح شام - بد اختر بدبخت اور شوم کو کہتے ہین - مجاورت راے قرشت سے بروزن اکرت پڑوسی ہونا - ملول بالفتح آزردہ اور غم آلودہ - لاحول کنان یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور معنی اسکے پہلے گذر چکے - تغابن غین منقوطہ اور باے ابجد کے ضمہ سے نقصان مندی اور ایک دوسرے کو زیان پہونچانا - نگون کسر نون اور ضم فارسی کاف سے جھکا ہوا اور سر نیچے کیے ہوے مراد نحس اور کم بخت - دون بالضم سفلہ - بوقلمون رومی دیبا

کہ ہر وقت ایک علیحدہ رنگ سے نظر آوے اور کنایہ اُس شخص سے ہے کہ ہر وقت اپنے تئین
دوسرے رنگ سے ظاہر کرے اور کہتے ہین کہ ایک جانور پانی مین رہتا ہے جب چاہتا ہے کہ کسی جانور کو
پکڑے تو اُس جانور کی شکل بنجاتا ہے اور حربا یعنی گرگٹ کو بھی کہا ہے کہ ہر دم اور ہی رنگ اُسکا ہوتا ہے
از برہان قاطع - انتہی یعنی وہ ہوتا۔ بیت پارسا را بس اینقدر زندان + کہ بود ہم طویلہ
رندان + تا چہ گنہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت آن در سلک صحبت چنین ابلہے
خودرای و ناجنس یاوہ درای بچنین بند بلا بتلا کردہ است - ہم طویلہ یعنی ہم سلک اور
ہم مجلس - رند بالکسر شوخ اور بیباک اور بے قید - خودرای بمعنی خودکام اور خودسر - یاوہ
واہیات باتین اور فحش - درای بروزن سرای امر کا صیغہ در آئیدن سے معنی اُسکے کہنا اور
چونکہ اسم کے بعد واقع ہوا لہذا بمعنی اسم فاعل کے مستعمل ہوا یعنی بیہودہ گفتگو کرنے والا اور درای
گھنگرو اور گھنٹہ کو بھی کہتے ہین مگر وہ یہان مراد نہین - مبتلا بلا مین پڑا ہوا - قطعہ کس
نیاید بپای دیوارے + کہ بران صورتت نگار کنند + گر ترا در بہشت باشد جاے +
دیگران دوزخ اختیار کنند + نگار نقش یعنی کوا طوطی سے مخاطب ہو کر کہتا تھا کہ تو ایسی ہے کہ
اگر صورت تیری دیوار پر کھینچین از راہ پرہیز اور بچنے کے دیوار تلے کوئی نہ آئے اور جو تیری جگہ بہشت مین
ہو اور لوگ تیری نفرت سے دوزخ جانا قبول کرین - این مثل بدان آوردم تا بدانی کہ
صد چندانکہ دانا را از نادان نفرت است نادان را از دانا وحشت است - وحشت بالفتح
رمیدگی - نفرت بالکسر گریز یعنی جسقدر کہ عقلمند نادان سے دور بھاگتے ہین نادان کو دانا سے
سوگنی وحشت اور نفرت ہے - قطعہ زاہدے در سماع رندان بود + زانمیان گفت شاہد
بلخی + گر ملولی ز ما ترش منشین + کہ تو ہم در میان ما تلخی + رباعی جمعے چو گل و لالہ
بہم پیوستہ + تو ہیزم خشک در میان شان رستہ + چون باد مخالف و چو سرما
ناخوش + چون برف نشستہ و چون یخ بستہ + سماع بفتح سین مہملہ اور کسر عین اسم فعل ہے
بمعنی سن - جسطرح نزال اور فارسی مین عین کے سکون بضرورت سے راگ کے معنی مین آیا ہے اور
عرف مین سماع رقص کرنے کو کہتے ہین - بلخ بالفتح ایک شہر کا نام مشہور ہے خراسان سے اور وہ شہر
قدیم ہے جیسے اصطخر فارس کا اور فتح اول اور دوم سے غرور کرنا از برہان قاطع - جمعے ایک گروہ

رستہ بالضم اگا ہوا۔ یخ بالفتح برف اور وہ زمین سرد سیر مین یا برشتی ہوا اور ہوا کی سرزمی سے
حوض اور ہر تن مین جم جاتی ہی۔ یعنی اے زاہد ہمارے درمیان تو مثل ہوا مخالف اور سرما کے
ناگوار ہوا اور برف کی طرح جمی ہوئی بیٹھی ہوئی کہ تیرے ساتھ کوئی اختلاط نہین کر سکتا اور یخ ایک
بچا ہوا اور سمٹا ہوا اور ہمارے ساتھ عیش و انبساط سے نہین ہو۔ **حکایت** رفیقی داشتم
کہ سالہا بہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکران حقوق صحبت ثابت شدہ
آخر بسبب نفعی اندک آزار خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با این ہمہ از
ہر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنان من در مجمع
ہمی گفتند **قطعہ** نگار من چو درآید بخندۂ نمکین + نمک زیادہ کند بر جراحت ریشان +
چہ بودے ار سر زلفش بدستم افتادے + چو آستین کریمان بدست درویشان +
حقوق اول دوم کے ضمہ سے جمع حق اور وہ ایک چیز ہی کہ کسی پر ثابت ہوا ہو۔ سپری کسر اول
اور فتح دوم سے آخر اور تمام اور ناچیز و پامال کے معنی مین بھی ہی از برہان قاطع۔ مجمع دونون
میم کے فتحہ سے مجلس۔ **قولہ** نمک زیادہ کند الخ یعنی نمکین ہنسی اسکی عشاق کے زخم دل پر زیادہ
نمک چھڑکتی ہی یعنی زخمیون کے زخم دل کو زیادہ کرتی ہی۔ جراحت بالکسر زخم۔ ریشان کنایہ
دلریشان سے کہ عاشقون سے مقصود ہی۔ اور جاننا چاہیے کہ ریش بمعنی زخم اور زخمی دونون کے
آتا ہی اور یہان زخمی مراد ہی۔ چہ بودے یعنی کیا نقصان ہوتا۔ ار مخفف اگر۔ سر زلف بکسر ثانی
کنایہ ناز و غمزے سے ہی از برہان قاطع۔ بدستم افتادے یعنی حاصل ہوتا۔ طائفۂ دوستان
بر لطف این سخن نہ بلکہ بر حسن سیرت خویش گواہی دادند و آفرین کردہ و آن دوست
ہمدران جملہ مبالغت نمودہ بر فوت صحبت قدیم تاسف خوردہ و بخطای خویش اعتراف
کردہ معلوم شد کہ از طرف او ہم رغبتے ہست این بیتہا فرستادم و صلح کردم۔ مبالغہ
بروزن معانقہ تمامی کو پہونچنا اور کسی کام مین انتہا کی کوشش کرنی۔ فوت بالفتح درگذرنا۔
تاسف بروزن تفعل افسوس کرنا اور غم کھانا۔ اعتراف بالکسر گناہ کا اقرار کرنا۔ صلح بالضم آشتی
کرنی۔ **قطعہ** نہ مارا در جہان عہد و وفا بود + جفا کردی و بدعہدی نمودی + بیکبار از
جہان دل در تو بستم + ندانستم کہ برگردی نبودی + ہنوزت گر سر صلحست باز آی +

کزان محبوب تر باشی کہ بودی + **قولہ** نہ مارا الخ استفہام انکاری ہے۔ (از مترجم استفہام
اقرار ہے) ۔ عہد بالفتح سوگند اور پیمان اور امان اور نگہداشت از منتخب اللغات۔ وفا بالفتح
قول کو نگاہ رکھنا اور دوستی اور عہد سخن کو پورا کرنا۔ عہد و وفا بود دلبواو عطف یعنی عہد تھا
اور وفا تھی۔ بدعہدی پیمان شکنی۔ **قولہ** یکبار از جہان الخ یعنی بالکل جہان سے قطع کرکے
دل تجھ مین باندھا تھا۔ برگردی باکاف فارسی یعنی تو باز رہے۔ **حکایت** یکی را
زنے صاحب جمال بود درگذشت مادر زن پیر فرتوت بعلت کابین در خانہ
متمکن بماند مرد از مجاورت او بجان رنجیدے و بحکم صداق از مجاورت او چارہ
ندیدے گروہی از آشنایان بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در فراق آن یار عزیز
گفت نادیدن زان بر من چنان دشوار نیست کہ دیدن مادر زن ۔ فرتوت
بالفتح بہت ہی بوڑھا ستر اہتر ا۔ کابین عورت کا مہر اور کاوین بھی اسے کہتے ہین متمکن
اسم فاعل تمکن کا معنی جگہہ لینے والا۔ محاورت بفتح میم وحاے مہملہ و فتح واو جواب دینا (از
مترجم محاورہ بالضم جواب دادن کذافی کشف اللغات والمحاورۃ والمحورۃ والمحورۃ الجواب
کذافی القاموس) ۔ صداق بالفتح والکسر کابین اور دست پیمان۔ مجاورت بالضم پڑوسی ہونا
مثنوی گل بتاراج رفت و خار بماند + گنج برداشتند و مار بماند + دیدہ برتارک
سنان دیدن + خوشتر از روے دشمنان دیدن + واجب است از ہزار دوست
برید + تا یکے دشمنت نباید دید + تاراج لوٹ اور غارت اور ایک دوسرے سے الگ
کرنا۔ گنج بالفتح سونے چاندی کی ڈھیری کہ زمین مین گاڑین۔ تارک بفتح سوم میانہ سر
ہندی چاند۔ سنان بالکسر نیزہ کا سرا اور ہر خنجر کی تیزی از کنز اللغات۔ **قولہ** دیدہ برتارک
سنان الخ یعنی اپنی آنکھ کو نیزے کی انی پر دیکھنا دشمن کے منھ دیکھنے سے بہتر ہے۔ **قولہ** واجب است
از ہزار دوست برید الخ برید مختصر بریدن (از مترجم برید حاصل مصدر بریدن سے ماضی کے
وزن پر) یعنی ہزار دوست سے قطع کرنا واجب ہے پھر بھی ایک دشمن کا منھ نہ دیکھنا چاہیے
خلاصہ یہ کہ اگر ہزار دوست کی دوستی چھوڑنے سے ایک دشمن کے منھ نہ دیکھنے کا وسیلہ حاصل ہو اس سے بھی
نہ گذرنا چاہیے۔ **حکایت** یاد دارم کہ در ایام جوانی گذر داشتم بکوئے و نظر داشتم

بامادہ رویئے در ایام تموزی کہ حرورتش آب دہان را بجوشانیدی و سمومش مغز استخوان بجوشانیدے از ضعف بشریت تاب آفتاب نیاوردم و التجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسی زحمت و تموز از من ببرد و آبے فرو نشاند کہ ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبان فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید چنانکہ در شب تارے صبح برآید یا آب حیات از ظلمات بدر آید قدحے برف آب در دست گرفتہ و شکر دران ریختہ و بعرق برآمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرۂ چند از گل رویش دران چکیدہ فے الجملہ شراب از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم ـ تموز بالفتح شدت کی گرمی اور آفتاب کے برج سرطان مین رہنے کی مدت اور رومی اسکو ایک مہینا شمار کرتے ہین اور تموز ماہ کہتے ہین ـ حرور بالضم گرما اور بالفتح لو جو رات کو چلے از منتخب اللغات ـ خوشانیدن بواو مجہول سکھانا ـ سموم لو جو دن کو چلے ـ ضعف بالفتح سستی اور ناتوانی ـ بشریت بکسر رائے حطی آدمی ہونا ـ التجا بالکسر پناہ لانا مترقب اسم فاعل ترقب معنی امید رکھنے والا ـ حر بالفتح والتشدید گرما ـ برداب ٹھنڈھا پانی ـ دہلیز دروازہ اور اندرون خانہ کا درمیان از شرح عربی ـ فصاحت بالفتح تیز زبانی اور کشادہ سخن ہونا ـ صباحت بالفتح خوبی اور جمال ـ ظلمات بضم اول و فتح دوم و نیز سکون دوم جمع ظلمت بالضم معنی تاریکی اور اندھیرا ـ برف آب پانی برف مین لگایا ہوا اور ٹھنڈا پانی ـ عرق دو فتحہ سے مراد گلاب جو عرق مشہور ہی ـ مطیب خوشبو کیا ہوا اسم مفعول تطییب باب تفعیل ـ شراب بالفتح مشہور ہی کہ خمیر ہوا اور تیز پینے کی چیز اور یہان مراد معنی دوم ہی از کشف اللغات ـ نگار بکسر نون مراد نقش اور محبوب و معشوق سے بھی ہی اور منہدی کا نقش جو معشوق کے ہاتھ پاؤن پر بناوین نگارین مین یاو نون نسبت کے واسطے ہی جیسے زرین اور سیمین یعنی اُسکے جیلی منہدی کے نقش دار ہاتھ سے مین نے لیا ـ **شعر** ظما بقلبی لایکاد یسیغہ + رشف الزلال ولو شربت بحوراً + یعنی میرے دل مین ایک پیاس ہی کہ نہین قربت سے اُسکے کہ آب شیرین اُسکو بجھا دے اگرچہ دریا کے دریا پی جاؤن **قطعہ** خرم آن فرخندہ طالع را کہ چشم + بر چنین روئے او فتد ہر بامداد + مست مے بیدار گردد نیم شب + مست ساقی روز محشر بامداد + خرم بضم اول اور فتح دوم و تشدید خوش وقت

اور خوشی اور خوش - فرخندہ بفتح اول اور ضم ثالث مبارک اور بعض نے کہا بفتحہ معنی زیبا
یعنی اُس مبارک نصیب کا وقت خوش ہی کہ اُسکی نظر ہر صبح ایسے مُنہ پر پڑے جیسا کہ تیرا ہی اور
کہہ سکتے ہین کہ ایسے مُنہ پر پڑے کہ جسکا مین نے ذکر کیا اور دوسری بیت اس قطعہ کی مقولہ مصنف ہی
کا تمثیل کے طور پر ہی یعنی ظاہری شراب کا نشیلا آدھی رات کو بیدار اور ہوشیار ہوجاتا ہی اور خمار
اُسکا دفع ہوتا ہی اور جو شخص جمال ساقی یعنی معشوق سے مست ہوگیا وہ قیامت کی صبح سے پہلے
افاقہ مین نہین آتا اور نہ اُسکا نشہ جاتا ہی - **حکایت** سالے سلطان محمود خوارزم شاہ
با ختا برای مصلحتے صلح اختیار کرد بجامع کاشغر در آمدم پسرے دیدم بخوبی در غایت
اعتدال و نہایت جمال چنانچہ در امثال گویند **مثنوی** معلمت ہمہ شوخی و دلبری
آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت + من آدمی بچنین شکل و خوے و قد
و روش + ندیدہ ام مگر این شیوہ از پری آموخت + سلطان محمود نام ایک بادشاہ کا ہی
خوارزم ایک شہر کا نام ہی مشہور ترکستان سے کہ وہان مشک پیدا ہوتا ہی اور خوبصورتون سے
منسوب ہی یعنی بادشاہ ختا نے صلح منظور کی اور مجھے سفیر بنا کر ختا کو روانہ کیا تاکہ معاملہ وہان کا
مین درست کرون از شرح عربی - بجامع کاشغر در آمدم - کاشغر غین معجمہ کے فتحہ سے نام ایک
شہر کا ہی از شرح عربی - **اعتدال** بالکسر سیدھا اور ہموار ہونا - **امثال** بالفتح جمع مثل بفتحتین معنی
قصے اور کہانیان اور بالکسر مانند کرنا - **قولہ** چنانکہ در امثال گویند یعنی جیسے کہ قصے کہانیون مین
کہا کرتے ہین معلم بتشدید لام مکسور اسم فاعل تعلیم کا - **شوخی** بواو مجہول بیباکی اور بے شرمی -
قولہ مگر این شیوہ یعنی یہ شیوہ ناز و غصہ اور جور وغیرہ - **قولہ** از پری آموخت مشتق آموختن سے
لازمی ہی اور بیت گذشتہ مین متعدی ہی اسواسطے کہ آموختن لازم اور متعدی دونون قسم ہی
مقدمۂ نحو زمخشری در دست و ہمی خواند ضرب زید عمرًا و کان المتعدی عمرو - یعنی
زید نے عمر کو مارا اُس حال مین کہ عمر و ظلم کرنے والا تھا - مقدمۂ نحو زمخشری ایک کتاب کا نام ہی
علم نحو مین کہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف و مفصل نے اُسکو تالیف کیا ہی - زمخشر دو نون
فتحہ سے نام ایک قصبہ کا ہی مضافات خوارزم سے - گفتم اے پسر خوارزم و ختا صلح کردند
و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقی ست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاک شیراز گفت

از سخنان سعدی چه داری گفتم شعر بلیت بنحوی یصول مغاضبا + علی الزید فی
مقابلة العمرو + علی جرز ویل لیس یرفع راسه + وهل یستقیم الرفع من عامل الجر + یعنی مین گرفتار ہوا
ایک نحو پڑھنے والے کا کہ وہ حملہ کرتا ہی میرے اوپر درحالیکہ غصے مین بھرا ہوا ہی جسطرح زید عمرو
کے مقابلہ مین وہ سر نہین اٹھاتا اور کسی کی طرف متوجہ نہین ہوتا درحالیکہ دامن کھینچنے یہ ناز نخرے
مین ہی آیا عمل رفع کا عامل جر سے راست ہوتا ہی - لختی باندیشه فرو رفت وگفت غالب اشعار
او درین زمین بزبان پارسی است اگر بگوئی بفهم نزدیک تر باشد کلموا الناس علی قدر
عقولهم - یعنی لوگون سے بات انکی سمجھ کے موافق کرو - مثنوی طبع ترا تا هوس نحو کرد +
صورت عقل از دل ما محو کرد + اے دل عشاق بدام تو صید + ما بتو مشغول و تو با عمرو
زید + یعنی طبع تو اور کلمہ را زائد ہی - (از مترجم را بمعنی اضافت ہو جاسے اگر طبع کو مضاف نہ پڑھین)
قوله اے دل عشاق الخ اے حرف ندا ہی اور منادی محذوف یعنی اے معشوق کہ دل عشاق تیرے
جال مین شکار ہی - بامدادان که عزم سفر مصمم شد مگر از کاروانیان گفته بودندش که فلان
سعدی ست دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد که چندین روز چرا نگفتی تا شکر
قدوم بزرگان را بخدمت میان بستمی گفتم مصرع باوجودت زمن آواز نیاید که منم + گفتا
چه شود اگر درین بقعه روزی چند برآسائی تا از خدمت مستفید شویم گفتم نتوانم بحکم این
حکایت **مثنوی** بزرگے دیدم اندر کوهساری + قناعت کرده از دنیا بغارے +
چرا گفتم بشهر اندر نیائی + که بارے بند از دل برکشائی + بگفت آنجا پریرویان نغزند +
چو گل بسیار شد پیلان بلغزند + این بگفتیم و بوسه بر سر و روے یکدیگر دادیم و وداع
کردیم - بامداد وقت صبح اور وہ وقت فجر کے طلوع اور آفتاب کے برآمد کے درمیان کا ہی مصمم
اسم مفعول تصمیم یعنی مقرر اور مشخص - کاروانیان جمع کاروانی بمعنی اہل کاروان - تلطف بروزن
تفعل مہربانی کرنی - قدوم بالضم پیش آنا - کوہسار کوہستان جہان پہاڑ کثرت سے ہون اسواسطے
کہ سار اور ستان اپنو ہی اور کثرت کے مقام کو کہتے ہین - **قوله** چرا گفتم الخ یعنی مین نے کہا کسلیے
تم شہر مین نہین آتے - نغز بالفتح نفیس - گل بالکسر معروف - وداع بالفتح پدرود اور خیرباد کہ جانے
کے وقت کہتے ہین اور بالضم والکسر رخصت - **مثنوی** بوسه دادن بروی دوست

چه سود + همدران لحظه کردنش بدرود + سیب گوئی وداع یاران کرد + روی از نیمه
سرخ ونران روزرد + پدرود بفتح باے فارسی رخصت از برہان قاطع - اور شرح
عربی مین ہی کہ بعض نے بباے عربی اور ضم دال مہملہ بمعنی درود وتحیت تصیح کی ہی - سیب بکسر سین مہملہ
اور یاے مجہول ایک میوہ ہی کہ عربی مین تفاح کہتے ہین اور جب وہ نخپتہ ہوجاتا ہی آدھا سرخ اور
آدھا زرد رنگ ہوتا ہی - **قولہ** سیب گوئی وداع الخ یعنی اگر تم دیکھو تو کہو کہ مفارقت احباب نے
اسکا منھ ایک طرف آدھا سرخ اور دوسری طرف آدھا زرد کردیا ہی - **شعر** ان لم امت یوم
الوداع تاسفا + لاتحسبونی فی المودة منصفا + اگر رخصت کے دن مین نہ مرجاؤن
افسوس کے مارے تو مجھے دوستی مین منصف خیال نکرو - **حکایت** خرقہ پوشے در کاروان
حجاز ہمراہ ما بود ویکی از امراے عرب مراو را صد دینار بخشید تا نفقہ عیال کند کہ ناگاہ
دزدان خفاچہ بر کاروان زدند وپاک بردند بازرگان گریہ وزاری کردن گرفتند
وفریاد بے فائدہ خواندن **بیت** گر تضرع کنی وگر فریاد + دزد زر باز پس نخواہد داد
مگر آن درویش کہ بر قرار خویش ماندہ بود وتغیرے درو نیامدہ گفتم مگر آن
معلوم ترا نبردند گفت بلے بردند ولیکن مرا با آن الفتی چنان نبود کہ بمفارقت آن
خستہ دل باشم - حجاز بالکسر مکہ اور مدینہ اور طائف اور شہرہاے دیگر کہ درمیان زمین نجد
وغور کے واقع ہوے - امرا بالضم ہمزہ اور فتح میم جمع امیر - نفقہ بالفتح روزی اور معاش کی ضرورت یا
خفاچہ بالفتح خاے معجمہ اور جیم فارسی سے ایک غول بٹ مار عرب کا از برہان قاطع - پاک بردند
یعنی تمام مال اور نقدی کہ انکی ملک مین تھا لے گئے - تضرع بروزن تفعل رونا اور گریہ وزاری
کرنی - باز پس واپس اور الٹا - تغیر مصدر تفعل ایک حال سے دوسرے حال پر ہونا - معلوم
بالفتح جانا گیا اور فارسی مین درم ودینار کے معنی مین مستعمل ہی از کشف اللغات - **بیت** نباید بستن
اندر چیز وکس دل + کہ دل برداشتن کاریست مشکل + گفتم موافق حال من است انچہ
گفتی کہ مرا در عہد جوانی با جوانے اتفاق مخالطت بود وصدق مودت بمثابتے کہ
قبلہ چشمم جمال او بودے وسود سرمایہ عمرم وصال او - مخالطت بروزن مفاعلہ آپس مین
ملنا جلنا - مثابت بالفتح مرتبہ اور منزلت - **قطعہ** مگر ملائکہ بر آسمان وگرنہ بشر + بحسن صورت

او ور زمی نخواہد بود + بدوستی کہ حرام است بعد ازو صحبت + کہ ہیچ نطفہ چو او آدمی نخواہد بود + ملائکہ بفتح میم وکسر ہمزہ سے فرشتے۔ نطفہ بالضم آب منی یعنی فرشتے جیسا ہے آسمان پر اُسکے مثل ہون تو ہون ورنہ آدمی دنیا مین اُسکے حسن صورت اور شکل کا نہ ہوگا۔ **قولہ** بدوستی بیاے معروف یعنی دوستی کی قسم۔ **قولہ** حرام است الخ جواب قسم ہے اور مصرع دوم مین کاف علت کا یعنی دوستی اور محبت کی قسم ہے کہ اُسکے بعد کسی کی صحبت اختیار کرنی حرام ہے اسواسطے کہ کوئی نطفہ مثل اُسکے آدمی نہ ہوگا سوا پری اور فرشتے کے اور ہوسکتا ہے کہ یاے دوستی مجہول ہو کاف اول صفت کے لیے اور کاف دوم جواب قسم۔ ناگہے پای وجودش بگل عدم فرو رفت و دود فراق از دودمانش بر آمد روزہا بر سر خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ می گفتم این بود **قطعہ** کاش کانروز کہ در پاے تو شد خار اجل + دست گیتی بزدے تیغ ہلاکم بر سر + تا درین روز جہان بے تو ندیدی چشمم + اے منم بر سر خاک تو کہ خاکم بر سر + دود بالضم معروف ہے اور رنج وغم کو بھی کہتے ہین اور دم اور نفس کے معنی مین بھی آیا ہے مگر مراد غم اور رنج ہے۔ دودمان بالضم قبیلہ اور خاندان۔ مجاورت بروزن مفاعلہ ہمسائگی کرنی۔ کاشکے کلمہ ترجی اور تمنی (از مترجم تمنی نہ ترجی) اور بعض نسخون مین کاج بجاے کاش دیکھا گیا اور معنی وہی کاش کے کہ افسوس کے معنی مین استعمال کرتے ہین۔ **قولہ** تادرین روز جہان یعنی آج کے دن میری آنکھ دنیا کو تیرے بغیر نہ دیکھتی۔ **قولہ** اے منم بر سر خاک تو الخ اے حرف ندا ہے اور منادی محذوف یعنی اے معشوق مین تیری خاک کے ڈھیری پر ہون کہ خاک میرے سر پر ہے اور شرح عربی مین لکھا ہے کہ خاک بر سرم و خاک بر سر او دعا ہے ہلاکت کے لیے الا کتب لغت مین دیکھا نہین گیا۔ (از مترجم قول شارح عربی درست ہے اور ایسے محاورات مین لفظ باد محذوف ہوتا ہے اے خاک بر سرم باد ضرورت استشہاد کی بوجہ شیوع کے نہین ہے) **قطعہ** آنکہ قرارش نگرفتے و خواب + تا گل و نسرین نفشاندے نخست + گردش گیتی گل رویش بریخت + خاربنان بر سر خاکش برست + گل بضم کاف فارسی معروف ہے کہ گلسرخ کو کہتے ہین اور عربی مین اُسکو ورد بولتے ہین۔ نسرین نسترن سیوتی۔ خاربنان بضم باے ابجد درختان خار۔ برست بضم راے مہملہ ماضی رستن کی اُگنے اور روئیدن کے معنی مین۔ یعنی وہ معشوق جیسے

نہ قرار آرام ملتا نہ نیند آتی جب تک کہ اُسکی سیج پر سیوتی اور گلاب کے پھول نہ پھیلائے جاتے۔ قولہ
گردش گیتی الخ گردش حاصل بالمصدر گردیدن کا ہے معنی پھرنا اور دور کرنا اور تغیر کو بھی کہتے ہین۔
گیتی کاف فارسی کے کسرہ اور یائے مجہول سے دنیا یعنی دنیا کے تغیر نے اُسکے منھ کا پھول گرا یا اور
بکھیر دیا۔ بعد از مفارقت او عزم کردم و نیت جزم کہ بقیت زندگانی فرش ہوس در نوردم
و گرد مجالست نگردم قطعہ دوش چون طاؤس می نازیدم اندر باغ وصل + این زمان
اندر فراق یار می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودے گر نبودے بیم موج + صحبت گل
خوش بدے گر نیستی تشویش خار + عزم بالفتح آہنگ - نیت بکسر نون اور تشدید اور فتحہ یائے
حطی سے ارادہ کرنا اور دل مین لانا اور دل مین لی ہوئی حاجت اور مراد۔ جزم بالفتح کاٹنا اور قطع کرنا
اور راست بریدہ۔ فرش بالفتح بچھانے کی چیز کپڑے کی۔ در نوردم یعنی لپیٹون۔ مجالست بضم میم
اور فتح لام ہمنشینی کرنی۔ تشویش پریشان کرنا از منتخب اللغات۔ حکایت یکی را از ملوک عرب
حدیث لیلی و مجنون و شورش حال وے بگفتند کہ با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان
نہادہ است و زمام اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند ملامتش کردن گرفت
کہ در شرف نفس انسانی چہ خلل دیدی کہ خوے بہائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی مجنون
بنالید و گفت۔ حدیث نئی خبر۔ لیلی بر وزن صحرا معشوقہ مجنون اور فارسی امالہ کے ساتھ مشہور ہے
مجنون عاشق معروف اور نام اُسکا قیس ہے بفتح قاف جب عشق لیلے مین دیوانہ ہوگیا اس لقب سے
ملقب ہوا۔ شورش بالضم بیقراری اور فتنہ و آشوب۔ زمام بالکسر مہار اور وہ رسی کہ اونٹ کی
ناک مین ڈالتے ہین۔ شرف بفتح اول و سکون دوم غالب ہونا کسی پر بزرگی سے اور بفتحتین بلندی
اور بزرگی اور صاحب حسب ہونا۔ نفس بالفتح جان اور تن اور ذات۔ خلل بفتحتین تباہ ہونا اور
بگڑنا کام کا اور ایک چیز مین رخنہ اور فساد۔ بہائم حیوانات غیر ذوی العقول شعر ورب صدیق
لامنی فی ودادہا + الم یرہا یوما فیوضح لے عذری + یعنی بہت سے دوستون نے مجھے لیلی کی
دوستی مین ملامت کی کیا اُسے کبھی نہین دیکھا تو میرے لیے عذر پیدا ہوتا۔ قطعہ کاش آنانکہ
عیب من جستند + رویت اے دلستان بدیدندی + تا بجاے ترنج در نظرت + بی خبر
دستہا بریدندے + تا حقیقت معنی بر صورت دعوے گواہ آمدی کہ قولہ تعالے

فذالکن الذی لمتننی فیہ یعنی یوسف وہ ہی کہ تم سب بیبیون نے ملامت اُسکے عشق مین مجھے
کی - اور جاننا چاہیے کہ **قولہ** فذالکن الخ قرآن مجید مین اشارہ ہی مشہور قصہ حضرت یوسف علیہ السلام
کی طرف کہ جب مصر کی عورتون نے شکوہ کیا اور باتین کہین کہ زلیخا غلام کنعانی پر عاشق ہو گئی ہی اور
عجب تر یہ ہی کہ وہ غلام زلیخا کا حکم نہین مانتا اور اُسکے پاس نہین رہتا بلکہ اُس سے نہین پٹیاتا - یہ
حکایت زلیخا کے کان مین پڑی زلیخا نے ایک مجلس مقرر کی اور سب کو بلاکر ایک ایک لیمون اور
ایک ایک چھری ہر ایک عورت کے ہاتھ مین دی اور یوسف علیہ السلام کو سب کے درمیان مین
کھڑا کیا اور کہا لیمون اپنا اپنا تراشین جب طعنہ دینے والی عورتون نے یوسف علیہ السلام کا
نظارہ کیا حیرت سے لیمون کے بجائے اُنگلیان اپنی تراش ڈالین زلیخا نے کہا یہ وہ غلام کنعانی ہی
جسکے عشق مین تم سب نے مجھے ملامت کی - **ملک را در دل آمد کہ جمال لیلی مطالعہ کند تا چہ
صورت است کہ موجب چندین فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب
بگردیدند و بدست آوردند و بپیش ملک در صحن سراچہ بداشتند ملک در ہیئت او تامل
کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم او بہ جمال ازو بیشتر بود و بزینت بیشتر
مجنون بفراست دریافت و گفت اے ملک از دریچہ چشم مجنون بایستی در جمال لیلے
نظر کردن تا سر مشاہدۂ او بر تو تجلی کند مثنوی** ترا بر درد من رحمت نیاید + رفیق من
یکے ہمدرد باید + کہ با او قصہ میگویم ہمہ روز + دو ہیزم را بہم خوشتر بود سوز + مطالعہ
بضم میم خوب دیکھنا ایک چیز کا خبر پانے کے لیے اور کسی کو واقف اشارہ سے کسی شے پر کرنا -
فتنہ بالکسر بلا و شر و فساد - احیا بالفتح جمع حی بالفتح والتشدید قبیلہ - خدم دو فتحہ سے جمع خادم معنی
چاکر - حرم بفتحتین درون خانہ - تجلی روشن ہونا - **شعر** **ما مر من ذکر الحسن مسعی + لو سمعت
ورق الحمی صاحت معی + یا معشر الخلان قولو اللمعافی + لست تدری ما القلب الموجع +**
یعنی گذرا میرے کان مین ذکر سبزہ زار سے جہان دوست ٹھہرا اگر چراگاہ کی پتیان سنتین تو میرے
ساتھ وہ بھی فریاد کرتین - اے یارو تندرستون سے کہدو کہ تم نہین جانتے کہ میرے دردمند
دل مین ہی - **نظم** تندرستان را نباشد درد ریش + جز بہمدردے نگویم درد خویش +
گفتن از زنبور بے حاصل بود + با یکی در عمر خود ناخوردہ نیش + تا ترا حالے

نباشد ہمچو ما + حال ما باشد ترا افسانہ پیش + **قولہ** گفتن از زنبور الخ یعنے تکلیف نیش زنبور کا ایسے شخص سے ذکر کرنا لاحاصل ہے جسنے عمر بھر مین اُس نیش کا مزا نہ چکھا ہو۔ **حکایت**

قاضی ہمدان راحکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگارے درطلبش متلہف بود و پویان و مترصد و جویان و برحسب واقعہ گویان

رباعے در چشم من آمد آن سہی سرو بلند + بربود دلم ز دست و در پاے فگند + این دیدۂ شوخ میبرد دل بکمند + خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند + ہمدان بفتحتین ایران کے ملک مین ایک شہر ہے اور عین القضاۃ نام ایک فاضل وہان کا ہے۔ **سرخوش** یعنی خوش اور خوشحال۔ نعل در آتش کنایہ اضطراب اور بیقراری سے ہے اسواسطے کہ جب چاہین ایک شخص کو اپنا مطیع بنادین تو اُسکا نام گھوڑے کے نعل پر کندہ کرکے آگ مین رکھدین اور تھوڑے منتر کہ اُسکے مقرر ہین اُسپر دم کرین تو وہ شخص بیقرار اور زیر بار نبردار ہوجاے از برہان قاطع **متلہف** اسم فاعل تلہف کا معنی دریغ خورندہ اور غمناک۔ مترصد اسم فاعل ترصد معنی منتظر اور امیدوار۔ حسب بالفتح شمار کرنا اور بفتحتین اندازہ اور شمار۔ واقعہ حادثۂ زمانہ اور حال اور کام۔ سہی دو کسرہ سے سیدھا اور ٹھیک اور ہر چیز سیدھی زمین سے اُگی ہوئی۔ **بیت** از یاد تو غافل نتوان کرد بہیچم + سرکوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم + دوسرا مصرع علت مصرع اول ہے۔ یعنی اے معشوق تیری یاد سے کسی حال مین غافل نہین رہ سکتا بلکہ ہر حال مین اور ہمیشہ تیرے ذکر مین مشغول ہون کسواسطے کہ مین سر کچلا ہوا سانپ ہون ممکن نہین کہ سر اپنا تجھسے پھیرون اور یون بھی کہ سکتے ہین کہ مجھے تیری یاد سے کوئی غافل نہین کرسکتا کسی چیز کے ساتھ ملامت سے یا مار پیٹ سے یا نصیحت کرنے سے

شنیدم کہ در گذرے پیش قاضی باز آمد طرفے ازین معاملہ بگوشش رسیدہ بود و زائد الوصف رنجیدہ و دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہیچ از بیحرمتی فرو نگذاشت قاضی یکے را از علماے معتبر کہ ہمعنان او بود گفت **بیت** آن شاہدی و خشم گرفتن بنیش + وان عقدہ برابروے ترش شیرینش + **عرب** گویدضرب الحبیب زبیب یعنی دوست کی مار عاشق کو شیرین معلوم ہوتی ہے جیسے زبیب یعنی انگور خشک کہ فارسی مین اُسکو مویز کہتے ہین۔ **قولہ** در گذرے یعنی راستے مین۔ طرفے بفتحتین و یاے مجہول تھوڑا اور کسیقدر اور قدرے

اسلیے کہ طرف بفتحتین کتب لغت مین بمعنی کنارہ کے ہین اور ایک گروہ ہر چیز کا - تحاشا بالفتح ایک طرف ہونا اور مراد پروا اور باک ہی - سقط بفتحتین ہرزہ از شرح عربی - ہمعنان اور ہم لخت گروہ جماعت حاضر کو کہتے ہین اور ہمچشمون اور ہمجنسون اور ہم پیشون کے معنی مین بھی ہی از برہان قاطع - **قولہ** آن شاہدی وخشم گرفتن بنیش الخ یعنی وہ معشوق پن اور غصہ ہونا دیکھو کہ کسقدر اسمین مٹھاس ہی اور وہ بل اسکی بھوؤن پر دیکھنا چاہیے کہ غضب سے ترش ہی مگر واقع مین شیرین ہی - **بیت** از دست تو مشت بر دہان خوردن + خوشتر کہ بدست خویش نان خوردن + ہمانا کہ از وقاحت او بوے سماحت می آید کہ بادشاہان سخن بصلابت گویند و باشد کہ در نہان صلح جویند **بیت** انگور نو آوردہ ترش طعم بود + روزے دو سہ صبر کن کہ شیرین گردد + ہمانا بالفتح گویا اور بعضے کہتے ہین ہانا بمعنی ظاہر اور یقین کے ہی اور مانا بمعنی پندار اور گمان کے - وقاحت بالفتح بے شرمی - سماحت بالفتح بخشش اور جوانمردی - صلابت بالفتح سختی اور خشونت - طعم بالفتح مزہ اور بالضم خوردنی - **قولہ** انگور نو آوردہ الخ یعنی انگور نئے پھلے ہوے کا مزا ترش ہوتا ہی مگر دو تین روز بعد شیرین ہو جاتا ہی یہی حال میرے معشوق کا ہی - این بگفت و بر مسند قضا باز آمد تنے چند از عدول کہ ملازم او بودند زمین خدمت ببوسیدند کہ باجازت سخنی در خدمت بگوئیم اگرچہ ترک ادب است و بزرگان گفتہ اند **بیت** نہ در ہر سخن بحث کردن رواست + خطا بر بزرگان گرفتن خطاست + ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگانست مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریق صواب آنست کہ باین پسر گرد طمع نگردی و فرش ولع در نوردی کہ منصب قضا پایگاہے منیع است تا بگناہی شنیع ملوث نگردی حریف اینست کہ دیدی و سخن اینست کہ شنیدی - عدول بالضم جمع عدل یعنی مرد صالح اور شائستہ اور منصف - ملازم بر وزن ملائم لزوم گیرندہ - اجازت بکسر ہمزہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا - **قولہ** باجازت سخنے در خدمت بگوئیم یعنی اگر اجازت ہو ایک بات ہم کہین - بحث بالفتح بات کا کریدنا - اعلام بالکسر خبر دینی - خیانت بکسر اول دغلی اور ناراستی - ولع بفتحتین واو اور لام کے حرصی ہونا از منتخب اللغات - در نوردی یعنی لپیٹے تو

منصب بالفتح اول وسوم مرتبہ اور مقام اور اصل اور پائون رکھنے کی جاے اور پایدان۔ پایگاہ مرتبہ۔ منیع بروزن بدیع غزیزاور مضبوط اور روکنے والا۔ شنیع بالفتح بدا ور بُرا۔ ملوث بالضم اسم مفعول تلویث آلودہ کیا ہوا۔ حریف ہم صحبت اور ہم پیشہ اور ہم معاملہ ہندی ایک گمت گا۔

مثنوی یکے کردہ بی آبروئی بسی + چہ غم دارد از آبروے کسی + بسا نام نیکوی پنجاہ سال + کہ یک نام زشتش کند پایمال + قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن راے وحفظ وفاے ایشان آفرین کرد و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صواب است ومسئلہ بے جواب ولیکن۔ **قولہ** یکے کردہ بے آبروئی الخ بے آبروئی بے رونقی اور مرتبہ اور دبدبہ کا نہ ہونا خجالت اور شرمندگی کے معنی مین بھی ہے یعنی جس شخص نے بے رونقی اور خجالت اپنی ذات خاص کی کی دوسرے کی آبرو سے اُسکو کیا غم اور پرُا ہوگی۔ حفظ وفا یعنی عہد سخن کی نگہداشت اور دوستی مین پورا اُترنا۔ اور دوستی کا نباہ۔ مسئلہ بفتحتین پوچھنا اور قضیہ پوچھنے کی جگہ **شعر** ولوان حبا بالملام نیزول + اسمعت افکا یفتریہ عدول + یعنی اگر ملامت سے دوستی دور ہوجاتی ہے آئنہ مین سُناکر تا جھوٹھ طوفان جو عادلون اور مقبول الشہادتون نے باندھا ہے اور جھوٹھ عادلون سے ممکن نہین ہے پس زوال محبت بھی ملامت سے ممکن نہین ہے۔ **بیت** ملامت کن مرا چندانکہ خواہی + کہ نتوان شستن از زنگے سیاہی + این بگفت وکسان را بہ تفحص حال او برانگیخت ونعمت بیکران بر یخت کہ گفتہ اند ہر کرا زر در ترازوست زور در بازوست وآنکہ بر دنیا دسترس ندارد در ہمہ دنیا کسے ندارد **بیت** ہر کہ زر دید سر فرود آرد + در ترازوے آہنین دوش ست۔ تفحص باب تفعل سے ڈھونڈھنا اور کھودنا۔ ترازوی آہنین دوش وہ ترازو جسکی ڈنڈی لوہے کی ہو اور دوش ترازو اُس لکڑی کو کہتے ہین کہ اُسکے دونون طرف دو پلہ ترازو کے ہون۔ **قولہ** بہ تفحص حال او برانگیخت یعنی اُسکے دریافت حال کے لیے تعینات کیے اسواسطے کہ انگیختن لغت کی کتابون مین جگہ سے ہلانا اور اُکھاڑ پچھاڑ کرنا اور کرنا ہے۔ فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد وہمدران شب شحنہ را خبر شد کہ قاضی ہمہ شب شراب در سر وشاہد در بر از تنعم نخفتی و بترنم گفتی۔ تنعم بروزن تفعل ناز اور نعمت سے پلنا اور رجا نا چاہیے کہ لفظ قاضی یہان مبتدا ہے اور نخفتی و بترنم گفتی خبر اُسکی

وہمہ شب ظرف ہی نخفتے کا - **قولہ** شراب در سر و شاہد در بر حال ہی یعنی قاضی اُس حال مین کہ شراب سر مین اور معشوق بغل مین تمام رات ناز او نعمت سے نہین سوتا تھا اور ابیات لاحقہ گاتا تھا اور اُسی شب کو قوال کو خبر ہوئی - **مثنوی** امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس + عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس + مگر بفتحتین استثنا کے لیے آتا ہی اور کبھی تمنی کے معنی دیتا ہی جیسا کہ دیباچہ مین گذرا اور اس بیت مین تمنی کے واسطے ہی - نمیخواند بسکون نون معنی آواز نہین دیتا اور نہین بولتا تھا - خروس بفتحتین مرغا - این خروس اشارہ اُس خروس کی طرف ہی جسکی آواز آخر شب مین قاضی کے کان تک پہونچی - بوس مختصر بوسہ عشاق بالضم والتشدید جمع عاشق یعنی آج رات کاش مقرری وقت پر یہ مرغ نہ بولتا اور رات تمام نہ ہوتی اور صبح نہ نکلتی کسواسطے کہ عشاق نے ابھی تک بوس اور کنار سے جی نہین بھرا - **قطعہ** یکدم کہ چشم فتنہ نخفتہ است زینہار + بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس + زخسار یار در خم گیسوے تابدار + چون گوے عاج در خم چوگان آبنوس + فتنہ بالکسر شر و فساد اور بلا اور آفت مین پڑنا - **قولہ** یکدم کہ چشم فتنہ نخفت است یعنی ایک دم کہ فتنہ دلدار کی آنکھ لگی ہی اور معشوق میرا بھاگا نہین جاتا اور ہم آغوشی کی دولت میسر ہوئی اور کہہ سکتے ہین کہ فتنہ کی آنکھ لگی ہی یعنی ایک دم کو جو مفارقت کے غم اور رنج کی آفت نیند مین ہی اور معشوق خواہش کے موافق بغل مین ہی - زینہار بالکسر پناہ اور عہد و امان اور پرہیز اور تاکید کے معنی مین بھی آیا ہی - فسوس دو ضمہ اور واو مجہول سے کھیل اور دل لگی اور راہ سے بیراہ ہونا اور افسوس و حسرت از برہان قاطع - **ع** تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح + یا از در سراے اتابک غریو کوس + لب از لبی چو چشم خروس ابلہی بود + بر داشتن بہ گفتن بیہودہ خروس + آدینہ بالمد جمعہ کا دن اور شرح عربی مین آذینہ ہمزہ کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ سے لکھا ہی اور معنی اُسکے کچھ نہین لکھے مگر صراح مین اذین بالفتح و ذال معجمہ سے اُس مقام کے معنی مین آیا جہان ہر طرف سے بانگ نماز سُنی جاے اذان یعنی خبر دینے کے معنی مین بھی آیا ہی - بانگ صبح فجر کی اذان - اتابک بالفتح لقب بادشاہان شیراز کا اور گذر چکا غریو فتحہ اول اور کسرہ دوم اور یاے فارسی سے شور اور غوغا - **قولہ** لب از لبی چو چشم خروس الخ

لب مفعول مقدم برداشتن کا ہی - چو چشم خروس صفت لبے - **قولہ** برداشتن مفعول بود کا
بگفتن متعلق برداشتن یعنی حماقت ہی لب کا اٹھانا ایسے لب سے کہ چشم خروس کے مثال ہی خروس
کے بیہودہ بولنے سے - اور اکثر نسخون مین بجاے لب از لبی کے لب بر لبے لکھا ہی اور معنی اُسکے
ظاہر ہین یعنی حماقت ہی اُٹھانا لب کا کہ وہ ایسے لب پر ہی کہ سرخ چشم خروس کے مانند ہی - قاضی
درین حالت بود کہ یکے از متعلقان در آمد و گفت کہ چہ نشینی خیز و تا پاے داری گریز
کہ حسودان بر تو دقے گرفتہ اند وحقی گفتہ اند تا مگر این آتش فتنہ کہ ہنوز اندک است
بآب تدبیرے فرو نشانیم مبادا کہ چون فردا بالا گیرد عالمے فرا گیرد قاضی بتبسم برو نگہ کرد
وگفت - دق بفتح وتشدید کوٹنا اور پیسنا اور کسرہ سے باریکی اور باریک ہونا اور مراد اس جگہ
چغلخوری ہی یعنی حاسدون نے تیری چغلی کھائی ہی گویا پیس ڈالا - **قطعہ** پنجہ در صید بردہ ضیغم
را + چہ تفاوت کند کہ سگ لاید + روی در روے دوست کن بگذار + کہ عدو
پشت دست میخاید + ضیغم بفتح اول وسوم شیر زبردست - لاید یاے حطی سے یعنی عوعو
کرے اور بیہودہ کہے اسلیے کہ لائیدن کتب لغات مین بیہودہ کہنے اور کتے بھونکنے کے آیا ہی
یعنی شیر زبردست جو شکار مین پنجہ گاڑے ہوے ہو اُسکے حال مین کتے کا بھونکنا کیا تبدیلی کرے اور
ضرر پہونچائے - پشت دست خائیدن کنایہ ندامت اور پشیمانی سے ہی - **قولہ** روی در روی
دوست الخ یعنی منہ معشوق کے منہ کی طرف کر اور بوس و کنار مین مشغول ہو اور دشمن جو ہاتھ کی پیٹھ
کاٹتا ہی اُسے چھوڑ اور اُسکی طرف توجہ نہ کر - ملک را در ان شب آگہی دادند کہ در ملک تو چنین
منکری حادث شدہ است چہ فرمائی گفت من او را از فضلاے عصر و یگانہ دہر میدانم
باشد کہ معاندان در حق وے بغرض خوضی کردہ اند این سخن در سمع قبول من نیاید مگر
آنکہ معائنہ گردد کہ حکما گفتہ اند - منکری ضم اول اور فتح سے یاے معروف کے ساتھ (از
مترجم یاے مجہول کے ساتھ) ناشایستگی اور غیر مشروع ہونا - حادث نو پیدا ہونے والا - فضلا
ضمہ اول اور فتحہ دوم سے جمع فاضل - عصر بالفتح روزگار زمانہ - یگانہ دہر یکتاے زمانہ - معاند
بروزن مسافر لڑاک - خوض بالفتح شروع کرنا ایک کام کو اور بتلانا اور صلاح کرنی - **بیت**
بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ + بدندان برد پشت دست دریغ + بہ تندی یعنی تیزی

اور غصے کے وقت او کہہ سکتے ہین کہ بہ تندی یعنی غصے اور غیظ و غضب سے - سبک بفتح اول اور ضم دوم سے مشہور ہی کہ سنگین کے مقابلہ مین ہی اور جست چالاک اور کنایہ بے وقار او ہلکے اور پوچ آدمی سے مگر یہان چستی اور تیزی مراد ہی - یعنی غصہ کے وقت جلدی سے تلوار لینے کو ہاتھ بڑھانا پشت دست دریغ را بدندان میبرد یعنی ندامت اور پشیمانی اور افسوس کا موجب ہوتا ہی اور بردجو بفتح رائے مہملہ ہی فاعل اور بعضے نسخون مین گرد بجاے بر دواقع ہی - شنیدم کہ ملک با تنے چند از خاصان بر بالین قاضی رسید شمع را دید ایستادہ و شاہد نشستہ و می ریختہ و قدح شکستہ و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک ہستی ملک بہ لطفش بیدار کرد و گفت برخیز کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معہود ست گفت الحمد للہ کہ ہنوز در توبہ باز است بحکم حدیث لا یغلق باب التوبۃ علے العباد حتی تطلع الشمس من مغربہا - یعنی توبہ کا دروازہ بندون پر نہین بند ہوتا جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہ نکلے - وگفت استغفر اللہ واتوب الیہ یعنی بخشش چاہتا ہون خدا تعالی سے اور اسکی طرف توبہ کرتا ہون - **قطعہ** این دو چیزم برگناہ برانگیختند + بخت نافرجام و عقل ناتمام + گر گرفتارم کنی مستوجبم + ور بہ بخشی عفو بہتر کانتقام + ملک گفت توبہ درین حالت کہ بر ہلاک خود اطلاع یافتی سودے ندارد وقال اللہ تعالے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راو باسنا - یعنی نہین ہی کہ انکو فائدہ دے ایمان انکا جبکہ ہمارے عذاب کو دیکھا - فا تعقیب کے لیے - لم یک اصل مین لم یکون تھا واو دو ساکن کے جمع ہونے سے گرا اور نون کثرت استعمال سے - ینفع مضارع معلوم منع کا اور ضمیر پوشیدہ اسمین فاعل ہی - یاس مفعول مضاف نا مضاف الیہ - **قطعہ** چہ سود از دزدی انگہ توبہ کردن + کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ + بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست + کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ + ترا با وجود چنین منکری کہ ظاہر شد سبیل خلاص صورت نہ بندد این بگفت و موکلان عقوبت در و آویختند گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت دزدی بیائے مصدری - کمند بالفتح چرمین رسی وغیرہ کہ دشمن کے گلے مین پھینک کر ڈالین اور قلعہ اور چھت کے کنگورون پر ڈالکر اوپر چڑھ جاتے ہین - کاخ محل اور کوٹھا سبیل راہ - موکل

بہ وزن بقارس ہونا ہوا - موکلان عقوبت جابا دلوگ - در روے آویختند گریبان گیراسکے ہوے یعنی لپٹ گئے اور گتھ گئے - **قطعہ** با آستین ملالی کہ بر من افشانی + طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست + اگر خلاص محال است ازین گنہ کہ مراست + بدان کرم کہ تو داری امیدواری ہست + ملال آزردگی اور رنجش اور رضمہ سے بجار کی گرمی - افشاندن بالفتح گرانا یعنی ملال جو آستین سے میرے اوپر تو ڈالتا ہی یعنی اظہار آزردگی تو میرے اوپر کرتا ہی اور مجھے عذاب مین ڈالتا ہی اسکی طمع نکر کہ تیرے دامن سے مین ہاتھ کو رکھون یعنی مین تیرا دامنگیر ہون اور تجھے گناہ مین پکڑون اس سبب سے کہ ہر چند اس گناہ سے کہ سرزد ہوا چھٹکارا مشکل ہی مگر تیری بخشش اور کرم کا امیدوار ہون اور خطابخشی حاکم مطلق کی خصلت ہی اور تو اسکا عملدرآمد نہین کرتا - (از مترجم صاحب بہار عجم نے لکھا ہی کہ دست داشتن کنایہ از باز ماندن از چیزے خواجہ شیراز سے دست از طلب ندارم تا کام من برآید + یا جان رسد بجانان یا جان ز تن برآید + اور مصنف موصوف نے لکھا ہی کہ آستین افشاندن از چیزے و بر چیزے کنایہ از رو گردانیدن و ترک دادن آنرا سیف الدین اسفرنگی سے صبح خیزان چو جان برافشانند + آستین بر جہان برافشانند + شیخ شیراز سے با آستین ملالی کہ بر من افشانی + طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست + پس آستین ملال مین اضافت بادنی ملابست ہی اور مفعول افشانی آستین ہی نہ ملال اور معنی یہ ہونگے کہ ملال کی وجہ سے جو تو نے مجھے رد دیا ترک کیا اس سے امید نہ کر کہ مین تیرے دامن سے ہاتھ باز رکھون اور دامنگیری سے باز رہون یعنی تیرے دامن کو چھوڑ دون اور بیت دوم اسکی تائید مین ہی) - ملک گفت این لطیفہ بدیع آوردی و این نکتہ غریب گفتی ولیکن محال عقلست و خلاف نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگ عقوبت من برہاند مصلحت آن بینم کہ ترا از قلعہ بشیب اندازم تا دیگران عبرت گیرند گفت اے خداوند جہان پروردہ نعمت این خاندانم و این جرم تنہا نہ من کردہ ام دیگرے را بینداز تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بہ عفو از خطاے او درگذشت و متعنتان را کہ اشارت بکشتن او ہمیکردند گفت **بیت** ہر کہ حمال عیب خویشتنید + طعنہ بر عیب دیگران نزنند + لطیفہ بالفتح نیکوئی اور چیز نیک اور اصطلاح مین اشارہ جو باریک ہو اور اسکے معنی روشن ہون فہم مین اس اشارہ سے کہ عبارت مین نہ آوین - بدیع حادثہ نوادر نئی چیز پیدا ہوئی - محال ضد ممکن - عقل بالفتح

خرد اور دانش اور تمیز برے بھلے مین - خلاف نقل خلاف شرع - قلہ بالضم و التشدید پہاڑکی
چوٹی اور ہر چیز کی بلندی - نشیب بیائے مجہول زمین پست اور نیچی زمین - عبرت بکسر اول و فتح
سوم نصیحت اور نصیحت حاصل کرنی - متعنتان یعنی خطا اور سہو کے تلاشی اسم فاعل تعنت کا
بوزن تفعل کہ سہو اور خطا کا ڈھونڈھنا ہی - حمال بفتح اول اور تشدید دوم سے بہت بوجھ
لیجانے والا - **حکایت منظومہ** جوانے پاکباز و پاک روبود + کہ با پاکیزہ روئی در
گرو بود + چنین خواندم کہ در دریای اعظم + بگردابے درافتادند باہم + چو ملاح آمدش
تا دست گیرد + مبادا کاندران حالت بمیرد + ہمی گفت از میان موج تشویر + مرا
بگذار و دست یار من گیر + درین گفتن جہان بروے برآشفت + شنیدندش کہ
جان میداد و می گفت + حدیث عشق ازان بطال منیوش + کہ در سختی کند یارے
فراموش + چنین کردند یاران زندگانی + زکار افتادہ بشنو تا بدانی + کہ سعدی
راہ و رسم عشقبازی + چنان داند کہ در بغداد تازی + دلارامے کہ داری دل درو بند +
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند + اگر مجنون و لیلی زندہ گشتی + حدیث عشق ازین دفتر
نوشتی + پاکباز زاہد مجرد و عاشق کہ پاک نظر سے معشوق کی طرف دیکھے از برہان قاطع - پاک رو
مثل پاکباز - در گرو بود یعنی عاشق تھا - **قولہ** چنین خواندم یعنی کتب تواریخ مین ایسا مین نے پڑھا
دریاے اعظم یعنی محیط از برہان قاطع - تشویر خجالت اور شرمندگی بوجہ اسکے کہ موج سے خلاصی
نہ پائی اور شرح عربی مین مرقوم ہی کہ تشویر اس مقام مین شوریدن کے معنی مین ہی - (از مترجم
موج تشویر مین اضافت بادنی ملابست ہی اور تشویر یعنی خجالت اس امر کی کہ ملاح معشوق کو چھوڑکر
عاشق کے خلاص کرنے مین مشغول ہوا - جہان بروے برآشفت یعنی اجل اسکی آن پہونچی اور
شرح عربی مین ہی کہ آشفتن اکثر جا بمعنی پریشان ہونے اور غصہ کرنے کے مستعمل ہوتا ہی اور یہان
بھی اسی طرح ہی - (از مترجم توجیہ دوم موزون ہی اور مضمون مابعد اسکا موید ہی) بطال بالفتح والتشدید
نہایت بیکار اور دلیر - منیوش یعنی مت سن - زکار افتادہ بشنو یعنی تجربہ کار اور آزمودہ کار سے
سن - **قولہ** بغداد تازی یعنی اہل بغداد جیسے کہ زبان فارسی خوب جانتے ہین زبان عربی کو بھی فصاحت
اور بلاغت سے بولتے ہین از شرح عربی - (از مترجم اس بیت مین سے کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی +

چنان داند کہ در بغداد تازی + توجیہ شرح عربی جو شارح نے لکھکر چھوڑ دی درست نہین سمجھی جاتی مصنف رح نے بیت ماقبل مین بعد اختتام قصہ جوان کے مقولہ اپنا ظاہر کیا کہ یارون نے اسطرح زندگی بسر کی وفاداری کے ساتھ جیسے کہ اُس جوان نے اور آزمودہ کار سے اسکا ذکر سنو تاکہ معلوم تمکو ہوا اور مراد آزمودہ کار سے اپنی ذات مصنف نے لی اور بعد اسکے اپنی واقفیت کو شعر مابعد مین بیان کیا نام کی تصریح سے کہ سعدی عشقبازی کی راہ و رسم ایسی خوب جانتا ہےجانتا ہی جیسے کہ اہل بغداد زبان عربی کو جو مادری زبان اُنکی ہی جانتے ہین) - ازین دفتر یعنی باب پنجم سے یا کتاب گلستان سے (از مترجم باب پنجم درست ہی)

باب ششم در ضعف و پیری

حکایت باطائفۂ دانشمندان در جامع دمشق بحثے میکردم کہ جوانی درآمد و گفت درین میان کسے ہست کہ زبان پارسی داند اشارت بمن کردند گفتمش چہ حالت است گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالت نزع است و بزبان فارسی چیزے می گوید مفہوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی نبزد خداے تعالیٰ مزد یابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چون ببالینش فراز آمدم این ہمی گفت - نزع بالفتح جانکندن اور سسکنا - رنجہ شوی یعنی قدم رنجہ فرمائی - مزد بالضم اجر و ثواب - وصیت پند اور اندرز - فراز آگے اور پاس -

قطعہ دمے چند گفتم برآرم بکام + دریغا کہ بگرفت راہ نفس + دریغا کہ برخوان الوان عمر دمی چند خوردیم و گفتند بس + نفس بفتحتین دم یعنی ہوا جو منھ اور ناک سے نکلتی ہی - دریغا بمعنی اے دریغ - خوان واو معدولہ سے مائدہ اور بڑا طبق - الوان جمع لون کہ رنگ اور قسم کے معنی مین ہی

قولہ بگرفت ماضی مجہول سے گرفتن یعنی گرفتہ شدہ از شرح عربی (از مترجم بگرفت اس مقام مین لازم ہی صاحب بہار عجم نے فرمایا کہ گرفتن بکسر تین مقابل گذاشتن لازم و متعدی ہر دو آمدہ انتہی اور مثال لازم مین تحریر فرمایا کہ چون گرفتن آواز و چشم و گوش و دروازہ و مانند آن ؎ ہرگز کسے نیافتہ رہ در حریم وصل + بیہودہ چند حلقہ زنے درگرفتہ است + انتہی پس ضرورت مجہول کہنے کی نہین ہی - **قولہ** برآرم بکام الخ یعنی نفس مراد دل کے موافق نکالون یعنی اپنے دل مین کہا چند نفس مقصود دل کے لون

اور زندگی مراد کے ساتھ بسر کرون افسوس کہ نفس کی راہ بند ہوگئی اور دل کی مراد پوری نہوئی
معانی این سخن بزبان عربی با شامیان ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمر دراز و تاسف
او ہمچنان بر حیات دنیا گفتمش چگونہ درین حالت گفت چہ گویم **قطعہ** ندیدہ کہ چہ سختی
ہمیرسد بکسے + کہ از دہانش بدر میکنند دندانی + قیاس کن کہ چہ حالش بود در آن ساعت
کہ از وجود عزیزش بدر رود جانے + گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر طبیعت
مستولی مگردان کہ فیلسوفان یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید و مرض
اگرچہ ہائل بود دلالت کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را بخوانم تا معالجت کند کہ بشنوی
گفت ہیہات است - تصور باب تفعل سے ایک چیز کی صورت عقل مین لانی - وہم بالفتح
دل کا جانا بے قصد کسی چیز کی طرف - مستولی غالب اسم فاعل استیلا - مزاج بالکسر سرشت اور طبیعت
مستقیم - اعتماد بالکسر بھروسا کرنا - نشاید لائق نہو - ہائل بکسر ہمزہ ڈراونا - دلالت رستہ دکھلانا -
کلی بالضم تمام - معالجت درمان کرنا - ہیہات فارسی مین افسوس - **مثنوی** دست برہم زند
طبیب ظریف + چون خرف بیند اوفتادہ حریف + خواجہ در بند نقش ایوان است +
خانہ از پای بست ویران است + دست برہم زند یعنی افسوس کرے اور علاج مین مشغول
نہو - ظریف ظاے معجمہ سے زیرک اور دانا - خرف بفتح اول اور کسر دوم پیر فرتوت کہ اسکی عقل بہات
بوڑھاپے سے فاسد ہوگئی ہو از کشف اللغات - حریف بجاے مہملہ ہم صحبت اور ہم پیشہ یعنی طبیب
دانا افسوس کی رو سے ہاتھ برہم مارتا ہی اور معالجہ نہین کرتا جسوقت پیر فرتوت پڑا ہوا دیکھے کہ تیرا
ہم صحبت ہی - **قولہ** خانہ از پاے بست الخ یعنی گھر بنیاد سے پست ہوا اور دھس گیا - (از مترجم
پاے بست بپای تازی بمعنی محکم بنیاد عمارت ملا نور الدین ظہوری سے نخواہی بنای بقا را خراب +
بکن پاے بستش ز لائی شراب + ولہ سے بنای طلب کردہ ام پای بست + کہ دانی درین کار دستیم ہست +
پس اس صورت مین توجیہ زیادہ درست ہو نگی) - **منظومہ** پیر مردے بہ نزع می نالید +
پیرزن صندلش ہمی مالید + چون مخبط شد اعتدال مزاج + نہ عزیمت اثر کند نہ علاج +
مخبط بضم میم و تشدید باے موحدہ کو راہ گیا ہوا اور دیوانگی سے منسوب - اعتدال بالکسر برابر ہونا
عزیمت بفتح اول و کسر دوم قصد اور فارسی دعا اور افسون - عزائم جمع - **حکایت** پیرے

حکایت کردہ بود کہ دختری خواستہ بودم وحجرہ بگل آراستہ وبخلوت با او نشستہ و دیدہ ودل در وبستہ شبہاے دراز نخفتمی و بذلہا ولطیفہا گفتمے تا باشد کہ موانست پذیرد ووحشت نگیرد از جملہ شبہا شبی می گفتم کہ بخت بلندت یار بود وچشم دولت بیدار کہ بصحبت پیرے افتادی پختہ وجہان دیدہ وگرم وسرد روزگار چشیدہ نیک وبد آزمودہ کہ حقوق صحبت بداند وشرط مودت بجاے آورد مشفق مہربان خوش طبع شیرین زبان **مثنوی** تاتوانم دلت بدست آرم + ور بیازاریم نیازارم + ور چو طوطی شکر بود خورشت + جان شیرین فداے پرورشت + حجرہ بگل آراستہ یعنی کمرہ خوابگاہ کا گلاب اور سیوتی سے آراستہ کیا تھا (ازمترجم خان آرزو نے دوسرا نسخہ گل بالکسر کو بھی قبول کیا ہے اسواسطے کہ غریب لوگ شادی مین گھر کو لیپ پوت کرتے ہین) - بذلہا ولطیفہا سمجھنا پاکیزہ اور باریک عطف تفسیر ہی - موانست باہم الفت کرنا - وحشت اندوہ تنہائی اور رمیدگی - **قولہ** ور بیازاریم نیازارم یعنی اگر مجھے تو ستائے تو مین تجھے نہ ستاؤن - نہ گرفتار آمدی بدست جوانے معجب خیرہ رای سر تیز وسبک پاے کہ ہردم ہوسے پزد و ہر لحظہ راے زند وہر شب جاے خسپد وہر روز یارے گیرد **قطعہ** جوانان خرم اند وخوب رخسار + ولیکن در وفا باکس نپایند + وفاداری مدار از بلبلان چشم + کہ ہردم برگلی دیگر سرایند + اما پیران بعقل وادب زندگانی کنند نہ بمقتضاے جہل جوانی - معجب بضم میم وسکون عین مہملہ وکسر جیم خود بین اور مغرور - خیرہ بروزن چیرہ بیحیا آدمی اور کینہ ور اور تیرہ اور غبار جو آنکھون کے سامنے آئے - راے اندیشہ اور فکر - سرتیز یعنی شتاب کام اور زود خیال - سبک پای بے قرار اور آوارہ - ہوس بالفتح آرزوے نفس - وفاداری مدار از بلبلان چشم یعنی وفاداری کی امید بلبلون سے مت رکھہ - **قولہ** در وفا باکس نپایند یعنی وفا مین کسی کے ساتھ ثابت قدم نہیین ہین —

بیت زخود بہتری جوے وفرصت شمار + کہ با چون خودی گم کنی روزگار + بہتری بیاے مجہول وحدت اور اسی طرح خودی بیاے مجہول یعنی ایک شخص اپنے مانند - گم کنی روزگار یعنے تو ضائع کرے زمانہ اور مدت فرصت - کسلیے کہ لفظ گم بمعنی نقصان کے بھی آیا ہے یعنی اپنے سے بہتر آدمی کی تلاش کرو اور اسکو حاصل کرو اور غنیمت اسکی صحبت کو جانو کسواسطے کہ آپ جیسے کے ساتھ جو عقل مین

برابر ہوا اگر اوقات صرف کروگے زمانہ کو ضائع کروگے بسبب یہ کہ فضل و کمال سے بے بہرہ رہوگے
گفت چندان برین نمط گفتم و گمان بردم کہ دلش در قید من آمد و صید من شد ناگاہ نفس
سرد از دل پُر درد بر آورد و گفت چندین سخن کہ گفتی در ترازوے عقل من وزن آن
یک سخن ندارد کہ از قابلۂ خویش شنیدہ ام کہ زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ کہ پیرے
صید بالفتح شکار - قابلہ باے موحدہ سے دائی - شعر لما رأت بین یدی بعلها + شیئا کارخی
شفة الصائم + یقول ہذا معہ میت + وانما الرقیة للنائم + یعنی جسوقت عورت نے دیکھا اپنے
شوہر کے آگے ایک چیز سست جیسے روزہ دار کا لب ہو کہتی ہو کہ یہ یعنی آلہ تناسل اُسکے شوہر کے ساتھ
ایک مُردہ ہی اور سواے اسکے نہیں کہ منتر سوئے ہوے پر کام کرتا ہو نہ مردہ پر یعنی سوئی ہوئی چیز منتر سے
جگا سکتے ہین اور مُردے کو افسون سے نہیں جِلا سکتے - بین ظرف مضاف - یدی بفتحتین مضاف الیہ
اصل مین یدین تھا نون اضافت سے ساقط ہو گیا - بعل بالفتح جفت اور شوہر مضاف الیہ یدی کا -
انما کلمہ حصر ہو - رقیت بضم راے مہملہ اور سکون قاف اور کسر یاے تحتانی افسون - مثنوی
زن کز بر مرد بے رضا برخیزد + بس فتنہ و جنگ ازان سرا برخیزد + پیرے کہ ز جای
خویش نتواند خاست + الا بعصا کیش عصا برخیزد + بے رضا ناخوشنودی - عصا
پہوبتی اور مراد عصاے دوم سے آلہ تناسل ہو - قولہ کیش عصا برخیزد یعنی عصا اُسکا کب اُٹھے یعنی
ظاہر ہو کہ اگر عورت مرد کی آغوش سے راضی نہین ہوئی اور ناخوش اُٹھی اُس مکان سے فتنہ اور
لڑائی پیدا ہوگی اور جو بوڑھا کہ نہایت ضعف سے عصا کے سہارے اُٹھے عصا اُسکا یعنی آلہ تناسل
کیونکر اُٹھے اور عورت کو خوش کرے - فی الجملہ امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چون
مدت عدت بر آمد عقد نکاحش ببستند با جوانے تند ترش روی تہیدست بدخو کہ جور و جفا
کشیدی و رنج و عنا دیدے و شکر نعمت حق ہمچنان میگفت الحمد للہ کہ ازان عذاب الیم
برہیدم و بدین نعمت برسیدم - امکان بکسر ہمزہ حاصل ہونا اور سکنا - موافقت بر وزن
مفاعلت سازگاری کرنی - مفارقت بر وزن موافقت جدا ہونا - انجامید آخر ہوئی - مدت
بالضم و التشدید ایک ٹکڑا اور حصہ وقت کا - عدت بکسر عین مہملہ اور تشدید و فتحۂ دال مہملہ شمار
روزہاے حیض اُن عورتون کا جو طلاق دی گئی ہون یا شوہر اُنکے مر گئے ہون - فقہ کی کتابون مین

ثابت ہو کہ طلاق دی گئی عورت کی عدت اگر حرہ اور آزاد ہو تین حیض ہین اور شوہر مرے ہوئے
عورت کے چار مہینے اور دس دن اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور جب تک وہ عدت
تمام ہو نکاح اُسکا دوسرے مرد سے جائز نہین ہے - تند بالضم غضبناک اور ہر چیز کہ اُچھلنے والی ہو
عنا بالفتح رنج اور مشقت - الیم بروزن علیم دردناک - **بیت** با اینہمہ جور و تند خوئی + نازت
بکشم کہ خوب روئی + **قطعہ** با تو مرا سوختن اندر عذاب + بہ کہ شدن با دگری در بہشت +
بوی پیاز از دہن خوبروی + نغز تر آید کہ گل از دست زشت + **قطعہ** روی زیبا
و جامۂ دیبا + عرق و عود و رنگ و بوی و ہوس + اینہمہ زینت زنان باشد + مرد را کیر و
خایہ زینت بس + نغز بالفتح ایک چیز خوبصورت اور بدیع - عرق بفتحتین عرق گل یعنی گلاب - عود
بالضم ایک لکڑی ہے خوشبودار کہ ہندی مین اُسے اگر کہتے ہین - **حکایت** مہمان پیری بودم در
دیار بکر کہ مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد کہ مرا در عمر خویش
بجز این فرزند نبودہ است درختی درین وادی زیارتگاہ است کہ مردمان بحاجت
خواستن آنجا روند شبہا در پای آن درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا این فرزند بخشیدہ است
شنیدم کہ پسر با رفیقان آہستہ میگفت چہ بودی اگر من آن درخت را بدانستمی
کہ کجاست تا دعا کردمی کہ پدرم بمردی خواجہ شادی کنان کہ فرزندم عاقل ست و پسر
طعنہ زنان کہ پدرم فرتوت ست **قطعہ** سالہا بر تو بگذرد کہ گذر + نکنی سوی تربت پدرت +
تو بجای پدر چہ کردی خیر + تا ہمان چشم داری از پسرت + بکر بفتح باے موحدہ و سکون
کاف ایک شہر کا نام ماوراءالنہر مین از برہان قاطع - فرتوت بوڑھا انتہا کا پرانا - **حکایت** روزی
بغرور جوانی سخت راندہ بودم و شبانگاہ بپای کوہی سست ماندہ پیر مردی ضعیف از
پس کاروان ہمی آمد گفت چہ خسپی خیز نہ جای خفتن است گفتم چون روم کہ نہ پای رفتن است
گفت نشنیدہ کہ گفتہ اند رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن **قطعہ** ای کہ مشتاق منزلی
مشتاب + پند من کار بند و صبر آموز + اسپ تازی دو تک رود بشتاب + اشتر آہستہ میرود
شب و روز + راندہ بودم یعنی دوڑاتا تھا - گسستن توڑنا اور شکست کرنا از منتخب گسستن اسا
مقام پر لازم ہے اور یہ مصدر دونون قسم متعدی اور لازم آتا ہے کذا فی بہار عجم) - منزلی بیاے خطاب -

تک تاے قرشت اور کاف عربی سے بمعنی حیلہ اور بھی تھوڑے اور اندک کے ۔ یعنی تازی گھوڑا دو حملہ جلدی سے جاتا ہی اور تیسرے حملہ مین تھک جاتا ہی از شرح عربی ۔ (از مترجم تگ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی دویدن و تگ و دو وہم ہست انتہی بیان تاے قرشت باکاف فارسی اور تک بفتح اول و سکون ثانی بمعنی بسیار تند براہ رفتن و دویدن ہم ہست بیان تاے قرشت باکاف تازی ۔

حکایت جوانے چست ولطیف وخندان وشیرین زبان در حلقۂ عشرت ما بود کہ در دلش از ہیچ نوعے غم نیامدی ولب از خندہ فراہم نیاوردے روزگاری برآمد کہ اتفاق ملاقات نیفتاد بعد ازان دیدمش کہ زن خواستہ وفرزندان برآوردہ وبیخ نشاطش بریدہ وگل رویش پژمریدہ پرسیدمش چگونہ وچہ حالت گفت تاکودکان بیاوردم دیگر کودکی نکردم ۔ چست بضم اول چالاک اور چابک اور ہر ایک اچھی چیز اور نازک اور زیبا کو بھی کہتے ہین از برہان قاطع ۔ لطیف نہایت نیک کام اور نازک ۔ فراہم جمع ۔ نشاط بالفتح خوشی ۔ پژمریدہ بکسر باے فارسی اور سکون زاے فارسی بمعنی پژمردہ روبخشکی آوردہ ضد تازہ (از مترجم پژمردہ ضد شگفتہ) ۔ کودکی نکردم یعنی کام کودک کا نہین کیا ۔ **شعر** ماذا الصبا والشیب غیر لمتی + وکفے بتغیر الزمان نذیرا + یعنی کیا ہی لڑکپن اور جہالت کی طرف میل اور بوڑھاپے نے رنگ متغیر کردیا میرے بالون کا جو کان کی لو سے بڑھے ہوے تھے اور کافی ہی موت سے ڈرانے کے لیے زمانہ کا بدلتا رہنا ۔ **بیت** چون پیر شدی زکودکی دست بدار + بازی وظرافت بجوانان بگذار + **مثنوی** طرب نوجوان زپیر مجوے + کہ دگر نایدآب رفتہ بجوی + زرع را چون رسید وقت درو + نخرامد چنانکہ سبزۂ نو + ظرافت بفتحتین زیرکی اور خوش طبعی اور یہان مراد معنی دوم ہی ۔ طرب بفتحتین خوشی ۔ زرع بالفتح کھیتی اور بونا اور اگانا اور جمانا ۔ درو بکسر دال مہملہ اور فتح راے غیر منقوطہ غلہ کاٹنا اور حاصل ۔ **قطعہ** دور جوانی بشد از دست من + آہ دریغ آن زمن دلفروز + قوت سرپنجۂ شیری برفت + راضیم اکنون بہ پنیرے چو یوز + زمن بفتحتین زمانہ اور وقت اور عربی مین مقدار حرکت فلک اعظم کی ۔ دلفروز صفت زمن بفتحتین ۔ یوز بالضم واو فارسی کے ساتھ ایک شکاری درندہ ہی جسے چیتا کہتے ہین اور پنیر کھلانے مین مشہور ہی کہ اسے راضی کرتے ہین اور بعضے نسخون مین بہ پیر آیا ہی اور وہ شعر کی ناموزونی اور معنی کی سستی کا سبب ہی

جیساکہ مخفی نہین از شرح عربی - قطعہ پیرزنی موی سیہ کردہ بود + گفتمش ای مامک دیرینہ روز
موے بہ تلبیس سیہ کردہ گیر + راست نخواہد شدن این پشت کوژ + مامک دیرینہ روز
مامہ بمعنی مادر اور کاف تصغیر کا یعنی اے مادرک سالخوردہ از شرح عربی - تلبیس بروزن تہذیب
مکر اور حیلہ کرنا اور عیب دار چیز کا بیچنا خریدار کو - **حکایت** روزی بجہل جوانی بانگ بر مادر
زدم دل آزردہ بکنجی بنشست و گریان ہمی گفت مگر خردی فراموش کردی کہ درشتی
میکنی **قطعہ** چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن + گر از
عہد خردیت یاد آمدے + کہ بیچارہ بودی در آغوش من + نکردی درین روز برمن
جفا + کہ تو شیر مردی و من پیرزن + جہل بالفتح نادانی - بانگ اونچی آواز اور فریاد پکار -
زال پیر فرتوت سفید موے - پیلتن ایک القاب رستم سے ہے اور عموماً پیلتن اور پلنگ افگن کنایہ ہے
دلاوران و بہادران و زورآوران سے - **حکایت** توانگرے بخیل را پسری رنجور بود نیکخواہان
گفتندش مصلحت آنست کہ ختم قرآن کنی از بہر وے یا بذل قربان باشد کہ خداے تعالی
شفا دہد لختی باندیشہ فرو رفت و گفت ختم مصحف بحضور اولیٰ ترست کہ گلہ دور صاحبدلے
بشنید و گفت ختمش بعلت آن اختیار افتاد کہ قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان -
ختم قرآن یعنی پورا قرآن پڑھنا - قربان بالضم وہ چیز ہے کہ خداتعالی کی راہ مین تصدق کرین اور
خداتعالی سے تقرب ڈھونڈین - لختی ساعتے - گلہ کاف فارسی فتحہ اور تشدید و فتحہ لام سے بکری
گاے بھینس کا ریوڑ - **مثنوی** دریغا گردن طاعت نہادن + گرش ہمراہ بودی دست دادن
بدینار سے چو خر در گل بماند + و الحمد سے بخواہی صد بخواند + دریغا اے دریغ اور افسوس -
قولہ گرش یعنی اگر اس طاعت کی گردن جھکانے کو - دست دادن دست سخاوت و عطا یعنی
اُس شخص نے طاعت کے لیے گردن جھکائی کہ اُسکے بیٹے کو شفا حاصل ہو اور سخاوت پر راضی نہوا اور
اگر اس گردن طاعت کے جھکانے کے ساتھ بذل و بخشش کا ساتھ ہوتا نہایت اچھا ہوتا - **حکایت**
پیر مردے را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم عیش نباشد گفتند جوانے بخواہ چون
مکنت داری گفت مرا کہ پیرم با پیرزنانم الفت نیست پس او را کہ جوان باشد با من کہ
پیرم دوستی چگونہ صورت بندد - عیش شادی - مکنت بالضم قدرت اور سامان -

قطعہ پیر ہفتا سلہ جنی مکند + کور مقری نبی بخوا چش روش + زور باید نہ زر کہ بانو را + گز سخت بہ کہ صد من گوش + پہلی بیت اس قطعہ کی شرح عربی مین نہین ہی مگر فرہنگ ملا اسعد مین لکھا ہی کہ ہفتا مختصر ہفتاد - سلہ بفتحتین مختصر سالہ - جنی بالضم جیم وکسر نون مختصر جوانی - مکند مختصر میکند مقری بکسر میم وسکون قاف اندھا جنم کا - نبی بفتح نون مختصر نہ بیند - بخوا مختصر بخواب - چش مختصر چشم - روش بضم راے مہملہ و واو مجہول مختصر روشن - گوش بضم کاف فارسی مختصر گوشت یعنی پیر ہفتاد سالہ ہر چند جوانی کرتا ہی اور حملہ مگر قوت جوانی نہین پاتا جیسے اندھا جنم کا خواب مین اپنی آنکھ روشن نہین دیکھتا اس سبب سے کہ روشنی کی صورت سے مطلق ناآشنا ہی اسی طرح پیر فرتوت کا حال ہی کہ بوڑھاپے کی حالت مین قوت جوانی سے محض بے نصیب ہی - **قولہ** زور باید یعنی قوت جماع - گز بفتحتین گاجر معرب اسکا جزر اور مراد اس سے ذکر ہی یعنی ذکر سخت چاہیے - **قولہ** کہ صد من گوش یعنی نہ سو من گوشت یعنی جسامت اور موٹائی مرد کی سستی اور خردی ذکر کے ساتھ عورت کو پسند نہین آتی - **حکایت منظومہ** شنیدہ ام کہ درین روز ہا کہن پیری + خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت + بخواست دختر کے خوبروی وگوہر نام + چو درج گوہرش از چشم مردمان بنہفت + چنانکہ رسم عروسی بود تماشا بود + ولے بحملہ اول عصای شیخ بخفت + کمان کشید و نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت + مگر بسوزن فولاد جامہ ہنگفت بدوستان گلہ آغاز کرد وحجت ساخت + کہ خانمان من این شوخ دیدہ پاک برفت + میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چنان + کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت + پس از جلافت و شنعت گناہ دختر نیست + ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت + کہن پیر پیر فرتوت اور پرانا - پیرانہ سر بوڑھاپا - جفت بالضم زوج کہ مقابل فرد ہی - بخواست یعنی بیاہ کیا - درج بضم اول ڈبا اور ڈبیا زیور اور جواہرات رکھنے کی اور وہ ایک ظرف ہی کہ جسمین عورتین زیور تو ہم چھپا رکھتی ہین - نہفت بکسر اول وضم ثانی پوشیدہ - گوہرش اسے گوہر اندام نہانی اس عورت کی چشم مردم سے اسطرح پوشیدہ جیسے ڈبیا زیور اور جواہر کی چھپاتے ہین - (از مترجم یہ توجیہ درست نہین اسواسطے کہ درج مطلق پوشیدہ نہین رکھا جاتا اور وجہ تشبیہ موجود ہ اسمین نہین اور اگر درج گوہر مراد لین تو ایک لفظ گوہر دو مرتبہ مفید معنی نہین ہو سکتا قطع نظر اسکے کہ اسمین

نحش ہی اور خاص ستر کا اخفا ہر ادنے اور اعلے پر واجب ہی اسمین مبالغہ کرنا اس بات پر دلیل ہی کہ عموماً لوگ ستر نہین کرتے حالانکہ ایسا نہین ہی۔ اور بعضون نے اسطرح تقریر کی ہی کہ لفظ درج مضاف گوہر کی طرف ہی اور ضمیر شین کی گوہرش مین راجع دخترک کی طرف ہی یعنی جسطرح درج گوہر اور زیور کو چھپا کر رکھتے ہین اُس دخترک کو لوگون کی نظر سے پوشیدہ کیا اور تقریر ثانی اول سے بہتر ہی۔ تماشا شین منقوطہ سے نظر کرنی کسی چیز کی طرف حظ نفسانی کی روسے۔ **قولہ** چنانکہ رسم عروسی بود تماشا بود یعنی جیسے مرد کی رسم عروس کے ساتھ ہوتی ہی اور وہ جوش کرنا اور چومنا اور نظر کرنا حظ کے ساتھ اور بغل مین لینا اُسکو وہ سب کیا۔ حملہ بالفتح آہنگ اور قصد کرنا اور کسی پر جانا مارنے کے لیے یا نکالنے کے لیے۔ **عصاے شیخ** یعنی آلت شیخ۔ **کمان کشید** یعنی ارادہ او خال کیا۔ **ہنگفت** بفتح ہاے ہوز وضم کاف فارسی اور سکون نون اور فا بمعنی گندہ اور موٹا کار اور اس لفظ کو پوشاکی کپڑے پر بولتے ہین از شرح عربی۔ **قولہ** نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت الخ یعنی نشانہ پر نہ پہونچا بلکہ خطا کی اس سبب سے کہ موٹے کپڑے کو بجز فولادی سوزن کے نہین سی سکتے۔ **قولہ** بدوستان گلہ آغاز کرد یعنی اُس پیر فرتوت نے دوستون سے شکوہ کرنا شروع کیا۔ خانمان کشف اللغات مین بمعنی اسباب خانہ اور فرہنگ ملا سعد مین لکھا ہی کہ خان بمعنی خانہ ہی اور مان زائدہ اور تابع مثلاً حسن لسن اور ہندی بھی شائع ہی۔ (از مترجم صاحب بہار عجم فرماتے ہین کہ خان و مان مین خان مخفف خانہ اور مان مخفف خانہ ہی) **قولہ** پس از جلافت و شنعت الخ۔ جلافت بالفتح پوست کندیدن مراد عیب ظاہر کرنا۔ شنعت بضم شین معجمہ اور سکون نون زشتی اور برائی یعنی پس کرانے پیر فرتوت عیب ظاہر کرنے اور برائی کرنے سے۔ سفت بالضم سوراخ کرنا۔

باب ہفتم در تاثیر تربیت

حکایت یکے را از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مر این را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیش پدرش کس فرستاد کہ این عاقل نمیشود و مرا دیوانہ کرد **قطعہ** چون بود اصل جوہرے قابل + تربیت را در و اثر باشد + ہیچ صیقل نکو نداند کرد + آہنے را کہ بدگہر باشد + سگ بدریاے ہفتگانہ مشوے +

کہ چو تر شد پلید تر باشد + خر عیسی گرش بمکہ برند + چون بیاید ہنوز خر باشد + کودن
بالفتح کند طبع اور بے وقوف - جوہر بالفتح گوہر اور مراد اصل و نژاد اور ذات - (از مترجم گوہر بالفتح
ذات شی و اصل ہر چیز جوہر معرب آن و ناگوہر عرض کہ مقابل آنست و اطلاق آن بر مروارید و لعل و
یاقوت و مانند آن نیز آمدہ جواہر جمع پس اصل و نژاد و ذات معنی حقیقی ہین اور لعل یاقوت وغیرہ
مجاز اور گوہر کا معرب ہی جوہر نہ گوہر معنی جوہر) قابل پذیرندہ اور سزاوار اور مرد پسندیدہ از کشف اللغات
ہندی ماننے والا - دریاے ہفتگانہ یعنی ہفت دریا اور گانہ الفاظ زائدہ سے ہی کہ ہر ایک عدد کے
آخر مین لاتے ہین جیسے دوگانہ اور سہ گانہ وغیرہ اور دو اور سہ اور لفظ گانہ زائد ہی از برہان قاطع
(از مترجم ظاہر الفظ گانہ آخر اعداد دوگانہ اور سہ گانہ مین زائد ہی جیسا کہ شارح نے بحوالہ کتاب لغت
لکھا ہی لیکن اس لفظ سے ایک تعیین و تکمیل اور تتمیم کا فائدہ غور کرنے سے پایا جاتا ہی جسطرح ہندی مین لفظ
بھر کا سال بھر اور مہینے بھر مین ہی) - **حکایت** حکیمی پسران را پند ہمیداد کہ ای جانان پدر
ہنر آموزید کہ ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطر است یا دزد بیکبار
ببرد و یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زایندہ است و دولت پایندہ اگر ہنرمند از دولت
بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود دولت است ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر
لقمہ چیند و سختی بیند **بیت** سخت است پس از جاہ تحکم بردن + خو کردہ بناز جور مردم بردن
تفاریق جمع تفریق - تحکم بر وزن تفعل حکومت کرنی کسی پر یعنی جاہ و منصب کے بعد غیر کی حکومت
اٹھانی دشوار ہی - **قطعہ** وقتے افتاد فتنۂ در شام + ہر کس از گوشۂ فرا رفتند + روستازادگان
دانشمند + بوزیری پادشا رفتند + پسران وزیر ناقص عقل + بگدائی بروستا رفتند +
بیت میراث پدر خواہی علم پدر آموز + کین مال پدر خرج توان کرد بدہ روز + فرا
بمعنی طرف و پیشتر و بالا و بلند از برہان قاطع - **قولہ** از گوشہ فرا رفتند یعنی گوشۂ خانہ سے الگ ہوے
اور آگے گئے - روستا ساکن دہ ہندی اسکی گنوار - **حکایت** یکی از فضلا تعلیم ملک زادہ
کردے و ضرب بی محابا زدی و زجر بیقیاس کردے باری پسر از بی طاقتی شکایت
پیش پدر برد و جامہ از تن دردمند بر داشت پدر را دل بہم بر آمد استاد را بخواند و گفت
بر پسران رعیت چندین جفا و توبیخ روا نمیداری کہ پسر مرا سبب چیست گفت سخن اندیشیدہ

باید گفتن و حرکت پسندیدہ باید کردن ہمہ خلق را علی العموم و پادشاہان را علی الخصوص کہ بر دست
و زبان ایشان ہر چہ رود ہر آئنہ بافواہ بگویند و قول و فعل عوام را چندان اعتبار نباشد
قطعہ اگر صد عیب دارد مرد درویش + رفیقانش یکے از صد ندانند + وگر یک ناپسند آید
ز سلطان + ز اقلیمی باقلیمے رسانند + پس واجب آمد معلم بادشاہزادہ را در تہذیب اخلاق
خداوندزادگان انبتہم اللہ نباتاً حسنا - یعنی اگائے انکو اللہ تعالی اچھا اگانا - اجتہاد ازان بیش
کردن کہ در حق ابناء عوام - بے محابا بالضم میم بے دریغ اور بے مہر و محبت - زجر بالفتح ڈرانا اور ایک
کام سے باز رکھنا - توبیخ بمعنی زجر - تہذیب دال منقوطہ سے ستھرا بنانا - اخلاق بالفتح خوئین **قطعہ**
ہر کہ در خردیش ادب نکنی + در بزرگی فلاح ازو برخاست + چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ + نشود
خشک جز بآتش راست + **شعر** ان الغصون اذا قومتہا اعتدلت + ولیس ینفعک التقویم
بالخشب + بدرستیکہ ہری ڈالیان جب انکو سیدھا کرین تو وے سیدھی ہو جاتی ہین اور سوکھی لکڑی کا
سیدھا کرنا تجھے نفع نہ دیگا - ملک را حسن تدبیر ادیب و تقریر جواب او موافق رائے آمد و خلعت
و نعمت بخشید و پایۂ منصب بلند گردانید **حکایت** معلم کتابے را دیدم در دیار مغرب
ترش روی و تلخ گفتار و بدخوے و مردم آزار گدا طبع ناپرہیزگار کہ عیش مسلمانان بدیدن او
تبہ گشتی و خواندن قرآنش دل مردم سیاہ کردے جمعی پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ
بدست جفای او گرفتار نہ زہرۂ خندہ و نہ یارای گفتار کہ عارض سیمین یکے را طپانچہ زدی
و گاہ ساق بلورین دیگرے را شکنجہ کردی القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانت او معلوم کردند
بزدند و براندند و مکتب وی بہ مصلحے دادند پارسائی سلیمی نیک مردے حلیمی کہ سخن جز بحکم ضرورت
نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش نرفتی کودکان را ہیبت استاد نخستین از سر بدر رفت و
معلم دومین را اخلاق ملکی دیدند دیو یکدیگر شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند و در اغلب
اوقات ببازیچہ فراہم نشستندی و لوح درست ناکردہ بہ سر ہم شکستندی **بیت** استاد
معلم چو بود کم آزار + خرسک بازند کودکان در بازار + کتّاب بروزن خدام مکتب اور بالتخفیف
آیا ہے از منتخب اللغات - کتابی اے استاد اہل مکتب کہ وے اطفال ہین - دوشیزہ دختر کنارسیدہ
کہ مساس اسسے نہ کیا ہو عربی مین باکرہ کہتے ہین - زہرہ طاقت - عارض کسر را سے معملہ سے رخسارہ

ہندی گال - بلور بالکسر والتشدید مشہور ہے اور یہ براے نسبت - شکنجہ شین کے کسرہ اور کاف کے
فتحہ سے عذاب اور جلد ساز کا ایک اوزار - **قولہ** لوح نادرست کردہ بر سر ہم شکستندی - یعنی قبل از
فراغ یاد اور پہچان حروف لکھے ہوئے کے ایک دوسرے کے سر پر توڑتے - خرسک خاے منقوطہ کے
کسرہ اور سین مہملہ کے فتحہ سے برہان قاطع مین اور شرح عربی مین دیکھا گیا کہ ایک قسم کا کھیل ہے اور وہ
اسطرح ہے کہ ایک خط کھینچین اور ایک شخص اُس خط کے درمیان کھڑا ہو اور دوسرے اشخاص آوین
اور اُسکو مارین اور وہ اپنا پانوٗن انکی طرف مارتا ہے جسکے لگ جاے وہ خط مین بجاے پہلے کے
کھڑا ہو اور اِس کھیل کو عرب مجورہ کہتے ہین - بعد از دو ہفتہ بر در آن مسجد گذر کردم معلم اولین را
دیدم کہ دل خوش کردہ بودند و بمقام خویش باز آوردہ برنجیدم ولاحول گفتم کہ ابلیس را
دگر بارہ معلم ملائک چرا کردند پیر مردے جہاندیدہ بشنید بخندید وگفت نشنیدہ کہ گفتہ اند
مثنوی پادشاہے پسر بمکتب داد + لوح سیمینش در کنار نہاد + بر سر لوح او نوشتہ بزر +
جور اُستاد بہ کہ مہر پدر + **حکایت** پارسازادہ را نعمت بیکران از ترکہ عمان بدست
افتاد فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ چیزے نماند از سائر معاصے و
منکری کہ نہ کرد و مسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آب روانست و
خرج آسیای گردان یعنی خرچ فراوان مسلم کسے را باشد کہ دخل معین دارد - ترکہ بفتح اول و کسر ثانی
مال جو مُردہ سے رہا ہو - عمان بالفتح والتشدید جمع عم اور وہ باپ کا بھائی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ جمع
حسب استعمال فارسیون کے ہے جیسے محبوبان و عاشقان - فسق امر حق کا ترک کرنا اور سیدھی راہ سے
باہر آنا - فجور بضمتین نافرمانی اور تباہی کرنی اور بالفتح مرد بدکار - مبذری بیاے معروف اسم فاعل
تبذیر بمعنی اسراف اور بیہودہ خرچ کرنا - معاصی بالفتح بہت گناہ - منکری بیاے مصدری اسم مفعول
انکار بمعنی زشتی اور بُرائی کے - مسکری بیاے مجہول وحدت اسم فاعل اسکار از افعال یعنی مست کرنے والا
دخل بالفتح بمعنی آمد - آسیا بالمد معروف چکی کہ پانی اور ہوا اور آدمی اور حیوان سے چلتی ہے - اور
بعض نے تفصیل کی ہے کہ جو پانی سے چلے آسیا ہے اور جو کہ حیوان سے چلے اُسے خراس اور جو آدمی اپنے
ہاتھ سے چلائے وہ دست آس ہے اور یہان پر پن چکی مراد ہے - **قولہ** دخل آب روانست وخرج آسیاے
گردان - یعنی آسیا کا چلنا جاری پانی کے اوپر موقوف ہے اور اسی طرح خرچ محتاج آمد کا ہے - **قولہ** یعنی

مضارع یعنی خواہد و قصد کند چاہے اور ارادہ کرے اور ضمیر اسکی راجع کہنہ ناسکی طرف ہی اے خرچ زیادہ کرنا مسلم اس شخص کے حق مین ہی کہ آمد مقررہ ہمیشہ کے لیے رکھتا ہو کسواسطے کہ خرچ دخل کا محتاج ہی **قطعہ** چو دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن + کہ میگویند ملاحان سرودی + بکوہستان اگر باران نبارد + بسالے دجلہ گردد خشک رودی + دجلہ بالکسر نہر بغداد کہ ہمیشہ جاری ہی - از کشف اللغات - رود بواو مجہول ندی پانی کی - عقل و ادب پیش گیر و لہو لعب بگذار کہ چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض کرد و گفت راحت عاجل را بہ تشویش محنت آجل منغص کردن خلاف راے خردمندان ست **مثنوی** خداوندان کام و نیک بختی + چرا سختی برند از بیم سختی + برو شادی کن ای یار دل افروز + غم فردا نشاید خوردن امروز + فکیف مرا کہ در صدر مروت نشستہ ام و عقد فتوت بستہ و ذکر انعام در افواہ عوام افتادہ - لہو بالفتح بمعنی کھیل اور بازی کے ہی - نای بسکون یاے تحتانی ساز اور عربی مین مزمار کہتے ہین اور گلے اور حلق کو بھی کہتے ہین - نوش مختصر نوشیدن (از مترجم حاصل مصدر بوزن صیغۂ امر) اعتراض بالکسر سرکشی کرنی اور انکار سے پیش آنا - عاجل جلدی اور بے مہلت آجل بالمد اور کسر جیم جو امر با مہلت ہو اور آنجہانی منغص اسم مفعول تنغیص بمعنی مکدر اور تیرہ کے ہی - **قولہ** فکیف مرا یعنی پس کیونکر مجھے اس امر سے ٹھٹک رہنا اتفاق پڑے - مروت بضمتین مردی اور مردمی - فتوت بضمتین جوانمردی - عقد بالفتح گرہ - **مثنوی** ہر کہ علم شد بسخاو کرم + بند نشاید کہ نہد بر درم + نام نکوئی چو برون شد بکوی + در نتوانی کہ ببندی بروی + دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آہن سرد وی اثر نمیکند ترک مناصحت کردم و روے از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند بلغ ما علیک فان لم یقبلوا فما علیک - یعنی پہونچاو اس خبر کو کہ تیرے اوپر لازم ہی پھر اگر نمانین تو کچھ تیرے اوپر گرفت و مواخذہ نہین ہی - **قطعہ** گرچہ دانی کہ نشنوند بگوے + ہر چہ میدانی از نصیحت و پند + زود باشد کہ خیرہ سر بینی + بدو پا او فتادہ اندر بند + دست بر دست میزند کہ دریغ + نشنیدم حدیث دانشمند + خیرہ سر خودراے اور سرکش - **قولہ** خیرہ سر بینی یعنی اس خیرہ سر کو تو دیکھے - پس از مدتے انچہ اندیشہ کردہ بودم از نکبت حالش بصورت دیدم کہ پارہ پارہ بر ہم می دوخت و لقمہ لقمہ ہمی اندوخت

دلم از ضعف حالش بہم برآمد و مروت ندیدم کہ درچنین حالت ریش درونش را بملامت
خراشیدن و نمک پاشیدن **مثنوی** حریف سفلہ در پایان مستی + نیندیشد ز روز تنگدستی +
درخت اندر بہاران بر فشاند + زمستان لاجرم بے برگ ماند + نکبت بفتح نون اور سکون
کاف اور فتح باے موحدہ خواری اور خستگی اور درمندی - در پایان مستی یعنی نہایت درجہ کی
مستی مین - بہاران موسم بہار اور وقت بہار کا اور عوام جمع خیال کرتے ہین غلط ہی - **قولہ** بر فشاند کمی
برگ درخت پر از برہان قاطع - **حکایت** بادشاہی پسرے را بادیبی داد گفت این فرزند
تست تربیتش کن ہمچنانکہ یکے از فرزندان خویش سالی چند برین برآمد سعی کرد بجائے
نرسید و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد معاتبت
فرمود کہ وعدہ خلاف کردی و وفا بجاے نیاوردی گفت ای ملک تربیت یکسانست
ولیکن طبائع مختلف ست **قطعہ** گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی + در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم +
بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل + جائی انبان میکند جائے ادیم + منتہی نہایت کو پہنچنے والا اسم فاعل
افتعال کا - مواخذت بر وزن مقابلت پکڑنا - معاتبت بھی بر وزن مقابلت سرزنش کرنا - طبائع
سرشتہا جمع طبیعت - سہیل بضم سین مہملہ اور فتح ہاے ہوز ایک ستارہ ہی کہ ادھوڑی اُس سے رنگدار اور
خوشبودار ہو جاتی ہی - ادیم پوست خوشبودار کہ سہیل کے نکلنے کے وقت اسمین رنگ و بو آگیا ہو اور وہ دو
قسم ہی ادیم یمن اور ادیم طائفی - انبان بالفتح پوست حیوانات کہ خوشبودار نہو - **حکایت**
یکی را شنیدم از پیران مربی کہ مریدے را ہمیگفت چندانکہ تعلق خاطر آدمی زادست بروزی
اگر بروزی دہ بودے بمقام از ملائکہ در گذشتی **قطعہ** فراموشت نکرد ایزد دران حال +
کہ بودی نطفۂ مدفون و مدہوش + روانت داد و طبع و عقل و ادراک + جمال و نطق و
رائے و فکرت و ہوش + دہ انگشتت مرتب کرد بر کف + دو بازویت مرتب ساخت بر دوش +
کنون پنداری اے ناچیز ہمت + کہ خواہد کردنت روزی فراموش + نطفہ آب منی - مدفون
پوشیدہ - مدہوش اسم مفعول دہش کہ بالفتح معنی حیران کرنے کے ہی اور بفتحتین متحیر ہونا ہی یعنی متحیر اور
حیران اور فارسی مین مدہوش بواو مجہول بیہوش کے معنی مین مستعمل ہی - روان بالفتح جان معروف اور بالضم
ظاہر - **حکایت** اعرابی را دیدم کہ پسر خود را ہمیگفت یا بنی انک مسئول یوم القیامۃ

ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواہند پرسید کہ عملت چیست و نگویند کہ پدرت کیست **قطعہ** جامہ کعبہ را کہ میبوسند + او نہ از کرم پیلہ نامی شد + با عزیزی نشست روزی چند + لاجرم ہمچو او گرامی شد + اعراب بالفتح بیابان نشین اور اعرابی منسوب اُسکے ساتھ - کرم پیلہ ریشم کا کیڑا - **حکایت** در تصانیف حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادت معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشای مادر بخورند و شکمش را بدرند و راہ صحرا گیرند و آن پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آنست باری این نکتہ را پیش بزرگی ہمی گفتم گفت دل من بر صدق این حدیث گواہی میدہد و بجز چنین نشاید بود و بغیر ازین نکتہ کہ می گوئی حمل نتوان کردن چون در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملہ کردہ اند لاجرم در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند **قطعہ** پسری را پدر وصیت کرد + کای جوانمرد یاد گیر این پند + ہر کہ با اصل خود وفا نکند + نشود دوست روی دولتمند + کژدم کاف تازی کے فتحہ زاے فارسی کے ساتھ بروزن انجم ایک جانور ہے کاٹنے والا عربی مین اُسے عقرب کہتے ہین از برہان قاطع ہندی مین بچھو کہتے ہین - ولادت بالکسر جنا - احشا بالفتح جو کچھ پیٹ مین ہو دل جگر وغیرہ جمع حشا بالفتح از منتخب اللغات - **قولہ** نشود دوست روی دولتمند یعنی عزیزا اور محترم اہل دولت کے سامنے نہو بلکہ حقیر نظر آئے اور اقبال اُسکی مدد نکرے - **لطیفہ** کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت است کہ بزمستان نیز بیرون آیم **حکایت** فقیرۂ درویشے حاملہ بود مدت حمل بسر آمدہ و درویش را در ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خدای عز و جل مرا پسرے دہد جز این خرقہ کہ پوشیدہ ام ہرچہ ملک من است ایثار درویشان کنم اتفاقاً پسر آورد شادمانی کرد و سفرۂ درویشان بموجب شرط بنہاد پس از چند سال کہ از سفر شام باز آمدم بہ محلت آن درویش برگذشتم و از کیفیت حالش پرسیدم گفتند بہ زندان شحنہ در است گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ خون یکی ریختہ و از میان گریختہ پدر را بعلت آن سلسلہ در نای است و بند گران بر پاے گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عز و جل خواستہ است **قطعہ** زنان باردار اے مرد ہشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + ازان بہتر بنزدیک خردمند + کہ فرزندان ناہموار زایند + ایثار بکسر ہمزہ انتخاب کرنا اور بخشش - کیفیت بکسر فا و تشدید اور فتح یاے تحتانی چگونگی - شحنہ مہتر اور حاکم از کشف اللغات - خمر بالفتح شراب - عربدہ بالفتح

بدمستی کرنی اور بدخلقی اور بے وجہ لڑنا جھگڑنا ۔ سلسلہ دونون سین کے کسرہ سے زنجیر ۔ نای گلا ۔
ناہموار بے ادب اور بدراہ ۔ **حکایت** طفل بودم بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در
مسطور کتب آمدہ است کہ سہ نشان دارد یکی پانزدہ سالگی دوم احتلام سوم برآمدن
موے زہار اما در حقیقت یک نشان دارد و آن ہنیست کہ در بند رضاے حق جل و علا
بیش ازان باشی کہ در بند حظ نفس خویش ہر کہ درو این صفت موجود نیست بنزد
محققان بالغ نہ شمارندش **قطعہ** بصورت آدمی شد قطرۂ آب + کہ چل روزش قرار
اندر رحم ماند + اگر چل سالہ را عقل و ادب نیست + بتحقیقش نشاید آدمی خواند + مسطور
لکھا ہوا ۔ کتب بضمتین جمع کتاب ۔ احتلام خواب دیکھنا اور خواب مین جماع کرنا انزال منی کے ساتھ
اور بمعنی مطلق انزال کے آیا ہی ۔ از منتخب اللغات ۔ زہار بکسر زاے معجمہ شرمگاہ کو کہتے ہین کہ موضع
ذکر اور فرج ہو ۔ رضا بالکسر خوشنودی ۔ حظ بالفتح و التشدید بہرہ اور حصہ ۔ رحم فتح اول اور کسر ثانی سے
زہدان یا وہ پردہ جسمین بچہ ہو اور اُسکو مشیمہ کہتے ہین از منتخب اللغات ۔ **قطعہ** جوانمردی و لطف است
آدمیت + ہمین نقش ہیولانی مپندار + ہنر باید کہ صورت میتوان ساخت + بر ایوانہا
در از شنگرف و زنگار + چو انسان را نباشد فضل و احسان + چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار +
بدست آوردن دنیا ہنر نیست + یکی را گر توانی دل بدست آر + جوانمردی کنایہ سخاوت اور
بخشش اور عالی ہمتی سے ہی ۔ لطف بالضم تری اور تازگی کار و کردار مین اور مہربانی اور شفقت کرنی ۔
ہیولانی بفتح ہاے ہوز اور ضم یاے تحتانی منسوب بہ ہیولی کہ اصل اور مادہ ہی ۔ نقش ہیولانی صورت
ظاہری بالفعل کہ ہنر سے خالی ہو ۔ زنگار بالفتح کاف فارسی سے دو قسم ہی ایک اسمین کا توتیاے سبز ہی
دوسرا عملی کہ تانبے اور سرکہ اور نوشادر سے بنائین ۔ **حکایت** سالی نزاعے میان پیادگان
حاج افتادہ بود و داعی دران سفر ہم پیادہ بود انصاف در سر و روی ہم افتادیم و داد
فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینی را دیدم کہ با عدیل خود میگفت یا للعجب پیادۂ عاج
عرصۂ شطرنج را بسر می برد فرزین میشود یعنی بہ ازان میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را
بسر بردند و بتر شدند ۔ حاج بتشدید جیم حج کرنے والا اور جمع حاجی کی بھی آئی ہی جسطرح روم جمع رومی کی
ہی جیسا کہ کنز مین ہی اور رہنمایہ مین کہتا ہی کہ حاج بطریق مجاز جمع مین مستعمل ہوتا ہی ۔ از مترجم طرح مین ہی

ایقان حججت البیت فانا حاج وجمع اسکی حج مثال بازل اور بزل کی اور حجاج اور حجیج ایسے ہی ہین اور امرءة حاجة ونسوة حاج بیت اللہ بالاضافہ اذا کن حججن وان لم یحججن فہن حواج فتنصب البیت۔ اور قاموس مین ہی الحج قصد نا لنسک وہو حاج وحاج جمع حجاج وحجیج وحج وہی حاجۃ من حواج غیاث اللغات مین ہی کہ حاجی بتشدید جیم منسوب بحاجہ وحاجہ صفت است برای موصوف معروف کہ لفظ جماعت باشد وحاجہ صیغۂ مونث اسم فاعل است پس حاجی کسیست کہ منسوب باشد بجماعہ حاجہ بحالت الحاق ہای نسبت تای تانیث از آخر حاجہ ساقط شد چنانچہ در عامی ومغربی فارسیان بتخفیف جیم خوانند۔ پس اصل اقوال صاحب کنز اور صاحب نہایہ کی عبارات منقولہ کتب لغات مذکورہ سے واضح ہوگی) داعی دعاگوے اور چاہنے والا۔ اور یہان معنی اول مراد ہی یعنی یہ دعاگو بھی اُس سفر مین پیادہ تھا۔ **قولہ انصاف در سر وروی ہم افتادیم** یعنی انصاف اور حق وہ ہی کہ اُسوقت ایک دوسرے کے سر اور مُنھ پر ہم گرے اور خوب لڑائی اور جھگڑا کیا۔ فسوق بضم اول امر حق کا ترک کرنا اور سیدھی راہ سے نکلنا۔ جدال بالکسر کسی سے خصومت اور جھگڑا کرنی۔ عدیل برابر اور ہمسر۔ یا للعجب بفتح لام اے عجب۔ عماج بالفتح فیل نہندان۔ عرصہ میدان اور بساط شطرنج کے معنی بھی ہین۔ بادیہ بکسر دال مہملہ بیابان اور جنگل۔ **قطعہ از من بگوی حاجی مردم گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکہ + بیچارہ خار میخورد و بار می برد +** از من بگوی یعنی از طرف من بگوی۔ مردم گزا سے آدمی کا کاٹنے والا اور دل کا تکلیف دینے والا۔ **پوستین** ایک جامہ مشہور ہی کہ استر اُسکا سنجاب اور قاقم اور قندز کا ہوتا ہی اور یہان مطلق جامہ مراد ہی یعنی خلق کے کپڑے آزار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہی۔ **قولہ حاجی تو نیستی شتر است** یعنی تو حاجی نہین بلکہ حاجی اونٹ ہی۔ **حکایت** ہندوئے نفط اندازی ہمی آموخت حکیمی گفتش ترا خانہ نئین ست بازی نہ این است **بیت** تا ندانی کہ سخن عین صواب ست مگوی + وانچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگوے + ہندو بکسر ہا کافر۔ نفط بالفتح معرب نفت اور وہ ایک روغن ہی کہ ولایت شیروان مین پیدا ہوتا ہی دو قسم کا ہی سیاہ اور سفید سیاہ کو جلاتے ہین اور سفید کو دواؤن مین ملاتے ہین اور مشہور ہی کہ ولایت شیروان مین ایک قطعہ زمین ہی جب اُسکو کھودین وہ تیل نفت نکلتا ہی جیسے پانی چشمہ سے اُبلتا ہی۔ خانہ نئین یعنی خانہ کہ نے سے بنایا ہوا اور بعضے نسخون مین بجاے نئین کے آتشین لکھا ہی یعنی ترا گھر آتشین ہی

یعنی آخر دوزخ مین تو جائیگا کھیل یہ نہین ہی - **حکایت** مردی را درد چشم خاست پیش بیطاری رفت تا دوا کند بیطار از انچه در چشم چہار پایان می کرد در دیدهٔ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی که هرکه ناآزموده را کار بزرگ فرماید البته ندامت برد ونزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعه** ندهد هوشمند روشن رای + بفرومایه کارهای خطیر + بوریا باف اگرچه بافنده است + نه برندش بکارگاه حریر + بیطار بالفتح چوپایون کا علاج کرنے والا - حکومت بالضم داوری اور جھگڑون کا سلجھانا - داور قاضی - خفت بالکسر والتشدید سبکی - خطیر بالفتح بزرگ - **حکایت** یکی از بزرگان پسری شایسته داشت وفات یافت پرسیدندش که بر صندوق تربتش چه نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش ازان ست که روا باشد بر چنین جایگاه نوشتن که بروزگار سوده گردد و خلائق برو گذرند وسگان برو شاشند اگر بضرورت چیزی نویسید این کفایت ست **قطعه** ده که هرگه که سبزه در بستان + بدمیدی چه خوش شدی دل من + بگذر ای دوست تا بوقت بہار + سبزه بینی دمیده از گل من + صندوق بالضم وہ چیز کہ لکڑی یا چمڑے سے بناوین اور اسمین اور چیزین رکھین اور بالفتح بھی آیا ہی - صنادیق جمع - تربت بالضم خاک - وه بالفتح مخفف واه جو ایک کلمہ ہی کہ جب طبیعت اٹھتی ہی اسوقت تعریف کی راہ سے کہتے ہین - **حکایت** پارسائی بر یکی از خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای لبته عقوبت همیکرد گفت ای پسر همچو تو مخلوقی را خدای عزوجل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بروی فضیلت داده شکر نعمت باری بجای آر و چندین جفا بروی روا مدار نباید که فردای قیامت به از تو باشد از جہت آنکه مظلوم است و تو دران زمان مغلوب وی شوی و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار + جورش مکن و دلش میازار + او را تو بده درم خریدی + آخر نه بقدرت آفریدی + این حکم و غرور و خشم تا چند + هست از تو بزرگتر خداوند + ای خواجهٔ ارسلان و آغوش + فرمانده خود مکن فراموش + ارسلان نام بادشاه ایران کا ہی اور یہان حاکم مراد ہی - آغوش بالمد و واو مجہول بنده اور غلام از برہان قاطع - یعنی اے خواجہ حاکم غلام اور پرستار کے اپنے حاکم پروردگار کو فراموش نہ کر کہ وہ حاکم مطلق ہی

در خبر ست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بزرگترین حسرتی در روز قیامت آن بود کہ بندہ صالح را بہ بہشت برند و خداوند ان فاسق را بدوزخ **بیت** بر غلامی کہ طوع خدمت تست + خشم بیحد مران و طیرہ مگیر + کہ فضیحت بود بروز شمار + بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر + طوع بالفتح طاعت اور فرمانبرداری کرنی اور رغبت کرنی اور فرمان بردار۔ طیرہ بالفتح غصہ اور غضب اور بالکسر خفت اور ہلکا پن۔ فضیحت بروزن طبیعت رسوائی۔ **حکایت** سالی از بلخ باشامیانم سفر بود و راہ از حرامیان پرخطر جوانی بہ بدرقہ ہمراہ ما شد نیزہ باز چرخ انداز سلحشور بیش زور کہ دہ مرد توانا کمان او را زہ نکردندی و زورآوران روی زمین پشت او بر زمین نیاوردندی اما متنعم بود و سایہ پروردہ نہ جہان دیدہ و سفر کردہ رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیدہ و برق شمشیر سواران ندیدہ **بیت** نیفتادہ در دست دشمن اسیر + بگردش نبارید باران تیر + بلخ بالفتح ایک شہر مشہور ہی خراسان کا جو قدیم ہی۔ حرامیان چور اور بٹ مار۔ بدرقہ بفتحتین راہبری۔ چرخ انداز کماندار کو کہتے ہین از برہان قاطع۔ سلحشور بفتح اول و ثانی سپاہی اور مستعد لڑائی کا۔ زہ بالکسر کمان کا چلہ۔ متنعم ناز و نعمت مین پرورش پایا ہوا اسم مفعول از تفعل۔ رعد بالفتح بادل کی گرج اور کہتے ہین فرشتہ کی آواز ہی جو بادل کو ہانکتا ہی۔ **اتفاقاً** من و این جوان درپی ہم دوان ہر آن دیوار قدیم کہ بپیش آمدی بقوت بازو بیفگندی و ہر درخت عظیم کہ دیدی بہ نیروی سرپنجہ برکندی و تفاخر کنان گفتی **بیت** پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سرپنجۂ مردان بیند + دیوار قدیم پرانی دیوار۔ عظیم بڑا۔ نیرو بالکسر زور قوت بل۔ تفاخر بروزن تفاعل آپس مین فخر کرنا اور شیخی کرنی۔ کو بکاف تازی اور واو مجہول سے بمعنی کجا ہندی اُسکی کہان۔ کتف بالفتح شانہ کاندھا۔ گردان بضم کاف فارسی جمع گرد بمعنی پہلوان۔ کف بالفتح پنجہ اور ہتیلی۔ تا درین حالت بودیم کہ دو ہندو از پس سنگی سر برآوردند و آہنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل دیگری کلوخ کوبی جوان را گفتم چہ پائی **بیت** بیار انچہ داری ز مردی و زور + کہ دشمن بپای خود آمد بگور + تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتادہ و لرزہ بر استخوان **بیت** نہ ہر کہ موی شگافد بہ تیر جوشن خای + بروز حملۂ جنگ آوران بدارد پای + چارہ جز آن ندیدم کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم و جان بسلامت بدر آوردیم **قطعہ** بکارہای گران مرد کاردیدہ

نہ بست + کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند + جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است + چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند +
قولہ دو ہند و از پس سنگے سر بر آوردند یعنی دو چور تھپر کے پیچھے سے نکل آئے - کلوخ کوب وہ چیز کہ اُس سے ڈھیلے کوٹین - **قتال** بالکسر لڑنا آپس مین - چہ پائی یعنی کیا صبر اور کیا قرار اور توقف ہی - جوشن بالفتح ایک قسم کا ہتیار لڑائی کا اور کہتے ہین زرہ - رخت بالفتح اسباب خانہ وغیرہ - پائے داشتن برقرار اور ثابت قدم رہنا - شیر شرزہ یعنی شیر غضبناک اور تیز و زور آور - ہول بالفتح ڈرانا - بگسلد بفارسی کاف اور کسرۂ سین مہملہ سے معنی جدا ہووے - **مصاف** بفتحتین جمع مصف بالتشدید کھڑے ہونے کی جگہ اور فارسی مین تخفیف سے آتا ہی - **حکایت** توانگر زادہ دیدم بر سر گور پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوق تربت پدرم سنگین است و کتابہ رنگین و فرش رخام انداختہ و خشت پیروزہ در و ساختہ بگور پدرت چہ ماند خشتی دو فراہم نہادہ و مشتی دو خاک بران پاشیدہ درویش پسر این بشنید و گفت تا پدرت در زیر آن سنگہائے گران بر خود بجنبد پدرم بہ بہشت رسیدہ باشد در خبر ست موت الفقراء راحۃ و موت الاغنیاء حسرۃ - یعنی فقیرون کا مرنا آرام ہی اور دولتمندون کا مرنا حسرت اور ارمان - **بیت** خر کہ کمتر نہند بروے بار + بی شک آسودہ تر کند رفتار + **قطعہ** مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشد + بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید + وانکہ در دولت و نعمت و آسایش زیست + مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید + بہمہ حال اسیرے کہ ز بندی برہد + خوشتر از حال امیرے کہ گرفتار آید + مناظرہ بر وزن مفاعلہ باہم بحث کرنی ایک چیز مین اور ایک چیز کو نظر مین لانا - کتابہ بالکسر لکھنا اور خوشنویسون کی اصطلاح مین بہت پُر کار جلی خط کو کہتے ہین مقابل غبار کہ بہت باریک خفی ہوتا ہی - رخام بالضم ایک قسم کا تھپر ہی کہ زرد سفید اور سرخ اُسکا رنگ ہوتا ہی اور سب سے بہتر سفید ہی اور کہتے ہین کہ بہت سخت ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نرم ہوتا ہی از برہان قاطع - پیروزہ ایک تھپر ہی سبز قیمتی - **قولہ** بگور پدرت چہ ماند لفظ ماند مضارع ہی مانستن سے کہ ایک چیز کے مانند ہونے کے معنی رکھتا ہی یعنی تیرے باپ کی قبر مین کیا چیز ہی کہ میرے باپ کی قبر سے مشابہ ہو - **حکایت** بزرگے را پرسیدم از معنی این حدیث اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک دشمن بڑھکر تیرا نفس تیرا ہی جو کہ تیرے دونون پہلو کے درمیان ہی - گفت بحکم آنکہ ہران دشمن کہ باوے

احسان کنی دوست گردد مگر نفس کہ چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادت کند **قطعہ**
فرشتہ خوی شود آدمی بہ کم خوردن + وگر خوری چو بہائم بیوفتی چو جماد + مراد ہر کہ برای
مطیع امر تو شد + خلاف نفس کہ گردن کشد چو یافت مراد + بہائم حیوانات غیر ذوی العقول
جماد بالکسر وہ چیز کہ نشو و نما اسکو نہو- **حکایت جدال سعدی با مدعی در بیان تونگری**
و درویشی یکے در صورت درویشان نہ بر سیرت ایشان در محفلی دیدم نشستہ و شنعتے
در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم تونگران آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویشان را
دست قدرت بستہ است و تونگران را پای ارادت شکستہ **بیت** کریمان را بدست اندر درم
نیست + خداوندان نعمت را کرم نیست + شنعت بضم شین برائی- **قولہ** شنعتی در پیوستہ
یعنی بُرا کہنے مین مشغول تھا- ذم بفتح ذال معجمہ اور تشدید میم بُرا کہنا- درویشان را دست قدرت
بستہ است یعنی فقیرون کو سامان اور مقدور نہین ہے- ارادت بالکسر چاہنا- کریم جوانمرد اور بخشنے والا
درم بکسر اول و فتح دوم کہ معرب اسکا درہم ہے مہر زر و نقرہ اور تانبے کی وزن اسکا تین ماشہ اور چار جو ہے-
مرا کہ پروردۂ نعمت بزرگانم این سخن ناپسند آمد گفتم ای یار تونگران دخل مسکینان اند ذخیرۂ
گوشہ نشینان و مقصد زائران و کہف مسافران و متحمل بار گران از بہر راحت دیگران دست
تناول بطعام انگہ برند کہ متعلقان و زیردستان بخورند و فضلۂ مکارم ایشان بارامل و پیران و
اقارب و جیران رسیدہ- دخل بالفتح آمدنی- ذخیرہ بالفتح نخبی یعنی جو کچھ کہ بچ رہے اور پچھلے دن کام
آوے- مقصد بالفتح ارادے کی جگہ- زائران زیارت کرنے والے یعنی مقام متبرک کے پانے والے یا
شخص متبرک- کہف بالفتح پناہ کی جگہ- متحمل بوجھ لیجانے والا اسم فاعل تفعل- تناول حاصل کرنا اور اُٹھانا
فضلہ فتح فا اور کسر ضاد معجمہ اور فتح لام سے اور فضالہ بضم فا زیادہ رہا ہوا جسے پس خوردہ کہتے ہین-
مکارم بالفتح اور رائے مکسورہ بزرگیان جمع مکرمت بفتح اول و ضم سوم- ارامل بفتح ہمزہ اور کسرہ میم بے توشہ
اور مسکین اور محتاج لوگ مرد اور عورت سے جمع ارمل کی ہے- جیران بالکسر جمع جار ہمسایہ- **نظم** توانگران را
وقف است و نذر و مہمانی + زکوۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی + تو کے بدولت ایشان رسی
کہ نتوانی + جز این دو رکعت و آنہم بصد پریشانی + وقف ایک چیز کا چھوڑ دینا فقیر اور محتاجون کے لیے
نذر بالفتح عہد و پیمان کرنا کسی چیز پر اور واجب کرنا ایک چیز کو اپنے نفس پر جیسے کہ روزہ صدقہ وغیرہ

زکوۃ بالفتح ایک حصہ مال کا کہ راہ خدا مین درویش اور مسکین لوگون کو دین - فطرہ بکسر فا صدقہ روز عید کا - اعتاق بالکسر بردہ آزاد کرنا - ہدی بالفتح وہ چیز ہے کہ پیشکش حرم مین کیجاے نعمت سے قربانی وہ جانور کہ عید کو قربان کرین - رکعت ایک ایستادن نماز کی - اگر قوت جود است و اگر قوت سجود توانگران را بہتر میسر شود کہ مال مزکی دارند و جامۂ پاک و عرض مصئون و دل فارغ و قوت طاعت در لقمۂ لطیف ست و صحت عبادت در کسوت نظیف پیداست کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید و از دست تہی چہ مروت و از پاے بستہ چہ سیر و از دست محض گرسنہ چہ خیر - مزکی بالضم کاف مشدد مفتوح اور الف مقصورہ کے ساتھ اسم مفعول تزکیہ مصدر کا پاک کیا ہوا اور زکوۃ دیا ہوا - عرض بالکسر ناموس اور جو چیز کہ عیب سے نگاہ رکھی جاے اور جسکے ساتھ فخر کیا جاے حسب سے اور شرف سے - مصئون بالفتح نگاہ رکھا گیا - فارغ آسودہ اور پرداخت اسم فاعل فراغ کا - لطیف نہایت نازک اور پاکیزہ - نظیف بفتح نون و کسر زاے معجمہ پاک - صحت بالکسر و التشدید درستی اور جواز - کسوت بالکسر پوشاک - **قطعہ** شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید + نبود وجہ بامدادانش + مور گرد آورد بتابستان تا فراغت بود زمستانش + فراغت با فاقہ نہ پیوند و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمۂ عشا بستہ و دیگری منتظر عشا نشستہ **بیت** خداوند مکنت بحق مشتغل + پراگندہ روزی پراگندہ دل + وجہ بالفتح وظیفہ اور نفقہ - بامدادان وقت صبح - فراغت آسودگی - عشا بکسر عین مہملہ نماز سوتے کی اور فتح عین مہملہ سے کھانا سونے کے وقت کا - **قولہ** یکے تحریمۂ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا نشستہ یعنی نیت نماز عشا کی باندھی اور دوسرا منتظر طعام سونے کے وقت کا بیٹھا - مکنت بالضم قدرت اور توانگری - مشتغل بروزن مفترض ایک کام مین رہنے والا اسم فاعل باب افتعال کا - پس عبادت ایشان بقبول نزدیک ترست کہ جمع اند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ خاطر اسباب معیشت ساختہ و باوراد عبادت پرداختہ عرب گوید اعوذ باللہ من الفقر المکب و مجاورۃ من لا احب - یعنی پناہ مانگتا ہون مین خدا کے ساتھ فقر سے کہ منھ کے بل گرانے والا ہے اور پناہ مانگتا ہون خدا کے ساتھ ہمسایگی سے اُس شخص کی جسکو مین دوست نہین رکھتا ہون - مکب بضم اول اور کسر کاف کے اسم فاعل ہے اکباب کا باب افعال سے معنی منھ کے بل گرنا اور گرانا لازم اور متعدی مجاورت بروزن مفاعلہ ہمسایگی کرنی - لا احب واحد متکلم مضارع منفی افعال اصل اُسکی لا احبب -

معیشت بالفتح زندگانی اور وہ چیز جس سے زندہ رہین اور راد بالفتح وظیفے جمع ورد بالکسر مرید احت ساختہ اور مشغول شدہ - و در خبر است کہ الفقر سواد الوجہ فی الدارین یعنی درویشی دین و دنیا مین روسیاہی ہے - گفت این شنیدی و آن نہ شنیدی کہ فرمود الفقر فخری یعنی درویشی ناز بش اور خوشی میری ہے - گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم بفقر طائفہ ایست کہ مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا نہ اینان کہ خرقۂ ابرار پوشند و لقمۂ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ و در باطن ہیچ + بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ + روی طمع از خلق بپیچ ار مردی + تسبیح ہزار دانہ در دست مپیچ + تسلیم سونپنا اور سر جھکانا حکم کے ساتھ - قضا ارادت خدا - ابرار بالفتح جمع بر بالفتح و التشدید اچھے اور نیک آدمی - ادرار بالکسر وظیفہ اور راتبہ - **قولہ** لقمۂ ادرار فروشند یعنی زیادہ حرص کے سبب مال جمع کرنے کے لیے وظیفہ اور راتبہ کو بیچتے ہین - طبل بالفتح نقارہ - بسیچ بفتحہ جیم فارسی کے ساتھ کام بنانا ارادہ اور قصد - درویش بے معرفت نیارامد تا فقرش بکفر نہ انجامد کہ کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی نزدیک ہے درویشی کہ کفر ہو جاے - کاد ایک فعل افعال مقاربہ سے ہے اور ماضی معروف - فقر اسم کاد - ان مصدریہ - یکون مضارع معروف نصر اور ضمیر اسمین اسم اسکی ہے - کفرا خبر یکون اور جملہ خبر کاد - **قولہ** تا فقرش بکفر نہ انجامد - کفر بالضم ناگرویدن اور ناشکری کرنی اور انکار کے معنی مین بھی ہے یعنی درویش بے معرفت قرار نہین پکڑتا اور قانع نہین ہوتا حتے کہ درویشی اور فقر اسکو کفر اور ناشکری تک پہونچا دے - و نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن ابنای جنس ما را بمرتبۂ ایشان کہ رساند و ید علیا بہ ید سفلی چہ ماند نہ بینی کہ حق جل و علا در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت خبر میدہد - استخلاص بالکسر خلاصی ڈھونڈنی یعنی مساکین اور ننگے لوگون کو لباس اور کپڑا دینا اور قیدیون کو رہا کرانا بغیر مال اور دولت اور مقدور کے ممکن نہین ہے - ید علیا بہت اونچا ہاتھ اور مراد اُس سے ہاتھ سخی بخشش کرنے والے کا ہے - سفلی بالکسر و الف مقصورہ پستی اور نشیب اور یاے تحتانی اُسکے آخر مین نسبت کے لیے ہے یعنی ہاتھ نیچے والا اور منسوب بسفل اور یہ اشارہ دست سائلان کی طرف ہے - چہ ماند یعنی کسطرح مشابہت رکھے - محکم بالضم مضبوط کیا ہوا - اسم مفعول افعال کا اور علما سے علم اصول کی اصطلاح مین وہ کہ معنی اُسکے ظاہر ہون اور تاویل کا احتمال اُسمین نہ ہو مقابل متشابہ اور تفسیر میر حسین واعظ مین ہے کہ بعضے اس قول پر ہین کہ محکم وہ ہے کہ ایک وجہ سے زیادہ کا احتمال اُسمین نہو اور متشابہ

وہ کہ چند وجوہ کا احتمال اسمین ہو۔ تنزیل قرآن مجید۔ نعیم اچھے حال کی قدرت اور نازو رمال کی۔
اولئک لہم رزق معلوم فواکہ۔ یعنی وہ گروہ مومنان کا جو ہے انکے لیے موجود ہر روزی جانی ہوئی اور
وہ روزی طرح طرح اور رنگ برنگ کے میوے ہین۔ تا بدانی کہ مشغول کفاف از دولت عفاف
محروم است و ملک فراغت زیر نگین رزق معلوم بیت تشنگان را نماید اندر خواب +
ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب + مشغول بالفتح کام مین در آیا ہوا۔ کفاف بالفتح روزی اور روزینہ اور اسقدر
مقدور کہ کافی ہو۔ عفاف پرہیزگاری۔ رزق معلوم یعنی روزی پائی ہوئی اور جانی ہوئی اور مراد اس سے
نعمت اور مال جمع کیے ہوئے دولتمندوں کے ہین بخلاف رزق اور روزی درویشان محتاجان کہ وہ
پریشان اور پراگندہ بہت مقامات اور دروازون پر ہے۔ ہر کجا سختی دیدہ و تلخی کشیدہ را بینی خود را
بشرہ در کارہای مخوف اندازد و از توابع آن نہ پرہیزد و از عقوبت ایزد نہ ہراسد و حلال از
حرام نشناسد قطعہ سگی را اگر کلوخے بر سر آید + ز شادی بر جہد کین استخوان است + و گر نعشے
دو کس بر دوش گیرند + لئیم الطبع پندارد کہ خوان است + شرہ بکسر شین معجمہ و فتح زائے منقوطہ
حرص مخوف بضم میم و تشدید و فتح واو ڈرایا گیا اسم مفعول تخویف کا۔ توابع جمع تابع بمعنی پیروان۔ نہ ہراسد
نہ ڈرے۔ نعش بالفتح جنازہ مع مردہ اور جنازہ اُس تخت کو کہتے ہین کہ اُسپر مُردے کو رکھین لئیم
بخیل شوم اور نالائق۔ طبع سرشت۔ اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ است و بحلال
از حرام محفوظ ہمانا کہ تقریر این سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ
کہ ہرگز دیدی کہ دست دغائے بر کتف بستہ یا بی نوائے بزندان در نشستہ یا پردۂ معصومے
دریدہ یا کفی از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیر مردان را بحکم ضرورت در نقب ہا گرفتہ اند
و کعبہا سفتہ محتمل است کہ درویش را نفس امارہ مطالبت کند چون قوت احصانش نباشد
بعصیان مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی این دو فرزند یک شکم اند مادام کہ این برجای
است آن دیگر بر پاے۔ عنایت بالفتح و بالکسر قصد کرنا اور ایک چیز کا اہتمام رکھنا۔ ملحوظ لکن انکھیون سے
تاکا ہوا۔ محفوظ بچایا ہوا۔ برہان حجت روشن۔ دغا بالفتح فریب اور ناراستی اور دغلی۔ قولہ دست
دغائی بیاے مجہول یعنی دست مرد دغا پیشہ کا۔ کتف بالفتح شانہ اور بھی مشکین باندھنی۔ معصومے
بیاے معمدری محفوظ و مصئون ہونا۔ کف بالفتح و التشدید و بالتخفیف ضرورتا بمعنی پنجہ۔ معصم بالکسر

بضم سوم کنگن کی جگہ ہاتھ مین - **نقب** بفتح راہ اور درۂ کوہ اور سوراخ کرنا دیوار وغیرہ مین اور
بفتح اول و دوم راستے کا سکڑا ہونا - **کعب** بفتح تحتا یعنی شیر مردون کو بضرورت سیندھون مین
پکڑا اور ٹخنے چھید دیے - **مطالبت** بالضم ایک چیز کسی سے مانگنی - **احصان** بکسر ہمزہ نکاح کرنا
اور پرہیزگار ہونا اور مضبوط کرنا - **فرج** بالفتح اندام نہانی عورت اور مرد کا - **شنیدہ ام کہ درویشے را**
باحدثی بر خبثی بدیدند با آنکہ شرمساری بردہم سنگ ساری بود گفت اے مسلمانان
زر ندارم کہ زن کنم و طاقت ندارم کہ صبر کنم چہ کنم لا رہبانیۃ فی الاسلام - یعنی مسلمانی مین
رہبانیت نہین ہی یعنی ترسائی کہ وہ ترک صحبت عورت کرنا اور نماز مین رہنا اور قطع انثیین کرنا وغیرہ ہی
حدث بالفتح مرد نوخاستہ اور نئی خبر پیدا ہوئی مگر یہان معنی اول مراد ہین اور یاے وحدت - **خبث**
بالضم پلید ہونا مراد لواطت بالکسر کہ ادخال نرہ مرد یا عورت کے پیچھے ہی - **سنگسار** ایک سزا ہی مشہور
کہ آدمی کو کمر تک زمین مین ایستادہ کرکے پتھر اُسپر مارتے ہین کہ مرجاے - **و از جملۂ مواجب سکون**
جمعیت درون کہ خداوندان نعمت راست یکی آنکہ ہر شب صنمی در بر گیرند و ہر روز جوانے
از سر کہ صبح تابان را دست از صباحت او بر دل است و سرو خرامان را پای از خجالت او
در گل بیت بخون عزیزان فرو بردہ چنگ + سر انگشت ہا کردہ عناب رنگ + محال است
کہ با وجود حسن طلعت او گرد مناہی گردد یا قصد تباہی کند بیت دلے کہ حور بہشتی ربود و یغما
کرد + کی التفات کند بر بتان یغمائی + **مواجب** بفتح میم و کسرۂ جیم جمع موجب بفتح میم موضع وجوب
جیسے کہ مساجد جمع مسجد ہی - **سکون** بضمتین آرام اور قرار - **صنم** بفتحتین بت خواہ لکڑی کا ہو یا پتھر کا
خواہ سونے چاندی وغیرہ کا اور مراد اُس سے محبوب ہی - **قولہ ہر روز جوانے از سر** یعنی ہر روز از سر نو
جوانی کو تازہ کرتے ہین اور مصاحبت گلرویان شباب رہتی ہی - **صباحت** بالفتح خوبی اور جمال -
دست بر دل شدن کنایہ حسرت کے اظہار سے اور خوبی اور جمال کے قائل ہونے سے ہی از شرح عربی -
عناب بالضم و التشدید ایک میوہ ہی سرخ بیر کے موافق جسکو سنجد گیلان کہتے ہین - **مناہی** بر وزن کناہی
جمع منہی بازرکھا گیا - **یغما** بالفتح غارت اور لوٹ اور نام ایک شہر کا کہ خوبصورتون کے ساتھ منسوب ہی - اور
یاے تحتانی نسبت کے لیے ہی - **شعر من کان بین یدیہ ما اشتہی رطب + یغنیہ ذلک عن رجم**
العناقید + یعنی جو شخص کہ اُسکے سامنے جو وہ چاہتا ہی تازی کھجورین اُسکو تازی کھجورین سو کفے

انگوروں کے خوشوں پر پتھر مارنے سے بے پروا کرتی ہیں - اغلب تہیدستان دامن عصمت بہ
معصیت آلایند و چون سگان گرسنہ نان ربایند **بیت** چون سگ درندہ گوشت یافت
نپرسد + کین شتر صالح است یا خر دجال + بسیار مستوران بعلت درویشی در عین فساد فتادہ اند
عرض گرامی را بباد زشت نامی دادہ **بیت** با گرسنگی قوت پرہیز نماند + افلاس عنان از کف
تقوی بستاند + عصمت بالکسر نگاہ رکھنا - معصیت بفتح اول و کسر سوم گناہ - دجال بفتح اول اور
تشدید دوم سے بڑا جھوٹ کہنے والا لقب ہے مشہور جھوٹے کا جو آخر زمانے میں ظاہر ہوگا اور وہ گدھے پر
سوار ہوگا - مستور پرہیزگار - عرض بالکسر ناموس اور آبرو اور وہ چیز کہ عیب سے بچائی جاوے -
گرامی فارسی کاف سے عزیز اور بزرگ - تقوی پرہیزگاری - حالیکہ من این سخن بگفتم عنان طاقت
درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جہانید
و گفت چندان مبالغہ در وصف ایشان کردی و سخنہائے پریشان گفتی کہ وہم تصور کند کہ
این طائفہ اغنیا تریاق اند و یا کلید خانہ ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال و نعمت
مفتتن جاہ و ثروت کہ سخن نگویند الا بسفاہت و نظر نکنند الا بکراہت علما را بگدائی منسوب
کنند و فقرا را بہ بے سروپائی طعنہ زنند بغرور مالی کہ دارند و عزت جاہے کہ پندارند برتر از ہمہ
نشینند و خود را بہتر از ہمہ بینند نہ آن در سر دارند کہ سر بکسے بردارند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند
ہر کہ بطاعت از دیگران کمتر ست و بہ نعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنے درویش
بیت گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم + کون خرش شمار اگر گاو عنبر ست + فصاحت بالفتح
تیز زبانی اور کشادہ سخن ہونا - وقاحت بالفتح بے شرمی - تریاق بالکسر معرب ہے تریاک کا اور وہ پازہر ہے
ارزاق بالفتح جمع رزق بالکسر بمعنی روزی - مشت بالضم چھوٹا گروہ - متکبر گردن کش اسم فاعل باب تفعل کا
مغرور فریب خوردہ - معجب بروزن مصرف خود بین اور گردن کش اسم فاعل باب افعال کا - نفور بفتحتین
فعول بمعنی بھاگنے والے اور نفرت کرنے والے کے - مشتغل بضم میم ایک کار میں آیا ہوا اور گھسا ہوا
مفتتن ملا ہوا اسم مفعول افتتان کا - اور بعضے نسخوں میں منعطش لکھا ہوا ہے یعنی پیاسا - ثروت بالفتح
مال کی کثرت - سفاہت بالفتح بے خردی بے عقلی - کراہت ناپسند جاننا - بے سروپائی یا
مصدری سے پریشانی اور سراسیمگی از برہان قاطع - کبر بالکسر بڑائی اور سرکشی - کون خر بکسر نون سے

برہان قاطع مین کنایہ بے عقل اور سخت اور ناہموار آدمی سے گاو عنبر وہ عنبر کہ گاے سے حاصل ہو جیسا کہ بعضے گمان کرتے ہین کہ عنبر گوبر دریائی گاے کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قسم کا موم ہوتا ہے خوشبودار کہ شہد کی مکھی سے پیدا ہوتا ہے اور یہان پر مراد گاو عنبر سے نفع رسان ہے۔ گفتم مذمت اینان روا مدار که خداوندان کرم اند گفت غلط گفتی که بندهٔ درم اند چه فائده که اگر ابر آذر اند و نمی بارند و چشمهٔ آفتاب اند و برکس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوارند و نمی رانند و قدمی بهر خدا نه نهند و درمی بے من و ایذا نه نهند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگہدارند و بحسرت بگذارند چنانکه بزرگان گفته اند که سیم بخیل از خاک وقتے برآید که وی در خاک رود **بیت** برنج و سعی کسے نعمتی بچنگ آرد + دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد + مذمت بفتحتین اور تشدید میم سے برائی اور ہجو۔ آذر بالمد و ذال معجمہ نام درمیانی مہینے کا ہے بہار کے تین مہینون سے اور آگ کے معنی بھی ہین مگر یہان غیر مراد ہین۔ استطاعت بالکسر طاقت اور سکنا۔ من بالفتح والتشدید منت۔ ایذا بکسر ہمزہ آزردہ کرنا۔ خست بالکسر والتشدید بخیلی۔ گفتم بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتہ الا بعلت گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکسان نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ ممسک کیست گفتا بہ تجربت آن میگویم کہ متعلقان بر در بدارند و غلیظان شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندہند و دست جفا بر سینۂ صالحان و اہل تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و بہ حقیقت راست گفتہ باشند **بیت** آنرا کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست + خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست + محک بکسر میم اور فتحۂ حاے حطی اور تشدید کاف عربی وہ پتھر جس پر سونے چاندی کو کستے اور امتحان کرتے ہین۔ تجربت بروزن تذکرہ آزمانا۔ متعلقان نوکر چاکر۔ غلیظ سخت۔ غلیظان سخت آدمی اور بدخو۔ **قولہ** تا بار عزیزان ندہند یعنی عزیزون کو روکدین اور سامنے نہ آنے دین۔ پردہ دار حاجب۔ گفتم بعد از انکہ از دست متوقعان بجان آمدہ اند و از رقعۂ گدایان بفغان و محال عقلست کہ اگر ریگ بیابان در شود چشم گدایان پر شود **بیت** دیدۂ اہل طمع بہ نعمت دنیا + پر نشود ہمچنانکہ چاہ بہ شبنم + حاتم طائی کہ بیابان نشین بود اگر بشہر بودی از جوش گدایان بیچارہ شدی و جامہ بر تن او پارہ کردندے رقعہ بالضم کاغذ کا پرچہ جس پر خط لکھتے ہین اور کپڑے کا ٹکڑا اور یہان معنی دوم مقصود ہے یعنی جامہ کے ٹکڑے فقیرون کو دیتے دیتے گھبرا گئے اور شور کرتے ہین۔ در بالضم والتشدید موتی جو بڑا ہو۔ گفتا کہ من

برحال ایشان رحمت می بردم گفتم نہ کہ بر حال ایشان حسرت میخوری ما درین گفتار و ہر دو ہم
گرفتار ہر بیدقے کہ براندمی بدفع او کوشیدمی و ہر شاہے کہ بخواندمی بفرزین بپوشیدمے
تا نقد کیسہ ہمت درباخت و تیر جعبہ حجت ہمہ بینداخت **قطعہ** ہان تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح +
کورا بجز آن مبالغۂ مستعار نیست + دین ورز و معرفت کہ سخندان سجع گوے + بر در سلاح دارد و
کس در حصار نیست + بیدق بالفتح معرب پیادہ اور وہ شطرنج کا ایک چھوٹا مہرہ ہے۔ شاہ کشت جو
شطرنج کے بادشاہ کو دیتے ہین۔ فرزین بالفتح مہرۂ شطرنج مشہور جعبہ بفتح جیم و بائے تازی ترکش۔ **قولہ**
ہان تا سپر نیفگنی الخ۔ ہان کلمہ تنبیہ ہے اور جلدی کے لیے اشارہ بھی ہے یعنی تیار ہو۔ تا برہان قاطع مین ہے
کہ جسطرح حتی اور الی کے معنی مین آتا ہے بمعنی کہ بکاف مکسور کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے کہتے ہین کہ واقف باش
تا نیفتی و برخیزم و روم اور یہان بمعنی کہ مستعمل ہے۔ سپر نیفگنی یعنی عاجز تو نہو وے۔ فصیح تیز زبان اور
کشادہ سخن ہونا۔ مبالغہ بر وزن مقابلہ ایک چیز مین غلو کرنا اور خوب کوشش کرنی ایک کام مین۔
مستعار بضم میم مانگی ہوئی چیز یعنی وہ مرد فصیح کہ بات کرنے مین مبالغہ کرتا ہے بجز استعارہ اور مجاز کے اور کچھ اسکے
پاس نہین ہے۔ دین ورز امر ہے بمعنی فاعل مشتق ورزیدن سے بمعنی حاصل کرنے کے۔ اور عمل مین
ممارست ایک کار مین محنت کرنی۔ معرفت معطوف ہے دین پر یعنی معرفت حاصل کر۔ سخندان کسر نون سے
موصوف۔ سجع گوی صفت۔ سجع بفتح سین مہملہ با قافیہ بات کہنی۔ بر در سلاح دارد یعنی بظاہر لڑائی کے
ہتیار رکھتا ہے اور وہ زبان کی تلوار ہے۔ کس در حصار نیست یعنی قلعہ مین کوئی نہین ہے یعنی اندر کچھ نہین ہے
**عاقبۃ الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیہودہ گفتن آغاز و سنت
جاہلان است کہ چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چون آزر بت تراش کہ
بحجت با پسر بر نیامد بجنگ برخاست** ۔ عاقبۃ الامر آخر الامر۔ ذلیل بالفتح خوار۔ تعدی بفتحتین
والتشدید حد سے گذرنا اور افزونی ڈھونڈنی۔ سنت بالضم والتشدید طریق اور عادت۔ آزر بالمد و
فتح زائے معجمہ نام ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ تھا
جب تارخ مرگیا تو آزر نے ابراہیم علیہ السلام کو پرورش کیا از برہان قاطع۔ **قولہ** با پسر بر نیامد یعنی ابراہیم
خلیل اللہ سے قال اللہ تعالی لئن لم تنتہ لارجمنک خدا تعالی نے فرمایا کہ آزر بت تراش نے کہا اے
ابراہیم ہر آئنہ اگر تو باز نہ آیگا بتون کی عیب گوئی سے تحقیق مین سنگسار تجھے کرونگا۔ **دشنامم داد**

سقطش گفتم گریبانم و ریدز نخدانش شکستم قطعہ او در من و من در وفتادہ + خلق از پے ما دوان و خندان + انگشت تعجب جہانی + از گفت و شنید ما بدندان + سقط بفتحتین ایک چیز ہے گرا ہوا اور خراب بقدر اسباب اور مراد اُس سے بڑی بات ہے - انگشت بدندان گرفتن کنایہ تعجب اور تحیر کرنے سے ہے - القصہ مرافعہ این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتے بجوید و میان تونگران و درویشان فرقے بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای کہ توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا کہ گل ست خار است و با خمر خمار ست و بر سر گنج مار ست و آنجا کہ دُر شاہوار ست نہنگ مردم خوار ست لذت عیش دنیا را لدغہ اجل در پی است و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش بیت جور دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست + گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند + مرافعہ حاکم کے سامنے مقدمہ لیجانا - حکومت داوری - منطق فتح اول و کسر سوم سے بات اور بات کا کہنا - خمر بالفتح شراب - خمار بالضم نشہ کا اُتار - نہنگ کسر اول اور فتح دوم سے مگرمچھ فارسی مین شیر آبی بھی اُسکو کہتے ہین - لدغہ بفتح لام اور سکون دال مہملہ اور فتح غین معجمہ کاٹنا - مکارہ بروزن مساجد ناخوش چیزین جمع مکروہ اور مراد اُس سے عبادات اور طاعات مین کسلیے کہ محنت اور مشقت نفس آسایش طلب کو مکروہ اور ناخوش معلوم ہوتی ہے - قولہ جور دشمن چہ کند الخ یعنی طالب دوست اگر دشمن کے ظلم نہ سہے یعنی رقیب کی ایذا کی برداشت نہ کرے تو کیا کرے - نظر نکنی در بستان کہ بید مشک است و چوب خشک ہمچنین در زمرۂ تونگران شاکر اند و کفور و در حلقۂ درویشان صابر اند و ضجور بیت اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدی + چو خر مہرہ بازار ازو پر شدی + مقربان حضرت حق جل و علا توانگرانند درویش سیرت و درویشانند تونگر ہمت مہین تونگران آنست کہ غم درویشان بخورد و بہین درویشان آنکہ کم تونگران نگیرد و قال اللہ تعالے و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ - یعنی کہا ہے اللہ تعالی نے جو شخص کہ بھروسا خدا تعالی پر کرے پس خدا کافی ہے اُسکو - بید مشک ایک قسم کی بید ہے کہ نہایت خوشبودار ہوتی ہے اور عرق اُسکا تفریح دل کے لیے نوش کرتے ہین از برہان قاطع - زمرہ بالضم گروہ - شاکر کاف مکسور سے سپاس گزار - کفور بالضم ناشکری کرنی - ضجور بالضم ضد صابر - ژالہ فارسی ز سے اولا پتھر اور معنی اوس کے بھی ہے - خر مہرہ میم کے ضمہ سے ایک مہرہ سفید ہے کم قیمت - مہین بکسر تین بزرگ بڑا سردار - بہین بکسر تین خوب بہت -

قولہ کم تونگران نگیرد - کم بضم کاف تازی اور تشدید میم آستین یعنی مالداروں سے کچھ نہ مانگے اور آستین
انکی نہ پکڑے - پس روے عتاب از من بدرویش کرد و گفت ای کہ گفتی تونگران مشتغل مناہی اند
و مست ملاہی نعم طائفہ ہستند برین صفت کہ بیان کردی قاصر ہمت کافر نعمت کہ ببرند و بنہند
نخورند و ندہند اگر بمثل باران نبارد یا جہان سر بطوفان برآرد باعتماد مکنت خویش از محنت
درویش نپرسند و از خدای تعالے نترسند و گویند **بیت** گر از نیستی دیگرے شد ہلاک + مرا
ہست بط را ز طوفان چہ باک + مناہی بروزن کماہی جمع منہی معنی روکا گیا اور باز رکھا گیا - ملاہی
کھیل دل لگی - قاصر بروزن ناصر کوتاہ - کافر بکسر فا چھپانے والا اور ناشکر اور نہ ماننے والا - طوفان
بالضم زیادہ مینہ اور پانی کہ زمین سے اُبلے اور سب کو ڈباوے اور ہر چیز کہ بہت اور غالب ہو اور
سب کو حاوی اور محیط ہو - مکنت بالضم قدرت اور دولتمندی - **قولہ** گر از نیستی الخ شرط ہے اور جزا
اسکی محذوف اور دوسرا مصرع علت جزا کی واقع ہے یعنی اگر نیستی سے دوسرا مر گیا مجھے کیا غم اس سبب سے
کہ میرے پاس مال ہے اور بطک کو طوفان سے کیا خوف - **شعر** وراکبات نیاق فی ہوادجہا + لم یلتفتن
الی من غاص فی الکثب + یعنی عورات جو اونٹوں کے ہودوں مین سوار ہین اُنکی طرف مڑ کر نہین
دیکھتین جو بالو مین پھنس گئے ہین - کثب بضمتین جمع کثیب جیسے سرر جمع سریر ہے بمعنی ریگ کی
ڈھیری اور تودہ - **بیت** دونان چو گلیم خویش بیرون بردند + گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند +
قومی اند برین صفت کہ شنیدی و طائفہ خوان نعمت نہادہ و دست کرم کشادہ و طالب نام اند
و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت چون بندگان حضرت بادشاہ عالم مؤید مظفر مالک ازمۂ انام
حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا والدین اتابک ابوبکر بن
سعد بن زنگی ادام اللہ ایامہ و نصر اعلامہ - مؤید بروزن مقید مدد یافتہ - ازمہ بالفتح بروزن ائمہ
جمع زمام بالکسر معنی مہار - انام بالفتح خلق - حامی بکسر میم بہت نگاہ رکھنے والا - ثغور بضمتین سرحدین
جمع ثغر بالفتح - اعدل اسم تفضیل یعنی بڑا انصاف کرنے والا - ادام اللہ ایامہ و نصر اعلامہ یعنی خدا
ہمیشہ انکے دن رکھے اور اُسکے نیزوں کو مدد بخشے - **قطعہ** پدر بجا می پسر ہرگز این کرم نکند +
کہ دست جود تو با خاندان آدم کرد + خدا سے خواست کہ بر عالمی ببخشاید + ترا برحمت خود بادشاہ
عالم کرد + قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغہ در گذرانید

بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضے درگذشتیم و بعد ما جرا طریق مدارا گرفتیم و بہ تدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر و روی ہمدیگر دادیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم **قطعہ** مکن زگردش گیتی شکایت اے درویش + کہ تیرہ بختی اگر ہم برین نسق مردی + تونگرا چو دل و دست کامرانت ہست + بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی + ما مضے وہ چیز کہ گذری - ما جرا سرگذشتہ اور قصہ گذرا ہوا - مدارا بالضم میم صلح کرنی اور یہ مختصر مدارات کا ہے از کشف اللغات نسق بفتحتین ترتیب دیا ہوا - اور رشتہ دندان ہموار اور سکون ثانی سے سخن ترتیب سے کہنا اور ایک چیز کا ترتیب اور نظام مین لانا - تدارک بروزن تلاطم گئی چیز کا پانا - **قولہ** اگر ہم برین نسق مردی یعنی اگر اسی طور سے دنیا کی شکایت کرتے کرتے تو مر گیا کم بخت تو ہے -

باب ہشتم در آداب صحبت

حکمت مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلے را پرسیدند کہ نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت **بیت** مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد + کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد + کشت بالکسر ماضی کشتن سے جو بالکسر یعنی کھیتی کرنا اور بیج بونے کے ہے یعنی اس جہان مین کھایا اور آخرت کے لیے کھیتی کی یعنی سخاوت کی کہ وہ کھیتی اور تخم ریزی آخرت کی ہے - ہشت بالکسر چھوڑی - ہیچکس یعنی نالائق آدمی - **قولہ** عمر در سر تحصیل مال کرد یعنی عمر کو مال کے حاصل کرنے مین صرف کیا اور تباہ برباد کیا اور نہ کھایا **حکمت وعظ** حضرت موسے علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ - یعنی نیکی کر جیسے کہ اللہ تعالے نے تیرے ساتھ نیکی کی - نشنید عاقبتش شنیدی کہ چہ دید **قطعہ** آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت + سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد + خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا + با خلق کرم کن کہ خدا با تو کرم کرد + عرب گوید جد ولا تمنن فان الفائدۃ الیک عائدۃ - یعنی بخشش کر اور احسان مت رکھ کہ اسکا فائدہ تیری طرف پھر آنے والا ہے - **قولہ** سر عاقبت اندر سر دینار الخ یعنی آخر الامر دینار و درم کے خیال مین اپنا کھویا اور فائدہ جمع نہ کیا جیسا کہ قارون کے سامنے آیا - **قطعہ** درخت کرم ہر کجا بیخ کرد + گذشت از فلک شاخ و بالاے او + گر امیدداری کز و بر خوری + بمنت منہ ارہ بر پاے او +

قطعہ شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر + ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشت است + منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی + منت شناس ازو کہ بخدمت بداشت است + بالا قد و قامت او درازی یعنی طول - **قولہ** منت منہ ارہ الخ یعنی بخشش کرکے احسان نرکھ اسواسطے کہ احسان درخت کرم کے لیے آرے کا قائم مقام ہے کہ اُسے کاٹ ڈالتا ہے - موفق قوت دیا ہوا اسم مفعول ہے توفیق کا - انعام بالکسر نعمت دینا فضل افزونی اور بخشش کرنی - معطل بیکار کیا گیا اسم مفعول ہے باب تفعیل کا - **حکمت** دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بے فائدہ کردند یکی آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد **مثنوی** علم چندانکہ بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + نہ محقق بود نہ دانشمند + چارپائے برو کتابی چند + آن تہی مغز را چہ علم و خبر + کہ برو ہیزم است یا دفتر + **حکمت** علم از بہر دین پروردنست نہ از بہر دنیا خوردن **بیت** ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت + خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت + **حکمت** عالم ناپرہیزگار کور یست مشعلہ دار یہدی ولا یہتدے یعنی لوگون کو راہ بتاتا ہے اور آپ راہ نہین پاتا - **بیت** بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت + چیزی نخرید و زر بینداخت + **حکمت** ملک از خردمندان جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد بادشاہان بنصیحت خردمندان ازان محتاج ترانند کہ خردمند بہ قربت بادشاہان **قطعہ** پندے اگر بشنوی ای بادشاہ + در ہمہ دفتر بہ ازین پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچہ عمل کار خردمند نیست + **حکمت** سہ چیز بے سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بی بحث و ملک بے سیاست **قطعہ** وقتی بلطف گوے و مدارا و مردمی + باشد کہ در کمند قبول آوری دلے + وقتی بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات + گہ گہ چنین بکار نیاید کہ حنظلے + سیاست ملک کی حفاظت اور رعیت پر حکم چلانا - مردمی بالفتح مروت اور بردباری حنظل بروزن خدمت اندراین کا پھل کڑوا کہ جنگل مین کدو کے موافق پیدا ہوا اور بعضے کدو تلخ کو کہتے ہین - **حکمت** رحم آوردن بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن بر ظالمان جور است بر درویشان **بیت** خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی + بدولت تو گنہ میکند بانبازی + تعہد بروزن تفعل تیمار کرنا اور یاد کو کسی سے تازہ کرنا - انبازی بیاے مصدری شرکت اور ساجھا - **پند** بر دوستی بادشاہان اعتماد نتوان کرد و بر آواز خوش کودکان غرہ نباید بود کہ آن بخیالی مبدل شود و این بخوابے متغیر گردد **بیت** معشوق ہزار دوست را دل ندہی + ور میدہی آن دل بجدائی بنہی + **حکمت** ہران

سرے که داری با دوست در میان منه چه دانی که وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن
مرسان باشد که وقتی دوست گردد حکمت رازی که خواهی نهان ماند باکس در میان منه اگرچه معتمد بود
که هیچکس بر سر تو از تو مشفق تر نباشد قطعه خامشی به که ضمیر دل خویش + باکسے گفتن و گفتن
که مگوے + ای سلیم آب ز سر چشمه به بند + که چو پر شد نتوان بستن جوے + اے سلیم یعنی اے مرد سلیم
قوله چو پر شد یعنی جب بڑھ گئی - بیت سخنی در نهان نباید گفت + کان سخن بر ملا نشاید گفت +
حکمت دشمن ضعیف که در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی
گردد و گفته اند بر دوستی دوستان اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد پند هر که دشمن کوچک را
حقیر شمارد بدان ماند که آتش اندک را مهمل گذارد قطعه امروز بکش چو میتوان کشت + کاتش
چو بلند شد جهان سوخت + مگذار که زه کند کمان را + دشمن که به تیر میتوان دوخت + مهمل اسم مفعول
اہمال بالکسر فرو گذاشته یعنی محفوظ - زه بالکسر چله کمان کا - حکمت سخن در میان دو دشمن چنان
گوے که اگر دوست شوند شرم زده نباشی مثنوی میان دو کس جنگ چون آتش است +
سخن چین بدبخت هیزم کش است + کنند این و آن خوش دگرباره دل + وی اندر میان کوربخت
و خجل + میان دو تن آتش افروختن + نه عقل است و خود در میان سوختن + قطعه در سخن با
دوستان آهسته باش + تا ندارد دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچه گوئی هوش دار + تا نباشد
در پس دیوار گوش + سخن چین یعنی غماز - هیزم کش وصف ترکیبی (اسم فاعل ترکیبی) یعنی هیزم کشنده
اور لکڑی کھینچنے اور اٹھانے والا - کوربخت بدنصیب - پند هر که با دشمنان دوستان خود صلح میکند
سر آزار دوستان دارد بیت بشوی ای خردمند زان دوست دست + که با دشمنانت
بود هم نشست + دست شستن ناامید ہونا - حکمت چون در امضای کارے متردد باشے
آن طرف اختیار کن که بے آزار تر بر آید بیت با مردم سهل گوی دشوار مگوے + با آنکه در صلح
زند جنگ مجوے + امضا بالکسر گذرانا اور روان کرنا - متردد آنے جانے والا - حکمت تا کار
بزر بر می آید جان در خطر افگندن نشاید بیت چو دست از همه حیلتے در گسست + حلال است
بردن به شمشیر دست + یعنی جب حیله اور فریب سے فتح حاصل نه ہو اور کسی طرح چھٹکارا نظر نه آئے تلوار سے
لڑنا حلال ہے جیسا که عرب کا قول ہے السیف آخر الحیل - حکمت بر عجز دشمن رحمت مکن که اگر قادر شود

بر تو نہ بخشاید **بیت** دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن + مغز لیست در ہر استخوان
مرد لیست در ہر پیرہن + لاف کلام بیہودہ اور زائد۔ بروت بضمتین مونچھ اور سبلت عربی
حکمت ہر کہ بدی را بکشد خلق را از بلای برہاند و او را از عذاب خدای **قطعہ** پسندیدہ است
بخشایش ولیکن + منہ بر ریش خلق آزار مرہم + ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار + کہ آن ظلم است
بر فرزند آدم + یعنی مرہم اُس شخص کے زخم پر نہ لگا کہ خلق آزار ہو کہ یہ ہر چند بظاہر احسان ہی لیکن
حقیقت مین لوگون کی ایذا ہی **حکمت** **نصیحت** از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن
رواست تا بخلاف آن کار کنی کہ عین صواب است **مثنوی** حذر کن زانچہ دشمن گوید
آن کن + کہ بر زانو زنی دست تغابن + گرت راہی نماید راست چون تیر + ازان برگرد و
راہ دست چپ گیر + حذر بفتحتین پرہیز کرنا۔ تغابن بروزن تفاعل ایک دوسرے کو زیان مین
ڈالنا۔ یعنی دشمن جو کچھ کہے کہ یہ کر اُس سے پرہیز کر نہین افسوس کا ہاتھ زانو پر تو ماریگا اور پشیمان ہوگا۔
حکمت خشم بیش از حد وحشت آرد و لطف بے وقت ہیبت ببرد نہ چندان درشتی کن کہ
از تو سیر گردند و نہ چندان نرمی کہ بر تو دلیر شوند **مثنوی** درشتی و نرمی بہم در بہ است + چو رگزن
کہ جراح و مرہم نہ است + درشتی نگیرد خردمند بیش + نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش + نہ مر
خویشتن را فزونی نہد + نہ یکبارتن در مذلت دہد + وحشت بالفتح غم اور رمیدگی۔ سیر شدن
مہربانی سے امید قطع کرنی اور جیسے کہ مصرع ؎ اگر خشم گیری شوند از تو سیر + یعنی اگر غصہ تو کرے اور سختی
اختیار کرے تو لطف اور احسان کی امید تجھسے نرہیگی۔ **مثنوی** شبانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم
دہ پیرانہ یک پند + بگفتا نیک مردی کن نہ چندان + کہ گردد چیرہ گرگ تیز دندان + **حکمت**
دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاہ بے حلم و زاہد بے علم **بیت** بر سر ملک مباد آن ملک
فرماندہ + کہ خدا را نبود بندہ فرمان بردار + **قولہ** خدا را نبود الخ یعنی بندہ خدا کا فرمان بردار نہ ہوا اور
کلمہ را زائد ہے (از مترجم کلمہ را زائد نہین بلکہ فائدہ اضافت کا دیتا ہی) **نصیحت** پادشہ باید کہ
تا بحدے خشم بر بندگان راند کہ دوستان را اعتماد بماند آتش خشم اول در خداوند خشم افتد پس انگہ
زبانہ بخصم رسد یا نرسد **مثنوی** نشاید بنی آدم خاک زاد + کہ در سر کند کبر و تندی و باد + ترا با چنین
گرمی و سرکشی + نہ پندارم از خاکی یا ز آتشی + زبانہ بالضم زبانۂ آتش خشم معنی شعلہ۔ باد کنایہ

تیزی اور تندی سے اور غرور اور نخوت اور خود بینی کے معنی مین بھی آیا ہے از برہان قاطع- **قطعہ** در خاک بیلقان برسیدم بعابدے + گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن + گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ + یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن + بیلقان بفتح باے ابجد و لام ایک مقام کا نام ہے یعنی بیلقان کی سرزمین مین ایک عابد سے مین نے کہا- **حکمت** بدخوے در دست دشمنی گرفتار ست کہ ہر کجا کہ رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد **بیت** اگر ز دست بلا بر فلک رود بدخوی + ز دست خوی بد خویش در بلا باشد + **قولہ** در دست دشمنی گرفتار ہست یعنی ایک دشمن کے ہاتھ کہ اسکی خوے بد ہے قیدی ہے- **پند** چو بینی کہ در سپاہ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن **قطعہ** برو با دوستان آسودہ بنشین + چو بینی در میان دشمنان جنگ + و گر بینی کہ باہم یک زبانند + کمان را زہ کن و بر بارہ بر سنگ + **قولہ** از پریشانی اندیشہ کن یعنی اپنی پریشانی سے خوف کر- زہ بالکسر چلۂ کمان- بارہ بر وزن خارہ دیوار اور چار دیواری قلعہ اور شہر کو کہتے ہین- **حکمت** دشمن چو از ہمہ حیلتی در ماند سلسلۂ دوستی بجنباند پس انگہ بدوستی کارہا کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد **پند** سر مار را بدست دشمن بکوب کہ از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر مار غالب آمد از دشمن برستی **بیت** بروز معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف + کہ مغز شیر بر آرد چو دل ز جان برداشت + احدی بکسر ہمزہ و الف مقصورہ یکے- حسنیین بضم حاے حطی اور سکون سین بے نقطہ اور فتح نون معنی دو نیک تر تثنیہ حسنی بالضم و الالف یعنی ایک دو نیک کام سے **نصیحت** خبری کہ دانی دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد **بیت** بلبلا مژدۂ بہار بیار + خبر بد بہ بوم باز گذار + **حکمت** پادشاہ را بر خیانت کسی واقف مگردان مگر انگہ کہ بر قول کلی واثق باشی و گرنہ در ہلاک خود ہمی کوشی **مثنوی** بسیچ سخن گفتن انگاہ کن + کہ بینی کہ در کار گیرد سخن + کمال است در نفس انسان سخن + تو خود را بگفتار ناقص مکن + بسیچ بکسر سوم تہوار- **قولہ** در کار گیرد یعنی تاثیر کرے- **حکمت** ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بنصیحتگری محتاج است- خود رائے بمعنی خود کام اور خود سر یعنی جو شخص خودسر کو نصیحت کرے وہ خود دوسرے ناصح کی نصیحتگری کا محتاج ہے- **پند** فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ این دام زرق نہادہ است و آن کام طمع کشادہ- غرور بالضم بہانا اور فریب- مداح بالفتح و التشدید سراہنے والا- زرق بالفتح

ریا اور نفاق اور جھوٹھ از کشف اللغات - این قرآن کی اشارت دشمن عیب بینے والے اور اپنی برائی چھپانے والے کی طرف ہی۔ **حکمت** احمق را ستایش خوش آید چون لاشہ کہ درکعبش دمے فربہ نماید **قطعہ** الا تا نشنوی مدح سخنگوے + کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد + اگر روزی مرادش بر نیاری + دو صد چندان عیوبت بر شمارد + لاشہ بفتح شین منقوطہ دُبلا اور ضعیف اور عاجز گدھا اور سب حیوانات کے مردہ کو کہتے ہیں۔ کعب بالفتح شتالنگ اور ٹخنا اور اس بند سے اُس بند تک جو درمیان میں ہے۔ **قولہ** درکعبش دمی فربہ نماید یعنی لاشہ کے ٹخنے مین پھونک سے جو قصاب مارتے ہین لاشہ فربہ موٹا تازہ معلوم ہوتا ہے۔ الا حرف تنبیہ یعنی غافل نہو۔ تا بمعنی زنہار و ہرگز سخنگوے شاعر۔ **قولہ** کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد الخ یعنی تھوڑا فائدہ اور مایہ تمسے ارادہ رکھے **حکمت** متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد **بیت** مشو غرہ بر حسن گفتار خویش + بتحسین نادان و پندار خویش + متکلم بوزن متصرف بات کرنے والا۔ غرہ بالفتح والتشدید فریفتہ ہونا اور دم مین آنا **حکمت** ہمہ کس را عقل خود بہ کمال نماید و فرزند خود بہ جمال **قطعہ** یکے جہود و مسلمان نزاع میکردند + چنانکہ خندہ گرفت از حدیث ایشانم + بطیرہ گفت مسلمان گر این قبالۂ من + درست نیست خدایا جہود میرانم + جہود گفت بتوریت میخورم سوگند + اگر خلاف کنم ہمچو تو مسلمانم + گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد + بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم + جہود بالضم گبر۔ نزاع بکسر نون لڑائی۔ طیرہ بالفتح خشم اور غضب۔ بسیط جاے فراخ۔ منعدم نیست شدہ اسم مفعول انفعال۔ توریت بالفتح اول و سوم نام اس کتاب کا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ **حکمت** دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مرداری بہم بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ است و قانع بنانی سیر حکما گفتہ اند توانگری بقناعت است نہ بہ بضاعت **بیت** رودہ تنگ بیک نان تہی پر گردد + نعمت روے زمین [illegible] دیدۂ تنگ + **مثنوی** پدر چون دور عمرش منقضی گشت + مرا این یک نصیحت کرد پر [illegible]ت آتش است از وے بپرہیز + بخود بر آتش دوزخ مکن تیز + در آن آتش و بگذشت + کہ [illegible] دہ برین آتش زن امروز + **قولہ** بہم بسر نبرند یعنی باہم موافقت نداری طاقت سوز + بہ [illegible] [illegible] انسان اور بکری اور گاے وغیرہ کی آنتین ہین نہ کرین اور وفا کرین - رودہ بالضم مشہور [illegible] [illegible] الی سختی بند **بیت** بد اختر تر از **حکمت** ہر کہ در حال توانائی نکوئی نہ کند در وقت نا[illegible]

مردم آزار نیست + کہ روز مصیبت کسش یار نیست + **حکمت** جان در حمایت یک دم است و دنیا وجودی میان دو عدم دین بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چہ خرند قال اللہ تعالے الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین - آیا تمسے قول نہین لیا ہمنے اے نبی آدم کہ شیطان کی پوجا نہ کرو بدرستیکہ وہ کھلا دشمن تمھارا ہی - **بیت** بقول دشمن پیمان دوست بشکستی + بہ بین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی + بقول دشمن یعنے بقول شیطان علیہ اللعنۃ - **قولہ** پیمان دوست یعنی پیمان خداے تعالی **حکمت** شیطان با مخلصان برنمی آید و سلطان با مفلسان **مثنوی** وامش مدہ آنکہ بے نماز است + ورخود دہنش ز فاقہ باز است + کو فرض خدا نمیگزارد + از قرض تو نیز غم ندارد + مخلص بضم اول وکسر سوم پاک بیجا اور مخلصان سے مراد عارفان حق اندیش اور سالکان حقیقت کیش کہ سچے دوست کی دوستی مین اور دین روشن کی حمایت مین مضبوط ہین - **حکمت** ہرچہ زود برآید دیر نپاید **قطعہ** خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند + بچہل سال کاسۂ چینی + صد بروزی کنند در بغداد + لاجرم قیمتش ہمی بینی + **قولہ** صد بروزی کنند یعنی سو پیالے ایک دن مین بناوین - **قطعہ** مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد + وادمی زادہ ندارد خبر از عقل و تمیز + آنکہ ناگاہ کسی گشت بچیزی نرسید + وین بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز + آبگینہ ہمہ جا ہست ازان قدرش نیست + لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز + **حکمت** کارہا بصبر برآید و مستعجل بسر درآید **مثنوی** بچشم خویش دیدم در بیابان + کہ آہستہ سبق برد از شتابان + سمند بادپا از تگ فروماند + شتربان ہمچنان آہستہ میراند + مستعجل اسم فاعل استفعال کا معنی جلد باز - سمند بروزن کمند گھوڑا کہ اسکا رنگ زردی مائل ہو - بادپا تند اور جلد رو صفت سمند کی ہی - **حکمت** نادان را بہ از خاموشی نیست و اگر این مصلحت بدانستے نادان نبودی **ع** چون نداری کمال و فضل آن بہ + کہ زبان در دہان نگہ دارے + آدمی را زبان فضیحت کرد + ہمچو بے مغز را سبکساری + **قولہ** نادان را بہ از خاموشی نیست یعنی بہتر خاموشی سے کوئی چیز نہین - فضیحت بروزن طبیعت رسوا - بے مغز کنایہ ہلکے اور بے تمکین سے ہی - سبکسار بیقرار اور سبک سر اور بھی کنایہ ہی سفلہ اور کمینے آدمی سے اور آخر مین یاے مصدری ہی - **قطعہ** خرے را ابلہی تعلیم میداد + برو بر صرف کردہ سعی دائم + حکیمے گفتش اے نادان چہ کوشے + درین سودا بترس از لوم لائم + نیاموزد بہائم از تو گفتار + تو خاموشی

بیاموز از بہائم + **مثنوی** ہرکہ تامل نکند در جواب + بیشتر آید سخنش ناصواب + یا سخن
آرای چو مردم بہوش + یا بنشین ہمچو بہائم خموش + **قولہ** برو بر صرف کردہ سعی دائم یعنی اُسکی کوشش
اُسپر کی - لوم بالفتح ملامت اور سرزنش کرنی - لائم ملامت کرنے والا - **قولہ** یا سخن آرای امر آراستن سے
یعنی سخن کو آراستہ کرو - **پند** ہرکہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ
نادان است **بیت** چون در آید بہ از توئی بسخن + گرچہ بہ دانی اعتراض مکن + **قولہ** بہ از توئی
یعنی تجھسے بہتر - اعتراض بالکسر انکار سے پیش آنا - اور سرکشی کرنی - **حکمت** ہرکہ با بدان نشیند
نیکی نہ بیند **قطعہ** گر نشیند فرشتۂ با دیو + وحشت آموزد و خیانت و ریو + از بدان خیر بدی
نیاموزی + نکند گرگ پوستین دوزی + وحشت رمیدگی اور رنج - خیانت بالکسر ناراستی اور دغلی -
ریو بالکسر مکر اور فریب - پوستین ایک جامہ مشہور ہے کہ استر اُسکا سنجاب قاقم اور قندز کا ہوتا ہے پوستین دوزی
یعنے پوستین سینا اور یہ مصرع پہلے مصرع کی علت کے بیان میں ہے یعنی بھیڑیا کہ پھاڑنا اور خون کا پینا اُسکی
عادت ہے پوستین دوزی کہ انسان کا کام ہے کسطرح خو کرے - **پند** مردمان را عیب نہانی پیدا مکن کہ
مر ایشان را رسوا کنی و خود را بے اعتماد - **حکمت** ہرکہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند و
تخم نیفشاند **حکمت** از تن بے دل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہرکہ
در مجادلہ چست در معاملہ درست **بیت** بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد + چون باز کنی مادر مادر
باشد + تن بے دل سے وہ شخص مراد ہے کہ اہل دل نہ ہو - مجادلہ بروزن مقابلہ لڑنا - چست بضم جیم فارسی
چالاک - **حکمت** اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے قدر شب قدر بودے **بیت** گر سنگ ہمہ لعل
بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی + **حکمت** نہ ہرکہ بصورت نیکوست
سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نہ پوست + **قطعہ** توان شناخت بیک روز از شمائل
مرد + کہ تا کجاش رسیدہ است پایگاہ علوم + ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو + کہ خبث نفس
نگردد بسالہا معلوم + **قولہ** کار اندرون دارد نہ پوست یعنی سر و کار اندر سے ہے اور وہ اُسکی سیرت ہے نہ کام
ظاہری پوست سے ہے **نصیحت** ہرکہ با بزرگان ستیزد خون خود ریزد **قطعہ** خویشتن را بزرگ
می بینی + راست گفتند یک دو بیند لوچ + زود بینی شکستہ پیشانی + تو کہ بازی بسر کنی
با قوچ + لوچ بضم لام احول دو بین کہ ایک کو دو دیکھے آنکھ سے اور ہندی میں بھینگا کہتے ہیں -

قوچ بضم کاف و واو مجہول بکرا اور دُنبہ جو ٹکر مارے۔ **حکمت** پنجہ با شیر انداختن و مشت با شمشیر زدن کارِ خردمندان نیست **بیت** جنگ و زورآوری مکن با مست + پیش سرپنجہ در بغل نہ دست + سرپنجہ پنجۂ دست کو کہتے ہین اور کنایہ اُس آدمی سے بھی ہے کہ پُر زور اور قوت ور اور مردم آزار ہو اور یہان مراد معنی ثانی ہے۔ **پند** ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک خویش **قطعہ** سایہ پرورده را چہ طاقت آن + کہ رود با مبارزان بقتال + سست بازو بجہل می فگند + پنجہ با مرد آہنین چنگال + مبارز بضم میم و کسر راے مہملہ دلیر اور مردانہ کہ صف مین سے میدان معرکہ مین باہر نکلے تا کہ لڑائی کرے۔ قتال بالکسر لڑائی کرنی **حکمت** ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد **بیت** چون نیاید نصیحتت در گوش + اگرت سرزنش کنم خاموش **لطیفہ** بے ہنران ہنرمندان را نتوانند دید ہمچنانکہ سگان بازاری سگان شکاری را ہبنید و مشغلہ بر آرند و پیش آمدن نیارند سفلہ چون بہ ہنر با کسے بر نیاید بہ خبثش در پوستین افتد **بیت** کند ہر آینہ غیبت حسود کوتہ دست + کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال + مشغلہ بالفتح شور و غوغا۔ نیارند اے نتوانند خبث بالضم پلید ہونا۔ پوستین عیب۔ مقال بالفتح کہنا اور بات **حکمت** اگر جور شکم نبودی ہیچ مرغے در دام صیاد نیفتادی بلکہ صیاد خود دام نہ نہادے **حکمت** حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سد رمق و جوانان تا طبق بر گیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان کہ در معدہ جای نفس نماند و بر سفرہ روزی کس **بیت** اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب + شبی ز معدۂ سنگی شبی ز دل تنگی + زاہد ریاضت کش سد رمق بفتحتین یعنی باز داشت رمق جان۔ عرق بفتحتین خوی اندام سائر حیوان اور کبھی مجازاً ہر خبر کے ترشح کو عرق کہتے ہین۔ اور بکسر عین مہملہ و سکون راے مہملہ رگ اور ریشۂ درخت وغیرہ۔ بکنند کندن سے مشتق ہے یعنی بوٹے سے رگ اور ریشہ اشیاء خوردنی تک کا جدا کرتے اور اُکھیڑتے ہین۔ قلندر مراد درویش بے خبر سے۔ معدہ بالکسر و بالفتح عضو آدمی کا کہ جسمین کھانا ٹھہرے۔ **قولہ** شبی ز معدہ سنگی یعنی ایک رات معدہ مانند سنگ کے کہ کھانے کی ثقالت اور بوجھ سے ہو۔ **حکمت** مشورت با زنان تباہ است و سخاوت با مفسدان گناہ **بیت** ترحم بر پلنگِ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسفندان + مشورت بفتح میم اور ضم سین کام کی صلاح سوچنی۔ تباہ ضائع شدہ اور باطل اور فاسد ہندی اُسکی اکارت۔

پند ہر کرا دشمن پیش است اگر نکشد دشمن خویش است **بیت** سنگ در دست و مار بر سر سنگ + خیرہ رائی بود قیاس و درنگ + وگروہے بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتن بندیان تامل اولے ترست بحکم آنکہ اختیار باقی است توان کشت و توان ہشت و اگر بے تامل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد **مثنوی** نیک سہل است زندہ بیجان کرد + کشتہ را باز زندہ نتوان کرد + شرط عقلست صبر تیر انداز + کہ چو رفت از کمان نیاید باز + خیرہ رائی یعنی تیرہ تدبیری - تامل اندیشہ اور سوچ بچار کرنا - تدارک گئی چیز کو پانا اور حاصل کرنا - نیک سہل یعنی بہت آسان ہی - **حکمت** حکیمے کہ با جہال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلے بزبان آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگی است کہ گوہر را می شکند - جہال بالفتح والتشدید سخت نادان - در افتد یعنی لڑائی جھگڑا کرے - **ابیات** چہ عجب گر فرو رود نفسش + عندلیبی غراب ہم قفسش + گر ہنرمند ز اوباش جفائے بیند + تا دل خویش نیازارد و درہم نشود + سنگ بدگوہر اگر کاسہٴ زرین شکند + عاقبت سنگ نیفزاید و زر کم نشود + **قولہ** گر فرو رود نفسش ضمیر شین کی نفسش میں راجع بطور اضمار قبل الذکر جانب عندلیب کے یعنی اگر اس عندلیب یعنی بلبل کا سانس جسکا ہم قفس کوّا ہی نیچے جاوے اور پھر نہ نکلے تعجب نہیں - اوباش بالفتح ہر قسم کے آدمی ملے جلے یا بھیل - **قولہ** تا دل خویش نیازارد یعنی ہرگز اپنا دل نہ دکھائے - درہم نشود پریشان نہ ہو - **حکمت** خردمند برا کہ در زمرہٴ اجلاف سخن صورت نہ بندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبہٴ دہل بر نیاید و بوئے عبیر از گند سیر فرو ماند **مثنوی** بلند آواز نادان گردن افراخت + کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت + نمیداند کہ آہنگ حجازی + فرو ماند ز بانگ طبل غازی + اجلاف بالفتح کمینے آدمی - شگفت بکسرتین نادر اور عجب - بربط بالفتح ایک ساز کا نام ہی مشہور اور بربط ساز عود ہی اور وہ تنبورا ہوتا ہی بڑے پیالہ کے موافق اور بدستہ اسکا چھوٹا - دہل بضمتین نقارہ - عبیر بالفتح ایک خوشبو ہی مشہور کہ اسکو صندل گلاب اور مشک سے بناتے ہین اور بعضون نے کہا ایک خوشبو ہی زعفران کے ساتھ ملی ہوئی اور بعض نے نری زعفران کو بیان کیا اور یہ خطا ہی - گند بالفتح بدبو کو کہتے ہین از برہان قاطع - گردن افراخت یہ کنایہ ہی نہایت سبقت اور جرات کرنے اور غالب آنے سے - بہ بے شرمی بینداخت یعنی بیحیائی اور بے ادبی سے خاموش کیا - آہنگ سرود اور آواز - حجازی بالکسر نام ایک مقام کا ہی موسیقی کے

بارہ مقامات سے - طبل بالفتح نقارہ چھوٹا - غازی کافرون سے لڑائی کرنے والا - اور بٹ جیسے ریسمان باز کہتے ہین - حکمت جوہر اگر در خلاب افتد ہمان نفیس ست و غبار اگر بفلک رسد ہمان خسیس استعداد بے تربیت دریغ است و تربیت نامستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علوی ست ولیکن چون بنفس خود ہنرے ندارد باخاک برابرست و قیمت شکر نہ از نی ست کہ آن خود خاصیت وی است مثنوی چو کنعان را طبیعت بی ہنر بود + پیمبر زادگی قدرش نیفزود + ہنر بنماے اگر داری نہ گوہر + گل از خارست و ابراہیم از آزر + خلاب بالفتح پانی کیچڑ اور نیسنہ پھسلنی جگہ جہان پانون پھسلے - خسیس بالفتح نالائق اور زبون اور سفلہ - استعداد بالکسر کام کے واسطے طیار اور آمادہ ہونا - قولہ استعداد بے تربیت دریغ است یعنی جو شخص تعلیم تربیت کے قابل ہو اور کوئی اسکو تربیت نہ کرے، افسوس کی بات ہے اور غیر استعداد کی تربیت تلف ہے - جوہر بالفتح معرب گوہر وجود مطلق کے معنی مین بھی ہے اور یہان مراد معنی دوم ہے - علوی منسوب بعلو یعنی بلند - کنعان بالفتح نام پسر نوح علیہ السلام کا - آزر بالمد و فتح زاے منقوطہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام - حکمت مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید دانا چون طبلۂ عطارست خاموش و ہنر نماے و نادان چون طبل غازی بلند آواز و میان تہی قطعہ عالم اندر میان جاہل را + مثلے گفتہ اند صدیقان + شاہدی در میان کوران ست + مصحفی در میان زندیقان + مشک بالکسر مشہور ہے کہتے ہین کہ ہرن کی ناف سے پیدا ہوتا ہے - عطار بالفتح والتشدید خوشبو فروش - طبلہ بالفتح دواؤن کا خریطہ - غازی کفار سے لڑنے والا - اور بٹ - مثل بفتحتین داستان - صدیق بالکسر والتشدید بڑا سچا - زندیق وہ شخص ظاہر مین ایمان لائے اور باطن مین کافر ہو اور صحیح وہ ہے کہ جو شخص زند پاژند کتاب زرتشت کا اعتقاد رکھے اور اسکے امر نہی پر عمل کرے - حکمت دوستی را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند فردنگی بچند سال شود لعل پارہ + زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ + فراچنگ آرند حاصل کرین - حکمت عقل در دست نفس چنان گرفتارست کہ مرد عاجز در دست زن گربز بیت در خرمی بر سرائے بہ بند + کہ بانگ زن ازوے برآید بلند + گربز بضمتین کاف فارسی و باے عربی بر وزن ہر مز مکار اور حیلہ ساز اور زیرک و دانا از برہان قاطع - حکمت راے بے قوت مکر و فسون است و قوت بے راے جہل و جنون بیت تمیز باید و تدبیر و عقل وانگہ ملک + کہ ملک و دولت نادان

سلاح جنگ خود است + فسون بفتحتین کلمات کہ جادوگر لوگ پڑھتے ہین لوگون کے بہکانے کے لیے
اور یہان لفظ فسون عطف تفسیر مکر کا ہی اور اُسی کے معنی مین ہی۔ جنون بفتحتین دیوانگی۔ **قولہ** رای
بے قوت مکر و فسون است الخ یعنی جو شخص کہ قوت اور ہمت اُسکو نہین رائے زنی اور تدبیر کرنی اُسکی مکر
او رفسون ہو جاتی ہی یعنی اُسکو مکار اور محیل کہتی ہی اور مکر و فریب سے متہم کرتی ہی اور جو شخص کہ بے تدبیر
و غفل ہو قوت اور توانائی اُسکو جہل اور دیوانگی کے ساتھ منسوب کرتی ہی۔ **قولہ** سلاح جنگ خود است
یعنی اپنی لڑائی کا ہتیار ہی کہ اُس ہتیار سے اپنے تئین ہلاک کرتا ہی۔ **حکمت** جوانمردے کہ بخورد و بدہد
بہ از عابدے کہ روزہ دارد و بنہد **حکمت** ہر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق کردہ است نہ
از بہر رضای حق از شہوت حلال در شہوت حرام افتادہ است **بیت** عابد کہ نہ از بہر خدا
گوشہ نشیند + بیچارہ در آئینۂ تاریک چہ بیند + شہوت بفتح اول و سکون دوم خواہش تن۔ **قولہ** در
شہوت حرام افتادہ است یعنی خواہش جسمانی حرام مین واقع ہوا ہی اور وہ آرزو قبول خلائق کی ہی۔ **قولہ**
در آئینۂ تاریک چہ بیند یعنی تیرہ آئینۂ دل مین بے معرفت کیا مشاہدہ کرے۔ **حکمت** اندک اندک خیلی
شود قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنانکہ دست قدرت ندارند سنگ خُردہ نگاہ دارند تا بوقت
فرصت دمار از دماغ خصم بر آرند۔ خیل بالفتح عربی مین سوار ان اور گلۂ اسپان کو کہتے ہین اور
فارسی مین بمعنی بسیار کے مستعمل ہی۔ سیل بالفتح بہت پانی کہ جاری ہو اور روان ہونا پانی کا از منتخب اللغات
دمار بالفتح ہلاک ہونا اور ہلاکی۔ قدرت بالضم توانا ہونا اور دولتمندی۔ **قولہ** سنگ خُردہ نگاہدارند تا
بوقت الخ یعنی ناتوانون اور بے مقدورون کو چاہیے کہ روڑے کتّل رفتہ رفتہ اکٹھے کرتے رہین تا کہ
فرصت کے وقت دماغ دشمن سے ہلاکی نکالین یعنی مار ڈالین۔ قطرٌ علی قطرٍ اذا اتفقت نہرٌ + و
نہرٌ الی نہرٍ اذا اجتمعت بحرٌ + یعنی قطرہ پر قطرہ جب اتفاق کرے تو ایک ندی ہو جاے اور ندی کے
ساتھ ندی جمع ہو تو وہ دریا ہی **بیت** اندک بہم شود بسیار + دانہ دانہ است غلہ در انبار +
حکمت عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم بگذارد کہ ہر دو طرف را زیان دارد ہیبت این
کم شود و جہل آن مستحکم گردد **بیت** چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی + فزون گردد ش کبر و گردنکشی +
سفاہت بالفتح بے عقلی اور سبکی کرنی۔ عامی جاہل آدمی اور عوام الناس۔ **حکمت** معصیت از ہر کہ
صادر شود ناپسندیدہ است و از علما ناپسندیدہ تر کہ علم سلاح جنگ شیطان است و خداوند

سلاح را چون باسیری برند شرمساری بیشتر برد **مثنوی** عامی نادان پریشان روزگار + به ز دانشمند ناپرہیزگار + کان ز نابینائی از راه اوفتاد + وین دو چشمش بود و در چاه اوفتاد + **حکمت** ہرکه در زندگی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوه داند نه خداوند میوه یوسف صدیق علیه السلام در خشک سال مصر سیر نخوردے تا گرسنگان را فراموش نکند **مثنوی** آنکه در راحت و تنعم زیست + او چه داند که حال گرسنه چیست + حال درماندگان کسی داند + که باحوال خویش درماند + صدیق بالکسر والتشدید بڑا سچا سچ کہنے والا۔ تنعم بروزن تفعل از نعمت مین زندگی بسر کرنا۔ **قوله** لذت انگور بیوه داند اس سبب سے که رانڈ عورت اسکے درخت کے نیچے سے بہزار محنت چنکر بینکر لاتی ہی اور بھوکھ کی شدت مین کھاتی ہی۔ **قطعه** ای که بر مرکب تازنده سواری ہشدار + که خر خارکش سوخته در آب و گل است + آتش از خانهٔ ہمسایهٔ درویش مخواه + کانچه بر روزن او میگذرد دود دل است + تازنده اسم فاعل تاختن سے۔ سوخته بالضم سین مہمله و واو مجہول مشہور ہی اور نیز وه شخص که اسکا کلیجه گرمی سے بگڑ گیا ہو۔ **قوله** که خر خارکش سوخته الخ یعنی گدھا خار کھینچنے والا جگر جلا ہوا آب و گل مین پھنسا ہوا ہی اور اگر لفظ سوخته کو صفت خر کی کہین توبھی بعید نہین ہی **نصیحت** درویش ضعیف حال را در تنگی خشکسال مپرس که چونی الا بشرط آنکه مرہم بر ریش نہی و معلومی پیش **قطعه** خرے که بینی و باری بگل درافتاده + بدل بر و شفقت کن ولی مرو بسرش + ولے چو رفتی و پرسیدیش که چون افتاد + میان به بند و چو مردان بگیر دم خرش + معلوم بالفتح فارسی مین درم اور دینار کے معنی مین مستعمل ہی۔ **حکمت** دو چیز محال عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم **قطعه** قضا دگر نشود در ہزار ناله و آه + بکفر یا بشکایت بر آید از دہنے + فرشته که وکیلست بر خزائن باد + چه غم خورد که بمیرد چراغ بیوه زنے + محال بالضم میم ناممکن اور نابودنی۔ وکیل وه شخص جسپر ایک کام چھوڑا جاے۔ خزائن بالفتح جمع خزینه بالکسر که گنجینه کے معنی مین ہی۔ **نصیحت** ای طالب روزی بنشین که بخوری و اے مطلوب اجل مرو که جان نبری **قطعه** جهد رزق ارکنی وگرنه کنی + برساند خداے عز و جل + ور روی در دہان شیر و پلنگ + نخورندت مگر بروز اجل + مطلوب اجل یعنی اجل رسیده **حکمت**

بنا نہادہ دست نرسد و نہادہ ہر جا کہ ہست برسد **بیت** شنیدہ کہ سکندر برفت در ظلمات + بچند محنت خود آنکہ خورد آب حیات + بنا نہادہ یعنی جو مقدر نہین ہو وہ چیز نہین ملتی - **قولہ** نہادہ ہر جا کہ ہست برسد یعنی تقدیر کی ہوئی خدا تعالی کی جہان کہین ہو پہونچتی ہو - **قولہ** خود آنکہ خورد آب حیات یعنی آپ نے سُنا ہو کہ وہ کون شخص ہو جسنے آب حیات پیا اور یہ اشارہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرف ہو

حکمت توانگر فاسق کلوخ زر اندود است و درویش صالح شاہد خاک آلود این دلق موسی ست مرقع و آن ریش فرعون مرصع ولیکن شدت نیکان روی در فرح دارد و دولت بدان سر در نشیب **قطعہ** ہر کرا جاہ و دولت ست بدان + خاطر خستہ در نخواہد یافت + خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ + بسرای دگر نخواہد یافت + مرصع بضم میم و فتح و تشدید صاد مہملہ جو چیز کہ اُسمین جواہرات جڑے جاوین ہندی اُسکی جڑاو - شدت بالکسر و التشدید سختی - فرح بفتحتین خوشی اور شادمانی و سرور - سر در نشیب یعنی نیچے کو سر یعنی ہلاک اور ضائع ہونے کا متوجہ - **قولہ** بدان ای آن یعنی جس کسی کو کہ مرتبہ اور دولت حاصل ہو اور اُس دولت اور نعمت سے غریب مسکین شکستہ خاطرون کو خوشدل نہ کرے اور اُنکی بہتری اور اصلاح حال مین کوشش نہ کرے اُسکو خبر دو الخ - **قولہ** بسرای دگر نخواہد یافت یعنی آخرت مین نہ پائیگا - **حکمت** حسود از نعمت حق بخیلست و مردم بے گناہ را دشمن میدارد **قطعہ** مردکے خشک مغز را دیدم + رفتہ در پوستین صاحب جاہ + گفتم اے خواجہ گر تو بدبختی + مردم نیکبخت را چہ گناہ + حسود بفتحتین بُرا چاہنے والا - **قولہ** از نعمت حق بخیلست یعنی جو نعمت کہ خدا تعالی نے اُسکو عطا فرمائی ہو اُس سے بخل اور کنجوس پن کرتا ہو اور سفلہ پن سے نعمت حق کو نگاہ رکھتا اور بچاتا ہو نہ کہ اپنی نعمت کو - **قطعہ** الا تا نخواہی بلا بر حسود + کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست + چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی + کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست + الا حرف تنبیہ یعنی غافل نہ ہو - تا کلمہ تحذیر کا ہو - **قولہ** چنان دشمن اندر قفاست یعنی ایسا دشمن کہ تو بھی جانتا ہو پیچھے پیچھے ہو اور وہ حسد اور بدخواہی اُسکی ہو - **حکمت** تلمیذ بے ارادت عاشق بی زر است و رونده بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل درخت بے بر و زاہد بی علم خانہ بے در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوبست نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ است و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ در سر دارد **بیت** سرہنگ

لطیف خوی دلدار + بہتر ز فقیہ مردم آزار + تلمیذ بالفتح اول وذال منقوطہ شاگرد - (تلمیذ بالکسر شاگرد و تلامذہ جمع و ظاہرا فارسی است و عربی فصیح نیست ولہذا صاحب قاموس نیاوردہ اما تحقیق آنست کہ معرب تلمیذ است کذافی منتخب اللغات) **قولہ** روندۂ بے معرفت یعنی راہ گیر راستہ نہ جاننے والا - نزول بضمتین اترنا - ترتیل بالفتح ظاہر پڑھنا حروف کا ہی اور وقفوں کی حفاظت اور احتیاط - سورت ایک حصہ کلام اللہ کا جسکے سرے پر بسم اللہ ہو - عامی جاہل اور عوام الناس - متہاون اسم فاعل ہی باب تفاعل کا خوار اور حقیر رکھنے والا - **قولہ** دست بردار یعنی دعا کا ہاتھ حق سبحانہ تعالی کے حضور میں اٹھائے **قولہ** کہ در سر دارد ای دست در سر دارد اور دست در سر داشتن کنایہ تحیر اور تاسف سے ہی - (از مترجم میرے نزدیک معنی ہ از عابد کہ در سر دارد کے یہ ہین کہ بہتر اس عابد سے کہ وہ خیال کرے کہ مین ایسا اور ایسا ہون یعنی مغرور) -

پند یکی را گفتند عالم بے عمل بچہ ماند گفت بزنبور بے عسل **بیت** زنبور درشت بی مروت را گوی + باری چو عسل نمیدہی نیش مزن + **قولہ** بچہ ماند شتق از مانستن یعنی کس چیز سے مشابہت رکھتا ہی - **نصیحت** مرد بی مروت زن است و عابد باطمع رہزن **قطعہ** ای بناموس جامہ کردہ سفید + بہر پندار خلق و نامہ سیاہ + دست کوتاہ باید از دنیا + آستین چہ دراز چہ کوتاہ + مروت بالفتح وتشدید وفتحہ واو حلم اور بردباری - **قولہ** مرد بے مروت زن است یعنی جو مرد کہ اسمین مروت نہو عورت ہم مردوں مین ہی اس سبب سے کہ مروت اور مردمی سے جو لازمۂ مردان ہی اُس سے بے نصیب ہی - رہزن چور اور بٹ مار کو کہتے ہین - ناموس ننگ اور عصمت اور کشف اللغات مین ہی کہ اصطلاح متصوفہ مین حرمت اور مرتبہ کی توقع خلق سے رکھنی ناموس ہی اور کبھی عبارت ہی طلب شہرت اور آوازۂ جاہ و نیکنامی اپنی سے - بہر پندار خلق یعنی حسن ظن خلق کے لیے - نامہ سیاہ یعنی اعمالنامہ کو گناہ اور برے کاموں سے کالا کیا - **قولہ** دست کوتاہ باید از دنیا الخ یعنی ترک دنیا کرنا چاہیے اور آستین کو چاہے لانبی کرو یا چھوٹی دونوں برابر ہین مطلب یہ ہی کہ ظاہر مین جو چاہو پہنو اور باطن مین کوشش کرو - **حکمت** دو کس را حسرت از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندران نشستہ **قطعہ** پیش درویشان بود خون مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل + یا مرو با یار ازرق پیرہن + یا بکش بر خانمان انگشت نیل + یا مکن با پیلبانان دوستی + یا بنا کن خانۂ درخور دپیل + **قولہ** از گل بر نیاید یعنی گرفتار اور پھنسا ہوا رہے اور خلاص نہو - وارث ورثہ لینے والا - قلندر بالفتح عبارت اُس ذات سے ہی

اُن عادتون کی شکلون اور سبب سعادتی کی امیدون سے خالی ہوا در روح کے مرتبہ کو پہونچگیا اور تکلفات
رسمی کی قیدون سے علحدہ ہوا- **قولہ** وارث باقلندران نشست یعنی جو ورثہ پایا ہوا کہ قلندرون کی صحبت
مین بیٹھا اُسکے دل سے حسرت نجاے اس سبب سے کہ مورث کے مال متروکہ سے جوکچھ اُسے پہونچے قلندرون
کے صرف مین آجائے اور وہ بے نصیب اُس سے رہے ہوا اسطے کہ قلندرون کا یہی طریقہ ہو کہ یارون کے
مال اور نعمت سے جو موجود ہو سب کسی کے مصارف مین خرچ کردیتے ہین- مباح بالضم حلال کیا ہوا-
سبیل بالفتح راہ اور فارسیون نے مباح کے معنی مین استعمال کیا ہو یعنی قلندرون کے درمیان اگر مال تیرا
مباح اور حلال نہ ہو تو درویشون کے نزدیک قتل تیرا حلال ہو- ازرق بفتح ہمزہ اور سکون زاے معجمہ
وفتح راے مہملہ رنگ نیلا اور عوام جو بعد ہمزہ کے راے مہملہ سے پڑھتے ہین غلط ہو ازبرہان قاطع- **قولہ** یا
ازرق بپوش کنایہ ہو قلندران نیلگون لباس سے- خانمان کلمہ مرکب یعنی اسباب اور متاع خانہ ہو- انگشت
نیل کشیدن برہان قاطع مین کنایہ رسوائی سے ہو اور نشان ہو اختیار فقر اور کام چھوڑ دینے کا اور عربی
شرح مین لکھا ہو کہ اہل ترکستان کی عادات سے ہو کہ میت کے دروازے پر نیل کا نشان کردیتے ہین
جس سے ماتم اور حسرت معلوم ہو- **حکمت** خلعت سلطان اگرچہ عزیز است جامۂ خلقان خود ازان
بعزت تر وخوان بزرگان اگرچہ لذیذ ست خردۂ انبان خود ازان بلذت تر **بیت**
سرکہ از دسترنج خویش و ترہ + بہتر از نان دہ خدا و برہ + عزیز گرامی بزرگ- خلقان بالضم جمع
خلق بفتحتین پرانے کپڑے از صراح- انبان بفتح ہمزہ اور سکون نون بکرے کی کھال سکھا کر درویش
اپنی کمر سے باندھے رہتے ہین اور ذخیرہ اُسمین رکھتے ہین- اور بعض نے خریطہ کو لکھا- دسترنج ہاتھ کی
مزدوری کو کہتے ہین اور پیشہ اور حرفہ اور کسب و کام کو بھی- ترہ روئیدگی سبز جسکو کھا سکتے ہین-
دہ خدا گاؤن کا مالک- برہ بفتح اول و تشدید و فتحہ دوم بکری کا بچہ عطف ہو نان پر اور تخفیف بجاے
تشدید وزن شعر کے واسطے ہو- **حکمت** خلاف راے صواب است و عکس راے اولی الالباب کہ
دارو بگمان خوردن و راہ نادیدہ بے کاروان رفتن از امام مرشد محمد غزالی پرسیدند کہ بدین
منزلت در علم چگونہ رسیدی گفت ہرچہ ندانستم از پرسیدن آن ننگ نداشتم **قطعہ** امید عافیت
آنگہ بود موافق عقل + کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی + بپرس ہرچہ ندانی کہ ذل پرسیدن +
دلیل راہ تو باشد بعز دانائی + **نصیحت** ہرانچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن

آن تعجیل مکن کہ حکمت راز یان دارد **قطعہ** چو لقمان دید کاندر دست داؤد + ہمی آہن بمعجز موم گردد + نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست + کہ بے پرسیدنش معلوم گردد + معجز بضم میم اور سکون عین اور کسر جیم اصل مین معجزت تا سے قرشت سے تھا جو رعایت وزن سے حذف کیا۔ معجزات جمع اور وہ خرق عادت ہی کہ پیغمبرون سے ظاہر ہو۔ **حکمت** از لوازم صحبت یکی آنست کہ خانہ بپردازی تا بخانہ خدائی در سازی۔ لوازم بفتح لام و کسر زاے منقوطہ جمع لازمہ کی یعنی در کار صحبت بالضم یاری کرنی۔ پردازی مشتق ہی پرداختن سے کہ بمعنی تمام کرنے اور چھوڑنے اور فارغ ہونے کے کام سے خانہ خدا بمعنی صاحب خانہ اور یاے حطی اُسکے آخر مین وحدت کے واسطے ہی یعنی مصاحبت اور یاری کے لوازم سے ایک یہ امر ہی کہ اول گھر کو پورا کر دیا گھر کو اُسکے لیے خالی کر دو پھر صاحب خانہ سے موافقت کرو **قطعہ** حکایت بر مزاج مستمع گوی + اگر دانی کہ دارد با تو میلی + ہران عاقل کہ با مجنون نشیند + نگوید جز حدیث عشق لیلی + مزاج بالکسر سرشت اور کیفیت کہ چار عنصر کے ملنے جلنے سے پیدا ہو۔ مستمع سننے والا اسم فاعل استماع **حکمت** ہر کہ با بدان نشیند اگر نیز طبیعت ایشان در و اثر نکند بفعل ایشان متہم گردد تا بحدیکہ اگر شخصی بنماز کردن بخرابات رود منسوب نشود الا بخمر خوردن۔ متہم اسم مفعول اتہام معنی بدگمان کیا گیا۔ خرابات بالفتح شراب خانہ اور جوا خانہ اور اُسکے مثل جو ہو اور کشف اللغات مین آیا کہ خرابات جمع خرابہ کی ہی اور معنی اُسکے ہین ویرانہ کہ میخانہ دیار اسلام مین اکثر ویرانون مین ہوتا ہی اور آبادی مین نہین ہوتا۔ خمر بالفتح شراب۔ **مثنوی** رقم بر خود بہ نادانی کشیدی + کہ نادان را بہ صحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند + مرا گفتند با نادان مپیوند + کہ گر دانای عصری خر بباشی + وگر نادانی ابلہ تر بباشی + **حکمت** حلم شتر چنانکہ معلوم است کہ اگر طفلی مہارش گیرد و صد فرسنگ ببرد گردن از متابعتش بر نہ پیچد اما اگر راہی ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت مذموم ست وگفتہ اند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمع زیادہ کند **قطعہ** کسیکہ لطف کند با تو خاک پایش باش + وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی + کہ زنگ خوردہ نگردد بنرم سوہان پاک + مہار رسی جو اونٹ کی نکیل مین باندھین اور کشف اللغات مین بضم میم بمعنی بند شتر لکھا ہی۔ در گسلاند بضم کاف فارسی یعنی توڑے اور دفع کرے۔

مطاوعت بالضم فرمانبرداری کرنی - مذموم بُرائی کیا ہوا - آگن بالمد وفتح کاف فارسی امر آگندن سے معنی پُر کرنا بھرنا - سوہان سوہن دونون بالضم اور واو مجہول سے ایک اوزار لوہے کا جس سے تلوار اور پیکان وغیرہ کی سختی دور کرین ہندی اُسکی ریتی ہے - **حکمت** ہر کہ درمیان سخن دیگران افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش بشناسند **قطعہ** ندہد مرد ہوشمند جواب + مگر آنگہ کزو سوال کنند + گرچہ بر حق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند + سوال بالضم پوچھنا اور مانگنا - اور بجاے زاو ہمزہ بھی آیا - فراخ سخن بسیار گو اور بڑگو - حمل بالفتح اُٹھانا اور بوجھ رکھنا - محال بالضم ناممکن یعنی ہر چند کہ بسیار گو جانب حق پر ہو مگر لوگ اُسکے دعوی کو ناممکن پر گمان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ دعوی اُسکا ہو سکنے والا نہین ہے - **حکمت** ریشی اندرون جامہ داشتم و شیخ ہر روز پرسیدی کہ چونی و نپرسیدی کہ جراحت تو بر کجاست دانستم کہ احتراز ازان میکند کہ ذکر ہر عضوی روا نباشد و خردمندان گفتہ اند ہر کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد **قطعہ** تا نیک ندانی کہ سخن عین صوابست + باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی + بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی + **قولہ** ہر کس کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد - یعنی جو کوئی اپنی بات کو نہ تولے اور بغیر بُرے بھلے کے امتیاز کیے کہ اُٹھے اکثر بُری بات کہنے کا اُسے اتفاق ہو اور اُسکے جواب سے کہ مرد کہین آزردہ ہو - **حکمت** دروغ گفتن بضرب لازب ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغی کہ موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند - لازب بکسر زاے معجمہ ثابت اور لازم - ماند بفتح نون مضارع مانستن کا یعنی مشابہت رکھے - **قولہ تعالی** قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل یعنی یعقوب[ع] نے کہا بلکہ آراستہ کیا تمھارے لیے تمھاری ذاتون نے ایک کام کو یعنی یوسف کو تمنے مار ڈالا اور دروغ کہتے ہو پس میرا کام صبر نیک ہے اور صبر جمیل وہ ہے کہ اُسمین شکوہ اور شکایت کسی سے نہ کرے - **قطعہ** یکے را کہ عادت بود راستی + خطائی رود در گزارند ازو + وگر نامور شد بقول دروغ + دگر راست باور ندارند ازو + **حکمت** اجل کائنات از روے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ و باتفاق خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس **قطعہ** سگی را لقمۂ ہرگز فراموش + نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + وگر عمرے نوازی سفلۂ را بہ کمتر چیزے آید با تو در جنگ + اجل بفتحتین و تشدید لام بہت بزرگ اور بڑا - کائنات مخلوقات

اور موجودات - اول بفتحتین خوار تر- حکمت از نفس پرور ہنر وری نیاید و بے ہنر سروری را
نشاید نظم مکن رحم بر گاو بسیار خوار + کہ بسیار خسپ است و بسیار خوار + چو گاو ار ہمی بایدت
فربہی + چو خر تن بجور کسان در دہی + بسیار خسپ بڑا سونے والا مشتق ہی خسپیدن سے اور لفظ
خوار مصرع اول کے آخر مین صفت خوردن سے ہی اور مصرع ثانی کے آخر مین ذلیل اور خوار ضد عزیز-
قولہ چو گاو ار ہمی بایدت الخ یعنی بیل کی طرح اگر تجھے بھی فربہی درکار ہی نفس پروری ہنر سکھنے سے باز رکھیگی
اور گدھے کی طرح لوگون کے ظلم پر راضی ہونا ہوگا- حکمت در انجیل آمدہ است ای فرزند آدم اگر
تونگری دہمت از من بمال مشغول شوی و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوت
ذکر من کجا یابی و بعبادت من کی شتابی قطعہ گہ اندر نعمتی مغرور و غافل + گہے از تنگدستی
خستہ و ریش + چو در سرا و ضرا حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش + مغرور
فریفتہ- سرا و ضرا بفتح یکم و تشدید دوم شادی اور نفع اور سختی اور گزند- حکمت ارادت بیچون یکی را
از تخت شاہی فرود آرد و دیگری را در شکم ماہی نگہدارد بیت وقت ست خوش آنرا کہ
بود ذکر تو مونس + ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس + بیچون یعنی حق سبحانہ و تعالی کہ بے کیف ہی
قولہ در شکم ماہی نگہدارد اشارہ ہی قصۂ یونس علیہ السلام کی طرف- مونس بضم میم و فتح نون گزرتہ اور
ہمدم- حوت بالضم مچھلی اور نام ایک برج کا ہی بروج آسمان سے کہ وہ مچھلی کی صورت ہی مگر یہان مراد
معنی اول ہی- حکمت اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر درکشد و اگر غمزۂ لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند قطعہ گر
بمحشر خطاب قہر کند + انبیا را چہ جاے معذرت است + پردہ از روی لطف گو بردار + کاشقیا
را امید مغفرت است + قولہ اگر تیغ قہر برکشد یعنی حق سبحانہ اگر قہر کرے - سر درکشد یعنی نبی اور ولی پوشیدہ
ہو اور بھاگ جاے- غمزہ بالفتح آنکھ سے اشارہ کرنا اور آنکھ کی پلک کو برہم مارنا- معذرت بفتح میم اور
سکون عین مہملہ اور کسر ذال معجمہ بہانہ کرنا- گو امر ہی گفتن سے- اشقیا بفتح ہمزہ اور کسر قاف بدبختان جمع
شقی- مغفرت بفتح میم اور کسر فا بخشنا- حکمت ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب بر نگیرد بہ تعذیب عقبی
گرفتار آید- تادیب ادب دینا- تعذیب عذاب دینا- عقبی بالضم وہ جہان یعنی جو شخص پیغمبرون اور
بزرگون کی تادیب اور تنبیہ سے دنیا مین نیک راہ قبول اور اختیار نہ کرے عذاب آخرت مین گرفتار ہو
قال اللہ تعالے ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر یعنی کہا ہی اللہ تعالی نے ہر آئینہ

چکھاؤنگا مین کافرون کو عذاب خفیف اور کم علاوہ عذاب بزرگتر کے اور جاننا چاہیے کہ عذاب ادنی عذاب دنیا ہی اور وہ قتل اور قید اور جزیہ وغیرہ ہی کہ اس جہان مین کافرون پر واقع ہوا اور عذاب اکبر عذاب آخرت ہی اور وہ عذاب قبر اور آتش دوزخ مین جلنا وغیرہ وغیرہ ہی - لنذیقن بفتح لام تاکید اور نون مشدد و مفتوحہ مضارع معروف متکلم مع الغیر باب افعال کہ مصدر اسکا اذاقت ہی اور ضمیر اسمین فاعل اسکی - ہم بالضم مفعول - **بیت** پندست خطاب مہتران انگہ بند + چون پند دہند نشنوی بند نہند + خطاب بالکسر کسی سے مُنھ در مُنھ بات کہنی - اور فارسی غصہ اور عتاب کے معنی مین استعمال کرتے ہین - مہتر بالکسر بزرگتر اور قومی سردار - **حکمت** نیکبختان بحکایت و امثال پیشینیان پند گیرند پیش از انکہ پیشینیان بر واقعہ ایشان مثل زنند **قطعہ** نرود مرغ سوے دانہ فراز + چون دگر مرغ بیند اندر بند + پند گیر از مصائب دگران + تا نگیرند دیگران ز تو پند + امثال بالفتح داستانین اور قصے جمع مثل بفتحتین - واقعہ حادثہ زمانہ اور سختی - **حکمت** آنرا کہ گوش ارادت گران آفریدہ است چون کند کہ بشنود و آنرا کہ کمند سعادت میبرد چون کند کہ نرود **قطعہ** شب تاریک دوستان خداے + می بتابد چو روز رخشندہ + وین سعادت بزور بازو نیست + تا نہ بخشد خداے بخشندہ + **قولہ** گوش ارادت گران آفریدہ است کنایہ ہی دل کے بہرے سے یعنی خداے تعالی نے جس کسی کی ارادت کا کان بہرا پیدا کیا ہی - چون کند کہ بشنود یعنی کسطرح کلام الٰہی کو وعظ اور نصیحت سے سُنے - **رباعی** از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست + وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست + آنرا کہ تو رہ دہی کسے گم نکند + وانرا کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست + **حکمت** گداے نیک انجام بہ از بادشاہ بد فرجام **بیت** غمے کز پیش شادمانی بری + بہ از شادی کز پسش غم خوری + فرجام یعنی انجام اور آخر کار - کز پیش یعنی اُسکے پیچھے - **حکمت** زمین را از آسمان نثارست و آسمان را از زمین غبار - نثار بالکسر گرانا اور جھاڑنا ہر ایک چیز سے یعنی آسمان زمین پر نچھاور کرتا ہی اور وہ بارش باران اور بعض تاثیرات اُسکا ہی - کل اناء یترشح بما فیہ یعنی ہر ایک برتن اُسی چیز کو ٹپکاتا ہی اُس سے جو اسمین ہی **بیت** گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوی نیک خویش از دست مگذار + **حکمت** حق تعالی می بیند و میپوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد **بیت** نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودے + کسی بحال خود از دست کس نیاسودے + نعوذ باللہ یعنی پناہ چاہتا ہون مین خدا سے

حکمت زر از معدن بکان کندن بر آید واز دست بخیل بجان کندن **قطعہ** دونان نخورند و
گوش دارند + گویند امید بہ کہ خوردہ + روزے بینی بکام دشمن + زر ماندہ وخاک سار مردہ
معدن بالفتح وکسر دال مہملہ اصل ہر چیز کی اور زر وجواہر کی کھان اور میم کے کسرہ اور دال مہملہ کے فتحہ سے
وہ پتھر کہ پتھر کو توڑین - **قولہ** دونان نخورند وگوش دارند یعنی سفلے نہین کھاتے اور لوگون کی بات پر
کان رکھتے ہین کہ وے کہین فلانا بڑا روپیہ والا ہے - **قولہ** گویند امید بہ کہ خوردہ یعنی کمینے کہتے ہین کہ روپیہ
جمع کرنا اور روزبہ اور ترقی کی امید مین رہنا بہتر ہے یہ کہ سب حساب مین کھا پی کر شمار کرنا - **قولہ** روزے بینی
بکام دشمن یعنی ایک دن دشمن کے مقصود کے موافق آیے تو دیکھیگا کہ روپیہ چھوڑ کر خاک مین ملگیا یا
خاک آلودہ درحالیکہ مُردہ ہے - **حکمت** ہر کہ بر زیر دستان نہ بخشاید بجور زبردستان گرفتار آید **شعر**
نہ ہر بازو کہ دروے قوتی ہست + بمردی عاجزان را بشکند دست + ضعیفان را مکن بر دل
گزندی + کہ درمانی بجور زورمندی + یعنی عقلا صاحب دانش کے طریق مین یہ بات نہین ہے کہ جو بازو
کہ اسمین زور اور طاقت ہو مردانگی سے عاجزون کے ہاتھ کو پھیر دے یا توڑ ڈالے اور ذلیل کرے
حکمت عاقل چون خلاف درمیان آید بجہد وچون صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت برکنار
است واینجا حلاوت درمیان - **قولہ** چون خلاف درمیان آید بجہد یعنی جسوقت مخالفت اور ناموافقت
پیدا ہو عقلمند وہان سے جست کرے اور وہان نہ ٹھہرے - لنگر بنہد یعنی کہین نجاے - **قولہ** آنجا
اشارہ ناموافقت اور خلاف کی طرف ہے اور اینجا اشارہ صلح اور آشتی کی جانب ہے - **حکمت** مقامر را
سہ شش میباید ولیکن سہ یک می آید **بیت** ہزار بار چراگاہ خوشتر از میدان + ولیکن اسپ
ندارد بدست خویش عنان + مقامر بضم یکم اور کسر چہارم قمار باز اور قمار بکسر قاف نرد وغیرہ کا کھیلنا
سہ شش اٹھارہ دانے چوسر کے اور سہ یک تین کانے خلاصہ یہ کہ مطلب کی برآمد حسب خواہش
دشوار ہے اس واسطے کہ عنان اختیار بدست مختار ہے - **حکمت** درویشے بمناجات می گفت یارب بر بدان
رحمت کن کہ بر نیکان خود رحمت کردہ کہ ایشان را نیک آفریدہ - مناجات بالضم راز کہنا
ازصراح - **حکمت** اول کسیکہ عَلَم بر جامہ کرد وانگشتری در دست نہاد جمشید بود گفتندش چرا
ہمہ زینت را بہ چپ دادی وفضیلت راست راست گفت راست را نسبت راستی تمام است
قطعہ فریدون گفت نقاشان چین را + کہ پیرامون خرگاہش بدوزند + بدانرا نیک دار اے

مرد ہشیار + کہ یکسان خورد بزرگ و نیلہ و زنار + علم بفتحتین مشہور ہی کہ نیزہ کو کہتے ہین اور یہی قسم جامہ کی
کہ دھنبی وغیرہ جامہ پر بنا دیتے ہین اور اسکو علم جامہ کہتے ہین اور یہان مراد علم سے نشان جامہ کا ہی۔
قولہ فضیلت راست راست یعنی فضیلت اور بزرگی داہنے طرف کے لیے ثابت ہی نہ بائین طرف کو۔ قولہ
تمام است یعنی لباس است۔ خرگاہ بالفتح و بکاف فارسی ایک قسم کا خیمہ کہ امرا اور ملوک کے واسطے بناتے ہین۔
بدوزند یعنی نقش کرین۔ **حکمت** بزرگے را پرسیدند باچندین فضیلت کہ دست راست داز
خاتم در دست چپ چرا میکنند گفت ندانی کہ اہل فضل ہمیشہ محروم می باشند **بیت** آنکہ حظ
آفرید و روزی داد بخت + یا فضیلت ہمی دہد یا بخت + حظ بالفتح والتشدید نصیب۔ **حکمت** نصیحت
پادشاہان مسلم کسی راست کہ بیم سر ندارد یا امید زر **مثنوی** موحد چہ در پای ریزیش زرش +
چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش + امید و ہراسش نباشد زکس + برین ست بنیاد توحید و بس + موحد
بضم میم و تشدید و کسرہ حاے مہملہ وہ شخص ہی کہ یگانگی کے مرتبہ کو پہونچا ہو اور دوئی سے نجات پائے اور تمام
قیدون سے گذر گیا ہو اور نظر اسکی ماسواے اللہ سے اٹھ گئی ہو۔ یعنی اگر موحد کے قدمون پر سونا نثار کو کرے
یا اسکے سر پر ہندی تلوار تو رکھے اسکے نزدیک دونون برابر ہین۔ ہراس خوف ڈر۔ **حکمت** پادشاہ
از بہر دفع ستمگار انست و شحنہ براے خونخواران و قاضی مصلحت جوی طراران ہرگز دو خصم بحق
راضی پیش قاضی نروند۔ شحنہ بالفتح بڑا سردار اور حاکم از کشف اللغات۔ طرار بالفتح والتشدید حیلہ گر
اور جیب کترا۔ **قطعہ** چو حق معاینہ بینی کہ می بباید داد + بہ لطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی +
خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبت نفس + بقہر ازو بستانند مزد سرہنگی + معاینہ بالضم روبرو کسی چیز کو
دیکھنا۔ خراج بالفتح باج اور مالگزاری اور محصول یعنی جو بادشاہ کے یہان جاے۔ طیبت بالکسر خوشی۔
مر بالفتح مع التشدید شیخ ابراہیم کی فرہنگ مین حساب کے معنی مین درج ہی اور برہان قاطع مین اسی معنی کے
واسطے دیا گیا (از مترجم متن مین مرد سرہنگی ہی اور شرح مین لفظ مر بمعنی حساب کے لکھے ہین اور دونون
لفظ موزون نہین ہین یہ لفظ در اصل مزد بالضم و زاے ہوز کے معلوم ہوتا ہی بمعنی اجرت کے اور مزد
سرہنگی و سنان طلبانہ سپاہی مذکور ہی کا مقصود ہی جو علاوہ زر مالگزاری بادہندون سے لیا جاتا ہی)۔ سرہنگی
پیادے مصدری سے ہی پس معنی اسطرح ہونگے اگر غیر کے حق کو ظاہر اور عیان تو دیکھے کہ دینا چاہیے تو نرمی
اور لطف سے دینا بہتر ہی کہ لڑائی اور جھگڑے سے اور دلتنگی اور ملال سے کسی کو دینا اور معنی بیت دوم کے

ظاہر ہین (از مترجم شارح نے مردہ سر ہنگی کے معنی کو بیان مطلب مین چھوڑ دیا) **حکمت** ہمہ کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را کہ بشیرینی **بیت** قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار + ثابت بکند بہر تو دہ خربزہ زار + رشوت بالکسر والضم وہ چیز کہ کسی کو اسواسطے دین تاکہ ناحق کارروائی کرے - خیار خاے منقوطہ کے کسرہ سے بادرنگ کہ دراز ہوتا ہی شاید ککڑی ہو - خربزہ زار محل کثرت خربزہ یعنی قاضی اگر پانچ ککڑی تجسے رشوت لے عند التجویز دس خربزہ زار کو تیرے لیے ثابت کرے پس شیرینی کہ اس مقام پر کنایہ رشوت سے ہی قاضی کے دانت کُند ہونے کی موجب ہی - **حکمت** قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری **بیت** جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند ز گوشۂ برخاست + **بیت** جوان حسیت میباید کہ از شہوت بپرہیزد + کہ پیر سست رغبت را خود آلت بر نمی خیزد + قحبہ بالفتح بدکار عورت - نابکاری بیاے مصدری بدکردار ہونا - (از مترجم نابکار یعنی بدکردار عوام الناس کا ہند مین زبانزد اور محاورہ ہی اصل زبان فارسی مین جنرے کہ بکار نیاید ہندی اُسکی نکمی اور اسی معنی سے مطلب جملہ درست ہوتا ہی یعنی عورت بدکار جب بڑھیا ہوگئی تو وہ اپنے بے مصرف اور نکمی کی وجہ سے اُسکو کیا چارہ ہی اور وہ کیا کرے اگر توبہ نہ کرے) - **حکمت** حکیمے را پرسیدند کہ چندین درخت نامور کہ خدایتعالی آفریدہ است بلند و برومند ہیچ را آزاد نخوانند مگر سرو را کہ ثمرہ ندارد درین چہ حکمت ست گفت ہر یکی را وخلے معین ست و وقتی معلوم گہی بوجود آن تازہ اند و گہی بعدم آن پژمردہ و سرو را ہیچ ازین نیست و ہمہ وقت خوش است و اینست صفت آزادگان **قطعہ** بر انچہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد + گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم + ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد + دجلہ بالکسر رود و نہر بغداد - خلیفہ بفتح خاے معجمہ بلام لقب فرزندان حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے اور جبکہ بنی امیہ کا عہد تعدی اور ستم کا گذر گیا تو انھون نے خلافت کی اور القاب بعض کے انمین سے متصل باللہ و متوکل باللہ و المقتضی باشار اللہ اور المستغنی بنور اللہ اور مثل انکے تھے - **قولہ** گرت از دست برآید یعنی اگر ہاتھ سے اور ان کا کام نکلے اور اسیطرح **قولہ** ورت از دست نیاید یعنی تیرے ہاتھ سے اور ونکی کاربرآری نہووے - آزاد بالمد بے قید اور مجرد اور خلاص شدہ اور نجات پایا ہوا - **حکمت** دو کس مردند و تحسر بردند یکی آنکہ

داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد قطعہ کس نہ بیند بخیل فاضل را + کہ نہ در عیب گفتنش کوشد + ور کریمی دو صد گنہ دارد + کرمش عیبہا فرو پوشد + قولہ کوشد فاعل اُسکا خلق ہے یعنی خلق اُسکے عیب ظاہر کرنمین کوشش کرے۔

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان و اللہ المستعان بتوفیق باری عز اسمہ درین جملہ چنانکہ رسم مولفان است از شعر متقدمان بطریق استعارہ تلفیقی نرفت بیت کہن خرقۂ خویش پیراستن + بہ از جامۂ عاریت خواستن + مستعان بالضم مدد مانگا گیا۔ توفیق بالفتح مدد کرنی کسی کی ایک کام مین۔ قولہ درین جملہ یعنی ان آٹھون باب مین۔ مؤلف جمع کرنے والا اسم فاعل تالیف کا مقابل تصنیف کا۔ شعر بکسر شین معجمہ نظم۔ متقدم پیش ہونیوالا اسم فاعل تفعل۔ استعارہ رعاً چاہنا تلفیق بفا و قاف دو بات کو ملانا اور ٹکڑون کو ملانا اور سینا اور بعضے نسخون مین تلفیف دو فا سے خوب لپیٹنا دیکھا گیا۔ خرقہ بکسر خاے معجمہ دلق۔ پیراستن معنی مرمت کرنا اور آراستہ کرنا و خست سے رقعہ کے۔ جامہ بروزن نامہ بنا ہوا بغیر سیا ہوا کپڑا اور چھپانے کے معنی مین بھی ہے۔ عاریت بتشدید یا و تخفیف اُسکے جو چیز دیکر پھیر لین۔ غالب گفتار سعدی طرب انگیز ست و طیبت آمیز و کوتہ نظران را بدین علت زبان طعنہ دراز گردد گویند کہ مغز دماغ بیہودہ بردن و دود چراغ بے فائدہ خوردن کار خردمندان نیست ولیکن بر راے روشن صاحبدلان کہ روی سخن در ایشان ست پوشیدہ نماند کہ دُرِ موعظہاے شافی در سلک عبارت کشیدہ است و داروی تلخ نصیحت بشہد ظرافت برآمیختہ تا طبع ملول ایشان از دولت قبول محروم نماند و الحمد للہ رب العالمین۔ طرب بفتحتین خوش ہونا اور خوشی کرنی۔ طیبت بالکسر اور فتح باے موحدہ پاکی اور بوے خوش اور خوش طبعی۔ قولہ کوتہ نظران را بدین علت زبان طعنہ دراز گردد یعنی کوتہ نظرون کو زبان درازی کا موقع ملتا ہے کہ اس سبب سے کہ کلام سعدی خوش طبعی آمیز ہے۔ قولہ روے سخن در ایشان است یعنی کلام اُنکی طرف متوجہ ہے نہ دوسرون کی طرف حاسد اور کوتہ نظرون کی جانب۔ دُر بضم اول اور فتح دوم بڑے بڑے موتی جمع دُر بالضم و التشدید کی۔ موعظ بالفتح و کسر سوم پند اور نصیحت۔ شافی بکسر فا تندرست کرنے والا۔ سلک بالکسر موتی کی لڑی۔ ظرافت بالفتح زیرکی

اور عرف مین ہنسی دل لگی ہی- **مثنوی** ما نصیحت بجای خود کردیم + روزگاری درین بسر بردیم + گر نیاید بگوش رغبت کس + بر رسولان بلاغ باشد و بس + **شعر** یا ناظراً فیہ سل باللہ مرحمۃ + علی المصنف واستغفر لصاحبہ + واطلب لنفسک من خیر ترید بہا + من بعد ذلک غفراناً لکاتبہٖ + اے گلستان کے پڑھنے والے خداے تعالیٰ سے مصنف پر رحمت طلب کر اور اُسکی مغفرت مانگ صاحب کتاب کے لیے اور اپنی ذات کے لیے ہر ایک بہبود کہ تجھے خواہش اُسکی ہو اور پھر طلب کر آمرزش کتاب کے لکھنے والے کے لیے- یا حرف ندا- ناظراً منادی نکرہ اسواسطے منصوب ہی- **اشعار** لو ان لی یوم التلاق مکانۃ + عند الرؤف لقلت یا مولانا + انا المسیٔ وانت مولی محسن + انا قد اسأت واطلب الاحسان + یعنی اگر یہ ثابت ہو کہ ہر آئنہ میرے واسطے قیامت کے دن ایک مرتبہ ہی مہربانی کرنے والے یعنی خداے تعالیٰ کے نزدیک تو مین کہونگا اے مالک میرے مین گنہگار ہون اور بدکردار اور تو نیکوکار ہی مین نے تحقیق برا کیا اور مانگتا ہون تجھسے احسان اور نیکی کرنے کو- لو حرف شرط اور فعل اُسکا محذوف مثل ثبت وحصل کے کسواسطے کہ حرف شرط کے واسطے لازم ہی کہ فعل لفظی یا تقدیری پر داخل ہو- ان بالفتح والتشدید حرف مشبہ بالفعل اسم اور خبر کو چاہتا ہی- مکانۃ بالفتح رہنے کی جگہ اور مراد مرتبہ ہی اسم ان کا- لی جار مجرور خبر- یوم التلاق بفتح تاے فوقانی قاف کے ساتھ روز قیامت مضاف با مضاف الیہ ظرف متعلق فعل کہ ثبت یا حصل ہی- مسی بضم اول وکسر دوم معنی بدکردار وگناہگار خبر مبتدا کہ وہ لفظ انا ہی- **بیت** شکر کہ این نامہ بعنوان رسید + پیشتر از عمر بپایان رسید + عنوان بالضم وبالکسر دیباچہ کتاب اور سرنامہ- پایان آخر اور انتہا اور ہر چیز کا کنارہ یعنی شکر ہی کہ یہ کتاب شروع ہوئی اور عمر سے پہلے اختتام کو پہونچی +

خاتمۂ ترجمہ

حق سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ہی کہ ترجمہ شرح کتاب گلستان کا تمام ہوا- اس ترجمہ سے غرض خاص یہ ہی کہ کم استعداد طلبہ کو بہ نسبت شرح فارسی مطلب سمجھنے مین آسانی ہو- اس ترجمہ مین خواہش ہرگز نہ تھی کہ کسی طرح کی دست اندازی کی جاے اسواسطے کہ ہر ایک مصنف یا مؤلف کی جو کتاب ہی وہ ایک امانت کے مثال ہی کہ بجنسہ بلا تصرف رہنے کے سبب سے ایک یادگار اُسکی دنیا مین رہے پس اُسکو تصرفات متاخرین سے تبدیل کرنا خلاف انصاف اور انسانیت کے اور اسی واسطے جہان کہین نسخہ مختار شارح یا خود شارح کی عبارت مین تفاوت پایا گیا تو ایک

عبارت جداگانہ مختار انزاد کی گئی اور دو خط معروف اُس عبارت کے اول آخر مین کھینچکر لفظ مترجم نشان کے لیے
کہ شرح سے یہ علیحدہ ہے ابتدا مین بڑھایا گیا جس سے کوئی خلل اُسکی خاص عبارت شرح مین نہ آوے
اور امید ہے کہ ناظرین اُس عبارت ضروری ایسے طریق کا بڑھانا ناپسند نہ فرمائینگے باقی رہا یہ امر کہ عبارت ترجمہ کی
بے تکلف اور روزمرہ بالکل نہین ہے سو اُسکا عذر ظاہر ہے کہ یہ صرف ترجمہ ایک شرح غیر کا ہے اُسمین صرف فارسی
مطلب کا اُردو مین دکھلانا ہے نہ عبارت آرائی اور طبیعت کی زور آزمائی جو مقصود نہین - بعد اختتام کے
صرف اسقدر تصرف ہوا کہ عبارت عربیہ کی ترکیب نحوی ساقط کردی کہ اُس سے فارسی خوان کو فائدہ نتھا
اور عربی دان اُسکے محتاج نہ تھے - کارخانہ عالی منشی نولکشور صاحب کا اس وقت مین طلبۂ علوم کے لیے
مستحق شکریہ ہے کہ اُسکے ذریعہ ہر قسم کی کتابین اصل اور ترجمہ تعلیم کے لیے طیار اور طبع ہوتی ہین اللہ تعالے
اُسکو قائم رکھے - والعاقبۃ بالعافیۃ - ۱۰ دسمبر ۱۸۷۴ء - ابو الحسن غفرلہ ؀

تمت

خاتمة الطبع نتیجۂ کلکِ جواہر سلک سید جلال شاہ صاحب مصحح مطبع

عندلیبان گلستان ہمیشہ بہار سخن کو مژدہ کہ فارسی زبان کی شرح گلستان مسمی ریاض رضوان مصنفہ سر آمد شارحین جناب مولوی ریاض علی طاب ثراہ کا اُردو ترجمہ مسمٰے بہ اردو ترجمۂ ریاض رضوان شرح گلستان چھپکر تیار ہوگیا۔

اگرچہ اِسکے مترجم کریم الصفات جامع اخلاق حَسَن جناب مولوی ابو الحسن صاحب مدظلہ سابق تحصیلدار و بالفعل ممبر اعلیٰ علمائے مطبع اودھ اخبار نے اسکا نام فقط ترجمہ شرح گلستان ہی رکھا ہے۔ لیکن انصاف یون ہے کہ یہ ترجمہ بجائے خود گویا ایک دوسری شرح حامل ترجمہ شرح گلستان ہے اسلیے کہ کُل مقاماتِ دشوار اور حل طلب اور کُل اشعار دقیق مین جناب مولوی صاحب موصوف نے بعد اقوالِ شارح علیہ الرحمۃ اپنی راے بھی ثبت فرمائی ہے اور جو راے ہے ایسی ہی مدلل ہے کہ باید و شاید حق یون ہے کہ جناب موصوف کی ذات بھی فی زماننا اشاعت غوامض حقائق علوم کے لیے مغتنمات سے ہے۔ جو تصنیف ہوئی ایسی ہی دلچسپ اور عمدہ ہوئی۔ چندہی روز گذرے کہ شرح مطلع الانوار حضرتِ امیر خسرو کسقدر قلیل مدت مین تحریر فرمائی جو اسی مطبع سے طبع ہوکر جمال کمال سخن کے مشتاقون کی دیدہ افروز ہو چکی ہے بارے خدا کا شکر ہے کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۸۶ء مطابق جمادی الاولے سنہ ۱۳۰۳ ہجری مطبع نامی گرامی منشی نولکشور صاحب واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج مین اس شرح کے طبع و انطباع کا اہتمام بھی بمزید احتیاط صحت انجام کو پہونچا۔

اعلان
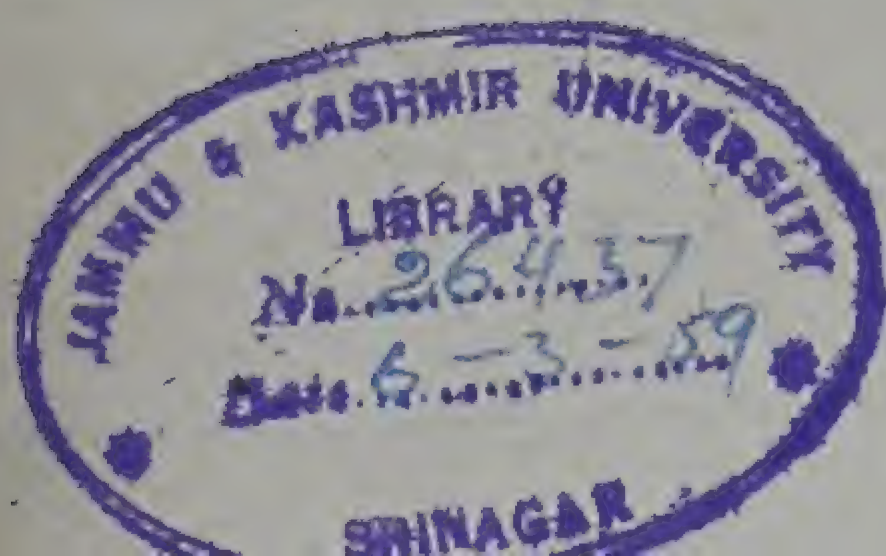
ہے ۔ از حکیم منور حسین صاحب امروہوی ۔ ۲/
مجموعۂ صد پند سود مند حضرت لقمان کے سو
قابل قدر نصائح ۔ ۲/۶ پائی ۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق ۔ ترجمۂ اخلاق جلالی ۔ ۶/
باب دانش ۔ مولفۂ مولوی محمد کریم بخش ۔ ۰۲/
اوقات عزیزی ۔ از سید غلام حیدر خان ۔ ۴/
ترجمۂ عوارف المعارف ۔ کامل دو جلد مین مترجمۂ
مولانا ابوالحسن فرید آبادی ۔ عہ
خزینۂ دانش ۔ ہوشمندی کی تعلیم از مولوی محمد کریم بخش ۳/
بحر الحقیقت ۔ اصلاح نفس مین ۔ ۰۳/
آبحیات ۔ اخلاق و موعظت مین مصنفۂ منشی
اکا متا پرشاد ۔ ۰۳/
کیمیائے حکمت حصہ اول بیان شریف علم و
ادب ۔ ۰۲/
پیراہن یوسفی ۔ اردو ترجمۂ مثنوی مولانا روم کا نظم
شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اردو مین حاصل مطلب مع
فوائد تصوف ۔ کامل دو جلد مین تفصیل ذیل ۔
(جلد اول) ترجمۂ دفتر اول ۲ و ۳ ۔ زیر طبع ۔
(جلد دوم) ترجمۂ دفتر ۴ و ۵ و ۶ ۔ زیر طبع ۔
شجرۂ معرفت محشی ۔ منتخبات مثنوی مولانا روم
مترجمۂ سید غلام حیدر صاحب ۔ عہ
چشمۂ فیض ۔ نظم ترجمۂ اردو پندنامۂ عطار کلام عارف
کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی
عبد الغفور خان بہادر ۔ ۲/
مذاق العارفین ۔ ترجمۂ احیاء علوم الدین عربی ہر

چہار جلد کامل ۔ صعہ
تہذیب احسانی ۔ مولفۂ حکیم احسان علی ۔ ۳/

کتب تصوف بزبان فارسی

کیمیائے سعادت ۔ امام غزالی کی مایۂ ناز تصنیف ہے عہ
جواہر غیبی ۔ مسائل تصوف کو نہایت وضاحت سے
بیان کیا ہے ۔ ۱۲
فتوح الغیب ۔ حضرت غوث الاعظم کی تصنیف ہے
اور شرح شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے فرمائی ہے عہ
فوائد سعدیہ ۔ اللہ والون کی باتین فنا فی الذات
اور تصوف کے اعلی مضامین ۔ ۱۲
شرح تعرف ۔ نہایت جامع کتاب ہے نکات
تصوف کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے ۔ للعہ
چراغ ایمان ۔ علم معما کو تصوف کے رنگ مین
رنگا ہے ۔ عہ
التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم ۔ فصوص الحکم کے
مشکل مقامات کو حل کیا ہے از مولانا محمد حسن سنبھلی ۱عہ
مکتوبات جوابی ۔ شیخ شرف الدین یحیی منیری ۰۲/
مکتوبات ۔ حضرت شرف الدین یحیی منیری ۱۲/
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی مکتوبات
تقریباً ۶۰۴ ہین اور ہر مکتوب مین تصوف و معاش
و معاد کے متعلق ایسے نکتے حل فرمائے ہین کہ باید و
شاید ۔ ۶/
کلمۃ الحق ۔ وحدت الوجود پر کامل بحث ۔ ۶/
رسالہ معرفۃ السلوک ۔ نہایت عارفانہ کلام ہے ۲
رسالہ رموز الحقیقت ۔ ۸
لوائح جامی ۔ مولانا عبد الرحمان جامی کی تصنیف ہے ۲/

نام کتاب	قیمت
کتب طب فارسی	
اکسیر اعظم -	لعہ
قرابادین کبیر فارسی	معہ؍
جامع شفائیہ -	۸ے؍
معدن الشفا سکندر شاہی	۱۲ع؍
طب اکبر فارسی -	۸ع؍
شفاء الابدان	۴عہ؍
خلاصۃ التجارب (از حکیم علویخان)	۱۰عہ؍
مطب علوی خان -	۴؍
علاج الامراض - فارسی -	۱۴عہ؍
کفایہ منصوری -	۱۰؍
شرح رباعیات طب یوسفی -	۱۲؍
دستور العلاج - فارسی -	۱۴؍
طب یوسفی	۰۴؍
تحفہ علائی	۰۴؍
تکشیف الحکمۃ -	۷؍
قرابادین جلالی	۵؍
نہج الحذاقت	۲؍
ام العلاج -	۰۲؍
مظہر الشفا	۸؍
ملخص فصول بقراطی	۵؍
انیس المعالجین	۴؍
زاد غریب	۰۴؍
رموز محمد وحی	۱؍
احکام مسہلات	۰؍

نام کتاب	قیمت
مجموعہ میزان الطب فارسی	۸؍
غایۃ الشفا	۰۳؍
رسالہ معالجہ تدابیر ہیضہ -	۲؍
ضیاء الابصار فی حد الباہ -	۴؍
مجربات رضائی -	۳؍
کتب طب اردو	
ترجمہ شرح اسباب اردو خائی	
(جلد اول ۸ے؍ جلد دوم) -	للعہ
ترجمہ اقصرائی - کاغذ سمی	معہ؍
ترجمہ کلیات سدیدی فن اول عہ	
ایضاً معالجات سدیدی فن دوم (عہ) ایضاً فن سوم -	۴ے؍
ترجمہ قانون شیخ الرئیس جلد اول ۴ع؍ جلد دوم -	۴ع؍
ایضاً جلد سوم دو حصہ کامل	۸عہ؍
جلد چہارم -	۸ے
ایضاً جلد پنجم	۸عہ
دستور النجاۃ	۶؍
ترجمہ جواہر النفیس	۴عہ
ترجمہ کامل الصناعہ جلد اول	۸للعہ؍
جلد دوم -	۸صہ؍
ترجمہ نفیسی	صہ؍
ترجمہ قانونچہ	۶؍
اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب	۸عکہ؍

نام کتاب	قیمت
طب اکبر اردو	ے؍
مجموعہ میزان الطب اردو -	۱۰؍
ترجمہ قرابادین کبیر -	معہ؍
ترجمہ قراباد[illegible]عظم	ے؍
ترجمہ قرابادین شفائی -	۸؍
قرابادین نجم الغنی	۴ے
کیمیائے عناصری ترجمہ قرابادین قادری -	[illegible]
مجمع البحرین	۴ے؍
مجربات اکبری	۷؍
علاج الغربا	۴؍
امرت ساگر اردو	۴ع؍
اکسیر الامراض	۹؍
ترکیب العلاج -	۱۲عہ؍
علاج الامراض	۸ع؍
طب احسانی	۰۴؍
انیس الغربا -	۰۲؍
کفایہ منصوری اردو	۹عہ
رموز الحکمت	۲؍
رسالہ تعریف النبض	۰۲؍
مفید الاجسام فن جراحی مین	۴؍
مرکبات احسانی	۰۶؍
رسالہ قارورہ -	۱؍
حفظان صحت	ع؍
ترجمہ قرابادین ذکائی	عہ؍

المشتہر منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ